

الْفَانُونُ

طب اسلامی کا انسائیکلو پیڈیا

جلد دو مم



فصل آٹھویں تاثیر تغیرات ہوا جوارضی ہیں

اور مخالف مجرای طبیعت کے نہیں ہیں ضرور ہے کہ اس وقت ہم تمام اور کمال تغیرات غیر طبیعی ہوا کے جو مخالف طبیعت کے نہیں ہیں اور بحسب امور ارضی اور سماوی کے پیدا ہوتے ہیں بیان کریں اگرچہ اکثر امور کی طرف ہمنے ذکر فضول ہیں بھی اشارہ کر دیا ہے جو تغیرات نتائج امور سماوی کے ہیں انہیں سے ایک قسم کا تغیریہ بھی ہے کہ جو بسبب تاثیر کو اکب کے عارض ہونا ہے اس لئے کہ اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ بہت سے ستارے جیز یعنی مکان واحد میں آفتاب کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں اس وجہ سے ^{نخین} با فرات اط ان بلا و میں پیدا ہوتی ہے جو اس مقام اجتماع سے مساحت رکھتے ہوں قریب مساحت ہوں اور کبھی اکثر بلا و کے سمت الراس ستارے بہت دور ہو جاتے ہیں اس کی وجہ سے حرارت میں کمی ہو جاتی ہے مگر تاثیر مساحت کی گرمی پیدا کرنے میں ایسی نہیں ہے جیسے ہمیشہ مساحت یا مقاہیت کے وقت میں ہوتی ہے زمین کے وہ امور جو باعث تغیرات ہوا ہیں ان میں سے ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہے خط استواء سے اور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پیاروں کی وجہ سے خواہ بحث دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اور ایک سبب اختلاف ہواوں کا یہ بھی ہے اور مٹی کے اقسام بھی ہو جب اختلاف ہوا کرتے ہیں جو بلد کے قریب مدار راس سرطان کے شمال میں واقع ہے یا قریب مدار راس جدی کے جنوب میں ہے اس کی صیف بہت گرم ہوتی ہے بہت اس بلد کے جو اس مدار سے دور ہے خط استوار اور شمال تک واب ہے کہ اس شخص کے قول کی تصدیق کی جائے جس کی یہ رائے ہے کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے ہے قریب باعتدال ہے اس واسطے کہ سبب آسمانی اس جگہ پر گرمی پیدا کرنے والا ایک ہی ہے اور وہ سبب مساحت آفتاب کی سمت الراس سے ہے اور یہ مساحت یعنی سامنا تہاڑا زیادہ موثر نہیں ہے بلکہ

مساحت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہے اس واسطے گرمی بعد نما عصر کے شدید ہوتی ہے
بُنْسِت ٹھیک دوپہر کے اور اس واسطے گرمی بروقت ہونے آفتاب کے آ کر سر طان
اور اوائل اسد میں زیادہ ہوتی ہے بُنْسِت اس کے آفتاب نہایت میل کلی کو پہنچنے
حالانکہ قرب اور مساحت بُنْسِت ہمارے اس وقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس واسطے
جس وقت کے آفتاب راس سر طان سے پھرتا ہے اس حد تک کہ جو اس سے میل جزئی
میں کمتر ہے نسخین اور حرارت اس کی زیادہ ہوتی ہے بُنْسِت اس وقت کے کہ جب
آفتاب کو میل عمل النہار سے برابر اس حد کے ہوا ابھی راس سر طان تک نہ پہنچا ہو
اور جو باقاعدہ کہ بر امیر خط استواء کے ہے اس کی سمت المراص سے آفتاب کو مساحت چند
روز رہتی ہے اس کے بعد بہت جلد آفتاب اس مقام سے دور ہو جاتا ہے اس لئے کہ
زیادتی اجزاء میل کے نزدیک عقد تن (یعنی وہ دو نقطے جو نقطہ اعتدالی کہلاتے ہیں)
کے بہت زیادہ ہے بُنْسِت زیادتی اجزاء میل نزدیک دونوں نقطوں انقلاب کے یعنی
انقلاب یعنی وحریانی بلکہ کثر نزدیک دونوں نقطوں انقلاب کے ہیں یا چار خواہ کچھ زیادہ
دن کی حرکت چونکہ محسوس نہیں ہوتی کچھ اثر ظاہر نہیں کرتی ہے پھر چونکہ متصل میل کلی
کے یہ بھی کیفیت ہوتی ہے شامی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا یا جیز واحد میں اس مقام پر
مدت دراز تک رہتا ہے اس جہت سے فعل نسخین کا س سے زیادہ صادر ہوتا ہے۔

مترجم کھتا ہے قریب قریب کے مدارات یومی جو متصل میل کلی کے
ہیں اگرچہ بعد انصاف کے نقطہ میل کلی سے ہر روز بعد میں کمی اور بیشی ہوتی ہے مگر یہ کمی
اور بیشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے میں کچھ موثر نہیں ہوتی اور قیاس مقتضی اس کا ہے
کہ بہت دنوں تک موثر نہ ہو۔ فرض کرو کہ ایک مکان کی ہواں من کو لے کی آگ
سے گرم کیجائے جب وہ مکان خوب گرم ہو چکے تو پھر اس مکان کی اسی مقدار گرمی باقی
رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہو گی اور گرمی بڑھانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی
سابق موجو ہو جووری سی آگ کافی ہو گی یہی حال حرارت جو ساوی کا ہے کہ جس وقت

آفتاب میل کلی پر پہنچتا ہے اور جو ساوی پر حرارت غالب آ جاتی ہے بنسبت اس حرارت کے میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل بجنوب ہونا جس قدر قرب میں کمی کرتا ہے حرارت بہت دن تک نہیں لختی بلکہ تمہورے دنوں تک بڑھتی جاتی ہے

متن ضرور اس باب کا عتقاد کرنا چاہئے کہ جن بلا دکا فرض قریب میل کلی کے ہے انہیں حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بعد ان کے ان بلا دمیں گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دونوں طرف کے میل کلی سے پندرہ درجہ کے قریب ہوا یہی گرمی خط استواء کے نیچے باوجود مساحت آفتاب کے سمت الراس پر نہیں ہوتی جیسے ان آبادیوں میں جو قریب راس سلطان کے ہیں بوجہ مساحت آفتاب کے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور جو شہر اور بلا دکا انکا فال صد میل کلی سے پندرہ درجے پر زیادہ ہے سردی زیادہ ہوتی ہے یہ اختلاف حرارت اور برودت ہوا کا بحسب اختلاف عرض بلد کے ہے اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہیں ہے کہ اکثر احوال اور اعراض میں یہ تباہ ہیں جو اختلاف بحسب وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی میں ہوتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہے اور بلند مقام کا شہر اس میں سردی زیادہ ہوتی ہے اس لیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہے جس میں سخونت اور گرمی بوجہ اشتداد شعلہ نہیں کے قرب ارض کی وجہ سے زیادہ ہے اس میں حرارت بھی زیادہ ہے مگر یہ کیفیت انہیں مقامات کی ہے جو قریب ہمارے ساکن کے ہیں۔ اور بلندی پر جو بلد واقع ہیں چونکہ اس جگہ سے دور ہے جہاں شعاع آفتاب کی بہت ہوتی ہے اس سبب سے اس مقام میں سردی زیادہ ہوتی ہے ویسے اس مسئلہ کی طبیعت میں بیان ہوتی ہے۔ اگر عمق مثل اس گڑھی کے ہو جو کما عمق عرض سے زیادہ ہو شعل اس مقام پر زیادہ بند ہو گی اور گرمی بھی زیادہ ہو گی اور جس مقام میں پستی بسبب پہاڑوں کے ہوا اگر پہاڑ اس مقام میں بکمز لہ جائے فرار کے ہو تو واسی قسم میں داخل ہے جس کا ابھی بیان ہوا اور گرم پہاڑ اس کے گرد ہو یہ قسم وہ ہے جس کے بیان تفصیلی

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

برودت بھی پیدا ہوگی اس لئے کہ رتح شمال پانی پر چل کر اور اس کی برودت حاصل کر کے اس سہر تک پہنچے گی۔ اور اگر دریا دکن طرف ہو جائے جنوبی زیادہ تر غلیظ ہوتی ہے خصوصاً اگر ہوا کوئی منفذ نپائے مثل پہاڑ وغیرہ کے کہ اس پر ٹھہر کر شہر تک پہنچے۔ اگر دریا پورب طرف ہوا سکی تر طیب واسطے جو کے بہت زیادہ ہو گی پہ نسبت اس کے کہ پچھم طرف واقع ہواں واسطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کے دریا پر زیادہ ٹھہرے گی اور تخلیل میں بھی زیادہ پیدا ہوا کرے گی اور قرب بھی زیادہ آفتاب کو اس صورت میں ہو گا اور مغرب کی جانب میں ایسا نہ ہو گا حاصل یہ ہے کہ قرب دریا کا تر طیب ہوا میں زیادہ پیدا کرتا ہے پھر اگر ہوا بکثرت چلے اور زمین پر چلنا اس کا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے رک نہ جائے تو عفونت سے محفوظ ہو گا اور اگر ہوا دریا کی روائی پر قادر نہ ہو اور رک رک کر چلے تو خود ہوا بھی مستعد عفونت پر ہو گی اور اخلاط میں بھی عفونت پیدا کر گی۔ ایسی ہوا جو مستعد عفونت نہ ہو با شمال ہے اس کے بعد پر وابعد اس کے پچھواں اور بہت مضر ہواں میں ہوائے جنوبی ہے۔ جو تغیرات ہوا میں نظر نہیں ہو سکے ہوتے ہیں دو طرح چہ ہوتے ہیں اور ان کا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہیں ایک بیان بطور کلی۔ اور دوسرا بیان بطور جزئی اور مخصوص واسطے ہر بلد کے یہ بات علی العوم ہے کہ ہوائے جنوبی اکثر بلاد میں گرم اور تر ہوتی ہے حرارت تو اس وجہ سے کہ جس طرف گرمی زیادہ ہے اور آفتاب نزدیک ہے ادھر سے آتی ہے۔ اور طوبت کی یہ وجہ ہے کہ دریا بطرف جنوب کے ہم لوگوں سے جو سکان تعلیم چہارم کے ہیں واقع ہیں اور باوصیفیہ ہوا جنوبی حرارت آفتاب کا فعل اس میں قوی ہوتا ہے اور بخارات زیادہ اٹھ کر ہواں سے ملتے ہیں اسی جہت سے اس میں ارخاء اور سستی بدن کی زیادہ پیدا ہوتی ہے سمال ہوا سرد ہے اس لئے کہ پہاڑوں پر اور سردمقامات جن میں برف بکثرت ہے اس پر گذر کر ہم تک پہنچتی ہے اور یا بس بھی ہے کہ اس کے ہمراہ بخارات کثیر نہیں ہوتے اس لئے کہ تخلیل جانب شمال میں کم ہے اور نہ یہ ہوا اور یا کے جاری

پانی پر گذر کرتی ہے جو اس میں رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستے پانی پر اس کا مرور ہوتا ہے یا میدانوں پر سے گزر کرتی ہے۔ پرواہ برودت اور رطوبت میں معتدل ہے مگر خشکی میں نسبت پچھوا کے زیادہ ہے اس لیے کہ شمال میں مشرق کے دریا نسبت شمال مغرب کے کم ہیں اور ہم شمال ضرور میں **متترجم کھتا ہے** یہ خاصیت پرواہ کی نسبت ان بlad کے ہے جہاں کاشنگ الائیکس متوسط ہے ہمارے بlad میں جس کا عرض بلڈستا کیس اور طول قریب چودہ کے ہے پرواہ امر طوب ہے اور اس وجہ سے ہاتھ پاؤں کا ٹوٹنا اور اوجاع مزمنہ کا اشتنداد اور دیگر عوارض رطوبتی زیادہ ہوتے ہیں **متن** پچھوا ہوا میں رطوبت ہے مگر کم اس لیے کہ وہ دریاؤں پر سے گزر کر ہم تک پہنچتی ہے اور اس جہت سے کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھوا ہوا کی آپس میں ضدر کھتی ہے بایں وجہ اس ہوا کی تحلیل آفتاب نہیں کرتا ہے جیسے پرواہ کی کرتا ہے خصوصاً کثرابتدا نے بھار میں پرواہ چلتی ہے اور پچھوا کثر آخ روز میں چلتی ہے اس واسطے کثر پچھوا ہوا میں گرمی کم ہوتی ہے نسبت پرواکے اور مائل بطرف برودت کے ہوتی ہے اور پروا بہت گرم ہوتی ہے اگرچہ پروا اور پچھوا دونوں بقیاس باد شمال اور جنوب کے متعال ہیں کبھی ان احکام میں بہت اختلاف بlad کے فرق ہو جاتا ہے کم اسہاب اور قسم کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً بعض بlad میں ایسا فرق ہوتا ہے کہ ہواے جنوبی سرد ہو جاتی ہے بہت قریب ہونے برف کے پھاڑوں کے کہ ان پر ہوا میں گذر کر مائل بہ برودت ہو جاتی ہیں اور کبھی شمالی ہوا نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہو جاتی ہے اس لئے کہ خشک میدانوں میں اس کا گذر ہوتا ہے اور سکون وہ ہوانے گرم ہے جو گرم میدان سے گزر کر آئے یا از قسم ان دخانات کے ہے جو جو میں علامات ہائی اور خوف انگیز سے پیدا ہوتے ہیں مشابہ آگ کے اس لیے کہ وہ دخانات اگر ثقلیں اور مگر ان میں انہیں اسی جگہ پر شعلہ ٹھکر بھڑک پیدا ہوئیے اور جزو اظفیں اس سے جدا ہو جاتا ہے اور ثقلیں نیچے اتر آتا ہے کہ اس سے کسی قدر التهاب اور ناریت باقی رہتی

ہے جتنی ہوائیں قوی ہیں بنا بر تجویز علمائے فاسنہ کے ان کی ابتداء جہت فوق سے ہوتی ہے اگر چنان کے مواد کا مبداء نیچے ہے مگر مبداء ان کے حركات اور چلنے اور سخت ہونے کا اور پر کی جانب ہے اور یہ حکم یا تو عا اور کلی ہے یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ ہے تحقیق میں اس مسئلہ کے ہم ایک فصل جدا گانہ لکھیں گے جس وقت بیان مسان اور بلا دکا کریں گے۔ اختلاف بلا دکا بہت مٹی کے کئی کئی طرح پر ہوتا ہیا و راقسام اس کے مختلف میں بعض قسم وہ ہے جس طین انحر کہتے ہیں یہ مٹی ہے جو آمیزش ریگ اور شورے وغیرہ سے پاک ہو جیسے ہندوستان میں پعدول ہوتا ہے اور ایک وہ قسم ہے جو مشابہ پتھر کے ہوتی ہے اور اس میں جرمیت غالب ہوتی ہے۔ اور ایک قسم ایسی ہے کہ اس میں ریگ کی آمیزش بہت ہوتی ہے اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہے۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم غری ہے یعنی زباب ناک اور دوسرا مشورہ ناک اور بعض ایسی ہے کہ اس پر قوت معدنی غالب ہوتی ہے مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی اب وہا میں تغیر پیدا کرتی ہے

فصل نویں بیان میں تاثیر ان تغیرات ہوا کے جودی ہیں اور خلاف مجری طبعی کے ہیں جو تغیرات خارج طبیعت سے ہیں یا وجہ بد لئے جو ہر ہوا کے ہوتے ہیں یا بہت متغیر ہونے کیفیت ہوا کے جو ہر ہوا کا تغیر یہ ہے کہ اس میں روایت پیدا ہوا اور یہ روایت اس جہت سے نہ ہو کہ اس کی کوئی کیفیت میں کمی اور بیشی پیدا ہو۔ یہ ہوا و بائی ہے کہ آئیں عفونت آ جاتی ہے جیسے پانی میں عفونت پیدا ہوتی جو کسی گڑھے میں بھرا ہوا اور اس کا مزہ اور رنگ بدل جائے۔ ہماری مراد ہوا سے ہوا نے بسلیط غرض نہیں ہے اس لئے کہ وہ ہوا گرم ہمارے بدن کے نہیں ہے اور اگر ہوا نے بسلیط کا وجود ہے تو شاید اس ہوا کے مخالف ہے ہواحد بسلیط مجرد سے عفونت کو قبول نہیں کرتا بلکہ یا اسکی کیفیت میں استعمال ہو جاتا ہے یا اس کا جو ہر مستعمل ہو کر کسی دوسرے بسلیط کی طرف چلا جاتا ہے۔ بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہے کہ جس کا جسم جو میں بھرا ہوا اور پر اگندا ہے اور

اس میں ہوائے حقیقی اور اجزاء نے مانی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہیں اور اجزاء ارضی جو دنخان میں ملکر صعود رہتے ہیں اور غبار اور اجزاء ناری سب ملے ہوئے ہیں۔ پھر اس جسم مرکب کا جو ہم ہوانام رکھتے ہیں اس کی ایسی مثال ہے۔ جیسے آب دریا اور نالوں کے پانی کو ہم پانی کہتے ہیں اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہیں ہے بلکہ مرکب ہے اور ارض اور ناء سے مگر جزو نالب اس میں پانی ہے یہ ہوا جس کا ذکر اور پر ہوا کبھی متغیر ہو جاتی ہے اور اس کے جو ہر میں روایت آ جاتی ہے جیسے ناء اور گڑھوں کے پانی میں عفونت پیدا ہوتی ہے اس کا جو ہر بھی روی ہو جاتا ہے۔ اکثر عارض ہوتا وبا اور عفونت ہوا کا آخرگرمی اور آخر خریف کے ہوتا ہے۔ جو یہاریاں وبا سے پیدا ہوتی ہیں ان کا ذکر ہم اور کسی مقاپر کریں گے یعنی آخر کتاب چہارم میں بعد حمیات کے مگروہ بیان جو اس ہوا کی کیفیات سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ حرارت اور برودت میں اس کیفیت تک پہنچنے کہ جس کا تحمل نہ ہو سکے۔ تاکہ زراعت اور تولید تناسل میں فساد عارض ہوا اور یہ فساد دیابوجہ استحالہ کے طرف ہم جنس کے ہو جیسے شدت سے گرم ہو جانے اور فساد عارض ہو یا استحالہ رفغیر جنس کے ہو جیسے سرد ہو جانا ہوا کا گرمیوں میں کسی سبب خارجی کے عارض ہونے س ہو ہوا میں جس وقت تغیر ہو بہت سے عوارض بدنبی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ہوا جس وقت متغیر ہوتی ہے اخلاط میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور اخلاط کے تغیر سے جو غلط قلب میں محصور ہے یعنی خون وہ بھی متغیر ہو جاتی ہے اس لئے کہ تغیر ہوا کا بہت جلد قلب تک پہنچتا ہے پہنچتا ہے نسبت اور اعضا کے اور اگر ہوا میں گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے جوڑ بند ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور رطوبات تحلیل ہو کر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے اور تحلیل روح کی ہو کر قوت ساقط ہو جاتی ہے ہضم جید نہیں ہوتا اس لئے کہ حارغ ریزی یعنی خون جواند ربدن کے ہے اور طبیعت کی صحبت انعام کا وہی آہ ہے تحلیل ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رنگت میں زردی آ جاتی ہے کہ رنگ سرخ کرنے والے اخلاط تحلیل پاتے ہیں اور صفر اس ب اخلاط پر

غالب ہوتا ہے اور قلب میں گرمی غیر طبعی پیدا ہوتی ہے اور اخلاط میں روانی پیدا ہو کر عفونت آ جاتی ہے اور جو تجادیف اندر ورنی ہیں اور جو اعضا ضعیف ہیں ان کی طرف متعدد اخلاط میل کرتے ہیں۔ ہوا نے گرم اچھی نہیں ہے حق میں ان بدنوں کے جو خوشحال ہیں البتہ کبھی مستقی مفلوج اصحاب کنز از بار و نزلہ بار دوش رطبی اور لقوہ کو مفید ہوتی ہے۔ ہوا نے بار دعا غریزی یعنی روح اور خون کو اندر جسم کے محصور اور بند کرتی ہے جب تک اس میں اس قدر افراط نہ ہو کہ تمام باطن میں حار غریزی کو بچا دے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہے اور جب ہوا نے سرد میں افراط ہومواد کو سپلان سے باز رکھتی ہے مگر اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اور پھوٹوں میں ضعف ہو جاتا ہے اور قصبه زیادہ کو ضرر شدید پہنچتا ہے اور جب برودت ہوا میں اس سے کم ہو ہضم کو قوی کرتی ہے اور تمام انعام بالطفی کو قوت دیتی ہے اور آثار شہوت اور خواہش طعام کو بغوٹ ظاہر کرتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ تند رست آدمیوں کو ہوا نے سرد، بہت مناسب ہے جس بست ہوا نے زیادہ گرم کے ہوا نے سرد کے ضرر ان انعام میں ہیں جو متعلق پھوٹوں سے ہیں اور مسامات کو بند کرتی ہے اور ہڈیوں کے اندر جو رطوبت بھری ہوئی ہے اس کو نچوڑ لیتی ہے ہوا نے مرطوب اکثر مزا جو نکے موافق ہے رنگ اور جلد کو درست کرتی ہے اور نرمی پیدا کرتی ہے اور مسام کو پاک اور کشاہد کرتی ہے مگر عفونت پر آمادگی پیدا کرتی ہے خشک ہوا کے انعام بالکلیہ ہوا نے مرطوب کے خلاف ہیں **فضل دسویں**

ہوانوں کی اصلی طبیعت کے بیان میں ہمنے حالات

ہوا کے از قسم تغیرات کسی قدر بیان کیے مگر اب ہمارا یادوارہ ہے کہ جس بست ہواوں کے اثر کے ایک قول جامع دوسری ترتیب پر کہیں اور بادشمالی سے شروع کریں۔ پس ہم کہتے ہیں کہ بادشمالی تقویت دیتی ہے اور بدن کو مضبوط کرتی ہے اور سیلان رطوبت کا جو ظاہر بدن میں ہوتا ہے اس کو منع کرتی ہے اور مسامات کو بند کرتی ہے اور ہضم کو قوی کرتی ہے روانی شکم بر طرف کرتی ہے اور بول میں اور پیدا کرتی ہے ہوا نے دبائی کی

عفونت کو زائل کر کے اس کو درست کر دیتی ہے۔ اگر پہلے باذنوب چلے اور اس کے بعد شال چلے تو ہواے جنوبی سے سیلان رطوبت ہوتا ہے اور ہواے شمالی اس رطوبت کو نپھوڑ کر بطرف باطن جسم کے لیجاتی ہے اور کبھی اس رطوبت کو کھول کر بطرف خارج دفع کرتی ہے اس لیے واسطے ایسے وقت سیلان مواد کا سر سے زیادہ ہوتا ہے اور بیماریاں سینہ کی بہت ہوتی ہے جو بیماریاں باذنوبی سے پیدا ہوتی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے پھون میں درد ہونا وجع مثانہ وجع رحم عسر بول سرفہ در پہلو اور پسلی اور سینہ اور قفسہ صدر یہ پہلوؤں میں ہواے جنوبی بدن میں سستی پیدا کرتی ہے مسامات کھول دیتی ہے اخلاط میں جو بیجان ہوتا ہے ان کو بطرف خارج دفع کرتی ہے سر میں گرانی پیدا کرتی ہے قرو میں فساد برپا کرتی ہے امراض میں نکس پیدا کرتی ہے بدن میں ضعف پیدا کرتی ہے۔ قروح اور نقرس میں ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہے در در کا بیجان ہوتا ہے۔ نیند میں غلبہ پیدا ہوتا ہے جمیات میں عفونت پیدا ہوتی ہے مگر علق میں خشونت اس ہوا سے پیدا نہیں ہوتی۔ پرواہا اگر آ کر شب اور اول نہار میں چلے تو اس ہوا سے ملکراحتی ہے جس میں اعتدال بذریعہ آفت کے ہو جاتا ہے اور لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ پھر اس وقت کی پرواہا گرم خشک اطیف ہوتی ہے۔ اور اگر آخر روز اور اول شب میں پرواچلے اس کا حکم خلاف اس حکم کے ہے یعنی سر و تر غلیظ ہو گی حاصل یہ ہے کہ پرواچھوڑ سے بہر حال بہتر ہے۔ پچھوڑا ہوا اگر اول روز اور آخر شب میں چلے تو آفت کی حرارت آئیں کچھ اثر نہیں کرتی اس جہت سے کثیف اور غلیظ ہوتی ہے اور اگر آخر روز اور اول شب میں چلے اس کا حکم بر عکس ہے

فصل گیارہویں طبائی مساکن کے موجبات کا

بیان تغیرات ہوا کے بیان میں کچھ حالات مساکن اور بلااد کے بھی ہم بیان کر چکے مگراب ہم چاہتے ہیں کہ ایک کلام مختصر دوسری ترتیب پر بیان کریں اور اس کا لحاظ نہیں کیا گیا کہ مضمایں گذشتہ کی تکرار ہو کہ بدن تکرار کے اوابے مطلب بھی نہیں

ہو سکتا ہے یہ بات تو اپر بیان معلوم ہو چکی کہ مساکن اور بلااد کے حالات بہت بد انسان کے بلندی اور پستی اور دریا اور پہاڑوں کی وجہ سے جو گرد بلااد کے ہوں مختلف ہوتے ہیں اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا میں اختلاف پیدا کرتی ہے اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اس میں قوت معدنی ہو ان سب کی تاثیر بدن انسان میں جدا جدا ہے اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختوں کا گرد شہر کے ہونا یا نہ ہونا یا معاون اور قبروں کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزوں متعفن ہڑی ہوئی گرد شہر کے ڈالنا ان اسباب سے بھی مزاج میں شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ مزاج ہواوں کے بہت عرض بلد او رمٹی اور قرب پہاڑ اور دریاوں سے اور خالص بنظروں ہواوں کے اس بلد میں چلتی ہیں کیونکہ دریافت کیا جاتا ہے۔ الغرض جو ہوا بہت جلد سر دھو جائے بروقت غروب آفتاب اور گرم ہو جائے بروقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہے اور جو اس کے مقابل ہو وہ کثیف پھر سب ہواوں میں بدتر وہ ہوا ہے جو دل میں تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے۔ اصحاب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہیں جس شہر میں گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے اور بال پیچدار اور گول مثل سیاہ مرچ کے ہو جاتے ہیں۔ ہضم میں ضعف ہوتا ہے۔ اگر اس ہوا میں تخلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہوں پیری جلد تر عارض ہوتی ہے جیسے جوش کے رگ تیس برس کی عمر میں بدھے ہو جاتے ہیں دمین انکے خوف بہت ہوتا ہے اس لئے کہ روح میں تخلیل زیادہ ہوتی ہے اور گرم بلااد کے لوگوں کے بدن نرم ہو جاتے ہیں مساکن ہر د کے لوگ قوی اور شجاع ہوتے ہیں ہضم انکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اور پر بیان ہوا۔ پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو کھیم و شکیم ہوت ہیں۔ اور گین گوشت سے بند ہوتی ہے مفاصل اپنی جگہ پرنیں ٹھہرتے۔ اور نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہیں مرطوب مقامات کے لوگ سچا ملکے اچھے اور جلد انکی نرم استرخانکے اعضا میں ریاضت کرنے سے جلد آ جاتا ہے فصل صیف ان کی بہت گرم نہیں ہوتی اور

نہ خشائیں ان کے برودت غالب ہوتی ہے کہ جس رطوبت سے ان کے بدن منفعل ہوتے ہیں اس کو نچوڑا لتے ہیں۔ حمایات مزمنہ اور اسہال اور نکانا خون جیض اور بواسیر کا انہیں بکثرت ہوتا ہے۔ قروح اور بواسیر اور عفن اور قلاع اور صرع کی ان میں کثرت ہوتی ہے۔ بلا دیا سے کے آدمیوں کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ ان کے مزاج میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور ان کی جلد میں کھراپن عارض ہو کر جلد پھٹ جاتی ہے۔ اور یوست ان کے دماغ تک پہنچ جاتی ہے۔ صیف کی فصل ان میں بہت گرم ہوتی ہے اور شتنا میں سردی کی زیادتی ہوتی ہے۔ بلند زمین کے امکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور بزرگ اور مسن عمریں بڑی بڑی ہوتی ہیں پس بلا د کے رہنے والے ہمیشہ شدت حرارت سے اندو ہناک رہتے ہیں اور پانی سرداں کو نہیں ملتا خصوصاً اگر پانی ان کے شہر میں بستہ ہو یا پھر وہ میں جاری ہو خواہ زمین شورہ زار میں علاوہ یہ ہے کہ ایسے بلا د کے پانی بسبب ہوا کے بھی روی ہو جاتے ہیں۔ جو بلا د میں سنگ لاخ میں آباد ہوں اور کھلے ہوئے زیر آسمان ہوں کہ پھر ایسا درخت وغیرہ سے ان کی ہوا بندہ ہو جائے ان بلا د کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتنا میں سرد ہو جاتی ہے اور ان کے بدن سخت ہوتے ہیں اور بد قوارہ اور بال بہت اور مفاصل قوی یوست اور بیداری ان پر غالب ہوتی ہے اور بد خلق اور متکبر اور دعویٰ یگتا نی کا دماغ میں بھرا ہوا لڑائیوں میں آزمودہ کار صناعات میں زکی اطیع اور تیز۔ بر ف کے پھاڑوں کی آبادی وہاں کے لوگوں کا حکم مثل اور بلا د بارہ کے ہے اور ان کے بلا د میں ہوا بہت چلتی ہے جب تک بر ف نہیں پھلتی ہے ہوا پا کیزہ ہوتی ہے اور بعد پھلنے کے اگر پھاڑ ایسے جانب میں ہوں کہ شہر میں ہوا آنے کو روکیں گرم ہو کر پاٹ جاتی ہے دریائی بلا د کا یہ حال ہے کہ وہاں کی حرارت اور برودت معتدل ہوتی ہے اس لئے کہ رطوبت ان بلا د کی انفعال میں عاصی اور نافرمان ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت میں نافذ ہونے والی ہے اس کے نفعوں کو قبول نہیں کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلا د میں غالب ہوتی

ہے۔ اگر یہ بلا دشمنی ہوں قرب دریا کا اور نشیب زمین کا ان کی تعدل کریگا۔ اور اگر جنوبی ہوں اور ہوا وہاں کی بنظر عرض بلد کے گرم ہواں وقت قرب دریا اور نشیب زمین کا ان کے اعتدال کا مضر ہے بلکہ ان دونوں کی ضد میں اعتدال حاصل ہوتا ہے یعنی ارتفاع مکان اور بعد دریا ان بلا د کا اعتدال قائم کرے گا شماں بلا د احکام اور فضول میں ان بلا د بارودہ کے مثل ہیں جن میں امراض عصب اور اختناق بخارات بکثرت ہوتے ہیں اور اغلاط بلا د میں بکثرت باطن میں جمع ہوتے ہیں۔ مفتخراں ان بلا د کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور عمر طویل ہوتی ہے اور عاف بکثرت عارض ہوتا ہے اس لئے امتلا بدن میں زیادہ ہوتی ہے اور تخلیل کم ہوتا ہے پس رگیں پھٹ جاتی ہے۔ صرع ان بلا د میں عارض نہیں ہوتیاں لئے کہ ان درون جسم میں صحت ہوتی ہے اور عارغیریزی کی باطن میں کثرت ہوتی ہے پھر اگر کسی کو صرع عارض ہونہایت قوی ہوگی اس لیے بدن کا سبب قوی کے عارض نہ ہوگی۔ قروح ان کے بدن کے بہت جلد اچھے ہوتے ہیں اس لئے انہیں قوت ہوتی ہے اور خون ان کے بدن میں صالح ہوتا ہے اور خارج سے کوئی سبب ایسا نہیں ہوتا کہ ان کے قروح میں ارخا اور زرمی پدا کرے چونکہ حرارت ان کے قلب میں زیادہ ہوتی ہے اخلاق سمجھی یعنی مثل درندوں کے رکھتے ہیں ان کی عورتیں خون جیس سے بخوبی پاک نہیں ہوتیں اس لئے کہ جیس کے خون کی روائی ان کے بدن میں پوری نہیں ہوتی کہ مسامات میں قبض ہوتا ہے اور جو چیز خون کو روائی کرے اور مسالک میں ارحتا پید کرے وہ ان کے بدن میں نہیں پیدا ہوتی اس واسطے وہ عورتیں بنابر قول اطباء کے عاقر یعنی بانجھ ہوتی ہیں اس لئے کہ ان کے رحم جیس سے پاک اور صاف نہیں ہوتے۔ حالات عورتوں کے ہمارے مشاہدہ اور تجربہ کے بلا د بزرگ میں مختلف ہوتے ہیں بلکہ یہ کہتا ہوں کہ ان عورتوں کی شدت حرارت غریزی قائم مقام ہوتی ہے اس نقصان کے جوان کے بدن میں فقدان اسہاب خارجی سرخی اور سیلان پیدا کرنے والی سے پیدا ہوا ہے یعنی جو کام سیلان اور ارخنا کا اسہاب سے

خارجی پیدا ہوتا چاہئے وہ ان کی حرارت غریزی سے حاصل ہوتا ہے اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ ان عورتوں کو اس قاطع مفتر عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اس باب پر کہ ایسے باد کے رینیو اے قوی المزاج ہوتے ہیں۔ ولادت ان کے لڑکوں کی بدشواری ہوتی ہے اس واسطے کے اعضاے ولادت ان کے لیف اور عروق وغیرہ سے بننے ہوئے ہوتے ہیں اور رایں بند ہوتی ہیں اکثر اگر اس قاطع کرتی ہیں سبب اس کا برودت ہوتی ہے۔ دو دھان میں کم پیدا ہوتا ہے اور قوام میں غلیظ ہوتا ہے اس لئے کہ برودت کا غالبہ نفوذ اور سیلان کو منع کرتا ہے کبھی ایسے باد میں خصوصاً ضعیف القوی کو مثل عورتوں کے کراز اور سل عارض ہوتی ہے با تفصیل جس وقت وضع حمل کرتی ہیں ان کو سل اور کراز بہجت شدت زیر یعنی پھیپش کے عارض ہوتا ہے اسیلے کہ عمر و ولادت کے سبب سے جو رگیں اطراف صدر میں ہیں پھٹ جاتی ہیں اس طرح اجزا عصب اور لیف کے بھی پھٹ جاتے ہیں عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہے اور عصب اور لیف کے پھٹنے سے کراز ہوتا ہے۔ سراق بطن ان کا بخوبی لہنشتہ کے ہوتا ہے بوقت شدت عمر و ولادت کے لڑکوں کو فتنت مائی عارض ہوتا ہے اور جب جوان ہوتے ہیں خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ لڑکیوں کو مااء بطن اور رطوبت رحم عارض ہوتی ہے جب سن زائد ہوتا ہے خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ آشوب چشم ان لوگوں کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہے۔ اور اگر ہوتا نہایت شدید ہوتا ہے باد جنوبی کے احکام وہی ہیں جو باد حارہ اور فضول حارہ کے احکام ہیں۔ پانی ان باد کے اکثر شور اور کبریتی ہوتے ہیں مسرور میں ان لوگوں کے مواد رطوبی بھرے ہوتے ہیں اس لیے کہ باد جنوبی کا فعل یہی ہے۔ روانی شکم ان کے گرانی خواہش طعام اور شراب کا خمار بہ سبب ضعف سر اور معدے کے زیادہ ہوتا ہے۔ قروح ان کے دیر میں اچھے ہوتے ہیں اور ترمل پیدا ہوتا ہے۔ عورتوں کا حیض بکثرت جاری رہتا ہے اور بدشواری حاملہ ہوتی ہیں اور اکثر اس قاطع ہو جاتا ہے اس لیے کہ یہ بیماری ان میں کثرت سے ہوتی ہیں اور کوئی سبب اس قاطع کا

نہیں ہے۔ مردوں کو اسہال خونی اور بوا سیر اور مدر طب جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہے عارض ہوتے ہیں کہول کا یہ حال ہے کہ جس کاسن پچاس برس سے بڑھ جائے ان کو فالج بجهت کثرت نوازل کے لاحق ہوتا ہے۔ اور عامہ کہول کو بسبب امتلاع سرکہ ربو اور صرع اور تمدعا عارض رہتا ہے جمیات غشی پیدا ہوتے ہیں جنہیں حرارت اور برودت مجتمع ہوتی ہے۔ جمیات ان کے طویل اور شتوی اور لیلی ہوتے ہیں۔ جمیات حادہ کمتر عارض ہوتے ہیں اس لیے کہ اسہال نہیں بکثرت ہوتا ہے اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہے۔ شرقی بلاد میں جو ایسے شہر ہیں جن کے پورب کی جانب کھلی ہوئی اور اسی کھلتی ہوئی جانب کے سامنے آباد ہیں صحیح اور ہوا وہاں کی جیگا اور آفتاں اول نہار میں ان پر طوع کرتا ہے اور وہاں کی ہوا کو صاف کرتا ہے اور جب اس جانب سے نکل آتا ہے ہوا صاف ہو جاتی ہے ہوا نہیں ایسے شہروں میں لطیف چلتی ہیں کہ آفتاں کی طرف سے آتی ہیں اور آفتاں خود بھی ان کے پیچھے اپنی عرض حرکت سے متحرک ہوتا ہے اور حرکت ہوا اور آفتاں کی کیسان ہوتی ہے۔ با مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوئی ہے اور پورب کی جانب بن دے ان کے سامنے چھوڑی دیرینگ نہیں آتا اور اوہر آفتاں کا سامنا ہوا کہ انسے بعد آفتاں کا شروع ہوتا ہے اس وجہ سے وہاں کی ہوا میں اضافت نہیں پیدا ہوتی ہے اور نہ ان بلاد میں آفتاں خنکی پیدا کرتا ہے بلکہ انکوٹر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہے۔ اگر ایسے شہروں میں آفتاں کی طرف سے ہوا آئے تو ہوا مغربی آسکتی ہے اور رات کے وقت آتی ہے اسی وجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلا و مربوط المزاج اور غلیظ حرارت میں معتدل کے ہوتے ہیں۔ اگر ہوا میں ان بلاد کے کثافت عارض نہ ہوتی البہت طبیعت ہوا کی مشابہ رنیق کے ہوتی مگر یہ ہوا صحبت میں بلاد شرقی کی ہوا سے بہت کم ہے پس التفاہ کرنا اس شخص کے قول کی طرف جن سے یقیناً یہ بات تجویز کی ہے کہ قوت ان بلاد کے مثل قوت رنیق کے علی الاطلاق ہے کچھ ضرور نہیں بلکہ یہ بلاد قیاس اور جانب کے شہروں کے پیش اچھے

ہیں۔ ایک قسم کی برائی ان شہروں میں یہ ہے کہ آفتاب جب ان کے سامنے آتا ہے اس وقت بہت گرم ہوتا ہے اور تین ٹکم پر بہت بلندی کے امادہ ہوتا ہے اور دفعہ بعد برودت شب کے ان پر طلوع کرتا ہے۔ اور چونکہ ان کی ہوا کا مزاج مرطوب ہے آوازیں ان کی بیٹھی ہوتی ہیں خصوصاً فصل خریف میں بجھت نزلے کے اختیار مساکن اور ان کے تہی اسباب کا بیان جو شخص کسی شہر میں رہنا اختیار کرے اس کو لائق ہے کہ پہلے ذہان کی مٹی کی قسم کو پیچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی میں دریافت کرے اور اس کا بھی لحاظ کرے کہ اس کے جانب کوئی کھلی اور کون پوشیدہ ہے اور پانی اور اس کی خاصیت اصلی اور اس کا گزر اور کھلا اور بند ہونا اور پیچا ہونا بھی معلوم کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ معرضِ انکشاف ہے یا نہیں اور ہوا س پانی تک پہنچتی ہے یا سطح زمین سے دور ہے اور اس مقام کی ہواں کو پیچانے کے صحیح ہیں اور برودت ہوا میں ہے یا نہیں۔ اور اس کے گرد دیرینا لے پہاڑ معاون کیسے ہیں اور شہر کے آدمیوں کا حال صحت اور مرض میں کیسا اور کوئی بیماری کے خواگر ہیں قوت بد فی اور افہماء طعام اور جودت ہضم کیسی ہے اور کوئی غذا ان کی خورش ہے مکاتب اس شہر کے وسیع اور کشاور ہیں یا ننگ گلی کوچہ ہواوار ہیں یا نہیں۔ بعد اس کے یہ بھی واجب ہے کہ روزن اور دروازے پورب یا اتر کی طرف مقرر کریں۔ نبام کانوں کی ایسی ہو کہ پروانہ جو نبی آنکے اور دھوپ کارخ ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح اسی بات سے ہوتی ہے اور قرب چشمہ شیرین کا جو بڑے بڑے اور جاری ہموں اور پانی ان کا لذیز ہوا اور عمیق ہوا اور صاف اور پاکیزہ ہوا اور جاڑوں میں سرد ہو جائے اور گرمیوں میں گرم رہے برخلاف ان چشموں کے جو پوشیدہ ہیں ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہے اب ہم ہو اور مساکن کے بیان کو تمام کر چکے اور بشرح و سیط انکے حالات کو لکھ چکے مناسب ہے کہ جو اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ تھار کیے گئے ہیں ان کو بھی بیان کریں

فصل بار ہویں موجبات حرکت و سکون کے بیان

میں حرکت کا فعل انسان کے بدن میں بحسب شدت اور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہے جس قدر حرکت کے ساتھ سکون خلط ہوتا ہے اعتدال پیدا کرتا ہے اور یہ بات نہ دیک حکماء کے ایک قسم سبب کی جداگانہ ہے اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہے کہ جو مواد جسم میں بھرے ہوتے ہیں ان میں حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہے حرکت شدید اور کثیر اور قلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت میں یہجان پیدا کرنے کی شرکت رکھتی ہے مگر جو حرکت شدید کثیر ہو اس میں اور اس حرکت میں جو کثیر غیر شدید ہو اروہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہے کہ حرکت شدید سخونت بدن میں زیادہ پیدا کرتی ہے اور تخلیل اگران میں ہوتی ہے تو کم ہوتی ہے۔ اور کثیر تخلیل بزرگی کرتی ہے مگر بہ نسبت تشنیں کے تخلیل زیادہ کرتی ہے۔ جس وقت افراد ان دونوں قسموں کی حرکت میں ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ حارغیری میں تخلی ہوتی ہے اور خشکی بھی عارض ہوتی ہے اور اگر بروقت کثرت بالغبہ مواد کے واقع ہو تو کبھی ماڈ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہے اور کبھی ماڈ کا فعل حرکت کے فعل میں نقصان پیدا کرتا ہے مثلاً جیسے حرکت دھوپیوں کی بروقت دھونے کے کہ اس میں برودت اور رطوبت ہوتی ہے۔ اور اگر ایسی حرکت ہو جیے لہار بروقت کام کرنے کے کرتے ہیں اس سے نہایت گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے۔ سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ حرارت برلنگٹنہ حالت سکون میں نہیں ہوتی اور احتقان رطوبات کا اندر جسم کے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے سکون تر طیب کو بھی زیادہ کرتا ہے کہ تخلیل فضول کا بروقت سکون کے مفہود ہوتا ہے

فصل تیرھویں موجبات خواب و بیداری کے بیان میں نوم مشابہ سکون کے ہے اور بیداری مشابہ حرکت کے ہے اور دونوں کو بعد اس مشابہت کے چند امور ایسے خاص ہیں جن کی تفسیر کرنی ضروری ہے۔ نوم قوائے طبعی کو تقویت دیتی ہے اس واسطے کہ بروقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے متحقق ہو جاتی ہے اور قوائے نفسانی کو

ڈھیلا کر دیتی ہے اس سبب سے مالکِ رونفمنی کی ترطیب کرتی ہے اور ان مالک میں ارخا اور سستی پیدا کرتی ہے جو ہر روح کو بہت منع کرنے تخلیل کے کدوں تک کرتی ہے مگر جمیع اقسام کی ماندگی زائل کر دیتی ہے اور جو اخلاط با فرما ط استفراغ پار ہے ہوں ان کو منع کرتی ہے اس لیے کہ حالت بیداری کی حرکت سیان کوان اخلاط کے جو مستعد بسیان ہوں زیادہ کرتی ہے۔ مگر جو مواد کے بطرف جلد ہوں ان کے نکالنے پر نوم دفعتہ اعانت کرتی ہے اس لیے کہ حرارت کو اندر محصور کر دیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن میں کر کے جو چیز قریب بجلد ہوتی ہے اس کو دفع کر دیتی ہے اس طرح کہ اس کے دفع کے مانع کو اندر جتنی کرتی ہے مگر بیدار اس فعل میں بہبست نوم کے زیادہ ہے علاوہ بران نوم میں بہبست بیداری کے پیشہ زیادہ برآمد ہوتا ہے اس لیے کہ تعریق نوم کی بر سیل غلبہ کے مادہ پر ہے نہ ایک تخلیل رقیق متصل کی کر کے تعریق کرے جس کے بدن میں سے حالت نوم میں عرق بہت برآمد ہوا اور کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہ ہو نا جاننا چاہئے کہ اس کا بدن اتنی ندا سے متعلق ہے کہ جس کا تخلیل نہیں ہو سکتا۔ اگر نوم کسی مادہ کو مستعد ہضم یا نضح پر پائے اس کا استعمال بطرف طبیعت خون کے کر دیتی ہے اور اس مادہ میں سخونت پیدا کرتی ہے پس حار غریبی تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اس وجہ سے حرارت غریبی سے تمام بدن گرم ہو جاتا ہے اگر نوم بدن میں اخلاط حار صفر اوپی پائے اور زمانہ خواب کا طولانی ہو بدن میں حرارت غریبی پیدا کر کے گرمی ظاہر کرتی ہے اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہوا اسوقت بدن میں سردی پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ روح غریبی کی تخلیل ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی خلط جو قوت ہا ضمہ پر اس کا ہضم دشوار ہو جاتا ہے اس میں موجود ہو جب بھی بدن سرد ہو جائے گا اس لیے کہ وہ خلط عاسی بدن میں منتشر ہوتی ہے۔ بیداری کے انعال خواب کے ضد ہیں مگر جس وقت بیداری میں افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہو جاتا ہے کہ ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہے اور ضعف دماغ پیدا ہو کر اختلاط عقل عاض ہوتا ہے اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض

حادہ پیدا ہوتے ہیں۔ نوم میں اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہیں کہ بلا دتوانے نفسانی میں اور اُنقل دماغ میں عارض ہوتا ہے اور امراض بارہ پیدا ہوتے ہیں اس لیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہے اور افراط بیداری اشتہاء زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ ماڈہ کی تخلیل کرتی ہے اور نقصان ہضم میں بوجہ تخلیل قوت کے ہوتا ہے بے چینی اور کروٹیں بد لنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہے۔ غالب حالت نوم میں یہی ہے کہ حرارت اندر وون جسم کے ہوتی ہے اور برودت ظاہر جسم پر اسی جہت سے اوڑھنے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہے کہ بیداری میں اس قدر نہیں ہوتی۔ یقینہ احکام نوم اور جو کچھ اس کے خواص اور آثار پہچانے گئے ہیں ان کی نسبت آئندہ مقامات میں اکثر مقامات پر تعریض کیا جائے گا

فصل چودھویں موجبات حرکات نفسانی کے

بیان میں جمع عوارض نفسانی کے تابع خواہ ہمراہ حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہیں اور یہ حرکت یا دفعۃ ہوتی ہے یا تھوڑی تھوڑی اور جس وقت حرکت روح کی طرف خارج کے ہوتی ہے۔ اندر جسم کا سرد ہو جاتا ہے اور اکثر جب حرکت با فراط ہوتی ہے دفعۃ تخلیل اراداح کی طرف ہوا سکتے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے اور کبھی اختناق روح کا بشدت ہوتا ہے تو ظاہر اور باطن دونوں سرد ہو جاتے ہیں ان کے بعد بھی باغشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے۔ حرکت روح کی طرف خارج کے یا دفعۃ ہو جیسے بروقت غصب کے یا بتدربخ ہو گ جیسے بروقت لذت اور فرح معتدل کے اور حرکت روح کی طرف داخل کے یا دفعۃ ہو جیسے بروقت قرع یعنی خوف شدید کے یا بتدربخ ہو جیسے بروقت حزن اور ملاں کے۔ اختناق اور تخلیل جو اپر بیان ہوئے جن کی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے اور وہ بعد اسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہیں جو دفعۃ ہو مگر نقصان اور زبول اصلی اسی

حرکت کے تابع ہے جو اندر کا ہے۔ ہماری مراون نقشان سے انتقال بذریعہ ہے اور ایک ایک جزو میں انتقال ہو دفعۃ اور زبول اصلی سے تمہوڑا تمہوڑا تحمل مراو ہے جو دفعۃ نہ ہو کبھی حرکت روح کی ایک ہی قسمیں داخل اور خارج دونوں طرف ہوتی ہے جس وقت ایسا امر عارض ہو جس کو دونوں یا تین لازم ہیں مثلاً ہم کہ اس کے ساتھ کبھی غصب اور حزن دونوں ہوتے ہیں پس دونوں حرکتیں مختلف پیدا ہوتی ہیں یا نجاہت کہ اس وقت پہلے حرکت روکی طرف باطن کے ہوتی ہے پس جب عقل اور تجویز پلتی ہے اور انقباض خاطر میں انبساط پیدا ہوتا ہے روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہے اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیات نفسی سے ہوتا ہے جو مغائر ان اشکال کے ہیں ان کا ہمنئے ذکر کیا مثلاً تصورات نفسی ایسے امور طبعی برائیختہ کرتے ہیں جیسے اڑکا کبھی اس صورت کا پیدا ہوتا ہے جس صورت کا خیال نہ دیکھ جامعت کے ہوا اور اس ارنگ قریب اس رنگ کے ہوتا ہے جو بون بصر کو بروقت انزال کے لازم ہو یہ احوال ایسے ہیں کہ ان کے قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت تنفس ہوئی ہے اور وہ ایسی باتیں صحیح نہیں سمجھتے ان کے انکار کی وجہ یہی ہے کہ باریک آثار وجود پر ان کو اطلاع نہیں ہے لیکن وہ لوگ جو دریائے معرفت حقائق اشیاء میں ڈوبے ہوئے ایسی یا تو نکا نکار مثل حالات کے نہیں کرتے۔ ازیں قبل اتباع حرکت خون کی ہے اس شخص کے بدن میں جو مستعد حرکت خون کا ہو جس وقت کہ سرخ چیزوں کی طرف بکثرت نظر کرے اور ان میں زیادہ تأمل کرے جیسے سرخ چیزوں کے دیکھنے سے نگیر جاری ہو جائے۔ یا آشوب چشم بڑھ جائے۔ ازیں قلیل دانتوں کا کندہ ہونا جس وقت کسی غیر کو کٹھائی کھاتا ہو اور دیکھے یا رنج پہنچنا کسی عضو میں جس وقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متاثم بائے اور اس کو خوف ہو۔ ازیں قبل مزاج کا بد کجانا بروقت تصویر خون فنا ک چیزوں کے یا سرور لانے والی چیزیں

فصل بندھویں موجبات ماکول اور مشروبات کے بیان میں کھانے پینے کی

چیزیں انسان کے بدن میں تین طرح فعل کرتی ہیں کبھی ان کا فعل محض ان کی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کوئی فعل ان کا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے ایک فعل ان کے مجموع امور ذاتی سے صادر ہوتا ہے پیشتر مفہوم اور معانی ان الفاظ کے بحسب استعمال متعارف اہل لغت کے قریب قریب ہیں لیکن ہم ان کے استعمال میں ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہیں ان معنوں پر کہ قریب ہے کہ ان کے طرف ہم اشارہ کریں۔ جو فاعل کو محض اپنی کیفیت سے کوئی فرع کرے اس کی شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ جب بدن انسان میں حاصل گرم ہو جائے یا سردالیسی چیز بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہے مگر مشابہ بدن انسان کے نہیں ہو جاتی اور جو فاعل براہ اپنے عنصر اور مادہ کے فعل کرتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کی طبیعت کا استحالة ہو جاتا ہے پس وہ کسی عضو اعضاے بدن انسان کے جزو کی صورت قبول کرتا ہے لیکن اس کا عنصر باوجود یہ قبول صورت مذکورہ کرتا ہے کبھی اس میں ایک ابیہ ابتدا میں جب تک کہ انعقاد اور تثبیت تمام ہو اس کی اصلی کیفیت سابقہ کا باقی نہیں رہ جاتا ہے اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان میں بھی ہوتی ہے لیکن اس شئی مُتحیل کی باقی ماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہے جیسے خون کا جو کا ہو کے کھانے سے پیدا ہو اسکے تھراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہے جو مزاج انسان کی برودت سے زیادہ ہے اور یہ برودت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک کا ہو خون طرف منتقل ہو کر صلاحیت اس بات کی رکھے کہ کسی عضو انسانی کا جزو بن جائے۔ یا جو خون کی لہسن سے پیدا ہوتا ہے اس میں برخلاف خون متولد کا ہو سے ایک قسم کی حرارت باقی رہ جاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے زیادہ ہوتی ہے جو فاعل کے مجموع اجزاء جو ہری سے فعل کرتا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی ماہیت حاصل ہوئی ہے اور اس کا وجود خاص متعین ہوا ہے ابھی کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اس کی ماہیت میں نہیں ہے یہ فعل اس سے سرزنشیں ہوتا ہے خواہ

وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہ ہو۔ کیفیت سے مراد ہماری ایک کیفیت ہے چاروں کیفیات حرارت اور برودت اور رطوبت اور یوست سے جو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہے اس کے مادہ کو اس فعل میں کچھ دخل نہیں ہے اور جو عامل بذریعہ عنصر کے ہے اس کا یہ حال ہے کہ جب اس کا عنصر اپنے جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدل انسان کے مستحکم ہو پہلے قائم اس چیز کے ہوتا ہے جو بدن انسان سے مستحکم ہوتی ہے اور دوبارہ حرارت غریزی اس کو تیز کر کے خون میں بڑھادیتی ہے۔ اور کبھی اس کا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تسلی مرتبا پھر ہوتا ہے اور جو فاعل اپنے مجموع جوہر سے فعل کرتا ہے اس کا فعل بذریعہ اس صورت نوعیہ کے ہوتا ہے جو بعد ایسے مزاج کے حاصل ہو کہ بسانکٹ کے کیجا ہونے سے پیدا ہوا کہ ان بسانکٹ سے ملکر شے واحد مستعد قبول نوع خاص اور ایک صورت زائد کے بسانکٹ کی صورت پر حاصل ہوئی ہو اور یہ صورت نئی جو پیدا ہوتی ہے ان کیفیات اولی سے نہیں ہے جو واسطے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صرتبعینہ وہ نیا مزاج ہے جو ان بسانکٹ سے پیدا ہوا ہے بلکہ بصورت ایک کمال ہے جو واسطے عنصر کے بحسب اس استعداد کے حاصل ہوتا ہے جو مزاج سے حاصل ہوتا ہے جیسے قوت جذب کی مقناطیس میں یا طبیعت ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہے بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے اور بسانکٹ کے جیسے مزاج ہیں ان میں سے کسی مزاج کے بعینہ ہے طبیعت نہیں ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی یہ کیفیت ہے اس لیے کہ یہ حرارت نہیں ہے اور نہ برودت اور نہ رطوبت اور نہ یوست ہے نہ یہ طبیعت بسیط ہے اور نہ مرکب بلکہ یہ طبیعت مثلاً رنگ ہے یا بوہے نفس طبیعی اور حیوانی ہے یا کوئی دوسری صورت ہے جو محسوسات میں داخل نہیں ہے۔ یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہے کبھی اس کا کمال منحصر اسی بات میں ہوتا ہے کہ دوسری سے کوئی اثر قبول کرے جس وقت یہ صورت عین قوت انقلابی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اس میں کمال کسی غیر میں اثر کرنے کا ہو جس وقت یہ

صورت مخصوص قوت ہو غیر میں کچھ فعل کرنے کی یعنی قوت فاعلہ ہو۔ اور جو چیز کسی غیر میں اڑ کرتی ہے کبھی اس کا فعل بدن انسان میں ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے اور اس جس کا فعل بدن انسان میں ہوتا ہے اور وہ بھی کبھی فعل مناسب کرتی ہے اور کبھی غیر مناسب اور یہ سب اقسام کے فعل انکا مصدر اس شے کا مزاج نہیں ہوتا بلکہ اسکی صورت نوعیہ سے بعد مزاج کے حادث ہوتی ہے صادر ہوتے ہیں اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ صدوار اس فعل کا مجموع جو ہر شے سے ہوتا ہے یعنی صورت نوعیہ سے نہ بد ریغہ کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے مناسب فعل کے مثال یہ ہے جیسے فادایا (جے عود صلیب بھی کہتے ہیں) صرح کو باطل کرتی ہے۔ اور مختلف فعل کی مثال یہ ہے کہ خشکی ایسی پیدا کرے جو مفید جوہر انسان کے ہوا اب ہم اصلی مطلب پر

رجوع کرتے ہیں جس وقت ہم کوئی چیز مشروبات بالمطون کو یعنی اوپر سے لگائی ہوئی دوا کو کہیں کہ یہ گرم ہے یا سرد ہے اس وقت ہماری مراد یہ ہے کہ اس میں قوت حرارت اور برودت ہے نہ ایکہ بالفعل گرم یا سرد ہے کہ قوت لمس سے اس کی حرارت دریافت ہو جیسے آگ یا برف اور یہ بھی ہم مراد لیتے ہیں کہ اس دوا میں جو قوت ہے اس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہوگی ہمارے بدن کی حرارت و برودت سے زیادہ ہوگی اور اس قوت سے ہماری مراد قوت ہے جس کو ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہیں کہ اس وقت حرارت ہمارے بدن کی اس دوا کی قوت میں کچھ فعل کرے اس طرح پر کہ جس وقت حامل اس وقت دوائی کا ہماری حار غریزی سے منفعل ہوتا تو اس دوا کی حرارت بالفعل پیدا ہو جائے۔ کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہیں یعنی قوت کو معنی خوبی استعداد کے بولتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ کبریت حار بالقوہ ہے اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اس میں قوی ہے کبھی ہمارا التفات مزاج غالب کی طرف ہوتا ہے مثلاً ہم کہیں کہ یہ شے حار یا برود ہے تو اس سے یہ مارد ہوتی ہے کہ اس کے ارکان اولی کے مرا جوں میں حرارت کا مزاج

غالب ہے اور اس وقت ہم کو اتفاقات نہیں ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا میں کیا فعل کرے گا۔ اور کبھی ہم کہتے ہیں یہ شے بالقوہ ایسی ہے اس وقت قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت رانہ کے لیتے ہیں جیسے وقت اس کا تب کی جو بالفعل نازک ہو کتابت کا اور قادر ہوا پر کتابت کے جیسے ہم کہیں کہ بیش بالقوہ مفسد ہے آسمعنی اخیر اور پہلے معنی میں یہ فرق ہے کہ پہلے جب تک بدن اس کا استعمال طاہری نہ کرے اس کی قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہیں ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اس کا اثر بچھر دلماقات کے بدن انسان میں ہو جاتا ہے جیسے سانپ کا زہر خواہ تھوڑا سا استعمال کیفیت میں جیسے بیش اور پہلی قوت میں اور اس قوت میں جس کو ہمنے بمعنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہے ایک اور قوت متوسط یعنی درمیانی ہے جیسے ادویہ سمیہ۔ مراتب ادویہ نظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے **پہلا مرتبہ** یہ ہے کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان میں ہوا س کی کیفیت کا فعل محسوس نہ ہو مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اس پر جس باطنی اور ظاہری کو آگئی نہ ہو جب تک کہ مکر یا بکثرت اس کا استعمال نہ ہو **دوسرा مرتبہ** یہ ہے کہ اس کا فعل بہ نسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر میں اس سے محسوس نہ ہوا اور انعام بدنی کو مجراء طبعی سے متغیر نہ کرے مگر کوئی اور عارض پیدا ہو مثل فصل اور سن اور بلدو غیرہ کے کہ اس کی اعانت سے اس کا ضروریت میں ہو جائے خواہ بکثرت اس کا استعمال کیا جائے **تیسرا مرتبہ** یہ ہے کہ اس دوا کا فعل ضرر ہیں پیدا کرے مگر اس مقدار کونہ پہنچ کہ ہلاک کرے یا مزاج کو فاسد کر دے **چوتھا مرتبہ** یہ ہے کہ اس کا ضرر مہلک ہوا و مزاج گوفا سد کر دے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہے۔ اور یہ تاثیر جو بیان ہوئی تاثیر بالکل گفتگو ہے اور جو چیز کہ مجموع اجزاء جو ہری سے مہلک ہو وہ سم ہے پھر ہم سرے سے دلیل الحصار ادویہ کے مراتب اربعہ میں بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو چیز ایسی بدن انسان سے خود تغیر ہو جائے گی مگر بدن میں کوئی تغیر پیدا نہ کریں۔ باوہ چیز خود تغیر ہو گی اور بدن کو بھی تغیر کریں۔ خود تغیر نہ

ہوا ور بدن میں تغیر پیدا کرے۔ یہ من صورتیں قابل لحاظ طبیب کے ہیں پہلی صورت یعنی جو چیز کہ بدن سے حیثیت ہوا اور اس میں کوئی تغیر معتقد ہے پیدا نکرے اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود متغیر ہو کہ مشابہ بدن کے ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ متغیر ہو کہ مشابہ بدن کے نہ ہو۔ اگر مشابہ بدن کے ہو جائے تو وہ غذائے مطلق ہے ہماری اصطلاح ہیں اور اگر مشابہ بدن کے نہ ہو تو وہ دوائے معتدل ہے اور جو چیز بدن انسان سے متغیر ہوا راس میں تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے یا ایکہ جس طرح بدن سے متغیر ہوتی ہے بدن کو بھی متغیر کرتی ہے بعد اس کے اندر میں اس کو بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہے کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہو جاتا ہے یا یہ کہ اس کا حال انجام کار میں ایسا نہ ہو بلکہ بعد افعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور اس میں فساد پیدا کرے۔ ان دونوں میں پہلی قسم یعنی جس کا انجام کار میں فعل تغیر کر دیتے بدن کا باطل ہو جاتا ہے اس کی بھی دو صورتیں ہیں یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہو جائے اس کو اصطلاح میں غذائے دوائی کہتے ہیں۔ یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہ ہو وہ دوائے مطلق ہے۔ دوسری قسم یعنی جو آخر کار میں بھی بدن کو تغیر دے اور اس کو فاسد کرے اس کو اصطلاح میں دوائے سمی کہتے ہیں اور جو چیز بدن انسان سے باکل متغیر نہ ہو اور بدن کو متغیر کر دے وہ سم مطلق ہے۔ ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ سم مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہیں ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بروقت ہضم کے سم میں کسی قدر گرمی نہیں پیدا کرتی اس لیے کہ اکثر سوم جب تک کہ حرارت غریزی کے فعل سے سخونت نہیں حاصل کرتے کچھ نہیں کرتے ہیں بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ سم کی صورت طبعی میں کچھ تغیر نہیں ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہے اور صورت طبعی باقی رہتی ہے تا ایکہ بدن فاسد ہو جائے کبھی طبیعت سم کی خود حار ہوتی ہے پس اس کی حرارت طبیعت کی خاصیت تخلیل روح میں اعانت کرتی ہے جیسے زہر سانپ اور بیش کا کبھی طبیعت زہر کی بارد ہوتی ہے اس کی طبیعت بالخاصہ روح کے بجھانے اور است

کرنے میں معین ہوتی ہے جیسے زہر بچھو اور سوکران یعنی پہاڑی نہنگ کا۔ کل وہ چیز جس سے تغذیہ بدن کا ہوتا ہے کبھی آخوند کار میں ایک تغیر طبعی یعنی تاخین بدن میں پیدا کرتی ہے اس لیے کہ جس وقت غذا مستحیل طرف خون کے ہو گی ضرور بدن کی تاخین کچھ بڑھے گی تا نیکہ کا ہوا اور کدو سے بھی باوجود یہ بارہ ہیں یہ تاخین پیدا ہوتی ہے مگر ہم اس تغیر طبعی کا قصد اس مقام پر نہیں کرتے ہیں اور نہ اس تاخین کا لاحاظہ کرتے ہیں بلکہ جو تغیر بدن کا ہم اس بحث میں ذکر کرتے ہیں اس سے مقصود یہی ہے کہ شے مستعمل کی کیفیت سے صادر ہوا اور نوع اس شے کی بھی اپنے حال پر باقی ہوا اور کسی خلط کی طرف مستحیل نہ ہو۔ دوائے غذائی بدن سے جو ہر میں مستحیل ہوتی ہیں اور کیفیت میں بھی استحالہ پاتی ہے مگر استحالہ اس کا کیفیت میں ہوتا ہے کوئی قسم دوائے غذائی کی پہلے طرف حرارت کے مستحیل ہوتی ہیں پس گرمی پیدا کرتی ہیں جیسے لہسن۔ اور کوئی قسم پہلے طرف برودت کے مستحیل ہوتی ہیں پس تمہید کرتی ہیں جیسیکا ہو۔ پھر جس وقت استحالہ اس کا تتمام ہو کر خون حاصل ہوتا ہیں اکثر فعل اس کا تاخین ہوتا ہیں خون کو بڑھا کر اور کیونکر تاخین پیدا نہ کرے حالانکہ اس کا جزو دوائے غذائی ہو گیا اور اس کی برودت باقی نہ ہے لیکن کبھی ہمراہ ہر لیک کے دونوں سے اصلی کیفیت سے کس قدر بعد استحالہ جو ہری کے بھی باقی رہتی ہیں اس جہتے خون کا ہو سے پیدا ہوتا ہے اس میں کسی قدر برودت بھی ہوتی ہے یا جو خون لہسن سے پیدا ہوتا ہے اس میں جھوڑی سی حرارت بھی زائد بر حرارت خون ہوتی ہے لیکن یہ برودت اور حرارت جھوڑی دیر رہتی ہے ادویہ غذا کمیں ان میں سے بعض اقسام قریب دوا کے ہے اور بعض قریب غذا کے جس طرح غذا بنظر اپنی ذات کے بعض قسم کی طبیعت قریب جو ہر خون کے ہے جیسی شراب اور زردی بیضہ اور ماء الilm۔ اور بعض قسم کی طبیعت جو ہر خون سے کسی قدر بعید ہیں جیسیروٹی اور گوشت۔ اور بعض قسم ایسی ہیں جس کی طبیعت جو ہر خون سے بہت بعید ہے جیسا غذیہ دوانیہ۔ غذا حال بدن میں تغیر کیفیت اور کمیت دونوں طرح سے کرتی ہے۔ کیفیت کا

تغیر تو اور معلوم ہو چکا اور کیت کا تغیر اس طرح کہ اگر مقدار غذا کی بڑھ جائے اور تنہہ اور سدے سے پیدا ہو کر عفونت اخلاط میں واقع ہوگی۔ یا مقدار غذا کی بہت کم ہو تو زبول اور لاغری پیدا ہوگی۔ زیادتی کیت غذا سے ہمیشہ تبرید حاصل ہوتی ہے مگر جب عفونت پیدا ہو تو اس وقت بالعرض تسمیں بھی ہوتی ہے اس لیے کہ عفونت جس طرح حرارت غریب سے پیدا ہوتی ہے اس طرح عفونت سے حرارت غریب بھی پیدا ہوتی ہے۔ غذا طبیعت بھی ہوتی ہے اور کثیف بھی اطیف غذاؤہ ہے جس سے خون رقیق پیدا ہو۔ اور کثیف غذا اس کہتے ہیں جس سے خون غلیظ پیدا ہو۔ ہر ایک اطیف اور کثیف یا تغذیہ بدن کا بکثرت کرے یا تھوڑا تغذیہ کرے **مثال غذاہ لطیف**

کثیر الغذا کی شراب ماء الحمد زردی بیضہ گرم کیا ہوا نہیں برشت یہ سب چیزیں تغذیہ زیادہ کرتی ہے بلکہ اکثر جو ہر ان چیزوں کا مستحیل غذا ہو جاتا ہے **مثال کثیف قلیل الغذا کی** جبکہ یعنی پنیر قدید یعنی گوشت کبوتر بچہ یا انشک گوشت یا بانجھان یا گین اور مثل اس کے ان چیزوں میں سے خون کی طرف کم مستحیل ہوتا ہے **مثال لطیف قلیل الغذا کی** جلاب اور جوت کاری معتدل القوام اور کیفیت ہوا رپچاؤں میں جس طرح سیب و انار وغیرہ **مثال کثیر الغذا** کی بیضہ بھونا ہوا گوشت گاؤں والیما اطیف اور کثیف دونوں کبھی اردوی الکیموس ہوتے ہیں اور کبھی ان کا کبیوں محمود بنتا ہے مثال اطیف کثیر الغذا اجید الکیموس کی زردی بیضہ شراب ماء الحمد مثال اطیف کثیر الغذا اردوی الکیموس کی پیچھڑا اور گوشت اس بچہ مرغ کا جس کے بال و پر زبر آمد ہو چکے ہیں مثال اطیف قلیل الغذا اجید الکیموس کی کا ہوانا سیب مثال اطیف قلیل الغذا اردوی الکیموس کی مولی رائی اور اکثر تر کاریاں مثال کثیف کثیر الغذا اجید الکیموس کی بیضہ بریان بزرگالہ یکساں مثال کثیف کثیر الغذا اردوی الکیموس کی گوشت گاؤں اور گوشت بطا اور گوشت اسپ مثال کثیف قلیل الغذا اردوی الکیموس کی قدر یا انہیں غذاؤں میں سے غذاے معتدل بھی مرکب ہو سکتی ہے۔

فصل سولہویں پانی کے اقسام کا بیان پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہے اس کو خصوصیت یہ ہے کہ مشروبات میں داخل ہوتا ہے نہ بایس غرض کے تغذیہ بدن کا اس سے حاصل ہو بلکہ غذا کو نافذ کر دیتا ہے اور اس کے قوام کو درست کر دیتا ہے جو ہمنے کہا کہ پانی سے غذا احصال نہیں ہوتی ہے اس واسطے کے جو چیز غزادینے والی ہے اس کی قوت قریبہ یہ ہے کہ خون ہوجائے اور اس کے بعد اس میں یہ قوت ہوتی ہے کہ عضو انسان کا جزو ہوجائے اور جسم بسیط میں قابلیت اس لگنی نہیں کہ صورت خون کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اس پر طاری ہو جب تک کہ اس جسم بسیط میں ترکیب نہ ہو مگر پانی میں اتنی بات ہے کہ غذا کے سیلان اور ریقق ہونے میں اعانت کرتا ہے اور پانی کو بطور بد رقص کے پینا غذا کو رگوں میں اور مخارج میں نافذ کر دیتا ہے اس نفوذ میں غذا کو پانی سے استغنا نہیں ہو سکتی اور اس کا فعل تغذیہ بدن کا بے رقت اور سیلان کے تمام نہیں ہو سکتا ہے۔ پانیوں کے اقسام مختلف ہیں جو ہر ماہیت میں تو اختلاف نہیں ہے مگر چونکہ مختلف چیزیں اس سے ملتی ہیں اور کیفیات چند سے تنکیف ہوتا ہے اور وہ کیفیات اس پر غالب ہوتے ہیں اس جہت سے اس میں اختلاف پیدا ہوتا ہے افضل پانی کی قسموں میں چشمہ کا پانی ہے مگر سب طرح کے چشمہ کے پانی افضل نہیں ہے بلکہ اس زمین کا چشمہ جوز میں سنگ لاخ ہو جکلی مٹی پر کوئی حالت اور کیفیت غریب ایسی غالب نہ ہو پانی میں اثر کرے یا زمین پتھر کی ہو کہ اس میں قابلیت عفنوت ارضی کی نہ ہو مگر زمین سنگ لاخ کا چشمہ سُلی زمین سے یہ تھے ہے پھر ہر ایک زمین سنگ لاخ کا چشمہ بھی بہتر نہیں ہے بلکہ وہ چشمہ جس کا پانی جاری ہے پھر ہر ایک چشمہ جاری بھی زمین سنگ لاخ کا اچھا نہیں ہے بلکہ اس زمین سنگ لاخ کا جاری چشمہ جس پر دھوپ پڑتی ہے اور ہوا کے سامنے کھلا ہو کہ اس صورت میں چشمہ جاری ایک فضیلت حاصل کرتا ہے اور جو چشمہ جاری نہ ہو بلکہ راکد ہواں کو ہوا جہت آفتاں اور ہوا سے ایسی رواثت حاصل ہوتی ہے کہ اگر اس پر دھوپ نہ پڑے اور ہوا

اس تک نہ پہنچے اتنی روایت نہیں ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو چشمے مٹی پر جاری ہوں ان کا پانی ان چشموں سے بہتر ہوتا ہے جو پتھروں پر جاری ہوں اس لیے کہ متی پانی کو صاف کر دیتی ہے اور جو چیزیں غریب اور مختلف مزاج کے پانی میں ملی ہوئی ہیں ان کو چھین لیتی ہے اور پانی کو خوش رنگ اور صاف کر دیتی ہے اور پتھر سے یہ فعل صادر نہیں ہوتا مگر ضروری ہے کہ جس مٹی پر پانی اری ہو وہ مٹی سنک لاخ ہونی چاہئے اور ارض جمادات نہ ہو یعنی جس کے نیچے کبریت وغیرہ نکلتے ہیں اور نہ شورہ زار ہو اور نہ اور کسی قسم کی مٹی ہو پھر اگر یا تفاق یہ پانی بہت گہرا ہوا اور روانی میں تیزی ہو جو جہاں اپنی کثرت کے جو چیز اس میں لمبی ہو اس کو اپنی طرف مستحیل کر لے اور دھوپ کی طرف جاری ہو یعنی پچھم کی طرف سے پورب کی طرف خصوصاً مشرق صیغی کی طرف جاری ہو یہ پانی سب سے بہتر ہے علی الخصوص جبکہ مبدعاً یا سرچشمہ دور ہو۔ جو پانی اتریا کن یا پچھم کی طرف بہتا ہے وہ نہایت ردی ہے خصوصاً جس وقت ہوا ہے جنوبی چلے اور جو پانی اونچے مقام سے گرتا ہو اور تمام صفات مذکورہ بالا بھی اس میں موجود ہوں وہ سب سے بہتر ہے اور اس کا ایسا حال ہے کہ پینے والے کو شیرین معلوم ہوتا ہے۔ شراب کو اس کی مقدار زائد کی آمیزش کا تخلیق نہیں ہے وزن میں سبک ہوتا ہے ٹھنڈا اور گرم بہت جلد ہوتا ہے اس لیے کہ اس میں تخلیق حالت برودت کا جائزہ میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں حالت سینخونت کا نہ کوئی مزہ اس پر غالب ہوتا ہے اور نہ کوئی بو غالب ہوتی ہے اور انحدار اس کا شراسیف سے بہت جلد ہوتا ہے جو چیز اس میں پکائی جائے بہت جلد گل جاتی ہے اور بہت جلد پک جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ پانی کا وزن کرنا بہت مفید قاعدہ ہے اس کے حال کے پہنچانے میں پس سبک پانی اکثر اوصاف میں افضل ہوتا ہے کبھی وزن پیانہ سے پہنچانا جاتا ہے اور کبھی اس طرح کہ دو کپڑے ہموزن مختلف پانی میں بھگوئے جائیں خواہ دو نکلے رہی کے بعد اس کے دونوں خشک کر کے وزن کیے جائیں جس کا

وزن زیادہ سبک ہو وہ پانی افضل ہے **مترجم** کہتا ہے وزنی اور سبک ہونا پانی کا پیانہ کے ذریعہ سے بدوان دریافت وزن صفائی کے ممکن نہیں ہے۔ فن کیمیا میں تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ پانی پر نسبت سونے کے انیس حصہ کم ہے یعنی جس طرف میں انیس تو لہ سونا سما جائے اس میں ایک تو لہ پانی آیا گا۔ اس وزن صفائی کو مقیاس مقرر کر کے ہر پانی کا حال دریافت ہو سکتا ہے متن تفعید اور تقطیر سے بھی بری قسم پانی کی اصلاح ہو سکتی ہے اور تفعید اور تقطیر ممکن نہ ہو فقط جوش دینے سے اصلاح ہو سکتی ہے اس لیے کہ جوش دیا ہو پانی بنارپ شہادت علمائے فن کے لفظ کم پیدا کرتا ہے اور جلد ہضم ہو جاتا ہے جہاں طباء کو ایسا خیال ہوا کہ پانی کے لطیف اجزاء جوش دینے سے اڑ جائے ہیں اور کثیف باقی رہ جاتے ہیں پس جوش دینے میں پانی کے کچھ فائدہ نہیں ہے بلکہ مضرت ہے اس لیے کہ کثافت اس کی زیادہ ہوتی ہے مگر اس بات کو ضرور جاننا چاہئے کہ پانی اپنے حد ذات میں تمثا ب الاجزاء ہے اضافت اور کثافت میں اس واسطے کہ جسم بسیط ہے مرکب نہیں ہے پھر کثافت اس میں یا اس جہت سے پیدا ہوتی ہے کہ بشدت کیفیت برودت اس پر غالب ہوتی ہے یا اجزاء ارضی ایسے چھوٹے چھوٹے اس میں مل جاتے ہیں کہ انکا جدأ کرنا ممکن نہ ہو اور نہ وہ اجزاء نچے بیٹھے ہیں اس واسطے کہ ان کی مقدار ایسی نہیں ہوتی ہے کہ اپنے وزن سے پانی کے اتصال کو شکر کے نیچے بیٹھ جائیں جب نہیں بیٹھ سکتے ہیں تو باضطرار یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ پانی کے جو ہر سے مل جاتے ہیں **مترجم کہتا ہے** کہ پانی میں جو چیز بیٹھتی ہے یا ڈوٹی ہے اس کا یہی قاعدہ ہے کہ جتنا وزن پانی کا جو خاص اس شے کے پیچھے ہے اگر برابر ہے یا زیادہ تو نہیں ڈوٹی اور اگر کم ہے تو ڈوب جاتی ہے تجربہ اس قاعدے کا ملاح یا جہاز رنوں کو بخوبی ہوتا ہے کہ تھوڑے پانی ان کی ناؤ بیٹھ جاتی ہے **متن** جوش دینے سے وہ کثافت پانی کی جو بوجہ برودت حاصل ہے ضرور دفع ہو جاتی ہے اور اس قدر تخلی پیدا ہوتا ہے کہ قوام پانی کا نہایت رقیق اور پنا ہو جاتا ہے اس وقت چونکہ

بوجہ خل کے اجزاء میں خفت پیدا ہوتی ہے یعنی اجزاء ہوائی زیادہ شریک ہو جاتے ہیں ممکن ہے کہ وہ اجزاء ارضی جو پانی میں مل گئے تھے اور نیچے نہیں بیٹھ سکتے تھے اور بیٹھ جائیں اور پانی کے اختلاط سے پاک ہو کر قریب بسیط پانی کے ہو جائے اور جس قدر پانی کے جو جوڑ لایا گیا ہے اس لیے کہ پانی جس وقت آمیرش سے پاک ہو جائے اسی پانی کے جو جوڑ لایا گیا ہے اس لیے کہ پانی جس وقت جو اجزاء دان ہو کر صعود کریں ان کو باقی ماندہ اجزاء پر زیادہ فضیلت نہیں رہتی۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ پانی جوش کھانے سے لطفاً اس طرح کی پیدا کرتا ہے کہ اس سے کثافت برودت کی بوجہ حرارت کے زائل ہو جاتی ہے اور اجزاء ارضی جو اس میں ملے ہوتے ہیں وہ بیٹھ جاتے ہیں ایک دلیل بطور تجربے کے یہ ہے کہ اگر غلیظ پانی مدت تک کسی ظرف میں رکھا رہے اس کے اجزاء نیچے اس قدر نہ بیٹھیں گے کہ رسوب ان کا معتدلبہ ہوا اگر وہی غلیظ پانی جوش دیا جائے فوراً سب اجزاء بیٹھ جائیں گے اور جو پانی نکھرا ہو باقی رہے وہ سبک اور صاف ہوتا ہے اور سب رسوب کا یہی ہے کہ بذریعہ طمع کے پانی کے قوام میں رقت حاصل ہوتی ہے ہم برادر دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے نہروں کے پانی مثل چیزوں کے خصوصاً وہ پانی جو نیچے تھے سے لیا جائے بر وقت چلو بھرنے کے اس میں نہایت کدوڑت ہوتی ہے بعد تھوڑے زمانے کے صاف ہو جاتا ہے اور ایک ہی مرتبہ میں اس قدر صاف ہوتا ہے کہ اگر دوبارہ اس کو صاف کریں پھر اس میں کوئی چیز معتدلبہ نہیں ہوتی۔ ایک گروہ کے لوگ رو دنیل کے پانی کی مدد میں افراط شدید کرتے ہیں اور چاروں بیف اس میں ثابت کرتے ہیں۔ نمیں اس کا دور ہے اور گذرگاہ اس کی پاکیزہ دکن سے اتر کی طرف ہر مقام پر جاری ہے جتنے پانی اس میں بہتے ہیں اطیف اور پاکیزہ ہیں عمیق ہونا اس نہر کا خاص اس کی صفت نہیں آئیں اور بھی نہریں شریک ہیں جتنے پانی خراب ہیں اگر ہر روز ان کو کریں ہر روز از سرفو کچھ کچھ نہیں ضرور ہو گا اور بالآخر جو

چیز نہیں ہوتی ہے دیر میں ہوتی ہے جھٹ پٹ نہیں ہوتی ہے اور باوجود مکر صاف کرنے کے پھر اچھی طرف صاف نہیں ہوتا ہے سب اس کا یہ ہے کہ اجزاء ارضی بہولت اسی پانی سے دفع ہوتے ہیں جس میں غلاظت اور لزوجت اور دہنیت نہ ہوا وہ کثیف میں اس کا نشین میں اس کا نشین ہونا ایسا آسان نہیں ہوتا۔ بعد طیح اور جوش دینے کے مرتبہ مخفی کا ہے یعنی مختنے کا اس طرح پر کہ پانی کو کسی مشکل وغیرہ بہر کے خوب ہلائیں۔ عمدہ پانی کی قسم سے آب باران ہے خصوصاً جو گرمیوں میں بر سے گر جتے ہوئے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلتی ہے بر سے جس کے ساتھ سخت ہوا میں چلتی ہے اس کے بخار میں کدو روت ہوتی ہے اور جو پانی ایسے ابر سے ٹکتا ہوا اس میں بھی کدو روت ہوتی ہے پس جو ہر اس پانی کا خالص نہیں ہوتا بلکہ معموش ہوتا ہے عفونت آب باران میں بہت جدا آ جاتی ہے اگرچہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ رفت اس میں زیادہ ہوتی ہے مفید ہوائی اور ارضی اس میں بہت اثر کرتا ہے اور اس کی عفونت سے اگر استعمال کیا جائے تھن اخلاط پیدا ہوتا ہے اور آواز اور سینہ کو بہت ضرور کرتا ہے۔ ایک قوم نے جلد متعفن ہونا اس وجہ سے تجویز کیا ہے کہ اس کی پیدائش یا ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو مختلف روپات سے اٹھتے ہیں اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لاائق مذمت کے ہو عمدہ اقسام میں شمار نکیا جائیگا بلکہ سب یہی ہے کہ اس کے جو ہر میں اضافت زیادہ ہوتی ہے اور جو ہر طفیل کا قوام قابلیت انفعال کی زیادہ رکھتا ہے اگر آب باران کو آگ پر چڑھا کر جوش دیں پھر عفونت کو کم قبول کرتا ہے۔ اگر ترش چیزیں کھائی جائیں اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہے اس وقت اس کے ضرر سے امان ہوتی ہے کنوین اور کارجز کا پانی بقیہ اس چشمہ کے پانی کے روی ہوتا ہیاں لیے کہ یہ پانی مخففن اور بند ہوتے ہیں اور اجزاء ارضی کی مخالفت ان میں زمانہ دراز تک رہتی ہے کہ خالی کسی قدر عفونت سے نہیں ہوتے اور جس وقت نکالے اتے ہیں ایک قاصر کی قوت ان میں

ایک حرکت پیدا کرتی ہے یعنی نکالنے والے کی اپنی قوت طبعی سے متحرک ہو کر مائل بظہور نہیں ہوتے اور نہ اپنی قوت سے پوشیدہ ہوتے ہیں بلکہ چند حیلہ اور کارگیری ان کے نکالنے میں خرچ کی جاتی ہے تب ان کو قابلیت ترشح کی حاصل ہوتی ہے ان سب میں جس پانی کی آمد سیے کی نلوں میں ہو بہت برا ہے کہ قوت رصاص کی اخذ کرتا ہے اور قروح امضاء پیدا کرتا ہے پانی تالا کے گرد ہونے کا کنوین سے برآ ہوتا ہے اس لیے کہ کنوین کا چشمہ بحثت آب کشی کے ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور بہت دیر تک وہ پانی محل انتقال میں نہیں ٹھہرتا اور جو گڑھے تالاب یا دریا کے کنارے کھودے جاتے ہیں اس کی آمد و شد میں کے متغرن را ہوں میں دیر تک ہوتی ہے اور چشمہ تک پہنچ کر باہر نکلنا اس کا باطی حرکت سے ہوتا ہے کہ وہ حرکت قوت اندفاع سے نہیں پیدا ہوتی بلکہ اس کے معدے میں کثرت ہوتی ہے اس سے باہر نکل آتا ہے اور سوائے زمین فاسد اور متغرن کے اچھی زمین میں نہیں ہوتا یا پانی زمین سخت یا اس زمین کا جو فیک آ لود ہو اور وہ پانی جو برف کی زمین کا ہو غلیظ ہوتا ہے۔ آب بستہ خصوصاً جو ڈھوپ کے سامنے کھلا ہو روئی اور ٹھیل ہوتا ہے جاڑوں میں بحثت برف ریزی کے سرد ہو جاتا ہے گرمیوں میں ڈھوپ اور غونت کی وجہ سے گرم ہو جاتا ہے جاڑوں میں اس پانی سے بغم پیدا ہوتا ہے اور گرمیوں میں صفر اور بوجہ کثافت اور اختلاط اجزاء ارضی اور متحلل ہونے اس کے اجزاء لطیف کے پینے والوں کو مرض طحال عارض ہوتا ہے اور مراق اُن کی تلپی ہو جاتی ہے اور احتشامیں ان کے بدحالی اور خشکی پیدا ہوتی ہے اور اطراف اور موئڈ ہے اور گرد و سخت ہو جاتی ہے اور خواہش کھانے کی بڑھ جاتی ہے اور پیاس غالب ہوتی ہے اور قبض شکم پیدا اور بر از بد شواری ہوتا ہے اور بیشتر بتاء ہوتے ہیں اس واسطے کے احتباس کھانے کی بڑھ جاتی ہے اور پیاس غالب ذات الریه اور زلق الامماء اور درد طحال میں بتاء ہوتے ہیں پاؤں میں لوگوں کے پتلے اور جگر ضعیف ہو جاتے ہیں۔ خورش بوجہ مرض طحال کے م ہو جاتی ہے۔ جنون اور بواسیر اور دوالی اور ذات الریہ اور

ورم رخواں میں پیدا ہوتا ہے خصوصاً عورتوں میں۔ ان کی عورتوں میں بہت ہوتا ہے اور اس بیماری کو حمل کا ذمہ کہتے ہیں۔ ان کے رگوں میں اور وہ یعنی وہ فتن جو آنٹ اترنے سے پیدا ہو بکثرت ہوتا ہے اور جوانوں کو دوالی اور قروح ساق بہت عارض ہوتے ہیں اور اس کے قروح دیر میں اچھے ہوتے ہیں۔ شہوت ان پر غالب ہوتی ہے۔ اسہال ان کا دشوار ہوتا ہے اور اسہال میں اذیت اور قرحد احتشائی ہوتا ہے۔ جماے ربع اکثر ان کو عارض ہوتی ہے۔ اور مشانخ میں جماے محرقہ پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ ان کے طبائع اور بطن میں نیس غالب ہوتا ہے بستہ پانی کسی قسم کا کیوں نہ ہو مددے کو موافق نہیں ہے۔ اور چشمہ کا پانی چلو میں بھر کر جو لیا جائے اس کا حکم بستہ پانی کے قریب ہے مگر اکد پر اس قدر فضیلت ہے کہ اس کی بقاء موضع واحد میں درستک نہیں ہوتی جب تک چشمہ کا پانی جاری نہ ہو اسی میں کسی قدر ثقل ضرور ہوتا ہے اور اکثر اس میں قبغ بھی ہوتا ہے اور اس کا استعمال بطرف سخونت کے باطنی اعضا میں جلد ہو جاتا ہے اسی جہت سے اصحاب حمیات اور ان لوگوں کو جن میں غلبہ صفر اہم موافق نہیں ہوتا بلکہ اس کا اس طرح وہ پانی جس میں جو نک بکثرت پیدا ہو رہی ہوتے ہیں مگر بعض اقسام میں ایسے پانیوں کے منافع بھی ہوتے ہیں جس پانی پر قوت لو ہے کی غالب ہو تقویت احتشائی کی اس سے منفعت حاصل ہوتی ہے اور ذریب کو منع کرتا ہے اور جمیع قوائے شہوانی کو برپا کرتا ہے۔ حال ایسے پانی کا اور جو اس کے قائم مقام ہے عنقریب ذکر کریں گے۔

تجھ اور برف اگر خالص ہو اور کسی قوت روی کی اس میں آمیزش نہ ہو خواہ اس کو پانی کر لیں یا اس میں پانی تھنڈا کریں یا اس کو پانی میں ڈال کر استعمال کریں ہر طرح بہتر ہے اور اس کے اقسام حالات میں زیادہ اختلاف ایسا نہیں ہوتا کہ جو ظاہر ہو لیکن کثافت اس کی ہر ایک پانی سے زیادہ ہے جس کے پٹھم میں درد ہو اس کو مضرت پہنچتی ہے اور جوش دینے کے بدی فساد بھی برف ہو جاتا ہے لیکن اگر نج خراب پانی س بنی ہو اور برف کے قوت غریبہ اپنے گرنے کے مقام کی حاصل کی اس کا استعمال اسی طور

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

پانی کی دسمت اور حلاوت ہے۔ نوشادری پانی طبیعت کو رو ان کرتا ہے پیا جائے خواہ اس میں بیٹھیں یا اس سے اختناق کریں شمی پانی میں جس میں سچکاری کا اثر ہو روانی فضول حیض کو نفع کرتا ہے۔ اور نفث الدم اور سیلان بواسیر کو بھی نافع ہے مگر تپ کو مستعد حمی کے بدن میں بر ایجنتہ کرتا ہے۔ حدیدی پانی ورم طحال کو پکھا دیتا ہے اور باہ پر معین ہوتا ہے۔ نحاسی پانی فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہے۔ اگر چند پانی اچھے اور برے باہم خلط ہو جائیں ان میں سے قوی اتر کا اثر غالب ہو گا ہمنے مدیر فاسد پانی کے باب مدیر کی مسافرین میں ذکر کی ہے اور باقی احکام پانی کے اور اس کی صفات اور اس کے اصناف کی قویں خاص پانی کے باب میں مقام پر ذکر کریں گے جہاں ادوئیہ مفردہ کا بیان ہو گا

فصل سترہویں موجبات احتباس اور استفراغ کے بیان میں احتباس اس چیز کا جس کو باطنی نکل جانا چاہئے یا بجهت ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے یا بجهت شدت قوت مائل کے کوہ شے قابل الدفع کو دریتک ٹھہراتی ہے یا بجهت ضعف ہاضمہ کے اس کو قوائے طبعی تا اختتام ہضم اسی شے کی طرف میں دریتک ٹھہراتا ہے یا مجرas میں تنگی اور سدے پڑ جائیں یا مادہ غلیظ اور بالزو جست ہو خواہ مادہ کشیر ہو کہ اس کے اخراج پر دفاعہ قادر نہ ہو یا قوت ارادیہ کو اس کے دفع کے احتیاج پر حس مفقود ہو جائے جیسے قول الخیریقانی میں ہوتا ہے۔ یا قوت بعی کسی اور طرف متوجہ ہو جس طرح بحران میں احتباس بول دراز بہ سب توجہ طبیعت کے استفراغ بحرانی پر کسی اور جہت میں ہو جاتا ہے جس وقت احتباس اس شے کا جس کا استفراغ ضرور ہے واقع ہو اس وجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جو امراض کے بعد امراض و ترکیب کے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے سدے پڑ جاتا اور استرخا اور تشنخ رطبی اور مثل اس کے ہیں اور امراض سوے مزاج مثل غفونت یا اختناق روح اور خون کا خواہ اس کا استعمال اطراف ناریت کے ایضاً حرارت غریزی بجهت طول زمانہ اختناق کے بجه جاتی ہیں یا بجهت شدت اختناق کے

برودت پیدا ہوتی ہے ایضاً رطوبت کا غائب نہام بدن میں ہو جاتا ہے امراض مشترکہ جو بوجہ احتباس کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً پھٹ جاناً رگوں وغیرہ کا اور ان میں سے رطوبت کا جاری ہونا تجھہ بدترین اسباب امراض سے ہے خصوصاً جس وقت بعد خونگرفتہ ہونے خلوے اور خشکی معدہ کے واقع ہو جیسے نہایت پرخوری زمانہ جوش حالی کے جو بعد نہایت بھوک زمانہ تخلکے واقع ہو امراض مرکبہ مثل اور ارم اور شور کے ہیں۔ استفراغ اس چیز کا جس کا جس واجب ہے۔ یا بجهت قوت واقعہ کے ہوتا ہے۔ یا ضعف ماسکہ سے۔ یا مادہ مستضرغ موزی ہوتا ہے کہ بوجہ کثرت کے گرانی پیدا کرتا ہے۔ یا بجهت بو کے تمدید پیدا کرتا ہے۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذع پیدا کرتا ہے۔ یا ایسا رقین ہوتی ہے گویا کہ خود بخود بننے لگتا ہے اور اس کا دفع ہو جانا آسان ہوتا ہے اور کبھی اس مادہ رقین کے سیلان کو وسعت مجازی معین ہوتی ہے جیسے سیلان معنی پیدا ہوتا ہے یا مجازی میں اشتقاق طولاً پیدا ہوتا ہے یا انقطاع مجازی عرض میں خواہ مجازی کے منہکھل جاتے ہیں جیسا رعاف میں کبھی وسعت مجازی کی ایک سبب جدید سے داغلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہے جس وقت شے قابل احتباس کا استفراغ ہو جائے برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ جو مادہ حارغ ریزی یعنی روح اور خون کو زکر تھا اور جس سے حارغ ریزی کو غذا ماتقہنی کھل جاتا ہے اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت قراح کی پدا ہوتی ہے اگر مادہ مستفرغہ بارہ المراج مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال مزاج مثل خون کے اس وقت خلط صفرادی جو نہایت گرم ہے غالب ہوتی ہے پس سخونت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی استفراغ سے پیدا ہوتا ہے جو داعی اور بالذات ہوتا ہے۔ کبھی استفراغ سے رطوبت عارض ہوتی ہے جس طرح حرارت کا عارض ہونا ہمنے بیان کیا اور یہ رطوبت بر وقت استفراغ اس خلط کے جو مخفف تھی پیدا ہوتی ہے یا بجهت عاجز ہونے حرارت غریزی کے ہضم غذا سے چونکہ بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے رطوبت عارض ہوتی ہے مگر یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہیں ہے اور نہ رطوبت غریزی کھلاتی ہے وہ

حرارت جو بعد استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہیں ہے بلکہ جو استفراغ مفرط ہے اس کے بعد برودت اور بیس جو ہر اعضا اور ان کی طبیعت میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ بعض اعضا میں حرارت غریبہ اور رطوبت غیر صالحہ بھی لاحق ہو جائے کبھی استفراغ مفرط کے بعد امراض آئیہ سے سدہ بھی پیدا ہوتا ہے اس لئے بیس رگوں میں اور انسداد ان کے مسالک میں بافراط ہو جاتا ہے اس کے بعد تشخیص پسی اور کزار پیدا ہوتے ہیں۔ احتباس اور استفراغ جو بحد اعتدال ہوں اور بوقت حاجت دفع ہوں بہت نافع ہوتے ہیں اور حالت صحت کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسباب ضرورت کے احتباس میں ہمارا کلام پورا ہو چکا اگرچہ ان میں کچھایے اقسام بھی بیان ہو، جو ضروری نہ تھے اب ہم اور قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہیں۔

فصل اٹھارہویں کلام کلی ان اسباب میں کہ اتفاقاً بدن میں پیدا ہوتے ہیں نہ ان کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ان سے کچھ مضرت پہنچتی ہے اسباب غیر ضروری اور غیر مغز دہ چیزیں میں جو براہ اپنی جنس کے طبیعت میں داخل نہیں ہیں اور نہ مختلف طبع تکے ہیں یہ وہی چیزیں ہیں جو بدن انسان سے ملتی ہیں اور سوائے ہوا کے کوہ اسباب ضروری ہیں داخل ہے بلکہ مثل استعمال اور اقسام و لک وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی اُن اسباب کے بیان میں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو چیزیں بدن انسان میں خارج سے ملاقات کر کے کچھ عمل کرتی ہیں ان کا اثر دو طرح پر ہوتا ہے یا جزو طیف شے کا بدن کے مسامات میں بوجہ قوت نااصد کے نفوذ کرتا ہے۔ اس قوت کی شان یہی ہے کہ اندر بدن کے ڈوب کر نافذ ہو جائے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ دونوں باتیں جمع ہوں۔ یا اس طرح پر فعل کرے کہ اس میں مختلف کو یقیناً داخل نہ ہو بلکہ محض بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کی طرف پھیرے اور یہ فعل یا اسوجہ ہوتا ہے کہ اس سے یہ کیفیت با فعل محسوس ہوتی ہے جیسے طلا جو با فعل

ٹھنڈا ہو بذریعہ برف وغیرہ کے کہ اس سے با فعل تبرید حاصل ہوتی ہے۔ یا کما مسخن
یعنی سینک با فعل کو بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جائے کہ اس سے با فعل سخونت حاصل
ہوتی ہے۔ یا یہ اثر اس میں بالخاصیت ہو جیسے تعقیق سنک پشم کی واسطے التهاب تلب کے
بعض چیزیں بوجہ ملاقات کے تغیر دیتی ہیں اور کھانے پینے میں کچھ تغیر نہیں دیتی ہیں
جیسے پیاز کہ اگر اس کا خارج ضماد کیا جائے قرحدہ ڈال دیتی ہے اور کھانے میں کسی مقدار
پر کیوں نہ قرحدہ نہیں پیدا کرتی اور بعض چیزیں اس کے بر عکس ہیں جس طرح سفیدہ کہ
اگر پیا جائے تغیر غظیم پیدا کرے اور طلا کرنے سے کچھ اثر مضمضہ نہیں کرتا۔ بعض چیزیں
دونوں طرح سے اثر کرتی ہیں پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب چھ اسباب میں سے
ہوتا ہے۔ ایک سبب یہ کہ مثلاً پیاز جس وقت داخل بدن میں پہنچے قوت ہاضمہ جلدی
کر کے اس کی قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہیں اور اس کے مزاج کوبدل دیتی ہیں پس اس کو
اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہیں رکھی جتنا زمانہ اس کو باطن میں قرحدہ ڈالنے کا در
کار ہیں۔ دوسرا سبب یہ کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کھانی جاتی ہیں جو اس کی قوت کو توڑ دیتا
ہیں تیسرا سبب یہ ہیں کہ نوعیہ غذا میں ایسی رطوبات سے مل جاتی ہیں کہ ان میں ڈوب
کر اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہیں۔ چوتھا سبب یہ ہیں کہ خارج میں بروقت ضماد کے مقام
واحد تھہری رہتی ہیں اور اندر ایک جگہ تھہر نے نہیں پاتی۔ پانچواں سبب یہ ہیں کہ
خارج میں بروقت ضماد وغیرہ کے اس کا اتصال با ستواری ہوتا ہیں اور داخل میں فقط
مس کرتی ہوئی لمحہ ک رہتی ہیں اور اتصال کامل نہیں ہونے پاتا چھٹا سبب یہ ہیں کہ
جس وقت اندر پیوں کی ہیں قوت طبعی اس میں تدیر و تصرف کرتی ہیں کہ اس کا فضلہ
فوراً دفع ہو جاتا ہیں اور سعدار جید مستحیل رنجوں ہو جاتی ہیں۔ سفیدی کا اثر پیاز کے اثر
کے بر عکس اس سبب سے ہیں کہ اس کے اجزا انگلیفہ میں مسلمات میں نفوذ خارج سے
نہیں کرتے اور اگر کسی قدر نفوذ بھی ہوتا ہیں تو مجاہی روح اور اعضاء رینس تک اس
کی رسائی انبوحی نہیں ہوتی اور جس وقت کھایا جائے تو امر بالعکس ہو جائے گایئے غایظ

اجزائے ثقل اعضائے باطنی پیدا ہوگا مباری روح اور اعضائے رینکس تک بخوبی انفوڈ کرے گا۔ اور پھر چونکہ طبیعت سمیہ جو سفیدی میں ہیں اس کا ٹوران قوی تاثیر حار غریزی کے نہیں ہوتا ہیں کہ اور خارج سے ضماد کرتے ہیں مگر دلقات یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی اور داخل میں یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب ادویہ مفرده میں بھی کیا جائے گا۔

فصل انسیوس موجبات استحمام اور دھوپ کرنے کے بیان میں بعض اطباء جن کو دعویٰ حداقت ہیں انہوں نے کہا ہیں کہ حمام وہ بہتر ہیں جو پرانا ہوا اور اس کی فضائے سعیج ہوا اس کی پاکیزہ ہو۔ پانی اُس کا پانی اس کا شریں ہو۔ اور بعض لوگوں نے یہ زیادہ کہا ہیں کہ مقدار اس کی گرمی کی بقدر مناسب اس مزاج کے ہو جو اس میں جانا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہیں کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہیں کہ اس کی ہواں کی ہوا سے سخونت اور پانی سے ترتیب پیدا ہو بیت اول حمام کا مبرد اور مرطب ہیں اور دوسرا درجہ مسخن اور مرطب ہیں۔ اور تیسرا درجہ مسخن اور مجھف ہیں۔ جس شخص نے کہا ہیں کہ پانی اعضائے اصلی کی ہر گز تر طیب نہیں کرنا بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیلہ اتصال کے اس کے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے کبھی حمام میں جانے جانے سے سوائے تغیرات مذکورہ بالا کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہیں بعض ان تغیرات کے باعرض ہوتے ہیں اور بعض بالذات اس لیے کہ گو خود بھی کبھی یہ بات عارض ہوتی ہیں کہ اس کی ہوا جماعت کثرت تخلیل حار غریزی کے تزیید پیدا کرتی ہیں۔ اور جو ہر اعضا یعنی بوجہ کثرت تخلیل رطوبات اصلی کے تکھیف پیدا ہو جاتی ہیں اگرچہ کچھ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا ہونے کا بھی اس سے حاصل ہوتا ہے اور اگر پانی نہایت گرم ہو جلد میں بدن کے قشر یہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے مسامات سمت جاتے ہیں اور پانی کی رطوبت بدن کے اندر نہیں پہنچتی اور اچھی طرح سے تخلیل مقصود حاصل ہوتی ہے۔ پانی حمام کا کبھی سخونت اور بررودت ساتھ ہی اس سے پیدا ہوتی ہے تھیں بہجت گرم ہونے کے پیدا کرتا ہے اگر اس کی گرمی فاتر

سے کم ہو اس وقت اس سے تربید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے اور بہت اختناق حرارت کے اگر بارہ ہو تو چونکہ اس کی ہوا سے اختناق حرارت حاصل ہوتا ہے اور تمام حرارت احتشامیں جمع ہو جاتی ہے پھر جس وقت سرد پانی بدن پر ہو رہا ہے اندر جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہے اور تربید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جس وقت پانی میں بدن زیادہ تر بھی گھول بروڈت کا دو سبب سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ پانی باطن بارد ہے آخر امر میں اس سے تربید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جس وقت میں بدن زیادہ بھی گھول بروڈت کا دو سبب سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ پانی باطن بارد ہے آخر امر میں اس سے تربید ضرور حاصل ہو گی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہو جائے گی مگر یہ گرمی ثابت نہیں رہتی ہے بلکہ زائل ہو جاتی ہے اور فعل طبعی پانی کا یعنی تربید اس مقدار میں جس کو بدن پی لیتا ہے باقی رہتی ہے۔ ایضاً پانی گرم ہو یا سرد ہر حال میں رطب ضرور ہوتا ہے اور جس وقت ترطیب میں افراط ہوئی اختناق حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اسکی حرارت کو بجا دیتا ہے پس تربید حاصل ہوتی ہے۔ حمام سے کبھی بوجہ تخلیل کے بھی سخونت حاصل ہوتی ہے جس وقت کے غذائے غیر منہضم بدن میں ہو یا کوئی خلط بارہ جس کا نفع نہ ہو اور پس غذا کو بوجہ تشنیں کے ہضم کر دیتا ہیا ور خلط میں نفع پیدا کرتا ہے کبھی استعمال حمام کا بطور خلکی کے ہوتا ہے پس اسے تجھیف حاصل ہوتی ہے اور صاحبان استقما کو اور جن کے بدن میں تریل یعنی ڈھیلاپن ہو فائدہ کرتا ہے اور کبھی حمام ترستعمل ہوتا ہے۔ اور کبھی اس میں دریتک بیٹھنے میں بوجہ تخلیل اور تفریق کے تجھیف پیدا کرتا ہے اور کبھی اس میں تھوڑا سا بیٹھتے ہیں پس تریپ پیدا کرتا ہے اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اس کو پوچھوڑالیں۔ اور کبھی استعمال حمام کا نہارمنہ اور حالت گرتنگی اور خلائے معدے میں ہوتا ہے اس وقت تجھیف شدید پیدا کر کے بدن کو لا غر اور ضعیف کر دیتا ہے۔ اور کبھی شکم سیر ہونے کے تھوڑے زمانے کے بعد ہوتا ہے تو اس وقت فربہی پیدا کرتا ہے اس سبب سے کہ ظاہر بدن کی طرف جذب مادہ کرتا ہے

مگر اس وقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہے کہ اس کے سبب سے معدے اور جگر سے غذاے ناقصتہ طرف اعضاء کے کھینچتی ہے۔ اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر ہضم اول قبل از خلاء معدہ ہوتا ہے پس نفع کرتا ہے اور باعتدال فرنہی پیدا کرتا ہے۔ جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے موقق اس کو واجب ہے کہ پانی میں اس قدر بھیگلے جب تک ہے ضعف پیدا نہ ہو بعد اس کے تیل کی ماٹش بدن میں کرے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور جو ماہیت اندر بدن کے مسام میں نافذ ہے اس کا جنس کرے اور اندر جلد کے اس مانیت کو تحقیق کرے اور اس شخص کو زیادہ ٹھہرنا حمام میں مناسب نہیں ہے اور جتنی دیر ٹھہرے مقام معتدل میں قیام پذیر ہو اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرا لیا جائے تاکہ بخارات بہت اٹھکر ہوا میں ترطیب پیدا کریں اور حمام سے بیرنج و مشقت جوان کو لازم ہے منتقل ہوں اور وہ سواری خاص جوان کے واسطے تیار کی جاتی ہے اور جس کا بیان باب حمیات میں اتا ہیا سی پرسوا کر دیئے جائیں اور سر دخوشبو حمام سے نکلنے کے بعد فوراً لگائی جائے اور ایک گھنٹہ جامہ کن میں ٹھہرائے جائیں تاکہ معتدل سنس آنے لگے۔ مرطبات میں سے آب جو خواہ شیر الاغ یعنی گدی کا دودھ پلایا جائے جو شخص حمام میں زیادہ ٹھہریگا۔ اس پر خوف غشی کا ہوگا اس لیے کہ زیادہ ٹھہر نے سے قلب میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور پہلے ثوران متنی کا ہوتا ہے حمام میں باوجود کثرت منافع کے ضرر بھی ہوتے ہیں کہ اس کی جہت سے زیرش فضول کی طرف اعضاء ضعیف کے سہولت ہوتی ہے اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے اور پھੜکے کو ضرور پہنچتا ہے۔ حرارت غریبی کی تخلیل ہو جاتی ہے۔ اور اشتہارے طعام ساقط ہو جاتی ہے اور قوت باہ میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔ حمام کے واسطے بھی فضول یعنی اقسام مقررہ ہیں بوجہ ان مانیوں کے جو حمام میں مقرر ہیں۔ کہ اگر وہ پانی نظر و نی یا کبریتی یا دریائی خواہ رمادی یا شور برآ طبیعت کے ہوں یا بذریعہ صناعت کے ان میں یہ مزانج پیدا کئے جائیں یا ان میں مویزج خواہ جب الغار یا کبریت وغیرہ جوش دیئے جائیں ایسے پانی

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

**کا اور ریگ میں مددون ہونا اور اس میں لوٹنا اور
تیل میں بھیگنا اور پانی منہ پر چھڑکنے کا
بیان دھوپ کا اثر خصوصاً چلنے میں علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد چلنایا
دوڑنا اس سے تخلیل فضول کی بقوت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہے اور لغز پر گاندہ ہوتا
ہے۔ اور اورام کی تخلیل ہو جاتی ہے۔ اور فربہی اور استقامتی بھی دفع ہوتا ہے۔ اور
ریوا اور الحساب نفث کو نفع ہوتا ہے۔ اور صداع بارہ مزمن دفع ہو جاتا ہے۔ اور وہ
دماغ جس کا مزاج بارو ہے قوی ہو جاتا ہے۔ جب تک دھوپ میں بدن ترنہ ہو بلکہ
خشک رہے وجمع ورک اور دردگردہ اور اوجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نافع ہے۔ اور حم
پاک ہو جاتا ہے۔ اگر دھوپ میں بدن کو کھول کر چلے تو کھال سمٹ جائیگی اور مثل کو نہ
کے سیاہ ہو جائیگی اور مسامات کے منہ پر مثل دماغ دینے کے نشان پر جائیں گے اور
تخلل بخار بر طرف ہو جائیگا۔ دھوپ میں ٹھہرنا ایک جگہ پر جلد کے جلانے میں زیادہ
اثر کرتا ہے پہنچتے چلنے پھرنے کے او تخلل اس میں بہت کم ہوتا ہے۔ سب قسم کی
ریگ میں قوی تریگ دریا واسطے خشک کر کے رطوبات اطراف جلد کے ہے۔ کبھی
اس کے اندر بیٹھتے ہیں جس وقت کہ گرم ہو اور کبھی آئیں دفن کر دیتے ہیں اور کبھی بدن
پر چھوڑی چھوڑی ڈالتے ہیں پس اوجاع اور امراض مذکورہ بالا کے تخلیل کرتی ہے اور
خلاصہ یہ ہے کہ تکھیف شدید بدن میں پیدا کرتی ہے تیل میں ڈوبنا جیسے روغن زیتون
میں کبھی جن کے بدن میں ماندگی ہوتی ہے۔ یا وہ لوگ جن کو تمیات طویل بارہ عارض
ہوں نافع ہے۔ اور ان لوگوں کو بھی نفع کرتا ہے جن کے جمیات کے ساتھ اعصاب اور
مفاصل ہیں درد ہوا اور اصحاب ^{تشنج} اور کرکزا احتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیست حمام
سے باہر گرم کیا جائے اور اگر روغن زیست میں شعلب یعنی لومڑی اور ضعع یعنی گفتار کو جس
طرح ہم آگے کہیں گے پکائیں یا اصحاب اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ
علاج ہے منہ بھگوانا اور اس پر پانی چھڑکنا اس قوت کو تیز کر دیتا ہے۔ جو بوجہ کرب اور**

الہاب حمیات کے ست ہو گئی ہوا اور بروقت غسکی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصاً گلب اور سر کے اور بیشتر شہوت کو صحیح اور برائی ہجت کرتا ہے۔ جو لوگ نزلہ یا درد سر میں بتتا ہوں ان کو مضر ہے **جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا**

شمار ایک ایک سبب کا جوہ را ایک عوارض بد نیکے واسطے ہوتا ہے اور اس میں **فصل میں انسیں ہیں فصل پہلی مسنخنات کے بیان میں**

مسخنات یعنی گرم کرنے والی چیزیں کئی قسم کی ہیں جیسے غذا سے معتدل مقدار میں یا حرکت معتدل اور اسکی میں ریاضیات معتدل بھی داخل ہیں اور وہ لک معتدل یعنی ماش اور غیر معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلا شرط یعنی خالی سینگی توڑوانا اس لئے کہ پچھنے لگا نے سے بہت خون نکلنے کے برودت حاصل ہوتی ہے ایضاً جو حرکت کہ شدید اور تمہوری سی اسی میں کثرت ہوا اور حد افراط کونہ پہنچے اس سے بھی تھیں پیدا ہوتی ہے اور غذا نے گرم اور دوائے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کو جس کے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آله وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو۔ اور صناعت مسنخنہ جیسے صدا اور طباخ اور روئیں وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزیں کی بشرطیکہ تھیں با فراط نہ کریں جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری اور نوم معتدل جن شرط پر

فصل تیہوںیں جملہ اول تعلیم دوسری میں بیان ہوئی اور غضبانا ک ہونا ہر حال میں تھیں پیدا کرتا ہے اور ہم یعنی اندوہ جب تک با فراط نہ ہوا اگر با فراط ہو برودت حاصل ہو گی اور فرح معتدل ایضاً عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اس کی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اس حرارت کا تھیں مطلق اور احراق نہیں ہے اس لیے کہ تھیں احراق سے ضرور کم ہوتی ہے اور بھی تھیں واقع ہوتی ہے اور عفونت نہیں ہوتی۔ اور کبھی قبل عفونت کے تھیں ہوتی ہے اس واسطے کہ عفونت اکثر اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت اس سبب کے جو مسخن خارجی ہے ایک سخونت خارجی مادر طب میں مشتعل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت صالحہ سے شغیر کر دیتی

ہے بہت اثر مزاج اس جو ہر کے کہ یہ رطوبت اس میں بھری ہے بدن اس کے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کی طرف پھیر دے جس کی نوع اس مادہ کی نوع سے جدا گانہ ہو غونونت کا فعل اسی قدر ہے اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنی مزاج حال سے متغیر کر کے دوسری نوع کی طرف لیجاتی ہے اس کو غعنین نہیں بلکہ ہضم کہتے ہیں۔ اور احراق کے یہ معنی ہیں کہ جو ہر رطب کو جو ہر یا بس سے جدا کرے اس طرح پر کہ رطوبت کی تصحیح ہو جائے اور یا بس تشنیں ہو۔ اور تجھی سازدج یہ ہے کہ رطوبات سب کے سب اپنے طبائع نوعیہ پر باقی رہیں مگر غونونت ان کی بڑھ جائے، تکالیف ظاہر بدن میں بھی پیدا ہونے سے تصحیح حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ بخار اندر بدن کے بند ہو جاتے ہیں، اور تخلیل بھی اندر بدن میں پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ بخارات پھیل جاتے ہیں **جالینوس** کی عادت ہے کہ مجموع ان اسہاب ہے جدہ گانہ کو پانچ قسموں میں منحصر کرتا ہے حرکت جو با فرات نہ ہو، ملاقات اس چیز کی جس کی سخونت با فرات نہ ہو، مادہ حارہ جو بوجہ تناول کسی چیز کے پیدا ہو، تکالیف، غونونت۔

فصل دوسری مبردات کے بیان میں تبرید

جن چیزوں سے حاصل ہوتی ہے ان کی بھی بہت سی قسمیں ہیں ایک حرکت با فرات جس سے تخلیل حار غریزی کی ہو جائے، سکون با فرات جو حار غریزی کو اندر جسم کے تلقن کر دے، کثرت غذا نے ماکول یا مشروب، تلک غذا کی جو افراط ہو، غذا نے بارہ، دوائے بارہ، ملاقات اس چیز کی جو با فرات سخونت پیدا کرے، ضماد خواہ ہوا یا پانی زمین کبریتی کی، زیادہ تخلیل بدن میں پیدا ہونا کہ اس کی جہت سے حار غریزی تھوڑے مکان سے بہت پھیل جاتا ہے، دری تک ملاقات کرنا جسم کا اس چیز سے جو با عتدال سخونت پیدا کرے جیسے حمام میں دری تک ٹھہرنا، زیادہ تکالیف پیدا ہونا کہ اس کی جہت سے حار غریزی میں اختناق پیدا ہوتا ہے، ملاقات اس چیز کی جو بالفعل برودت پیدا کرے، ملاقات اس چیز کی جو لا قوۃ تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو، با فرات احتباں پیدا ہونا

اس لئے کہ اس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا، بافر اس استفراغ کرنا اس لئے کہ اس سے مادہ حرارت ملقوہ ہو جاتا ہے اور بعد اس کے کنصول دفعہ ہوں استفراغ روح اور سہ دن کا ہوتا ہے، بہت کھینچ کر باندھنا اعضا کا اور اکثر باندھے رہنا اس سے بھی بروڈ پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ راہ آمد ورنہ حرارت کی بند ہو جاتی ہے، اور ہم جو بافر اس ہو، اور خوف، اور خوشی، اور ذہت جو بحد افراط پہنچے، اور پیشہ جو مبرد ہو جیسے ملاجی اور دھوپیوں کا پیشہ، اور نیم خام اور خام رہنا غذا کا جو آمادہ غونت کے ہو جاتی ہے

الایندوس کی عادت ہے کہ ان بالکیس قسموں کو پچھر قسموں میں منحصر کرتا ہے حرکت مفرط، ملاقات اس کی جو تبیرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے یہاں تک کہ تخلیل کرے، اور مادہ مبرد، اور قلت غذا کی بافر اس اور کثرت غذا کی بافر اس

فصل تیسری مرطبات کے بیان میں اسباب

رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہیں سکون، نوم، اختباں اس خلط کا جو خلکی پیدا کے، کثرت غذا، غذائے مرطب، شہد والے مرب، ملاقات مرطبات کی خصوصاً حمام باختیص بعد کھانا کھانے کے، ملاقات اس چیز کی جو تبیرید کر کے رطوبت کو تخفیف کرے، ملاقات اس چیز کی جو تخفیف اطیف کر کے محمد رطوبت بدن کو بہادے، فرح معتدل **فصل چوتھی مجففات کے بیان میں** خلکی پیدا کرنے والے اسباب بھی بہت ہیں حرکت، بیداری، کثرت استفراغ جس میں جماع بھی داخل ہو، قلت غذا، خلک غذا کا استعمال، دوائے مجفف تو اتر حرکات نفسی کا، ملاقات خلک کرنے والے چیزوں کی، اور ازیں قبل نہما ہے قابض پانی سے، ہر دی اس قدر جس سے انجماد ہو کہ عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہو جائے، اور استعمال ایسی چیز قابض کا جو سدے پیدا کر کے نفوذ کو منع کرے، انہیں اسباب میں سے ملاقات اس چیز کی ہے جس کی حرارت شدید ہو جو بافر اس تخلیل کرے تا یہ کہ کثرت استحمام بھی اسی قسم میں شمار کیا گیا ہے۔ **فصل پانچویں مفسدات**

شکل کے بیان میں فاسد کرنے والی شکل کے اسباب کسی قدر تو خلقت اولیٰ میں پیدا ہو جاتے ہیں کہ ان کے وجود سے قوت مصورہ یا مغیرہ جوئی میں ہے اپنے فعل کے تمام کرنے میں قاصر ہو جاتی ہے۔ اور بعض اسباب بعد جدا ہونے رحم کے پیدا ہوتے ہیں اور بعض اسباب بروقت گود میں لیٹئے اور گھوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے ہیں، اور بعض اسباب خارجی ہیں جیسے ضربہ سقطہ، اور بعض اسباب متعلق اسباب کے ہیں کہ قبل سختی اور استحکام اعضا کے لڑکا چلنے پھرنے لگے۔ ایضاً کچھ اسباب متعلق با مرض مثل جدام اور سل اور تشنخ اور استرخا اور تندو کے اور کبھی فرمائی زائد اور لاغری مفرط سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب اورام کے اور کبھی بجهت امراض وضع کے اور کبھی بوجہ اند مال قردوں کے

فصل چھٹی اسباب سدہ ہونے اور مجازی

تنگ ہو جانے کے بیان میں سدے کا پیدا ہونا چاہیے یا بجهت واقع ہونے کسی شے غریب کے کسی مجرب میں ہوتا ہے اور یہ غریب یا نئے جنس کا ہو جیسے پھری یا مقدار اس کی غریب ہو جیسے شعل براز کا مقدار میں بہت بڑا یا کیفیت میں غریب ہو اور کیفیت کی غرائب یا بجهت غلاظت کے ہو یا بوجہ لزوجت یا بسبب انجماد جیسے حلقة یعنی خون منجمد جو قرب گوشت ہونے کے پہنچ یا اقسام سدہ ڈالنے والے ایسے ہیں جو مجرب میں پتے ہیں از جملہ اسباب وہ چیز ہے جو ایک ہی جگہ ٹھہری رہے اور وہ بھی چیز ہے جو اس مکان میں مختصر اور متر دو ہو اور کبھی سدہ بوجہ مل جانے سوراخ کے جو بجهت اند مال زخم کے مل گیا ہو پیدا ہوتا ہے اور کوئی شے زائد اگنے سے جیسے لم ثولوی یعنی گوشت بھینے کا ہی مجازی کوٹک کر دیتا ہے اور بجهت شدت قوت ماسکہ کے اور بسبب باندھنے عصا بے کے خوب کھینچ کر بھی ضيق مجازی پیدا ہوتی ہے، قریب کا مجرب بجهت ورم زائد کے اپنے ہمسایہ کے مجرے کوٹک کر دے۔ یا بروڈت شدید سے مجرے منقبض ہو جائے۔ یا بجهت نشکل کے جو بوجہ قابض چیزوں کے پیدا ہو۔

جاڑوں کی فصل میں سدون کی کثرت بجهت اختناق فضول بسب قبض برودت کے ہوتی ہے **فصل ساتھیں اسباب کشادگی مباری کے بیان میں** مباری پھیل جاتے ہیں یا بجهت ضعف قوت ماسکہ یا حرکت قوی دافعہ کے اور ازیز قبیل تنگی نفس کے یا ادویہ مفتھ خواہ ادویہ مزحیہ جو گرم اور تر ہوں ان کے استعمال سے مباری و سفع ہو جاتے ہیں اور تنگی مباری کی ان کے اضداد میں ہوتی ہے بوجہ سدہ کے **فصل آٹھویں اسbab خشونت اور درشتی کے بیان میں** خشونت پیدا ہوتی ہے یا بجهت شدت جلا کے تقطیع حاصل ہوتی ہے جیسے سر کے یا فضول ترش میں یا تحلیل زیادہ ہو جیسے سندھ پھین میں۔ یا فضول تیز اور حاد ہوں یا ایسی چیز قابل ہو کہ بوجہ یہ پست کے خشونت پیدا کرے جیسے اشیائے عفصہ یعنی لکھنی یا سرد چیز بوجہ کثافت پیدا کرنے کے خشونت لائے یا اجزائے ارضی کسی عضو پر جم جائیں مثل غبار وغیرہ کے **فصل نویں اسbab ملاست کے بیان میں** ملاست کا سبب یا وہ چیز ہے جو بوجہ اپنی لروجت کے پسند ہو۔ یا ایسی چیز محل کہ تنظیف کر کے مادہ کو زرم کرے اور اس کو روائ کر کے تکاثف دور کر دے سطح عضو سے **فصل دسویں اسbab خلع اور مفارقت موضع کے بیان میں** اپنے مقام سے کسی عضو کا جدا ہو جانا یا بسب کشش کے ہوتا ہے جیسے کسی شخص کا عضو کھینچا جائے اور دراز کیا جائے یہاں تک کہ اکھڑ جائے۔ یا بسب ایک حرکت سخت کے جو باعتدال اس چیز کے ہو کہ اپنے مقام سے ہٹا دیتی ہو جیسے کوئی شخص اپنے پاؤں کو زور سے پھیرا کرے یا بسب ایسی چیز کے جو مرخی ہو اور رطوبت پیدا کرے جیسے مرض قیلہ میں عارض ہوتا ہے یا بجهت حدوث ایسی چیز کے جو مفسد جو ہر رباط کا ہو کہ اس کو سڑا دے یا اس کو انقدر اسے بازر کھے جیسے جذام اور عرق النساء **فصل گیارہویں اسbab اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو**

نرذیکی سے منع کرے اس کا سبب یا قریب کے عضو کا غایظ ہو جانا۔ یا نشان کسی قرحدا پڑ جانا یا تشنخ یا استر خلایا خشکی خلط کے جوڑ میں پیدا ہونی یا جوڑ کا تخر اور سخت ہو جانا یا کوئی غلقی سبب ہوتا ہے۔ **فصل بارہویں اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو دور ہونے سے منع کرے** سبب اس کا یا غایظ ہونا میں جانا نشان زخم کا یا تشنخ اور یا غلقی سبب ہو **فصل تیرہویں اسbab حصرکت غیر طبعی کے بیان میں** سبب اس کا یا ایسی خشکی جس سے ضعف پیدا ہو جیسے خشک رعشہ یا ایسی خشکی سے تشنخ پیدا ہو جیسے فاق یا بس یا تشنخ یا بس یا ایسے فضول جن کی وجہ سے تشنخ پیدا ہو یا ایسے فضول جو رہیں اور منہ رگوں کے بند کر دیں اور اپنے نفوذ کو طرف عضو کے بوجہ سدون کے منع کر دیں یا ایسے فضول جن کی حالت و رو د میں اعضا کو ایڈا پہنچے بجهت برو دت کے جیسے لرزہ میں یا بوجہ لذع کے جیسے قشریرہ میں یا بہ سبب اندر چلے جانے حرارت غریزی کے اور کم ہو جانے حرارت کے پس عضل کو مد گاری برو دت کی پہنچتی ہے اور رنج پیدا ہو کر طالب تخلل ہوتی ہے اور اپنا خلاص چاہتی ہے جیسے اختناق میں اور یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کا مادہ اگر تمہوڑے بخار سے ہوا ہو تو انگرائی پیدا ہو گی۔ اور جو اس سے زیادہ قوی ہو تو ماندگی پیدا ہو گی اگر مادہ سا کن ہو کبھی اور اقسام کی ماندگی پیدا ہوتی ہیں جن کا آگے ذکر ہو گا بجهت محترک ہونے مادہ کے اور اگر اس سے بھی قوی ہو قشریرہ پیدا ہو گا۔ اور جو اس سے بھی قوی ہو تو لرزہ پیدا ہو گا ریجی مادہ جس وقت عضل میں بند ہو جائے اختناق عضو کا پیدا ہوتا ہے اور پھر کن لگتا ہے **فصل چودہویں اسbab زیادتی استخوان اور عدد اور مقدار کے بیان میں** اس کا سبب کثرت مادہ کی اور فی نفس قوت جاذب کا شدید ہونا اور بذریعہ دلک یا تشنخین یا غمازو غیرہ کے جاذب کی شدت کو مد ہو پہنچا جیسے رفت وغیرہ کا ضماد۔ اور یہ دوسری صورت زیادتی استخوان کو خاص ہے عدد

سے اس کو کچھ واسطہ نہیں ہے۔ **فصل پندرہویں اسباب نقصان**
استخوان اور غدد کے بیان میں یہ بات یا اصل غلقت میں
واقع ہوتی ہے جیسے ماہ میں نقصان ہو جائے یا جس قوت سے حمل میں تصرف اور
تمدیر ہوتی ہے اس میں خطواائع ہو یا وہ قوت ضعیف ہو یا اور آفات خارجی نازل ہوں
جیسے قطع یا ضرب خواہ فاسد کرنا برودت کایا آفات داخل میں پیدا ہوں کہ ہڈی اس
جائے یا متعفن ہو جائے

فصل سولہویں اسباب تفرق اتصال کے بیان
میں یہ اسباب کبھی داخلی ہوتے ہیں اور کبھی خارجی داخلی اسباب جیسے کوئی خلط
اکال یا محرق یا تیام رخی یا ایسی خشکی جس سے شگاف پیدا ہو یا امتلاء ریحی جس سے تمد
پیدا ہو یا امتلاء ریحی جو غائر یعنی اندر جا کر چھپے یا امتلاء خلطی جو تمدید خلط میں
پیدا کرے اس کو چھاڑتا ہو یا بدنه کے اندر لفڑا کرتا ہوتا کہ حرکت قوی سے اس کو غذا
دے یا خلطی امتلاء ایسا ہو کہ غائر ہو جائے یعنی فرورفتہ ہو جائے یہ اسباب یا بھہت
شدت حرکت کے پیدا ہوتے ہیں یا کثرت ماہ سے یا شدت حرکت دفعہ سے جو
خلاف پر مجری طبعی کے ہو یا وہ حرکت بروقت امتلاء کے اور جو چیز مشابہ حرکت کے ہو
جیسے زیادہ چیننا یا اچھلننا کو دنایا اور ارم کے شگافتہ ہونے تے تفرق اتصال ہوتا ہے اور جو
اسباب خارج میں ہوتے ہیں ان کی مثال جیسے ایک جسم کسی جسم میں تمدید پیدا کرے
 مثل حمل کے یا اور بوجھ کی چیزیں یا کاٹ ڈالے جیسے تکوار یا جلا ڈالے جیسے آگ یا
پیس ڈالے جیسے پتھر کہ ایسی چیزیں جس وقت جسم میں خلا پاتی ہیں طول میں چند نکلے
کر ڈالتی ہیں اور اگر امتلاء ہو طول میں شگاف اوعیہ کو نافذ کرتی ہیں یا کوئی جسم سوراخ
پیدا کرے جیسے تیر یا دانت چھاوے خواہ کاٹ کھائے جیسے کتابنپ اور آدمی

فصل سترہویں اسباب قرہ کے بیان میں
قرہ کا پیدا ہونا یا درم کے لٹٹنے سے ہوتا ہے یا زخم کے پک جانے سے یا ثبور کے سڑ

جانے سے فصل اٹھا رہو یہ اسباب ورم کے بیان میں

یہ اسباب کسی قدر بوجہ ماڈہ کے ہوتے ہیں اور کسی قدر ہیات عضو سے جو اسباب بوجہ ماڈہ کے ہوتے ہیں وہ مخصوص اسی میں ہیں کہ امتنائے بدن میں ایک چیز کا چھپ چیزوں سے ہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں یعنی چاروں خلطین اور سبب مانی اور ریجی اور جو ورم صورت عضو سے پیدا ہوتا ہے اس کی یہ کیفیت ہے کہ عضو واقع قوی ہو اور عضو قابل ضعیف ہو اور آماڈگی اس کو فضلہ کے قبول کرنے میں بیا بوجہ طبیعت اصلی کے ہو کہ اس کی خلقت اسی طرح پر ہوتی ہے مثل جلد کے یا اس میں سخافت زیادہ ہو مثلاً گوشت زرم کے جو تین چیزوں میں واقع ہے پس گوش اور بغل اور اور بیہی یعنی کش ران کے یا قبول فضلہ کی آماڈگی بوجہ وسیع ہونے راہ کی طرف اس کے اور تنگ ہونے راہ کے اس سے نکلنے میں یا قابلیت اس وجہ سے ہو کہ اس کی وضع جانب تختانی میں ہو یا اس وجہ سے کہ اس کا حجم چھوٹا ہو جو چیز آئے اس میں سے بد شواری نکل سکے ماڈہ غذا وغیرہ سے یا اس وجہ سے کوہ عضو ہضم غذا میں ضعیف ہو بوجہ پنچھے کسی آفت کے یا کوئی چوٹ ایسی لگے کہ اس میں ماڈہ تختن ہو جائے یا اس عضو سے تحمل مفقود ہو اس چیز کا جسے بذریعہ ریاضت کے تحمل ہونا چاہیے یا اس عضو میں حرارت زائد ہو کہ کوہ جذب ماڈہ کرے پھر یہ حرارت یا طبعی ہو جیسے گوشت میں ہے یا اور کسی چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو مثلاً درد یا حرکت شدید خواہ کوئی اور چیز متنحن کے ذریعہ سے حزورت اس عضو کی بڑھ گئی ہو یہ سب اسباب قابلیت فضول کے ہیں کسر یعنی ٹوٹنے کی وجہ سے جو ورم پیدا ہوتا ہے اس میں بھی ایک سبب ان اسباب مذکورہ سے ضرور ہوتا ہے جیسے پس جانے سے اور اسی طرح تنگی عضو کی یا تمدد جس سے درستی شکستگی ہوتی ہے اور ہڈی بذات خود اور دانت میں بھی بھی ورم آ جاتا ہے اس لئے کہ ہر ایک میں ان میں سے نموء ہوتا ہے اور غذا کو قبول کرتا ہے اور بھیگ جاتا ہے رطوبت سے اور غونت کو بھی قبول کرے گا

فصل انسیویں اسباب وجع کے علی الاطلاق

از انجا کہ وجع بھی ایک حال غیر طبعی ایسا ہے جو بدن حیوان کو عارض ہوتا ہے پس مناسب ہے کہ ہم اس کے اسباب اطبور کلی بیان کریں ورد کی تعریف ہم اس طرح کرتے ہیں کہ وجع دریافت کرنا بذریعہ حس کے ایک امر منافی کا ہے اور کل اسباب وجع کے وچس میں نحصر ہیں **ایک جنس** وہ ہے کہ جو مزاج کو دفعۃ متغیر کر دے اس کو سوء مزاج مختلف کہتے ہیں **دوسری جنس** تفاصل کی ہے سوء مزاج مختلف سے ہماری یہ مراد ہے کہ اعضاء کے واسطے بنظر ذات کے ایک مزاج قائم اور درست ایسا ہو کہ بدون کسی سبب مخالف طبیعت کے اکثر اسی مزاج پر ہیں بعد اس کے اعضاء کو ایک مزاج دوسرا غیر یہ ایسا عارض ہو جو مزاج اصلی کے مخالف اور اس کی ضد ہو مثلاً بہ نسبت اصلی مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہواں وقت قوت حس بجهت درود اس مزاج کے امر منافی طبیعت کو حس کرے پس اس کو الہم پہنچے اس لئے کہ الہم کے معنی یہی ہیں کہ موثر منافی کو بنظر منافی کے دریافت کرے سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اس میں احساس الہم کا بالکل نہیں ہواں وجہ سے کہ مزاج مخالف طبیعت کے جو ہر اعضائے اصلی میں اس قدر متمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بنزول اعضائے اصلی کے ہو جاتا ہے اور اس سوء مزاج متفق سے درونہیں پیدا ہوتا کہ یہ محسوس نہیں ہے حس تو اسی چیز کی ہوتی ہے جس محسوس سے قوت حاسہ منفعل ہوا اور طبیعت بدن ایسی حالت ممکنہ سے جو اس میں تغیر حال میں پیدا نہ کرے منفعل نہیں ہوتی بلکہ انفعال اس ضد سے ہوتا ہے جو طبیعت میں ایسا تغیر دے کہ اس کو حالت اصلی سے دوسری طرف پھیر دے اسی جہت سے دق کے مریض کو گرمی بتپ کی محسوس نہیں ہوتی جس قدر صاحب جمائے یوم کو حرارت اپنی بتپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب تائے غب کو باوجود یہ گرمی دق کی ان دونوں بتپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب یہی ہے کہ حرارت دق کی مستحکم اور جو ہر اعضا میں ایسی ٹھہر جاتی ہے کہ بنزول حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے اور غب کی حرارت بوجہ قریب ہونے عضو کے اس خلط سے جس

میں حرارت پیدا ہوتی ہے محسوس ہوتی ہے اصل عضو میں مستحکم نہیں ہوتی بلکہ اعضاء ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہیں کہ جس وقت یہ خلط حار اس عضو سے دور ہو جائے پھر وہ عضوا پنی حالت اصلی پر آ جائے اور اس میں کسی طرح کی حرارت باقی نہ رہے ہاں اگر یہ تپ بطرف دل کے مختلف ہو گئی ہواں وقت بعد دور ہونے خلط کے حرارت عضو میں باقی رہے گی سو، مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو میں ٹھہر جاتا ہے کبھی اس کے ٹھہر نے کی مثال حالت صحت میں بھی واسطے سمجھانے کے اس طور پر دی جاتی ہے کہ جو شخص جائز ہوں میں نہایت گرم پانی سے یا نیم گرم سے اس نہانے سے ایک تنفس اور اذیت پیدا ہو گی اس لیے کہ بدن کی کیفیت ہم مخالف کیفیت پانی کے ہے پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جائے گار فتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اس کو معلوم ہوتی ہے یعنی جس قدر اس کے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع ہوتی جاتی ہے اسی قدر اس کو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام میں بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اس کا گرم ہو جاتا ہے اتنے ہی گرم پانی سے جو اس نے نہاتے میں استعمال کیا تھا پھر جب یک ایک وہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن میں قشر یہ پیدا ہوتا ہے اگر اس کو بار بار گرانے جب یہ بات یعنی ایذا ہی سو، مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار بالذات یا بردا بالذات خواہ رطب یا بس با عرض کو ضرور نہیں ہے کہ الٰم نہ پہنچائے اس لئے حار اور باردا اصطلاحی وہ کیفیت فاعلی ہیں اور رطب یا بس وہ کیفیت منفعلہ ہیں قوام ان کی ماہیت کا ایسا نہیں ہے کہ ان کی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم میں اثر کرے بلکہ رطوبت اور یو پست ایسی کیفیتیں ہیں کہ ان کے سبب سے ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے یا بچیز جو الم پہنچاتی ہے اس کا الٰم پہنچانا با عرض ہوتا ہے اس لئے کہ یو پست کو ایک سبب جنس آخر سے مانع ہوتا ہے اور وہ تفرق اتصال ہے کہ یا بس بجهت شدت قبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور **جالینوس** نے یہاں تک مبالغہ کیا ہے کہ بعض کتابوں میں اسے شبہ ہوا ہے کہ

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

محسوس ہوا اور اس برد سے بافرض تفرق اتصال حادث نہ ہو تو اس مقام پر احساس منافی کا ہو گایا نہ ہو گا اور اگر احساس منافی کا ہو گا تو یہ وجع ہو گا نہیں اسی بیان سے واضح ہوتا ہے کہ تغیر مزاج کا دفعۃ سبب وجع کا ہے مثل تفرق اتصال کے کبھی درد کی جہت سے حرارت پھیل جاتی ہے پس درد پھیل جاتا ہے یعنی وجع بعد وجع کے پیدا ہوتا ہے کبھی بعد درد کے ایک کھلک باقی رہتی ہے کہ حقیقت میں وہ درد نہیں ہے بلکہ وہ ایسی چیز ہے کہ خود بخوبی متحمل ہو جاتی ہے اور جاہل نادانی سے اسکے علاج میں مشغول ہوتا ہے پس ضرر پہنچتا ہے

فصل بیسیسویں اسباب جملہ اقسام وجع کے

علیحدہ علیحدہ اقسام ان اوجاع کے جن کے واسطے اسائے خاص مقرر ہیں پندرہ ہیں احکاک، خشن، ناخس، ضاغطہ، مدد، مفسخ، بکسر، رخو، ثابت، مسلی، حذر، ضربانی، ثقل، اعیانی، الادغ و جع حکام یعنی چھینے والے درد کا سبب تیز خلط یا شور ہوتی ہے وجع خشن۔ کا سبب ایسی خلط ہوتی ہے جس میں خشونت اور درشتی ہو وجع ناخس یعنی چھینے والے درد کا سبب وہ چیز ہے جو غشا کو عرض میں چھینچے ایسی کشش سے کہ اس کے اتصال کو گویا جدا کر دے اور یہ درد کبھی حس میں یکساں ہوتا ہے اور کبھی یکساں نہیں ہوتا اور جو یکساں نہیں ہوتا ہے اس کا سبب یا تو یہ ہے کہ جس چیز پر جھلک چھینچتی ہے اور اسے ملمس کرتی ہے اس عضو کے اجزائی اور زمی میں یکساں نہیں ہوتے جیسے تقوہ واسطے غشا، متبطن اخنانع کے جس وقت ورم ذات الجب کا پہلو کہ ادھر کی طرف کھینچتا ہو یا ایکہ اس عضو کے اجزا یکساں حرکت میں نہ ہوں جیسے جباب اسی جھلکی کا جوا بھی مذکور ہوئی یا یہ کہ اجزا اس عضو کے حس میں یکساں نہ ہوں خواہ بوجہ طبیعت کے یا کوئی آفت خارجی بعض اجزا کو کھینچتی ہو کہ اس کے حس میں کسی ہو گئی ہو وجع مدد کا سبب یعنی وہ درد جو کو کھینچتا ہو ایک رنج یا خلط ایسی ہوتی ہے کہ عصب اور عضله کو کھینچے گویا دونوں کنارے عصب یا عضل کی طرف مجموع

عضو کا حال ایسا ہو جاتا ہے کہ ہر طرف سے گویا دباؤ میں پڑا ہے اسی جہت سے اس میں انضغاط اور تنگی پیدا ہوتی ہے **وجع مفجح یعنی** جو طول میں تفرقی اتصال پیدا کرے اس کا سبب وہ مادہ ہے جو درمیان عضله اور اس کی غشا کے دراءے اور اتصال غشا بلکہ اتصال عضل میں تفرقی پیدا کرے **وجع مکسر یعنی** توڑنے والے درد کا سبب مادہ یا رنج جو درمیان استخوان اور اس کی غشا نے محل لیعنی ڈھانپے والے کی متوسط ہو یا ایک بروقت ایسی ہو جو اس جھلی کو بقوت کھینچے **وجع رخو** یعنی نرم درد کا سبب ایسا مادہ ہے جو گوشت عضل میں تمدد پیدا کرے اور اس کے وتر میں تمدد پیدا نہ ہو اور نرم اس کو اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ گوشت بست پٹھے اور جھلی اور وتر کے نرم ہوتا ہے **وجع ثاقب یعنی** گڑنے والے یا سوراخ کرنے والے درد کا سبب ایک مادہ غایظ یا رتح ہے جو درمیان طبقات عضو سخت اور غایظ مثل جرم معا نے قلوں کے بند ہو جائے اور ہر وقت اس کو پھاڑتا رہا اور اس میں نفوذ کرتا رہے پس ایسا محسوس ہو کہ گویا اس میں سوراخ کرتا ہے بر مدد وغیرہ سے۔ **وجع مسلی** یعنی جس درد میں ایسا معلوم ہو کہ تلاسی کوئی چیز سمائی جاتی ہے اور مادہ اس درد کا عینہ اسی عضو میں ہوتا ہے جو وجع ثاقب میں بیان ہوا مگر یہ مادہ ہر وقت پھاڑنے طبقات مذکور کے بھی تجسس رہتا ہے **وجع خدر یعنی** جس درد سے عضو سن ہو جائے سبب اس کا یا نہایت سرد مزاج ہے یا مسام کے بند ہونے سے منفذ اس روح حساس کے جو اس عضو تک جاری ہے بند ہو جائیں اور یہ انسدا و مسامات منافذ روح کا بوجہ پٹھکے ہو امتلا ظروف روح کی وجہ سے **وجع ضربانی** جس میں لیک سی پیدا ہو اس کا مادہ گرم ہوتا ہے سر دنیں ہوتا اس لئے کہ سرد مادہ کیسا ہی ہو زرم یا سخت درد نہیں پیدا کرتا ہے جب تک کہ مختل بطرف حرارت کے نہ ہو وجع ضربانی کاحدوث ورم حار سے اس طرح پر ہوتا ہے کہ جس وقت ورم گرم ہو اور اس کے قریب کا عضو حساس ہو کہ شریان کی ضربہ ہمیشہ اس کو پہنچے جب تک کہ وہ عضو سلیم خالی ورم سے

ہے حرکت شریان کی جواندگی طرف ہوتی ہے اس کا حس اس عضو کو نہیں ہوتا اور جب اس عضو میں ورم پیدا ہوا اور قضا درمیانی شریان اور عضو منڈکور منضغط یہاں تک ہو جائے اس وقت اس کی حرکت کا حس عضو منڈکور کو ایسا ہو گا کہ شریان کی حدت سے اس عضو میں درد پیدا ہو گا **وجع ثقيل** کا سبب ورم اس عضو کا ہے جس میں بالذات حس نہ ہوشل ریہ اور گردہ اور طحال کے اس لیے کہ یہ ورم بجهت گرانی کے نیچے کی طرف کھینچتا ہے اس کشش کی وجہ سے وہ عضو بھی مع اس لفاف کے جس میں یہ عضو لپٹتا ہے اور حس اسی لفاف کے ذریعہ سے ہی نیچے کو کھینچ گا اسی طرح وہ علاقہ جہاں اس لفاف کا مبتہ ہے وہ بھی نیچے کو کھینچ گا پس لفافہ اور علاقوں دونوں حس کریں گے اس کے نیچے کے کھینچنے کا اور دروغی پیدا ہو گا۔ کبھی مادہ اس درد کا عضو حساس میں ہوتا ہے مگر شدت الہم کی وجہ سے حس کی عضو باطل ہو جاتی ہے جیسے سرطان جنم معدہ میں ہو کہ اس کی گرانی محسوس ہوتی ہے اور درد بجهت بطال ان حس کے محسوس نہیں ہوتا **وجع اعیانی** **یعنی** جو درد بوجہ ماندگی کے پیدا ہوا س کا سبب یا تعجب ہوتا ہے اس کا نام تعجب ہے یا ایک خلط ایسی ہو جو تمدداً اور کشش پیدا کرے اس سے جو درد اعیانی پیدا ہوتا ہے اس کو تمدی کہتے ہیں یا بسبب رتع کے پیدا ہوا س کوناف کہتے ہیں یا ایک خلط لاذع سے ہو اس کو اعمالی قروحی کہتے ہیں اور ان جمیع اقسام سے اوجاع مرکب پیدا ہوتے ہیں کہ اس کا بیان خاص مقامات پر کیا جائے گا مجملہ مرکبات وجع اعیانی وہ درد ہے جو بنام درمی معروف ہے اور اس کی ترکیب تمدی اور قروحی سے ہوتی ہے **وجع لاذع** کا سبب وہی خلط ہے جس میں کیفیت حادہ موجود ہو

فصل اکیسویں اسباب سکون وجع کے بیان

میں سکون وجع کا کا سبب ای بجهت قطع ہو جانے سبب ماجع کے اور استفراغ سبب منڈکور کے ہوتا ہے جیسے سویا اور کتان جس وقت مقام درد میں ضماد کریں یا بوجہ ترتیب اور نوم کے چونکہ قوت اندر بیٹھ جاتی ہے اور اپنے فعل سے باز رہتی ہے اور درد

سماں کن ہو جاتا ہے یا مسکرات کے استعمال سے یا وہ چیز جو بروڈت پیدا کرتی ہے مقام درد میں خدر پیدا کرے جیسے تمامی ممکرات مگر مسکن حقیق وہی پہلی قسم ہے جس سے قطع سبب ہوتا ہے

فصل بائیسویں جو باتیں درد سے پیدا ہوتی ہیں ان کے بیان میں درد سے قوت کی تخلیل ہو جاتی ہے اور اعضاے اپنے خاص انعام سے باز رہتے ہیں کہ ان کا فعل باطل ہو جاتا ہے تا اینکہ اعضاے تنفس سانس لینے سے باز رہتے ہیں یا اعضاے تنفس کے فعل میں تشویش ہوتی ہے کہ سانس منقطع یا متواتر ہو جاتی ہے حاصل یہ ہے کہ مجرای غیر طبعی پر سانس کی درآمد برآمد ہوتی ہے کبھی درد سے پہلے عضو گرم ہو جاتا ہے بعد اس کے اخیر میں سردی پیدا ہوتی ہے بوجہ تخلیل کے اور بجهت اس کے کروح اور حیات سردی لازم ہے

فصل تیسویں اسباب لذت کے بیان میں یہ بھی دو جنس میں منحصر ہیں **پہلی جنس** وہ ہے جو غیر طبعی کو مزان طبعی کی طرف متغیر کر دے کہ اس کا احساس واقع ہو **دوسری جنس** وہ ہے جو اتصال طبعی کو دفعۃ پھیر لائے اور جو چیز دفعۃ نہیں واقع ہوتی ہے وہ محسوس نہیں ہوتی پس اس میں لذت بھی نہیں ہوتی لذت کے معنی یہ ہیں کہ ملامم اور مناسب طبیعت کا حس ہو وہ بذریعہ قوت حاس کے ہوتا ہے اور احساس بوجہ انفعال اسی قوت کے ہوتا ہے جس وقت احساس ملامم یا منافی کا ہول لذت یا الم بحسب تاثیر کے پیدا ہو گا اور چونکہ لامسہ میں بہ نسبت اور حواس کے کثافت زیادہ ہے اور جس تاثیر منافی یا ملامم کو قبول کرتی ہے اس کی حفاظت بخوبی کرتی ہے اسی وجہ سے احساس اس کا ملامم کو نزدیک صاحبات طبیعت کثیفہ کے نہایت لذیذ ہو گا اور احساس اس کا امر منافی کہ بہت الم پہنچائے گا۔ بہ نسبت اور قوائے حاس کے

فصل چوبیسویں کیفیت الہم پہنچانے حرکت

کے حرکت سے درد پیدا ہوتا ہے اس جہت سے کہ تمدید یعنی کھچاؤ اور رش یعنی پاش پاش ہونا اور شُرخ یعنی بکھر جانا پیدا ہوتا ہے و اللہ اعلم

فصل پچیسویں کیفیت الہم پہنچانے اخلاط

ردی کا بیان۔ اخلاطِ ردی سے درد یا بے سبب ان کی کیفیت کے پیدا ہوتا ہے کہ لاذع ہو یا بجہت کثرت اخلاط تمدید پیدا ہو یا دنوں مل کر پیدا کریں

فصل چھبیسویں کیفیت الہم رسانی ریاح کے

بیان میں رتح سے بوجہ تمدید کے درد پیدا ہوتا ہے اور حس رتح سے تمدید پیدا ہو یا وہ رتح تجویف اور بطن اعضا میں موجود ہو جیسے فخذ معدے میں یا طبقات اعضا اور لیف اعضا میں رتح پیدا ہو جیسے قولخ ریحی میں یا طبقات عضل میں یا جملی کے نیچے اور ہڈی کے اوپر یا گرد عضل کے درمیان ہڈی اور گوشت اور جلد کے یا کسی عضو کے جیسے اندر عضل صدر کے رتح پیدا ہوتی ہے اور جلدی پر اگدہ ہو جاتا رتح کا یا دیر تک ٹھہرنا بھسابت تلت اور کثرت اور غماظت اور رقت مادہ رتح کے اور کثافت اور تخلخل عضو کے ہوتا ہے

فصل ستائیسویں اسباب احتباس اور استفراغ

کے بیان میں اس کا پہچانا بہت آسان ہے اگر جناس احتباس اور استفراغ جو اوپر بیان ہو چکے ہیں ان میں غور کیا جائے پس وہیں دیکھنا چاہیے

فصل اٹھائیسویں اسباب تخمہ اور امتلا کے

بیان میں تخمہ اور امتلا کے اسباب خارجی بھی ہوتے ہیں اور اسباب مادی سے استعمال اس چیز کا ہے جو بشدت تر طیب کرے پھر بدن کو حاجت تر طیب ماکول و مشروب کی نہ رہے بعد اس کے جب ماکول و مشروب کی تر طیب اس تر طیب کے ساتھ دیکھا ہو مادہ کی افزائش بدن سے ہو گی اور تصرف طبیعت کا ہضم کرنے میں مادہ کے فاسد ہو جائے گا جیسے بکثرت حمام کرنا خصوصاً بعد طعام کے موقع تحمل رطوبت

جیسے زیادہ آرام دہی جسم کو اور ریاضت اور استفراغ کا ترک کرنا کھانے پینے میں تنفس اور خوشحالی اور بد نہیں۔ اور کبھی اسہاب تجمہ کے داخلی بھی ہوتے ہیں جیسے ضعف قوت ہاضمہ کو ہضم نہ کر سکے یا ضعف قوت دافعہ یا ماسکہ میں کہ اس کی جہت سے اخلاط اندر بند ہو جاتے ہیں اور دفعہ نہیں ہوتے یا مباری بند ہو جائیں۔

فصل انتیسویں اسباب ضعف اعضاء کے بیان

میں یا سبب ضعف کا جرم پر کسی عضو کے وارد ہو یا جو روح حاصل قوت منصرفہ کی عضو میں ہے اس پر یا نفس قوت منصرفہ پر وارد ہو جو ضعف کہ اس میں اس کا سبب خاص عضو میں وارد ہو یا سوء مزاج مستحکم ہوتا ہے خصوصاً سوء مزاج بارداً اگرچہ سوء مزاج حاربھی اکثر ایسا فعل کرتا ہے کہ اس سے ضعف پیدا ہو جیسے سوء مزاج باردا کہ تخدیر پیدا کر کے فساد مزاج روح کر دیتا ہے جس طرح کوئی شخص دیر تک حمام میں ٹھہرے بلکہ جس پر حمام وغیرہ میں غشی عارض ہو اور سوء مزاج یا بس توئی کونفوڑ سے منع کرتا ہے کہ تکشیف مسامات پیدا ہوتی ہے اور سوء مزاج رطب بجهت ارخا اور ڈھیلہ کرنے اور مانع ہونے کے ضعف پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی کوئی مرض امراض ترکیب سے خاص کردہ مرض جس کی اذیت بخوبی ظاہر نہ ہو عضو کو ضعیف کرتا ہے مرض اور الالم یا نش عضو کی پیٹھ میں ہے اس کو ڈھیلہ کر دیتے ہیں اس لئے کل انعام طبعی اور ارادی بذریعہ لیف اور اس کی ترکیب اور تالیف کے تمام ہوتے ہیں اور ہضم بھی امساک جید کی طرف ہیات چند پر محتاج ہے اور یہ بھی بذریعہ لیف کے تمام ہوتا ہے اور جو ضعف بجهت اس کے عارض ہوتا ہے کہ سبب خاص روح میں ہو تو وہ یا سوء مزاج ہے یا تخلل روح کا بوجہ استفراغ خاص روح کے یا کسی اور چیز کے استفراغ کے روح کا استفراغ تابع ہو جس صورت میں سبب ضعف خاص قوت پر وارد ہوتا ہے اس کی وجہ کثرت اور تکرار انعام ہوتی ہے کہ اس کی جہت سے قوت میں سستی آ جاتی ہے اور اگرچہ ہمارا اس کثرت کے تخلل روح کا بھی بر سبیل یکجاںی ایک سبب کے دوسرے سبب کے ساتھ واقع ہوتا ہے جس

وقت ہم شمار اسہاب کا دوسرا طور پر کریں گے اور اس وقت اسہاب بعیدہ کو جو واسطے اسہاب ملاحتہ کے سبب واقع ہوئے ہیں بھی ذکر کریں گے تب اسہاب سوہنے کے معلوم ہوں گے انہیں اسہاب میں سے فساد آب و ہوا اور اشیائے خوردنی کا ہے انہیں اسہاب میں سے وہ چیزیں ہیں جو اولاً روح کو خالی کر دیتی ہیں جیسے بوئے بدیا خراب ہو جاتا پانی کا خواہ پھیلنا سمیت کا ہوا یا بدن میں مخلصہ اسہاب ضعف کے وہ چیزیں جو استقراغ سے متعلق ہے جیسے زف الدم یا اسہاب خصوصاً قیق اخلاط کا۔ مانیت استقرا جس وقت اخلاط قیقہ بکثرت دفعہ روں ہونے سے پیدا ہوئی ہو اور پیدائش اس کی بھی چاک کرنے والیہ بکیرہ سے ہوتی ہے جس وقت اس سے مدد کیشہر دفعہ جاری ہو اور اسی طرح اگر خود بخوبی دو بیلہ میں شگاف پیدا ہوا اور پھٹ جائے اور **ایضاً** عرق کیسر اور ریاضت بعد افراط اور اوجاع ہر قسم کے یہ چیزیں تخلیل روح کی کرتی ہیں اگرچہ کبھی مزاج میں بھی تغیر پیدا کر دیتی ہیں بعض قسم کا درد ایسا ہوتا ہے کہ تخلیل روح میں تاثیر اس کی زیادہ ہوتی ہے جیسے درغم معدہ کامد ہو یا لاؤ یا جودہ قریب اطراف قلب کے ہومیات سے بھی ضعف بوجہ تخلیل اور استقراغ بدی اور روحانی کے ہوتا ہے اور تبدیل مزاج بھی ہو جاتی ہے مسامات کا سبع ہونا حدوث ضعف تخلیلی پر معین ہے اور بہت بھوکارہنا بھی اسی قسم سے ہے کسی ضعیف تمام بدن کا ایک عضو یا اس کے جزو کے تابع ہوتا ہے جیسے ضعف بدن کا اس اذیت سے پیدا ہوتا ہے جو غم معدے کو پہنچے تا اینکو قوت اس کی تخلیل ہو جائے جس شخص کا قلب اور دماغ چھوڑی اذیت سے زیادہ متاثر ہوتا ہواں کو بیقراری اور انحصاری قوت بہت جلد چھوڑی چیز سے ہو جاتی ہے کبھی سبب ضعف بدن کا بکثرت مشقت اٹھانے امراض سے ہوتا ہے اور کبھی بعض جزو اعضاء کے خلافت میں ضعیف ہوتے ہیں بہ نسبت بعض اجزاء کے اور کبھی ایک عضو پر نسبت دوسرے عضو کے ضعیف ہوتا ہے جیسے ریا اور دماغ پھر اس کا قبول بہ نسبت اس چیز کے جس کو قوی دفع کریں اصل خلافت میں بذاته ہوتا ہے اگر دماغ کو خصوصیت

ایسے مکان بلند سے نہ ہوتی جہاں اب ٹھہرا ہوا ہے ہر آنینہ اس قدر ضعیف ہوتا کہ اس میں طاقت قول فضول کی مطلق نہ ہوتی اور بروقت پہنچے فضول کے اس کی قوت باقی نہ رہتی **تعلیم تیسری میں گیارہ فصلیں اور دو جملہ** **میں فصل پہلی میں کلام کلی اعراض اور دلائل میں کیا جاتا ہے** اعراض و علامات ہیں جو ایک حالت پر حالات شائش بدنبالی سے دلالت کرتے ہیں یا کسی امر حاضر پر کہ یہ دلالت بقول **جالینوس** کے طبیب اور مریض دونوں منشعب ہوتے ہیں طبیب کو فائدہ پشین بینی کا ہوتا ہے اور مریض بوجہ واقفیت کے تدبیر مناسب پر قائم رہتا ہے اور سوء تدبیر نہیں کرتا۔ حالت صحت کے بعض علامات ایسے ہیں جو اعتدال مزاج پر دلالت کرتے ہیں اور ان کا ذکر اپنے مقام پر کیا جائے گا اور بعض علامات استوار نئے ترکیب پر دلالت کرتے ہیں ان میں سے بعض جو ہری اور اصلی ہیں مثلاً خلقت وضع مقدار عدد اسی طور پر ہوں جو اس بدن کے لائق ہیں اس کی تفصیل اسباب گذشتہ میں بخوبی ہو چکی ہے اور بعض علامات عارضی ہیں جیسے حسن و جمال اور بعض علامات تمامی ہیں اور بھی اقسام تمام انفعال کے اور متصر رہنے والیں انفعال کے اور پرکمال کے پس جس عضو کا فعل تمام ہو وہ حالت صحت پر ہے اور طریقہ استدلال کا انفعال سے اعضائے رکیس پر یہ ہے کہ دماغ کے احوال انفعال ارادی کے اور انفعال حس اور توہم کے دیکھے جائیں اور قلب کا حال بذریعہ نفس اور برض کے دریافت کیا جائے اور جگر کا بوسیلہ بول و براز کے ملاحظہ کیا جائے اس لئے کہ ضعف جگر کو بول و براز شبیہ غسلہ گوشہ تازہ کے تابع ہوتا ہے جو اعراض کہ امراض پر دلالت کرتے ہیں ان میں سے بعض اعراض نفس مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے اختلاف نبض کا سرعت میں تیج تپ کے کوہ نفس جمی پر دلالت کرتا ہے اور بعض اعراض مقام مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے منتظریت نبض کی جس وقت کہ درد اطراف صدر میں ہو دلالت کرتی ہے کہ ورم غشا اور جباب میں ہے اور اوجی ہونا نبض کا ایسے ہی

وقت میں کہ ورد اطراف صدر میں ہو دلیل ہے کہ ورم جرم ریہ میں ہے بعض اعراض سبب مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے علامات امتنان کے مختلف طور پر کہ ہر قسم کا حال ایک جدا گانہ امتنان پر دلالت کرتا ہے۔ بعض اعراض متعقطع ہوتے ہیں کہ شروع ہو کر ہمراہ مرض کے منقطع ہو جاتے ہیں جیسے حمایے حادہ اور وجع ناخن اور ضيق النفس اور سرفہ یا بس یا نپٹ نشانی ذات الجحب کے ساتھ اور بعض اعراض کے واسطے کوئی وقت معلوم نہیں ہے کبھی تابع مرض ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے جیسے درد و رواسطہ تپ کے اور بعض اعراض آخر مرض میں پیدا ہوتے ہیں ان میں سے علامات بحران ورنیز علامات نفع کے اور علامات نفع نہ ہونے کے انہیں میں سے علامات ہلاکت کے ہیں اور یہ علامات اکثر امراض حادہ میں ہوتے ہیں بعض علامات ایسے ہیں جن کی دلالت امراض پر ظاہر اعضا میں ہوتی ہے اور وہی یا خاص محسوسات سے ہوں جیسے احوال لون کے اور حالات ملمس کی سختی اور زرمی اور حرارت اور برودت وغیرہ میں اور یہ محسوسات مشترک ہے ہوں یعنی دو حس خواہ زیادہ سے دریافت ہوں اور یہ ما خوذ خلقت اعضا اور اوضاع اور حرکات اور سکون اعضا سے ہوتے ہیں بیشتر ان میں سے احوال باطنی پر دلالت کرتے ہیں جیسے اختناق ہونہ کا اوپر قت کے اور ان احوال کی زیادتی اور کمی مقدار اور عدد پر دلیل ہوتی ہیں کبھی ان کو دلالت احوال اعضاۓ باطنی پر ہوتی ہے جیسے چھوٹا ہونا انگلیوں کا جگر کے چھوٹے ہونے پر دلالت کرتا ہے استدلال براز سے اس طرح پر کہ سیاہ ہے یا زرد محسوس بھس بصر ہے اور قرقرے استدلال نفع اور بد بغضی پر سمعی ہے ازیں قبل استدلال خوبیو اور منہ کے ذائقہ وغیرہ سے ہے اور استدلال ناخن کے گول ہو جانے سے دق اور سل پر بھس بصر ہوتا ہے مگر از قسم محسوسات مشترک ہے کبھی ایک محسوس ظاہری ایک امر باطنی پر دلالت کرتا ہے جیسے رخسارے کا سرخ ہونا ورم ریہ پر اور ناخن کا گول ہونا قرقدہ ریہ پر استدلال بذریعہ حرکات اور سکنات کے بیان میں بسط تفصیلی چاہتا ہے۔ جو اعراض از قسم سکون محسوس ہوتے ہیں جیسے سکتہ اور

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ہوتی ہے اور کبھی ان سے امراض باطنی پر بھی استدلال کیا جاتا ہے جیسے سرخی رخسار سے اور پرذات الاریہ کے مجملہ علامات کے وہ علامتیں ہیں جن سے امراض باطنی پر استدلال کیا جاتا ہے مگر لائق بحال مستدل یہ ہے کہ اگر ان علامات سے امراض باطنی پر استدلال کرنا چاہیے تو پہلے معرفت علم تشرع کی حاصل کر لے تاکہ اس کو شناخت جو ہر کی ہر ایک عضو کے حاصل ہوا وہ بخوبی جانے کہ یہ عضو ہے یا غیر عضو ہے اور اس کی خلقت کیسی ہے مثلاً اس شکل کا ورم اس عضو میں ہو سکتا ہے یا اس کے غیر میں یعنی شکل اس عضو کی مناسب اس ورم کے ہے یا غیر مناسب ہے اور یہ پہچانے کہ اس عضو میں کوئی شے تجویز ہو سکتی ہے یا اس کے گرد نہیں جاسکتی بحث اس کے کوہ مزاق ہے اور بوجہ لغزش دینے کے جو مادہ اس میں پہنچتا ہے اس کوہ صادقی ہے جیسے معانے صائم اور اگر احتباں مادہ کا اس میں ممکن ہے یا بوجہ ازلاق کے کوئی چیز اس سے جدا ہو سکتی ہے پس کون سی چیز قابل تجویز ہونے کے ہے اور کون چیز قابل پہیل جانے کے ہے جب اس کا مقام پہچانے گا اس وقت جس چیز کا حس و جع یا ورم سے کرے گا اس پر حکم قطعی اس طرح پر کرے گا کہ یہ و جع یا ورم خاص اسی عضو پر وارہ ہوا ہے یا اس سے کچھ دور ہے اور چونکہ مشا رکت اس عضو کی پہچانے کا حکم کرے گا کہ یہ و جع اس عضو خاص میں ہے یا بمشارکت کسی دوسرے عضو کے ہے اور یہ بھی جانے گا کہ مادہ کا ایسی عاث یعنی برائی ہونا نفس عضو میں ہوا ہے یا اس کے شریک سے یہ مادہ وارد ہوا ہے اور اگر یہ مادہ جدا ہوا ہے تو خاص جو ہر عضو سے جدا ہوا ہے یا یہ عضوراہ میں اس عضو کے واقع ہے جس میں سے انفعاں اس مادہ کا ہوا ہے اور یہ پہچانے گا کہ یہ عضو کس مادہ کو محتوی ہے مثلاً پہچانے گا کہ اس چیز کا لکنا اس عضو سے ممکن ہے یا نہیں اور فعل اس عضو کا پہچانے گا تاکہ اگر اس کے فعل میں کوئی آفت ہوا ہے اس کے مرض کو پہچانے یہ سب باقی میں ہیں کہ ان پر بذریعہ علم تشرع کے واقفیت حاصل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جو طبیب امراض اعضاء باطنی کی تدبیر کرنا چاہے اس کو تشرع کے جانے کی

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

کرتا ہے یا بجهت مقدار کے دلالت کرے جیسے چلکے براز میں سچ میں اگر غایظ ہوں
قرح امتعال غلط پر دلالت کریں گے اور اگر قریق ہوں تو باریک انتزاعیوں کے قرح
پر دلیل ہوں گے یا بوجہ لوں کے دلالت کرے جیسے رسوب قشری سرخ بول میں اس کی
دلالت اعضا نے لجی مثل گردہ وغیرہ کے خواہش پر یا رسوب انہیں ہو تو اس کی دلالت
اوپر اعضا نے عصبی مثل مثانہ کے ہوتی ہے جو چیز اس پر دلالت کرتی ہے کہ شے
مستفرغ جو ہر اعضا نے اصلی سے نہیں ہے اس کی دلالت یا اس طرح پر ہوتی ہے کہ
خروج شے کا غیر طبعی ہے جیسے اخلاط سلیمہ یا خون جس وقت خارج ہو یا اس سبب سے
ہوتی ہے کہ اس کی کیفیت غیر طبعی ہے جیسے خون فاسد خروج اس کا معتاد ہو یا غیر معتاد یا
اس سبب سے کہ شے متفرع ہر طرح سے غیر طبعی ہے جیسے پھری یا اس سبب سے کہ اس
کی مقدار غیر طبعی ہے اگر چہ خروج اس کا طبعی ہو اور مقدار کا غیر طبعی ہونا تلت سے ہو یا
کثرت سے جیسے براز اور بول معتدل مقدار سے یا کم یا زیادہ یا اس سبب سے کہ اس
کی کیفیت غیر طبعی ہو اگر چہ خروج اس کا معتاد ہے جیسے براز اور بول سیاہ یا اس جہت
سے کہ جس راہ سے وہ نکلا ہے وہ راہ غیر طبعی ہو گوئکنا اس کا کسی راہ میں طبعی ہے جیسے
براز کا نکلنامہ سے ایسا دس میں وجمع کے دلائل دو جنسوں میں منحصر ہیں اس لیے کہ دردیا
اپنے مقام پر دلالت کرے مثلاً اگر دانی طرف ہے تو جگر میں ہو گا۔ اور بائیں طرف
ہو تو طحال میں ہو گا اور کبھی درد اپنی قسم سے اپنے سبب پر دلالت کرتا ہے جیسا تعلیم
اسباب میں مفصل بیان ہو چکا مثلاً اگر ثقلیں ہو دلالت کرے گا کہ ورم عضو غیر حساس
میں ہے یا ایسے عضو میں ہے جس کی حس باطل ہو گئی ہے اور وجع مدد کثرت مادہ پر
دلالت کرتا ہے اور وجع لاذع مادہ حادہ پر دلالت کرتا دلائل ورم کے تین طرح پر
ہوتے ہیں کبھی دلالت جو ہر ورم سے ہوتی ہے جیسے سرخی اوپر ورم صفر اوری کے اور سختی
سودا دی اور کبھی موضع ورم سے دلالت ہوتی ہے کہ دانی جانب کا ورم دلالت کرتا ہے
کہ نزدیک جگر کے ہے اور بائیں جانب کا ورم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اطراف

ٹھال میں ہے کبھی دلالت بذریعہ شکل ورم کے ہوتی ہے اگر ہلائی ہو معلوم ہو گا کہ نفس جگر میں ورم ہے اور اگر طولانی ہو معلوم ہو گا کہ اس عضله میں ہے جو اور پر جگر کے واقع ہے اور دلائل وضع کے یا موضع ورم سے ہوتے ہیں یا مشارکات سے موضع ورم کے دلائل ظاہر ہیں اور پر مشارکات اس طرح پر جیسے استدلال کیا جائے اور پر ایک درد کے جوانگی میں ہو سبب سابق سے باین طور پر کہ یہ ام بجهت ایک آفت کے ہے جو چھٹی زوج میں عنق کے ازواج عصبانی کے عارض ہوئی ہے

فصل دوسری علامات فارقه درمیان امراض

خاصہ اور مشارکہ کے بیان میں چونکہ امراض کی یہ کیفیت ہے کہ کبھی ابتداء ایک عضو خاص میں عارض ہوتے ہیں اور کبھی بشارکت دوسرے عضو کے پیدا ہوتے ہیں جس طرح سر کو امراض معدے سے مشارکت ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک حد فارق درمیان مرض اصلی اور مرض مشارک کے ایسی تجویز کی جائے جو علامت فاصل ہو اور ایک کو دوسرے سے جدا کرے پس ہم کہتے ہیں کہ واجب ہے تامل کرنا اس بات میں کہ دو بیماریوں میں سے پہلے کون عارض ہوئی وہی اصلی ہے اور دوسری مشارک ہے یا دونوں میں سے کون بیماری ایسی ہے کہ ایک کے زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہے کہ وہی اصلی ہے اور کبھی شناخت بالغد بھی ہوتی ہے مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہے جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہواں کی ضدیہ ہے کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہے یا مرض مشارک وہ ہے جس میں سکون کسی اور مرض کے سکون سے پیدا ہواں کی ضدیہ ہے کہ مرض اصلی وہ ہے کہ اپنے ہمراہی کے سکون سے اس میں سکون نہ ہو لیکن کبھی معرفت بالغد میں غلط واقع ہوتا ہے اس طرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہیں ہوتا اور نہ ابتداء میں ایذا وہ ہوتا ہے بعد اس کے جب مرض مشارک ظاہر ہوتا ہے اصلی کا بھی ضرر محسوس ہوتا ہے حالانکہ مرض مشارک درحقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہے اور اس کے پیچھے پیدا ہوا ہے لیکن

چونکہ ظہور اثر میں مرض مشارک بجز لہ اصلی کے معلوم ہوتا ہے اس جہت سے یہی گمان ہوتا ہے کہ مرض اصلی بھی مشارک یا عارض ہے اور پیشتر مرض اصلی سے بالکل غفلت ہوتی ہے اور فقط عارضی شرکی مرض پر آگاہی ہوتی ہے اس غلط سے بچنے کی مددیر ہو لے کہ طبیب علم تشریح اعضا سے بخوبی واقف ہوتا کہ مشارکت اعضا کی اس علم کے ذریعہ سے پہچانے اور جو آفات ایک ایک عضو میں واقع ہوتے ہیں خواہ محسوس ہوں یا غیر محسوس پس توقف کرے گا مرض میں حکم قطعی کرنے سے اور اس کو اصلی بدون تامل صحیح کے قرار نہ دے گا اس لیے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ عروض اس مرض کا تابع ہو پس مریض سے ان علامات کو پوچھے گا جو مشارک اعضا نے عضو علیل میں ہیں اور محسوس اور ایذا دہ نہیں ہیں کہ ان کی ایذا دہی ظاہر ہو اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہیں جو قریب اعراض ایذا دہنده کے ہوں البتہ ان کے تابع چند امور بعید ایسے ہیں کہ جو محسوس ہیں اور مریض بھیالت ان کو عوارض مرض اصلی کا جوان ظاہری اعراض کے واسطے معروض بعید ہی قرار دیتا ہے ان امور کی معرفت سوائے طبیب کے اوکسی کوئی نہیں ہوتی اور طبیب بھی اکثر ہدایت آب اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ انعام کی مضرت میں تامل کرے اگر مضرت انعام کو سابق پائے حکم کے گا کہ مرض مشارک ہے تاہم بعض اعضا ایسے ہیں کہ اکثر حال میں ان کے امراض متاخر ہوتے ہیں پہ نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً سر کا یہی حال ہے کہ اس کے امراض بمشارکت امراض معدے کے ہوتے ہیں لکھ اس کا بہت کم ہے یعنی معدے کے امراض تابع امراض سر کے نہیں ہوتے ہیں ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امزجہ اصلی اور عارضی کے لاتے ہیں اور بطور عموم بیان کرتے ہیں اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہیں ان کا بیان باب امراض خاصہ میں کیا جائے گا امراض ترکیب میں سے جو مرض ظاہر ہو اسے حص پہچانے گی اور جو مرض ان میں سے باطنی ہو سوائے امتلاء اور سدہ اور روم اور تفرق اتصال کے محصور کرنا اس کا حکم کلی میں دشوار ہے اسی طرح جو اقسام امتلاء اور سدے

اور ورم اور تفرقی اتصال کے ایک ایک عضو سے خاص ہیں کہ ان کا بیان بھی بطور کلی نہیں ہو سکتا اس لیے مناسب ہے کہ ان دونوں کا بیان مباحثہ جزئی میں کیا جائے

فصل تیسرا علامات امزجہ کے بیان میں جن

دلائل سے معرفت احوال مزاجوں کی ہوتی ہے ان کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم ملموس ہے اور ملموس سے اس طرح شاخت ہوتی ہے کہ تامل کیا جائے کہ ملموس مریض کا مساوی ملموس صحیح کے بدن معتدل سے ہوائے معتدل میں ہے یا نہیں اگر مساوی ملموس صحیح کے ہو اعتدال پر دلالت کرے گا اور اگر لامسہ صحیح المزاج کا اس بدن کی گرمی یا سردی یا نرمی یا سختی سے جسد طبعی سے زیادہ منفعت ہو اور اس وقت کوئی سبب خارجی ہو یا غسل یا اور پسم کے منہن اور برداشت سے نہ ہو جس سے بدن میں گرمی یا سردی زیادہ ہوتی یا سختی اور نرمی بڑھتی یا لگھتی ہے اس وقت اس بدن کے غیر معتدل مزاج ہونے پر حکم کرنا چاہیے کبھی اطراف بدن کی نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہے اگر اطراف کی نرمی اور خشکی کسی سبب غریب کی وجہ سے نہ ہو باہم نہ نرمی اور سختی کے وجہ سے حکم کرنا صحت دلائل اعتدال کے تقدم پر موقوف ہے یعنی پہلا حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل موجود ہوں لیں تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیے اس لیے کہ اگر یہ دلائل ہوں ممکن ہے کہ حرارت حادثہ ملموس سخت اور درشت کو زخم کر دے چہ جا کہ ملموس معتدل کہ اس کی تحلیل بہبتد ملموس خشن کے زیادہ کرے گی اور نرمی پیدا ہو گی پس تو ہم اس بات کا ہو گا کہ یہ ملموس باطنی زرم اور تر ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حرارت موجودہ ملموس بارہ اور لین کو سخت کر دے چہ جا کہ ملموس معتدل کہ اس میں انجما د پیدا کر کے تکلیف ظاہر کرے گی پس گمان کیا جائے گا کہ ملموس باطنی خشک ہے جیسے برف اور گھنی لیکن برف کا منعقد ہونا بستہ ہو کر ہوتا ہے اور گھنی کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہے اکثر قابل اس انفعاں کے اس مزاج کا بدن ہے جو زرم باطنی ہو اگر چہ نحیف و لاغر ہو اس لئے کہ خامی اس میں زیادہ ہوتی

ہے۔ **دوسری قسم** وہ دلائل ہیں جو حم اور شحم سے ماخوذ ہیں اس لئے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو دلالت حرارت اور رطوبت پر کرے گا اور اس بدن میں سختی ہو گی اور اگر گوشت تھوڑا ہوا اور چربی زیادہ نہ ہو دلالت حرارت اور بہت پر کرے گی سکمین اور شحم با فراطہ سکمینہ دلالت برودت پر کرتے ہیں اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے اگر ہمراہ اس کے رکیں تنگ ہوں اور خون کم ہو اور صاحب جسم بر وقت بھول کے بہت ضعیف اور نزارہ جائے اس لیے کہ خون اصلی جس سے تغذیہ اعضا کا ہوتا ہے بر وقت بھوک کے نہیں پاتا اس بات کو دلالت اسی پر ہے کہ یہ مزاج اس کا طبعی ہے اور اگر یہ پچھلی علامتیں ہمراہ سکمین اور شحم اور ترہیل بدن کے نہ ہوں جاننا چاہیے کہ مزاج اس کا غیر طبعی ہے بلکہ غرضی اکتسابی ہے سکمین اور شحم میں کمی حرارت پر دلالت کرتی ہے اس لیے کہ ان دونوں کا ماڈہ خون کی وسومت سے ہے اور علت فاعلی ان دونوں کی برودت ہے اسی واسطے جگر پر ان کے کمی ہوتی ہے اور انتریوں پر زیادتی اور تلکب پر سکمین اور شحم کی زیادتی پر نسبت جگر کے بحثت ماڈہ کے ہے نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اس لئے کہ توجہ طبیعت کا اسی ماڈہ سے متعلق ہے سکمین اور شحم کا بدن پر نجہد ہونا کم و بیش بحسب تلکت و کثرت حرارت کے ہوتا ہے جو بدن سمجھم ہو اور اس میں کثرت سکمین اور شحم کی نہ ہو اس کا مزاج گرم و تر ہوتا ہے اور اگر گوشت سرخ زیادہ ہو اور سکمین اور شحم کم ہو فراطہ رطوبت پر دلیل ہے اور اگر یہ دونوں زیادہ ہوں افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہے اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہے زیادہ تر ضعیف باردیا بس بدن ہوتا ہے اس کے بعد حاریا بس بعد اس کے یا بس جو حرارت اور برودت میں معتدل ہو اس کے بعد بدن حار جو رطوبت اور یوپست میں معتدل ہو **تیسرا قسم** جو دلائل بالوں کی بجهت سے لیے جاتے ہیں اور اس میں لحاظ اتنے امور کا ہوتا ہے جلدی نکلنا یا دیر میں، کثرت بالوں کی یا تلکت، بارکیک ہونا یا گندہ ہونا، سیدھا ہونا یا پیچہدار ہونا، رنگ بالوں کا اس استدلال میں ایک قاعدہ متعلق ہے جلدی بالوں کا نکلنا یا دیر میں نکلنا اس سے استدلال اس طرح

پڑھوتا ہے کہ جس کے بال دیر میں نکلیں یا نکلیں اور اس کے بدن میں ایسے علامات نہ ہوں کہ اس میں خون کم ہے معلوم کرنا چاہیے کہ اس کا مزاج مرطوب ہے اور اگر جلد نکل آئیں تو بدن اس کا اتنا مرطوب نہ ہو گا بلکہ مائل بی پوست ہو گا مگر اس کے مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جس کا ذکر ہو چکا ہاں اگر بدن میں حرارت اور بی پوست محبث ہو بہت جلد بال نکلیں گے اور ان میں کثرت اور گندگی ہو گی اس کی دلیل یہ ہے کہ بالوں کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا کثرت کے ساتھ اس کو دلالت دخان کی زیادتی پر ہے جیسے جوانوں میں سوائے لڑکوں کے اس لئے کہ لڑکوں کا مادہ نجاری ہے دخانی نہیں ہے اور ان دونوں بالتوں کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر میں بال اگتے ہیں اور دقيق اور کم ہوتے ہیں اور استدلال شکل سے بالوں کی اس طرح پر ہے کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور پیش پر دلالت کرتا ہے اور کبھی اس کو دلالت ہوتی ہے کہ سوراخ اور مسام پیچدار ہے اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہیں بدلتی ہے اور حرارت اور بی پوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے اور سیدھا ہونا بالوں کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہے رنگ کے ذریعہ سے اس طرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالوں کی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور ملیگوں ہونا بالوں کا برودت پر دلالت کرتا ہے اور اشقر ہونا اور سوراخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری میں یا نہایت خشکی پر جیسے گھانس کو بروقت خشکی کے جب اس کی سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے اور یہ بات آدمیوں کو بعد ان امراض کے عارض ہوتی ہے جس سے خشکی پیدا ہوتی ہے سبب پیری کا نزدیک ارسٹ اسٹالیس کے استحالة ہے طرف لوں بلغم کے او رزدیک جالینوس کے پھپوند لگنا جو فدا کو لازم ہے بروقت بال بن جانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطي الحركت ہو جب تک کہ مسام میں نفوذ کرتی ہے اور اگر

ارسطاطالیس اور جالینوس کے اقوال میں تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم ہوں گے اس لئے کہ سب بلغم کی سفیدی کا اور علت سفید ہو جانے جسم ہنکر یعنی پھپھوندگی ہوتی کی ایک ہی چیز ہے اور تحقیق اس کی طبیعت میں ہے اور بعد اس کے جانا چاہیے کہ ابدان اور مواد و میں کو بالوں میں تاثیر ایسی ہے کہ اس کی رعایت کرنی مناسب ہے جبکہ سے امید نہیں کہ اس کے بال اشقر ہوں تاکہ اس کے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جائے وہ مزاج معتدل جو اس کے صنف کے واسطے ہے اور صفائی سے سیاہ بالوں کی امید نہیں ہے تاکہ اس کے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جائے یعنی وہ مزاج جو اس کے صنف خاص کے واسطے ہے رسن کو بھی بالوں میں تاثیر ہے پس جوانوں کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہے اور لڑکوں کا مثل شمالی کے اور کہوں متوسط ہیں کثرت بالوں کی لڑکوں میں دلالت کرتی ہے کہ مزاج اس کا سوداوى ہونا ضرور ہے جب بڑا ہوا ربد ہا ہو کثرت بالوں کی اس بات پر دلیل ہے کہ با فعل سوداوى مزاج ہے **چوتھی قسم**۔ وہ دلائل ہیں جو رنگ بدن سے متعلق ہیں سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن میں نہیں ہے یا کم ہے اور برودت مزاج پر دلیل ہے اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہیں مگر زردی کو صفر اوی بھی نہ ہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہے تیرگی رنگ کی شدت برودت خلط سودا کے متحمل ہو جاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کی طرف بدلتا ہے گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے اور بے چینی ہونا بیوست اور برودت پر دلیل ہے اس لیے کہ یہ رنگ سودائے خالص کے تابع ہوتا ہے جسی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور بلغمیت پر دلالت کرتا ہے رصاصی یعنی سیسے کا رنگ رووت اور رطوبت پر معکسی قدر سودا ویت کے دلالت کرتا ہے اس لئے کہ اس رنگ میں سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی اور سبزی تابع

خون جامد کے جو مائل بسواد ہو جس میں بلغم کی شرکت ہے کہ اس نے اس کو سبز کر دیا
عاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سارنگ بدن کا برودت بلغم پر جس میں تھوڑا صفر املا ہو
والالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور
سبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے اور امراض بوا سیری میں طرف زردی اور
سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہیں ہے بلکہ اس میں کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے زبان کے
رنگ سے استدلال بدن کے ساگن رگوں کے حال پر قوی ہے آنکھ کے رنگ سے
استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے کبھی ایک ہی مرض میں وہ عضو کے مختلف دورنگ ہو
جاتے ہیں جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یہ قان کے جو بحثت شد تو زوش مرار کے
مارض ہوتا مام بدن میں اور جلد چہرہ کی سیاہ ہو جاتی ہے پا انچویں قسم وہ
دلائیں جو بنظر بیست اعضاء کے معتبر ہوتے ہیں گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا ہے اور بزرگی
اطراف اور ان کا استادہ ہونا بنتی ٹنگلی اور کوتا ہی کے اور رگوں کا کشادہ اور ظاہر ہونا نہیں
کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اس کا مفاضل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج
کے ہیں اس لئے تمام انفعال تشویہ اور بیانات کری حرارت اور برودت سے تمام ہوتے
ہیں اور تابع حرارت کے ضد اوان امور کے ہوتے ہیں اس لیے کوئی طبعی بجهت
حرارت کے تتمیم انفعال بیدائش اور تمام خلقت سے قادر رہتے ہیں خشک مزاج کے
تابع سوتی اور مفاضل کا ظاہر ہونا اور غضروف کا خیر اور بینی میں نمودار ہونا اور ناک
کا سیدھا اور پتا ہونا چھٹی قسم وہ دلائیں کا اعتبار یوجہ انفعال دلائیں
اعضا کے ہوتا ہے اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہو جائے بے اس کے کہ اس کو زیادہ
استعمال یا مزادلت یعنی سیکجاںی حرارت کی حاجت ہو وہ حارہ مزاج ہے یعنی جو بدن
تحمودی سی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اس کا مزاج حارہ ہے
اس لیے کہ استعمال جنس مناسب میں آسان ہوتا ہے بہت استعمال کے طرف کیفیت
مخالف کے اور اگر بہت جلد سر دھو جائے امر بالعكس ہو گا دلیل بعینہ وہ ہے جو مذکور

ہوئی اگر کوئی معرض کہے کہ دونوں مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اس لئے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ہر شے میں اثر اس کی ضد کاریادہ ہوتا ہے اور یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور تمہارا کلام کہ جنس مناسب کی طرف استحالہ آسانی ہوتا ہے اس بات کو لازم کرتا ہے کہ انفعال شبیہ سے اولی اور بخوبی ہو اور ضد سے کم ہو اس کا جواب ہم یہ دیں گے کہ جو شبہ منفعل نہیں ہوتی ہے اپنی شبہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اس کی کیفیت اور اس کی شبہ کی کیفیت نوع میں واحد ہوتی ہے و نیز طبیعت میں اور انحن شبہ ابرو سے نہیں ہے بلکہ دو گرم چیزیں بھی کہ ایک ان میں کا بہبست دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہیں اور ان میں ایک دوسرے کا شبہ نہیں ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہیں ہے تھی اس بہت گرم چیز کے سرد ہے اور اسی جہت سے کہ ان دونوں میں اضاؤ شہوری پایا گیا ہے سبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے سے منفعل ہوتی ہیں پس جس میں گرمی کم ہواں کو انفعال اسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بہ نسبت بہت گرم بارد ہے نہ اس نظر سے کہ دونوں حار ہیں اسی طرح جو نہایت سرد ہے اس سے بھی انحن منفعل ہوتا ہے اور جس میں کم برودت ہے اسے بھی انفعال بوجہ اضاؤ کے ہوتا ہے لیکن ایک ان دونوں کا جو بہت گرم ہے غیر انھیں یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھادیتا ہے یعنی جوان میں سے قوی تر ہے اس کی کیفیت معین ہوتی ہے اور دوسرے کی کیفیت کا جس میں نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اس کا طرف اس چیز کے جس کی کیفیت بڑھی ہوتی ہے اور اس کی کیفیت اس کے معین ہوتی ہے آسان تر ہے۔

مترجم کھتا ہے فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اس کو ایک شیر گرم پانی سے ملائیں تو ضرور دونوں کی شیر گرمی اور گرمی میں تغیر ہو جائے گا لیکن محسوس اسی پانی کی کیفیت کا ہو گا جو شیر گرم تھا دونوں پانی میں دو کیفیتیں متناقض تھیں یعنی حرارت اور شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر تھیں اسی طرح شیر گرم پانی میں کسی قدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی میں کسی قدر برودت مخفی تھی خفیف حرارت شیر گرم پانی

کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑھائے گی اور خفیف بروڈت شیر گرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی سے مل کر اکتاب حرارت کا کرے گی مگر یہ استحالة بطرف ضد حقیق کے نہیں ہے بلکہ استحالة شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالة ایک شے کا طرف ضد مشہوری کے سہل بھی ہے اور آسان بھی **متن** علاوه یہ ہے کہ اس پر ایک اور چیز ہے جو تحقیقی مشارکات کیفیت میں ہے اور ان میں ناقص بھی ہے مثلاً گرم مزانج برآہ طبیعت کے جو ببرعت قبول تاثیر حاردوں کی کرتا ہے اس جہت سے کہ حارمزانج تاثیر اپنے ضد کی کوہ بردا نامع ہے واسطے زیادتی تصحیح حارمات موثرہ خارجیہ کے باطل کرتا ہے جب یہ دونوں یعنی حارمزانج اور حرارت خارجی مل کر اور بروڈت مانع کو باطل کر کے ایک دوسرے کے معین تصحیح پر ہوتے ہیں اس کے بعد دونوں کیفیتوں میں اشتماد و تام پیدا ہوتا ہے لیکن جس وقت حارخارجی قصد کرے کہ اعتدال باطل ہو جائے حار غریزی جوانہ رہدن کے ہے اس کے ارادے کی مقاومت کرنا اور اس فعل کو خوب روکتا ہے حتیٰ کہ گرم زہر کی مقاومت اور ان کے دفع مضرت اور ان کے جوہر کا فساد کرنا سوائے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہیں ہوتا پس حرارت غریزی طبیعت کے واسطے ایسا آله ہے کہ ضرور اس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اس طرح پر کر دوں کو اس کے دفع پر حرکت دیتی ہے اور حارخارجی کے بخار کو ہٹا کر اس کی تحلیل کرتی ہے اور مادہ حارکو دور کر دیتی ہے اسی طرح شے بارہ جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی بجهت ضد کے اس کے ضرر کو دفع کرتی ہے اور یہ خاصیت بروڈت غریزی کی نہیں ہے اس لئے کہ بروڈت فقط حارخارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع کرتی ہے اور بروڈت خارجی کی بروڈت کو منع نہیں کرتی حرارت غریزی کی نہیں ہے اس لئے کہ بروڈت فقط حارخارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع کرتی ہے اور بروڈت خارجی کی بروڈت کو منع نہیں کرتی حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ طوبات غریزی کی حفاظت کرتی ہے اس بات سے کہ حرارت غریزی اس پر غالب ہوا سی وجہ سے جس

وقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے طبیعت اس کے ذریعہ سے رطوبات میں تصرف نصیح اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے اور ان کے صحیح رکھنے پر محافظہ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت متحرک کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی جہت سے رطوبات میں عفونت نہیں آتی ہے اور جس وقت حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہے اس لیے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا اور جس کے توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہو گیا پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہے اور سامنا رطوبات سے حرارت غریبہ کا ایسے وقت پر ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات میں نہیں ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات کے تصرف پر قادر ہو جاتی ہے اور ان رطوبات پر غالب آ کر حرکت غریب ان کی تحریک کرتی ہے پس عفونت پیدا ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ جمع قوتوں کا ہے اور برودت سب قوی کے منافی ہے اس کا نفع اصلی مطلق نہیں ہے بالعرض کسی قدر نافع ہے جس طرح فصل تیسری تعلیم دوسری میں بیان ہوا اسی وجہ سے کہا جاتا ہے حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہیں کہتا اور نہیں نسبت دی جاتی ہیں طرف برودت کے چگوںی حالات مدن کی جیسے نسبت دی جاتی ہے طرف حرارت کے **ساقتویں**

قسم حالت خواب و بیداری کی ان دونوں کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت کرتا ہے خصوصاً دماغ کے اعتدال پر زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہے اور زیادتی بیداری کی حرارت اور یپوست سے ہوتی ہے خصوصاً دماغ کی حرارت اور یپوست سے **آٹھویں قسم** وہ دلائل ہیں جو لحاظ انفعال کے معتبر ہوتے ہیں اگر انفعال کا استمرار مجری طبعی پر ہو اور ہر ایک فعل تمام اور کامل ہوا کرے اعتدال مزاج پر دلیل ہو گا اور اگر تغیر انفعال کا بطرف حرکات مفرط کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہے اسی طرح انفعال میں سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہے جیسے نشونما میں سرعت یا

بالوں کا جلدی تکل آتا اور دانتوں کا جلدی برآمد ہوتا اور اگر انفعال میں بلا دلت اور ضعف ہو سکتے اور ماندگی اور سستی رہا کرے برودت مزاج پر دلیل ہو گی اگرچہ کبھی انفعال کا ضعف اور بلا دلت اور سستی بجهت حرارت مزاج کے بھی عارض ہوتی ہے تاہم تغیر مجری طبعی سے خالی نہیں ہے بشرطیکہ ضعف ہو کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر انفعال طبعی نبوت ہو جاتے ہیں اور ان میں نقصان پیدا ہوتا ہے جیسے نوم کا آخر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہو جاتی ہے اسی طرح بعض احوال طبعی بجهت برودت کے کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں جیسے نوم مگر یہ انفعال احوال طبعی میں علی الاطلاق نہیں ہیں بلکہ ان کا شمار انفعال طبعی میں کسی شرط اور سبب کی وجہ سے ہوتا ہے نوم کی طرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ روح شغل انفعال سے خالی ہو کر آرام پائے تاکہ جو تعجب اس کو حالت بیداری میں بوجہ فعل و انفعال کے عارض ہوا ہے نوم میں بوجہ سکون کے زائل ہو جائے یا اس وجہ سے کہ روح کو احتیاج ہضم کرنے میں غذا کی توجہ زائد کی ہے اور حالت بیداری میں دونوں فعل یعنی ہضم غذا و دیگر انفعال کے پورا کرنے میں عاجز ہے پس حالت نوم میں چونکہ اور انفعال سے معطل ہو جاتی ہے توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا احتیاج الیہ ہونا بجهت کسی قدر عجز کے ہے اور عاجز ہونا روح کا یا نیند کا ایک امر غیر طبعی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے اگرچہ یہ خروج طبعی ہے باین لحاظ کہ اس کی ضرورت ہے اس لئے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر باشراک لفظی ہوتا ہے اس قسم کی دلالت بالتفصیل مزاج معتدل پر ہے باین طور کہ انفعال معتدل ہوں اور تمام ہو جائیں اور حرارت اور برودت اور طوبت اور یوست پر ان کی دلالت تجھیں ہے مجملہ قوی دلائل کے حرارت مزاج پر آواز کا قوی اور بلند ہو جانا اور کلام میں جلدی اور سلسہ کلام کا منقطع نہ ہونا غصہ کا جلد آنا حرکات میں جلدی خصوصاً آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا ظہور کبھی سبب عام سے نہیں ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہے جو کسی عضو سے

خاص ہے نویں قسم دفع فضول بد نی اور کیفیت اس چیز کی جو دفع ہوتی ہے پس دفع اگر مستقر ہو تو جو چیز برآہ بول و برآز اور عرق وغیرہ خارج ہوتی ہے تیز ہوا اور اس کی بول اور رنگت تیز اور قوی ہوا اگر وہ رنگین ہوتا ہے اور بریان اور پختہ ہوا اگر اس کی شان سے بریان اور پختہ ہوتا ہے تو وہ مزاج گرم ہے اور جو فضول اس کے مقابل ہیں برودت مزاج پر دلیل ہیں **تسویں قسم** لمحاظ انفعال اور انفعالات قوائے نفسانی کی معتبر ہوتی ہے مثلاً ہر ایک کام میں کوشش زیادہ کرنی اور تمہوری سی بات ناگوار خاطر ہونی کیا است اور فہم کا تیز ہونا مہا لک میں دست اندازی اور بے کاموں کی طرف توجہ نہ کرنا اور بے شرمی اور حسن نظری اور امیدی قوی ہر چیز میں رکھنی اور قساوت قلبی اور نشاط اخلاقی مردانہ اور کسل میں کمی اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہیں اور ان باتوں کی اضداد برودت پر دلیل ہیں ثابت رہنا غصب کا اور برقرار رہنا رضا کا اور جو چیز خیال میں آئے اس کا ثابت اور جو حافظہ میں ہوا اور سوائے اس کے اور چیزوں کا ثابت اور برقرار رہنا ^{خشنکی} مزاج پر دلالت کرتا ہے زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے ازیں قبل احالم اور منامات یعنی بد خوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے مزاج میں حرارت غالب ہوا کثر اس کو ایسے ہی خواب ہوتے ہیں کہ مثلاً آگ کے سامنے ہے اور دھوپ میں جلتا ہے اور جس کے مزاج پر برودت غالب ہو وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ برف میں ٹھہر ہوا ہے یا سرد پانی میں ڈوبتا ہے اسی طرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط کی چیزوں کو خواب میں دیکھتا ہے یہ سب دلائل جن کا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہیں لیکن مزاج غریب عارضی اگر حارہ ہواں پر اشعاع حرارت کا بدن میں موزدی ہونا اور حمیمات سے اذیت پانا اور وقت حرکت کے قوت کا ساقط ہونا بجهت شوران حرارت کے اور پیاس میں افراط ہونی اور نم معدہ میں التهاب اور منہ میں تلخی اور نبض میں ضعف اور سرعت شدید اور تو اتر اور گرم چیزوں کے استعمال سے ایذا پہنچنی اور

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ہم محبوب ہونا اس کا ہر ایک کے نزدیک کشادہ رہا اور ہشاش بٹاش رہنا خواہش طعام اور شراب کی مددے میں ہضم جید اور جگر اور عروق میں اور اوضاع تشریحی میں تمام بدن کے معتدل حال نکال ڈالنے میں فضول کے محاری مقادے

فصل پانچویں بیان علامات اس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو یہ وہی شخص ہے جس کے اعضاء کامراج متنابہ نہ ہو بلکہ اس کے اعضاء نے رئیسہ میں تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضواں کا طرف ایک قسم مزاج کے اعتدال سے خارج ہوا اور دوسرا طرف ضد اس مزاج کے ہو پھر اگر بنائے اعضاء غیر متناسب ہو اس کا مزاج بہت روی ہو گا یہاں تک کہ اس کے فہم و عقل میں بھی خرابی ہو گی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اس کا بڑا ہوا رانگیاں چھوٹی چہرہ گول سر انداز مناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور منہ اور گردان اور دونوں پاؤں پر گوشت ہوں گویا اس کا چہرہ نصف دائرہ ہے اگر دونوں فک اس کے کردی اشکل ہوں اس کے مزاج میں اختلاف زیادہ ہو گا اسی طرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر منہ اس کا بہت لامبا اور گردان بہت موٹی دونوں آنکھوں میں بلا دت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت ہے۔ **فصل چھٹی**

علامات امتلاک کے بیان کی دو قسمیں ہیں ایک امتلاع ظروف اخلاط ہوتی ہے۔

دوسری بحسب قوت امتلاع بحسب ظروف یہ ہے کہ اخلاط اور رواح اگرچہ کیفیت میں درست ہوں مگر مقدار میں زیادہ ہوں تا ایکہ تمام مقامات ان سے بھر جائیں اور ان میں تمدد پیدا ہوایا شخص بروقت حرکت کے خطرہ میں ہوتا ہے اس لئے کہ اکثر بوجہ امتلاکے رگیں پھٹ جاتی ہیں ان میں سیلان یہاں تک ہوتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرع اور سکته پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ اکثر بوجہ امتلاکے رگیں پھٹ جاتی ہیں ان میں سیلان یہاں تک ہوتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرع اور سکته پیدا ہوتا ہے علاج ایسے شخص کا بہت جلد فصد کر دینا قوت کا امتلاک اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اخلاط سے اس کو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہ پہنچ بلکہ بجهت

روی ہونے کیفیت اخلاط کے کہ اسی وجہ سے اخلاقوت کو مغلوب کرتے ہیں اور ہضم لفج میں مطبع نہیں ہوتے ہیں ایسے امراض کا آدمی امراض عفونت میں گرفتار ہوتا ہے علامات جملہ امراض اوعیہ کے یہ ہیں اعضاء میں گرفتار ہو چلنے پھر نے میں کسل اور ماندگی رنگ سرخ ہو جائے جلد پھول جائے اور تمدن پیدا ہو نبض میں امراض اقارورہ میں غماظت اشتها میں کمی بصارت میں کوتاہی اور ایسے خواب نظر آئیں جو گرانی پر دلالت کریں مثلاً دیکھے کہ اس میں حرکت کی طاقت نہیں ہے یا اٹھنے کی یا باگر اس اٹھا لیا ہے کلام کرنے پر بوجہ بوجہ کے قادر نہ ہو جیسے خواب میں اڑتے ہوئے آپ کو دیکھنا اور بسرعت حرکت کرتے ہوئے اخلاط ریقین اور ان کے مقدار معتدل پر دلالت کرتا ہے علامات امراض اوعیہ کے بحسب قوت یہ ہیں کسل اور ثقل اور قلت شہوت مثل اول کے اس میں بھی ہوتی ہے اور اگر امراض اوعیہ کے تہاہو رگوں میں زیادہ اتفاق اور جلد میں زیادہ تمدنہ ہو گا اور نبض میں امراض اوعیہ اور بول میں زیادہ غماظت اور رنگ میں زیادہ سرخی نہیں ہوتی اور بدن لٹھنا اور ماندگی ہوتی ہے اور تیج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہے خواب اس کے خارش اور لذع اور احتراق اور بوئے بد کے زیادہ ہوتے ہیں اور جو اخلاط غالب ہوں ان پر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جن کا آئندہ ذکر ہو گا دلالت کرتے ہیں اکثر اوقات امراض اوعیہ کے قبل استحکام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہے

فصل ساتویں علامات غلبہ ہر ایک خلط کے

بیان میں خون اگر بدن میں غالب ہواں کے علامات امراض اوعیہ کے علامات کے قریب ہیں اسی وجہ سے غالبہ خون سے ثقل بدن میں اور دونوں آنکھوں کی جڑ میں خصوصاً سر اور دونوں کنپیوں میں پیدا ہوتا ہے انگرائی، جمائی متنیٰ پینکی جو ہر وقت لازم رہے اور کدو رت جو اس اور بیادوت فکر اور ماندگی بدون تعجب سابق کے اور شیرینی منہ کی وقت یو وقت ہو سرخی زبان کی اور بدن پروبل اور زبان میں چھالے نکل

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ہیں مگر درنہیں ہوتا لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اس عضو کو جو اس ہڈی کے متصل ہے تھس یعنی چھپن سے محسوس ہوتی ہے استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہو کر متحرک ہوتے ہیں اور ان کی حرکت بطرف انقلاب اور تحلل کے ہوتی ہے استدلال بذریعہ اصوات کے اس طرح ہوتا ہے کہ کبھی آوازیں خود ریاح پر دلالت کرتی ہیں جیسے قرار وغیرہ یا جیسے طحال میں آواز محسوس ہوتی ہے اگر وچع ریحی پیدا ہو کہ اس وقت طحال اندر کو دبا جاتا ہے یا یہ کہ جس عضو میں رتع پیدا ہو اس کے ٹھوکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استقناع زقی اور طلبی کی آواز سے تمیز کی جاتی ہے اور استدلال بذریعہ ملمس کے اس طرح پر ہوتا ہے کہ ملمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نہ فہم اور سلعہ ملعون تبوری کے ہوتی ہے اس طرح پر کتفی میں تمدہ ہوتا ہے اور دبانے سے گڑھا پڑتا ہے اور رطوبت روائی اور ہلتی ہوئی نہیں ہوتی یا خلط لزوج اس لئے کہ جس ملمس ان دونوں میں تمیز کرتی ہے اور فرق درمیان نہ فہم اور رتع کے ذاتی نہیں ہے بلکہ حق صورت حرکت ٹھہر نے اور ہلنے میں فرق ہوتا ہے۔

فصل دسویں علامات دلالت کرنے والے اور ارم کے

ظاہری اور ارم پر حس اور مشابہ دلالت کرتا ہے اور باطنی اور ارم اگر گرم ہوں ان پر تپ لازم دلالت کرتی ہے اور غل مغض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم میں حس نہ ہو اور ثقل مع دردنا خس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو یا اگر کوئی آفت اس عضو کے انعال میں پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہے یا معین دلالت میں ہوتی ہے اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسی قدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اس انتفاخ سے حس متعلق ہو سکے ورم بار دکے تابع درد بالضرور نہیں ہوتا اور اس کے علامات کلی کی طرف اشارہ کرو شوار ہے اور اگر ہم اس کا بیان آسان تجویز کریں ایسے کلام کی حاجت ہو گی جو ہم کو اور اس کلام کے سمجھے والے کو عاجز کر

وے گی پس مناسب یہی ہے کہ اورام بارہہ کا بیان مباحث امراض جزئیہ میں جہاں ایک ایک عضو کا جدا گانہ ذکر ہو گا کیا جائے اس مقام پر ہم اسی قدر کہتے ہیں کہ جس وقت کوئی گرانی کسی مقام پر پیدا ہوا اور دممحوس نہ ہو اور با شہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائیں تجویز کرنا چاہیے کورم بلغمی ہے پھر اگر اس کے ساتھ غلبہ خلط سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہے خصوصاً ملمس کرنے میں صلاحت پائی جائے کہ صلاحت افضل دلائل سودے ہے اگر اورام گرم اعصاب میں ہوں وجع شدید اور حمیات قوی ہوں گے اور بہت جلد تمدا و راحت اعلق میں ڈال دیتی ہے اور حرکات قبض و بسط میں آفت شروع ہو جاتی ہے جبکہ اورام احتشائی کی باریکی اور لاغری مراق میں پیدا کرتے ہیں اور جس وقت مادہ ورم احتشاج ہونے لگتا ہے اور نوبت خراج یعنی پھوٹے ہونے کی پہنچتی ہے درد اور تپ میں شدت اور زبان میں خشونت شدید پیدا ہوتی ہے بیداری بڑھ جاتی ہے اعراض عظیم اور پختہ ہو جاتے ہیں ثقل زیادہ ہو جاتا ہے اکر صلاحت اور گرانی محسوس ہوتی ہے پیشتر بدن میں لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے دونوں آنکھیں اندر کو بند ہوئی پیٹھی جاتی ہیں جس وقت ریم پڑتی ہے تیزی تپ اور درد اور ضربان کی ٹھہر جاتی ہے اور بجائے درد کے ایک چیز مثل کھلی کے پیدا ہوتی ہے اور اگر ورم جمرہ ہو یا صلاحت ہو جمرہ میں خفت اور صلاحت میں نرمی پیدا ہوتی ہے اور جو اعراض الہمندہ ہیں سب میں سکون ہو جاتا ہے گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہے پہلے اس سے لرزہ بجهت انفاسع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لذع مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے اور نبض عریض ہو جاتی ہے بجهت استفراغ مادہ کے اور اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے اور ضعف اور صغیر اور بڑھ اور تفاوت عارض ہوتا ہے اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے اکثر اطراف میں گرمی آ جاتی ہے مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب میں دفع ہوتا ہے ہے خواہ بطریق نفت یا برہا بول خواہ بطرف بر از جید علامت بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ میں سکون پیدا ہونا اور تنفس میں آسانی

اور قوت میں درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب میں کبھی انتقال مادہ اور ام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہے اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیں سے منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ پس گوش گرے۔ یا ورم جگد کا طرف کش ران کے اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیں سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جائے اور جسے یہ بات عارض ہوتی ہے اسے اذیت پر صبر بہت کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجب طرف قلب کے یا ذات الریہ کے منتقل ہو واسطے انتقال اورام باطنی کے ویز انتقال مادہ اخراجات باطنی کے بجانب تخت یا فوائق کے علامات ہوتے ہیں کہ یہ مواد حس وقت متوجہ انتقال کے بجانب تھانی ہوتے ہیں شراسیف میں تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہے اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہیں اس پر بدحالی تنفس کی اور ضيق نفس اور عسر نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے اور ایک التهاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے اور گرانی جانب ترقہ میں پیدا ہوتی ہے اور در در عارض ہوتا ہے اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور پیو نیچے میں ظاہر ہوتا ہے اور جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ میں جاگزیں ہونہا یہت ردی ہوتا ہے اور اس میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے پھر اگر بطرف اس گوشہ زم کے جو پچھے دونوں کانوں کے ہے مائل ہو امید خلاص کی ہوتی ہے رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہے تمام اورام احشا میں رعاف بہت عمدہ دلیل ہے اور اپوری بحث اورام کی نسبت آئندہ ابحاث میں ملاحظہ کرنی چاہیے جہاں ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کریں گے

فصل گیارہویں علامات تفرق اتصال کے بیان

میں تفرق اتصال اگر اعضائے ظاہری میں عارض ہو جس اس پر واقف ہوتی ہے اور اگر تفرق اتصال اعضائے باطنی میں ہو و جمع ثاقب یا ناخس یا اکال اس پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تفرق اتصال کے ساتھ تپ نہ ہوا کثرت ایج تفرق اتصال کے روائی

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

علاج کو دیر میں قبول کرتے ہیں اس واسطے کہ مفاصل میں حرکت زیادہ رہتی ہے اور جو فضائیز دیکھ مفاصل کے ہے انصباب مواد کی استعداد اس میں زیادہ ہے ازانجا کنبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال بدن سے ہیں مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت ان کی بھی بیان کی جائے جملہ پہلا تعلیم تیسری فن دوسرا اور اس میں انیس فصلیں ہیں

فصل پہلی بیان کلی نبض کا نبض حرکت ان اعضا کی

ہے جس میں روح بھری ہوتی ہے اور وہ اوعیہ روح کھلاتے ہیں اور یہ حرکت مرکب و مختلف حرکات انبساط اور انفاض سے ہوتی ہے۔ انبساطی حرکت وہی ہے جب نبض اوپر کواہرے اور نباض کی انگلی کو صدمہ پہنچائے اور انقباضی حرکت وہ ہے کہ اندر کی طرف سمتے فائدہ ان دونوں حرکتوں کا تدبیر روح کی بذریعہ تنیم کے ہے کہ حرکت انقباضی سے تنیم اندر کو کھینچی ہے اور انبساطی سے جو ہوائے گرم اندر بھری ہوتی ہے دفع ہوتی ہے نبض میں بحث دو طور پر ہو سکتی ہے کلی اور جزئی جزئی بحسب ایک ایک مرض کے ہم اس مقام پر قواعد کیہے علم نبض کے بیان کرتے ہیں اور احکام جزئی امراض جزئی کے ساتھ بیان کریں گے پس کہتے ہیں کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہے اس لئے کہ ہر ایک نبض میں دو حرکتیں انبساطی اور انقباضی ہوتی ہیں اور ہر دو حرکت مختلف کے تھیں میں ایک سکون ضرور ہوتا ہے اس لیے کہ دو حرکت مختلف کا کیجا ہونا محال ہے اس طرح پر محال ہے کہ جب پہلی حرکت اپنی مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہنچ جائے اور دوسری حرکت مختلف شروع ہو پھر بدون تخلل یعنی درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انتظام اور دوسری حرکت کی ابتدائیں ہو سکتی برہان اس مسئلہ کی علم طبعی میں بیان ہوتی ہے جب یہ بات مسلم ہوتی چارہ نہیں ہے بدون اس کے کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کے واسطے تا ایکہ دوسری حرکت لاحق ہو چار جزو درکار ہوں گے دو حرکت اور دو سکون بین تفصیل پہلے حرکت

انبساطی اس کے بعد ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اس کے بعد وہ سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہے حرکت انقباض کی اکثر طبیبوں کے نزدیک ہرگز محسوس نہیں اور بعض مدی ہیں کہ محسوس ہوتی ہے قوی نبض میں بوجہ قوت کے محسوس ہوتی ہے اور عظیم میں بجهت بلندی اور ارتقائے کے اور صلب میں بسبب شدت مقاومت کے اور بطيی میں بوجہ طول زمانہ حرکت کے

جالینوس کھتا ہے میں زمانہ دراز تک حرکت انقباضی سے غافل رہا

اس کے بعد میں نے اس حرکت کے محسوس کرنے کا عہد کیا تا ایکہ کسی قدر مجھے آگاہی ہوئی بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری اور مضبوطی سے میں نے اس کو پہچانا اس کے بعد مجھ پر دروازے علم نبض کے کھل گئے جو شخص مثل میرے متعهد ہوش میرے وہ بھی نبض کو دریافت کر لے گا اگر جیسا یہ منکریں کہتے ہیں کہ حرکت انقباضی محسوس نہیں ہے حقیقت میں صحیح ہو تو اس میں شک نہیں کہ حرکت انقباض کی آخر حال میں غیر محسوس ہے ہاتھ میں ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اس کے قین فائدے ہیں اول تو ہاتھ میں لیما اس رگ کا آسان ہے اور اس کے کھل جانے میں مریض کو زیادہ تحاشی اور انکار نہیں ہوتی اور اس کی وضع سامنے قلب کے سیدھی ہے اور اس سے قریب ہے مناسب ہے کہ حس یعنی ہاتھ نباض کا اور جس ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہے ایک ہی جانب پر ہوں یعنی پہلو پر ہوں اس طرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خضر ز میں کی طرف ہو یا بر عکس پہلو کے رخ پر ہاتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چت ہو نبض عرض میں بڑھ جاتی ہے اور اشراف یعنی بلندی میں اور طول میں گھٹ جاتی ہے خصوصاً جن کے ہاتھ دبلے ہوں اسی طرح جو ہاتھ متنفسی یعنی پٹ ہو کہ پشت اس کی اوپر کی طرف ہوا شراف اور طول نبض کا بڑھ جاتا ہے اور عرض گھٹ جاتا ہے واجب ہے کہ جس وقت کسی کی نبض دیکھئے وہ شخص غصب اور سرو اور ریا پت اور تمام انفعالات سے خالی ہو اور شکم سیر اس قدر نہ ہو کہ پیٹ میں گرانی ہو اور بہت گرسنہ بھی نہ ہو اور کسی

عادت معمود کا اس وقت تارک نہ ہوا ورنہ کسی امر خلاف عادت کو اس وقت اختیار کیے ہو یہ بھی ضرور ہے کہ متحن نبض معتدل جید ال اوصاف سے کیا جائے تاکہ اس پر اور نبضوں کا قیاس کریں اس کے بعد ہم یہ کہتے ہیں کہ جن اجناں کے ذریعہ سے اطباء حال نبض کا پیچانے تھے ہیں بر طبق اس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کریں گے ان کی دل فتنہ میں ہیں اگرچہ مناسب بحال طبیب یہ ہے کہ ان کو نقصموں میں منحصر کرے پھر ای جنس لی جاتی ہے مقدار زمانہ انبساط سے دوسری جنس ماخوذ ہے کیفیت فرع حرکت سے واسطے اصلاح کے یعنی نبض کا انگلیوں میں لگانا تیسرا جنس معتبر ہے زمانہ بر حرکت سے چوتھی جنس معتبر ہے بحسب قوام آله کے یعنی وہ شریان جس کی حرکت نبض میں معتبر ہے اس کے قوم کی سختی اور رسمی وغیرہ پانچویں جنس لی جاتی ہے باعتبار خالی ہونے اور پر ہونے شریان کے چھٹی جنس ماخوذ ہے باعتبار حرارت اور بروڈت ملمس شریان کے ساتھیوں جنس معتبر ہے باعتبار زمانہ سکون کے آٹھویں جنس لی جاتی ہے باعتبار استوار اور اختلاف نبض کے نویں جنس ماخوذ ہے باعتبار انتظام نبض کے اختلاف میں یا ترک اسی انتظام کے دس ویس جنس معتبر ہے باعتبار وزارے مقدار نبض کو باعتبار قطر طولی کے عرض یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہے پس احوال نبض کے باعتبار مقدار کے نظرخواہ ہے پس بسیط اور مرکب بسیط کی نو قسمیں ہیں طویل قفسی معتدل باعتبار قطر طولی کے عرض ضيق معتدل باعتبار قطر عرضی کے تنفس مشرف معتدل باعتبار قطر عمقی کے طویل وہ نبض ہے کہ اس کے اجزاء اطول میں مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہوں اور وہ مزاج معتدل حقیقی ہے یا مقدار طبعی خاص بحسب اسی شخص سے طول میں اجزاء نبض کے زیادہ ہوں اور یہ معتدل وہی ہے جو اس شخص خاص کے واسطے چاہیے ان دونوں اعتدال کا فرق اور ہیان ہو چکا قصیر نبض طویل کی ضد ہے یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اس کے

طول میں کم ہوں اور معتدل وہی نہض ہے جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو علی ہذا القیاس تینوں فسمیں عرض کی اور تینوں فسمیں باعتبار قطر عمق کے بھی بمحاذیاتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہیں ان اقسام بطیط سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہیں بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا کچھ نام نہیں ہے جو نہض طویل اور عرض اور ارتفاع تینوں میں زیادہ ہواس کو **عظمیہ** کہتے ہیں اور جو عرض اور شبوق میں کم ہو اس کو **دقیق** کہتے ہیں اور درمیان ان دونوں کے معتدل ہے **دوسری جنس** جو باعتبار قدرات کے معتبر ہے اس کی تین فسمیں ہیں قوی اس نہض کو کہے ہیں جو نہاض کی انگلیوں پر وقت حرکت انبساط کے اس زور سے لگ گویا انگلیوں کو ہٹا دے گی اور ضعیف مقابل ہے قوی کے کمی نیچے انگلیوں نہاض کے کم محسوس ہو اور معتدل وہ ہے جو درمیان ضعف اور قوت کے قرع اصلاح کرے **تیسرا جنس** ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت کے ہے اس کی بھی تین فسمیں ہیں سریع وہ نہض ہے جو مسافت اپنی حرکت کی جھوڑی دیر میں طے کرے اور بطي اس کے ضد ہے اور معتدل وہ جو درمیان سریع اور بطي کے ہو **چوتھی جنس** باعتبار قوام آله کے معتبر ہوتی ہے اس کی بھی تین فسمیں ہیں لین وہ نہض ہے جو اندر کی طرف آسانی دب جانے کی قابلیت رکھے اور صلب وہ ہے جو اس کے ضد ہو اور معتدل درمیان لیں اور صلب کے ہے **پانچ ویں جنس** کا اعتبار باعتبار اس مادہ کے ہوتا ہے جو رُگ کے اندر موجود ہواس کی بھی تین فسمیں ہیں ممتنع وہ نہض ہے کہ اس کے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو بلکہ معتدل بکے اور خلا مغض معلوم نہ ہو اور خالی وہ ہے جو اس کے ضد ہو اس کوفارغ کہتے ہیں اور معتدل وہ ہے جو درمیان ممتنع اور فارغ کے ہو **چھٹی جنس** کا اعتبار باعتبار ملمس نہض کے ہوتا ہے اس کی بھی تین فسمیں ہیں حار بار و معتدل **سات ویں جنس** باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہے اور اس کی بھی تین فسمیں ہیں متواترہ وہ نہض ہے کہ جس کے وقوع میں زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اس

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

میں غلل نہ پڑے اور اسی اختلاف کا ہر قرع میں دورہ ہوا کرے یعنی جتنی سانس دیتی ہو یا خالی پڑتی ہوتا لدینے میں اسی قدر سانس دینا ہر قرع میں پایا جائے یا جس قدر کوئی قرع انبساط کا تیسری چوتھی پانچویں میں حساب سے الگ پڑتا ہو اور جامد ہوتا ہو اسی حساب سے دوسرے دورے میں الگ پڑے یا جلد یا دریہ میں واقع ہوا اور اس کی دو صورتیں ہیں ایک منتظم علی الاطلاق یعنی جو اختلاف اس میں پیدا ہوا ہے تکرار قرعات میں وہی اختلاف باقی رہے اور ایک منتظم دوری کہ اس میں دو یا تین قسم کے اختلاف ہوں مگر ہر اختلاف کا دورہ اپنے حساب پر پورا اترے اور ان مختلف اقسام کے اختلافات سے مل کر ایک دورہ پیدا ہوا کہ پھر پھر کروہی آیا ہے اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہے کہ اختلاف واحد یا اختلاف چند اس میں محفوظ تر ہیں اگر خواب میں اس نویں جنس میں تامل کیا جائے تو مثل آٹھویں جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی کے تحت میں داخل ہو گی طبیب کو مناسب ہے معلوم کرے کہ نبض میں طبیعت موسیقاری موجود ہے جسے صناعت موسیقی ترکیب نغمات یعنی ترکیب سروں کی نسبت مناسب سے آپس میں بیچ حدت اور ثقل کے اور بحساب ادوار اریقائ یعنی دو تالوں کی بمقدار اس زمانہ کے جودہ میان ہر ایک تال کے ٹھیک کے واقع ہوتی ہے تمام ہوتی ہے اسی طرح حال نبض کا ہے کہ نسبت نبض کے زمانوں کی سرعت اور تو اتر میں نسبت ایقاوی ہے اور نسبت احوال اسی نبض کے قوت اور ضعف میں اور مقدار نسبت میں مثل نسبت تالیقی کے ہے اور جس طرح کہ زمانہ ایقاو اور مقدار سروں کی کبھی متفق اور یکساں خوش آئند ہوتی ہے اور کبھی غیر متفق اسی طرح اختلافات جو درمیان احوال نبض کے واقع ہوتے ہیں کبھی منتظم ہوتے ہیں اور کبھی غیر منتظم ایضاً نسبت احوال نبض کی قوت اور ضعف اور مقدار میں کبھی متفق ہوتے ہیں اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جس اعتبار نظام سے خارج ہے **جالینوس** کی یہ رائے ہے کہ جو صورتیں مناسبت وزن سے محسوس ہوتی ہیں اور بخوبی ظاہر ہوتی ہیں ان پانچ صورتوں سے جن کا آگے ذکر ہو

گا کوئی ایک صورت ہوتی ہے یا بسبب مجموع کل اور خمسہ کے اور یہ نسبت سہ چند کی ہے اس لئے کہ یہ نسبت متوالنہ ہی ڈیڑھ کی دو نے سے اور اسی نسبت کو اصطلاح موسیقی میں مجموع نسبت کل اور خمسہ کا کہتے ہیں اور کل بمعنی ضعف ہے اور خمسہ بمعنی ڈیڑھ ہے یا نسبت وزن کی بالکل ہے اور وہی ضعف ہے یعنی ضعف کو اصل سے تفاوت مثل کل اصل کے ہے جیسے چار کا تفاوت دو سے دو عدد کا ہے جو مساوی کل اصل یعنی دو کے ہے یا نسبت وزن کی بالخمسہ یعنی ڈیڑھ کے کے ہے اور مراد نسبت بالخمسہ سے وہ زیادتی ہے جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ ہو جیسے تین کو دو سے ایک کی زیادتی ہے اور وہ نصف ہے دو کا یا نسبت وزن کی بالا ربعہ ہو اور اسی سے مراد وہ زیادتی ہے جو بقدر اٹھ اصل کے ہو جیسے چار کو اوپر تین کے کہ ایک کی زیادتی ہے اور وہ اٹھ تین کا ہو یا نسبت وزن کی بالکل دو مرتبہ کر کے ہوا اور وہ زیادتی ربع اصل کی ہے جیسے پانچ کو اوپر چار کے ایک کی زیادتی ہے اور یہی نسبت سوانح کی کہاتی ہے یہ پانچ نسبتیں کمی و بیشی کی محسوس ہوتی ہیں بعد اس کے محسوس نہیں شیخ کا مقولہ ہے میں ان نسبتوں کا بھی ضبط کرنا اور پہچانا شخص بذریعہ حس کے دشوار جانتا ہوں اور جو مشاق فن موسیقی میں ہو اور ایقاعات اور تناسب نغمات کو بذریعہ کسب صنای کے پہچانا شخص بذریعہ حس کے دشوار جانتا ہوں اور جو مشاق فن موسیقی میں ہو اور ایقاعات اور تناسب نغمات کو بذریعہ کسب صنای کے پہچانا ہو اور اس کو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو کہ مصنوعی شے کو اپنے معلومات سے قیاس کرے یہ شخص اگر اپنی فکر کو خرچ کرے اور بطرف وال بغض کے تامل کرے ممکن ہے کہ یہ پانچوں نسبتیں بغض میں اس کو محسوس ہوں **ہترجمہ کھتا ہے** جالینوس کا قول جو اپنے گزرا کہ یہ پانچوں نسبتیں محسوس مناسبات وزن سے ہیں اور اس میں شرط معرفت موسیقی کی شناخت کی نہیں ہے شاید بنظر معرفت و جدائی کے ہے بہت سے آدمی ایسے دیکھے کہ ان کی خلقیت موزوں ہوتی ہے کہ وہ وزن شعر اور تال سر کو بمقابلے طبیعت پہچان لیتے ہیں اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود

مہارت قواعد فن عروض اور قواني کے ویز ممارست قواعد فن موسيقی کے ہ ایک شعر
موزوں پڑھ سکتے اور نہ غیر موزوں کے ساتھ اور زحاف کو شناخت کر سکتے ہیں اور نہ
بادی سران کو بڑا معلوم ہوتا اور نہ بتا لاهونا گانے والے کا ان کو دریافت ہو سکتا ہے
ایسے لوگوں کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہے بلکہ بعد مال مہارت
کے بھی فن موسيقی میں ان سے شناخت بخش کی ان نسبتوں کی محال عادی ہے بہر حال
مترجم کو ان پانچوں نسبتوں کی تفصیل مع تمثیلات لکھی ضرور ہے واضح ہو کہ ارباب
موسيقی اسی بعد کو جو کسی دوسرے بعد کی نسبت دو چند ہو منسوب باکل کہتے ہیں اور یہ
دوسری صورت ہے جس کو جالینوس نے کہا ہے کہ نسبت کل کے ہو مثال اس کی ایک
سر کا ارتقائی تین ہے اور دوسرے کا چھپس دوسراء نسبت پہلے کے نسبت باکل کی
رکھتا ہے اور جو نغمہ نسبت دوسرے نغمہ کے ڈیوڑھا ہے اور وہ بعد کسی اور بعد پر بقدر
نصف کے زائد ہے ان دونوں میں نسبت بالجمس کہتے ہیں مثال اس کی ایک نغمہ دو ہے
اور دوسراتین ہے پس تین دو سے ایک عدد زائد ہے جو نصف ہے دو کا اور یہ بقول
جالینوس کے تیسری نسبت ہے جس کو اس نے نسبت بالجمس کہا ہے اور جو نغمہ کسی نغمہ پر بہ
نسبت ثلث کے زیادہ ہو جیسے چار اوپر تین کے اس کو نسبت بالا ربعہ کہتے ہیں اور یہ
چوتھی نسبت ہے جو قول جالینوس میں اس عنوان سے مذکور ہوئی اور جو نغمہ کسی دوسرے پر
بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اوپر چار کے اس کو نسبت بالا ربعہ کہتے ہیں اور یہ
پانچویں نسبت ہے جو قول جالینوس میں مذکور ہوئی اور جو نغمہ کہ اس میں دونبیں یعنی
نسبت باکل اور نسبت بالجمس مجتماع ہوں کسی طرح کی تالیف کیون نہ ہو اس کو اصطلاح
موسيقی میں نسبت ثلاشا ضعاف کی کہتے ہیں اس لئے کہ نسبت کل سے دونا مراد ہے اور
نسبت بالجمس سے ڈیوڑھا مراد ہے جس وقت یہ دونوں جمع کیے جائیں گویا کہ مراد ہو گی
ڈیوڑھے کا دونا اور ڈیوڑھے کا دونا ضرور سے چند ہوتا ہے پس مجموع ان دونوں نسبتوں کا
مساوی سہ چند اصل کے ہو گا مثال اس کی دو اور چھپس دو اور چھ کی نسبت مولف ہے

نسبت چھ سے طرف تین کے او نسبت تین سے طرف دو کے او تعبیر میں ہم اس کو اس طرح پر کہیں گے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دوڑا ہے یعنی تین گنا پھر چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کے نسبت بالکل یا نسبت ضعف کی اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالجھ سے یعنی ڈیوڑھی کی ہے اور نسبت چھ کی طرف دو کے نسبت ان اطراف کے جو منولف دوستوں سے ہوں پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گنی یعنی تلاش اضافہ کی ہے اور یہی وہ نسبت ہے جو ڈیوڑھے کے دونے میں ہوتی ہے اور یہ پہلی نسبت ہے قول جالینوس میں جس کو اس نے مجموع نسبت کل اور جسم کا تجویز کر کے نسبت سے چند نام رکھا ہے پس مآل قول جالینوس کا یہ تھہرا کہ قد رمحوں مناسبت وزائے یا نسبت سے چند کے ہے یا دو چند کے بعد اس کے ڈیوڑھے کی اس کے بعد وہ نسبت جس میں زیادتی ایک ثلث کی ہوا س کے بعد سوائی **دسویں جنس** مانخوا ہے بھض کے وزن سے اور بھض کا وزن بقیاس مقداروں چار زمانے کے جو واسطے و حرکت انبساط اور دو سکون کے کیا جاتا ہے اگرچہ جس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہے تاہم قیاس مقادیر نسبت ازمنہ انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہے کر سکتا ہے حاصل یہ ہے کہ جوزمانہ کا اس میں جرکت ہوتی ہے تازمانے کے سکون رہے محسوس ہو سکتا ہے اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ حرکت سے اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہیں وہ ایک قسم کو دوسری قسم میں داخل کرتے ہیں اگرچہ یہ ادخال جائز ہے محال نہیں ہے مگر اس کا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات غیر جید ہے اور بھض کا وزن دویں وزن نسبت موسیقاری نہ کرو واقع ہو یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ بھض یا جید الوزن ہو یا ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین فرمیں ہیں پہلی متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ بھض ہے کہ اس کا وزن متصل وزن اس سن کے ہو جس کے قریب صاحب بھض پہنچا ہو جیسے صہیان کی بھض کا وزن مساوی بھض شبان کے ہو دوسری سہائی وزن جیسے لڑکوں کی بھض کا وزن شیوخ کی بھض کا ہو تیسری خارج الوزن کا اس کا وزن مشابہ وزن کسی سن کے نہ

ہونبھن کا وزن سے بکثرت خارج ہونا غیر عظیم پر دلالت کرتا ہے فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان میں

نبض کا اختلاف یا بہت سی نبھات میں ہو یا ایک ہی نبض میں ایک نبض کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزاء میں ہو یعنی جہاں انگلیاں رکھی جاتی ہیں ہر ایک انگلی کے نیچے اختلاف ہو یا جزو واحد میں یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبھات کا اختلاف کبھی مندرج یعنی رفتہ رفتہ کی یا بیشی میں یکساں ہوتا جاتا ہے مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو بعد اس کے اسی قسم میں زیادتی نبھات ہوتی جائے یا نقصان ہوتا جائے اور اس زیادتی اور نقصان کا یہاں تک انترا رہو کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہنچ جائے باختلاف مناسب اور بعد پہنچنے آخر درجہ کے جہاں سے بڑھنا یا لگھنا شروع ہوا ہے پھر وہیں سے شروع ہو یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پہلا بھی رفتہ رفتہ بطراب مناسب ہو اور پھر اسی مقام پر پہنچ جہاں سے ابتداء زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی یا دوبارہ مقام ابتداء پر پہنچ کر بطرف انتہائے زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کے مخالف طرز جدا گانہ شروع کرے اور بیشتر انتہا تک پہنچتی ہے اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہو جاتی ہے یعنی اس سلسلہ کو تیج میں چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اس غایت سے تجاوز کر جاتی ہے اور جب تیج میں سلسلہ منقطع ہوتا ہے کبھی درمیان میں ختہ واقع ہوتا ہے یعنی سکون ہوتا ہے یا کوئی قسم نبض مغایر اس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہے اور کبھی اختلاف انقطاع کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ تیج میں سلسلہ اختلاف کے نبض کی قسم ذوالفترہ واقع ہوتی ہے اور نبض ذوالفترہ اس کو کہتے ہیں کہ جس وقت امید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جائے اور واقع فی الوسط اس نبض مختلف کو کہتے ہیں کہ جس وقت امید سکون کی ہو اس میں حرکت پیدا ہو جائے اختلاف نبض کا بہت سے اجزاء میں ایک نبھد کے یا اجزاء نبض کی موضع میں ہو یا اجزا کی حرکت میں موضع اجزا کا اختلاف اس طرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزائی نسبت جہات ستہ میں

مختلف ہوا ورچونکہ جہت ہر جسم کی چھ ہیں چھ طرح کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے اختلاف حرکت اجزاء کا یا سرعت و بطور میں ہو یعنی ایک جزو نبض کا جتنے زمانہ میں ایک حرکت انہما طی کرے دوسرا جزو دو دو یا تین کرے خواہ اختلاف تقدم اور تاخیر کت میں ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے مگر نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطيئی نہ ہو یا اختلاف قوت اور ضعف میں ہو یا عظم اور صغر میں اجزاء کے اختلاف ہوا وران چاروں اختلاف کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب میں بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو اور ترتیب اختلاف یادو جزو میں دو انگلیوں کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیوں کے نیچے پیدا ہوا وران صورتوں میں ترکیب بھی ہو سکتی ہے جو قاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے اختلاف نبض جزو واحد میں منقطع اور عائد اور متصل ہوتا ہے منقطع وہ اختلاف ہے کہ جزو واحد میں الفعال نظام کا خفیف فترہ سے واقع ہوا ور جزو واحد بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہو جاتا ہے اس کی طرفین میں کبھی اختلاف سرعت اور بطور اور تاشہ کا ہوتا ہے اور عائد سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض عظیم کا صغير ہو جائے پھر بطرف عظیم ہونے کے یہ زمی عود کرے اسی عائد کی قسم میں سے نبض متداول بھی ہے اور متداول وہ نبض ہے کہ ایک نبض بجهت اختلاف کے مثل دو نبض کے معلوم ہو یادو نبضے بجهت متداول کے مثل ایک نبض کے معلوم ہوں اور اسی طرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم میں لحاظ کیا جاتا ہے متصل و نبض ہے جس کا اختلاف درجہ بد رجہ ایسے اتصال پر ہو جس کا فصل جہت تغیر میں از قسم سرعت و بطور غیر محسوس ہو یا اس کا الفعال جہت اتصال میں سرعت و بطور سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو یا اس کا اختلاف اعتدال میں سرعت بطور کے یا عظم اصغر میں خواہ دونوں قسم کے اعتدال میں نسبت اس جہت کے جدھر انتقال بذریعہ کیا جا ہتی ہے غیر محسوس ہو اور یہ نبض کبھی بخ تباہ متعر رہتی ہے رہتی ہے اور کبھی حسب اتفاق باوجود اتصال کے اس کے بعض اجزاء میں اختلاف شدید ہوتا

ہے اور بعض میں کمتر فصل تیسرا مركب اقسام نبض کے جن کے نام جداگانہ ہیں عتراضی و نبض ہے جس کے ایک جز میں اختلاف ہواں طرح کا کہ اس جزو کی حرکت بطيہ ہو کر منقطع ہو جائے اور پھر سرع ہو **موجی** یہ نبض ہے کہ اجزاگ کے عظم او صغر میں مختلف ہوں یا شہوق اجزا اور عرق میں یکساں نہ ہو یا تقدم و تاخر اجزاء کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت صغیر نہ ہو اور کسی قدر اس کے واسطے عرض ہو ایسا محسوس ہو جیسے پانی کی لہریں ایک کے پیچھے ایک سیدھے میں چلی آتی ہیں اور ان میں پستی اور بلندی اور سرعت اور بطوء کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موچی کے ہوتی ہے مگر یہ نبض صغیر اور بشدت متواتر کہ اس کے تواتر میں گمان سرعت کا ہوتا ہے حال آنکہ یہ نبض سرع نہیں ہے **نمای** بہت صغیر اور نہایت درجہ متواتر ہوتی ہے دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم و تاخر میں زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہے پہبخت اس اختلاف کے جوان کے عرض میں ہو بلکہ شاید اختلاف عرض کا ظاہر نہیں ہوتا **منشاری** دندانہ وار نبض ہے مشابہ موچی کے اختلاف اجزا میں شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے لحاظ سے لیکن پہبخت موچی کے اس میں صلاحت زیادہ ہوتی ہے اور باوجود صلاحت کے اس کے اجزا میں صلاحت کا اختلاف بھی ہوتا ہے اور یہ نبض سرع متواتر صلب اور اجزا میں اس کے باعتبار عظم اور انقباط اور صلاحت و لین کے اختلاف ہوتا ہے **ذنب الفارہ** و نبض ہے جس میں رفتہ رفتہ اختلاف ہوتا ہے کبھی نقصان سے طرف زیادتی کے بندرنج بڑھتی جاتی ہے اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کے آہستہ آہستہ گھٹتی ہے اور یہ اختلاف کبھی نہات کثیرہ میں ہوتا ہے اور کبھی نبضہ واحد کے اجزاء کثیرہ میں اور کبھی نبضہ واحد کے جزو واحد میں مگر خاص اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق جنس عظیم ہے اور کبھی باعتبار سرعت و بطوء اور قوت وضعف کے بھی ہوتا ہے **مسالی** نبض مثل تکلہ کے ہوتی ہے اور نقصان سے شروع کر کے انتہا میں

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

جنس میں طبعی وہی ہے جو اقوی ہوت میں اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً عظم ہو گئی اس جہت سے طبعی قرار دی گئی اور جو اصناف متحمل زیادتی اور نقصان کے نہیں ہیں ان میں نبض طبعی مستوی منتظم اور جید الوزن ہے

پانچ ویس اسباب انواع مذکورہ نبض کے اسباب

نبض کے کسی قدر اسباب تمام ضروری ذاتی داخل قوام نبض میں ہیں اور ان کو ماسکہ کہتے ہیں اور بعض اسباب قوام نبض میں داخل نہیں ہیں ان میں سے ایک قسم اسباب مغیرہ لازمہ کی ہے کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض میں تغیر احکام دیتے ہیں اور ایک قسم غیر لازمی ہے اور ان کو غیرہ علی الاطلاق کہتے ہیں اسباب ماسکہ تین ہیں قوت حیوانی جو نبض میں حرکت پیدا کرتی ہے اور مقام اس کا قلب میں ہے اور اس کا بیان تفصیلی فصل چوتھی تعلیم چھٹی فن اول میں ہو چکا ہے دوسرا سبب آله ہے اور وہ رگ نبض کی ہے جس کا ذکر تشریح اعضا میں ہو چکا ہے تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کے ہے اسی کی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفالے حرارت سے ہوتی ہے اور باندازہ حرارت اس کی حد معین ہوتی ہے کہ زیادہ اشتعال حرارت میں احتیاج اطفالے کی زیادہ ہوتی ہے اور کمی میں کم اور اعتدال حرارت میں معتدل اسباب ماسکہ انعال بحسب اقتدار ان کسی سبب اسباب لازمہ اور غیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے ہیں

فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان

میں جس وقت آله یعنی شریان نبض بوجہ زرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفالے حرارت کی شدید ہونبض عظیم ہوگ اور حاجت اطفالے حرارت کی ان تینوں میں زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہے پھر اگر قوت میں ضعف ہونبض لامحالہ صغیر ہو جائے گی اور اگر رگ میں نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطفالے حرارت کی کم ہونبض میں نہایت صغیر پیدا ہو گا اور صلابت رگ کی فقط نبض میں صغیر پیدا کرتی ہے لیکن جو صغیر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہے اس میں اور اس صغیر میں جو بوجہ ضعف کے پیدا

ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ پہلی صورت میں نبض صغیر صاب ہوتی ہے اور ضعف نہیں ہوتی اور نہ بحد افراط قصیر اور منقض یعنی پست ہوتی ہے جیسے بروقت ضعف قوت کے کمی احتیاج اٹھائے حرارت سے بھی نبض میں صغیر پیدا ہوتا ہے مگر اس وقت نبض میں ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور انخفاض کا اس قدر نہیں ہوتا ہے کہ یہ صغیر بمقدار صغیر ضعف پہنچے اور صغیر صلابت مع القوت زیادہ ہے بہ نسبت اس صغیر کے جو کمی حاجت اٹھائے حرارت سے مع القوت پیدا ہوا س لئے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اٹھائے حرارت کے اعتدال میں زیادہ کمی نہیں کرتی اس واسطے کہ اس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت انبساط سے نہیں ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اٹھائے حرارت کے مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کے ہوتی ہے یعنی اگر عدم حاجت اٹھا کی زیادہ ہو زیادہ اعتدال پر نبض باقی نہیں رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہیں ہے اگر حاجت اٹھائے حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظم میں نہ ہوا س وقت ضرور ہے کہ نبض میں سرعت پیدا ہوتا کہ جس قدر انبساط بوجہ نہ ہونے عظم کے فوت ہوا ہے سرعت سے اس کا مدارک کرے اور اگر قوت ضعیف ہوا س وقت یہ نبض عظیم ہو گی ورنہ سریع پس ضرور ہے کہ متواتر ہو جائے کہ جو چیز بوجہ فقدان عظم اور سرعت کے قوت ہوتی ہے تو اتر سے اس کا مدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت سریع کے ہوا س نبض کی مثال ایسے شخص سے دی جاتی ہے جسے حاجت ایک بھاری چیز اٹھانے کی ہو اگر اس کی قوت ایک مرتبہ اٹھا لینے میں اس بار عظیم کے کافی ہے تو ایک ہی مرتبہ میں اٹھائیتا ہے ورنہ اس بوجہ کے دو حصہ کر کے اٹھانے میں جلدی کرتا ہے خواہ چند حصہ کر کے اٹھاتا ہے مگر جتنے حصے زیادہ کرتا ہے اسی قدر اٹھانے میں بجلت بھی ہوتی ہے اور ہر قسم کو بمقدار اپنی طاقت کے بدیریا بجلت اٹھائیتا ہے اور ہر ایک حصہ کے اٹھانے کے بعد دوسرے حصے کے اٹھانے میں بازنہیں آتا اور تامل نہیں کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اٹھا کر دوسری جگہ پہنچانے میں

بٹی ہو ہاں اگر نہایت وجہ ضعیف ہواں وقت دوبارہ اٹھانے میں بھی سستی کرتا ہے اور دوسرا جگہ بوجہ پہنچانے میں مشقت زیادہ ہوتی ہے اور ہاں سے دیر میں پلتا ہے اگر قوت قوی ہوا اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفالے حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال سے اس میں شدت زیادہ ہواں وقت نفس عظیم اور سریع ہو جاتی ہے اور اگر حاجت اطفالے حرارت کی اس سے بھی زیادہ ہواں وقت سریع عظیم متواتر ہوتی ہے ملول نفس میں حقیقتہ اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہے اگر اسباب عظم نفس کے پائے جائیں اور جہت عرض اور عمق میں مثلاً صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنی نفس کے استعاض سے صلابت منع کرے اور کشافت لحم اور جلد کے شوق سے مانع ہوا اور بالعرض بعض اوقات میں طول نفس پر ہزال یعنی لاغری معین ہوتی ہے پس طویل ہو جاتی ہے عریض ہونا نفس کا یا بوجہ خلائے عروق ہوتا ہے کہ طبقہ عالیہ مائل طبقہ سافلہ کی طرف ہوتا ہے پس نفس عریض ہو جاتی ہے یا عریض ہونا نفس کا بجہت زیادہ زرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہے اور تو اتر کا سبب ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے تفاوت کا سبب یا ضعف ہے یا قوت کا اس مقدار پر پہنچنا کہ نفس عظیم ہو جائے اور برودت شدید حاجت اطفالے حرارت کی کم کردے یا بدوجہ غایت سقوط قوت ہو کہ مریض قریب بہلا کت پہنچ اسباب ضعف نفس کے وہ امور ہیں جو بدن انسان میں تغیر پیدا کریں جیسے ہم اور بیداری اور استفراغ اور لاغری اور خلط روی یا ریاضت مفرط اور اخلاط کی حرکت یا ان کی ملاقات اعضائے شدید الحس سے یا ان اعضاء سے جونزدیک قلب کے ہیں اور کل وہ چیزیں جن سے بدن میں تخلیل پیدا ہوا اسباب صلابت نفس کے خشکی جرم شریان کی یا شدت تند ہونا یا بوجہ شدت برودت کے جرم شریان میں انجماد پیدا ہونا اور کبھی صلابت نفس کی بحران میں بجہت زیادتی کوکش کے اور اعضاء میں تند پیدا ہونے کی وجہ سے بطرف وفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہے اسباب زمی نفس کے وہ چیزیں ہیں جو باطنی تر طیب پیدا کریں اسی طرح وہ امراض ہیں جیسے استسنا اور لیثر غس یا وہ اسباب

ہیں جو نہ طبعی ہوں نہ مرضی جیسے استھام سبب اختلاف بینض کا باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا خلط سے اور ضعف قوت میں اختلاف بینض کا بوجہ مجاہد قوت اور امراض کے ہوتا ہے ایضاً اسباب اختلاف سے امراض عروق کا ہے خون سے اور ایسے اختلاف کو فائدہ زائل کر دیتی ہے کثرت خون کی جو بشدت موجب اختلاف ہوتی ہے وہی ہے کہ خون میں لزوجت ہو اور روح کی حرکت میں بوجہ اس لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شرائین میں حرکت روح کی بخوبی نہ ہو سکے خصوصاً اگر یہ تراکم یا بستگی روح کی قفر یہ قلب کے واقع ہو مجملہ اسباب اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کر دیں امراض معدے کا ہے طعام سے اور غم و فکر کی چیزیں لیکن اگر معدے میں کوئی خلط روی ہمیشہ رہے اختلاف بھی وائی ہو گا اور بیشتر نوبت بخفغان مودی پنچے گی اور بینض خفغانی پیدا ہو گی سبب بینض مشاری کا اختلاف اس خلط کا ہے کہ اندر جرم شریان کے موجود اور عفت اور خامی اور نفعی میں مختلف ہو یا جرم شریان میں صلاحت اور رزمی کا اختلاف ہو یا اعضائے عصبائی میں ورم ہو ڈوالہ قرتعین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطلاعے حرارت کی اور سختی جرم شریان کے موجود اور عفت اور خامی اور نفعی میں مختلف ہو یا جرم شریان میں صلاحت اور رزمی کا اختلاف ہو یا اعضائے عصبائی میں ورم ہو ڈوالہ قرتعین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطلاعے حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اس قدر کہ جتنی خواہش قوت کو انبساط بینض کی ہے بوجہ صلاحت کے انداز انبساط دفعہ واحد میں نہ کرے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو کاشنا چاہے ایک ہی وار میں اور وہ ایک وار میں نہ کرے سکے پھر دوسراوار لگاتا ہے خصوصاً اگر زیادتی حاجت کی دفعتہ پیدا ہو سبب بینض خاری کا یہ ہے کہ قوت ضعیف ہو پس کوشش سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش کے حرکت کرے جو بینض حالت واحدہ پر ثابت ہو اسکو دلالت ضعف قوت پر زیادہ ہے اور ذنب الغار اور جو بینض مشاربہ ذنب الغار کے ہے اس کو دلالت کسی قدر قوت پر ہے اور

اس بات پر ہے کہ ضعف بد رجہ نایت نہیں پہنچا ذنب الفارکی نہایت روئی وہ قسم ہے جسے ذنب منقصی کہتے ہیں یعنی کم ہوتے ہوتے فنا ہو جائے اس کے بعد ثابت کی روائت ہے اس کے بعد ذنب راجع کی سبب ذات القفر ہ کاماندگی قوت کی ہے کہ اس کی جہت سے استراحت کے واسطے فترہ واقع ہوتا ہے یا کوئی عارض دفعۃ پیدا ہو کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعۃ متوجہ ہونپش منتشر کا سبب حرکت غیر طبعی قوت میں اور قوام آله کی روائت ہوتی ہے نبض مرتعد بجهت قوت اور صلابت آله کے اور احتیاج شدید بطرف اطفائے حرارت کے پیدا ہوتی ہے اس سے کم اگر حاجت ہو تو نبض میں ارتقاعد پیدا نہیں ہوتا نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہے کہ بجهت شدت ضعف کے دفعۃ انبساط نہیں ہو سکتا قدرے قدرے انبساط پیدا ہوتا ہے کبھی نبض موجی کا سبب زرمی شریان کی ہوتی ہے اگر چوت میں زیادہ ضعف نہ ہو اس لئے کہ آله تر اور نرم جنبش اور تحریک کو قبول نہیں کرتا اس لیے ایک ایک جزو میں حرکت جدا گانہ پیدا ہوتی ہے بخلاف آله خشک اور سخت کے کمپوست آمادہ جنبش اور لرزش پر کرتی ہے اور جسم سخت اور خشک کے ایک جزو کی حرمت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے اور جسم رطب اور لین میں یہ بات جائز ہے کہ ایک جزو اس کا قبول حرکت کرے اور اس کے قبول سے دوسرا جزو منفعل نہ ہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہے اور بہت جلد دوہرایا ہو جاتا ہے اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے دودی اور نملی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہے تا ایک لبواء اور تو اتر اور اختلاف اجزا نبض میں مجمع ہو جائے اس لئے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعہ واحد میں نہیں ہے بلکہ تھوڑا انبساط اجزا میں پیدا کرتی ہے نبض روئی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان میں وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویج کی ہے اور اگر احوال زمان حرکت میں روئی الوزن ہو اس کا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطفائے حرارت کی نہ ہوتی اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اس کا سبب

مغار اس سبب کے ہے نبض مختلی اور خالی اور خار اور بارداور شاہق اور نتھض کے اسباب ظاہر ہیں والد اعلم بالصواب **فصل ساتوین نبض اسنان**

اربعہ زن و مرد کے بیان میں مردوں کی نبض چونکہ قوت ان کی شدید ہوتی ہے اور حاجت ترویج کی ان کو زیادہ ہوتی ہے عظم اور قوی ہوتی ہے اور چونکہ ان کی حاجت بذریعہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی ہے اس لئے ان کی نبض بہت عورتوں کے زیادہ بطي اور شدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہے پھر چونکہ ہر ایک نبض جس میں قوت ثابت ہو متواتر ہو جاتی ہے اس لئے واجب ہے کہ اس میں سرعت بھی پیدا ہواں واسطے کہ سرعت کا وجود تو اتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض مردوں کی بہت بطي ہوتی ہے اس میں تفاوت بھی شدید ہوتا ہے لڑکوں کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت زم ہوتی ہے اور ضعیف تر اور شدت متواتر اس لئے کہ حرارت ان کی قوی ہے اور قوت قوی نہیں ہے اس واسطے کہ ابھی وہ مال نشوونما پر نہیں پہنچے ہیں مگر ان کی نبض تھیاں ان کے جذہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن ان کے مقدار میں چھوٹے ہیں ہاں ان کی نبض بنظر نبض ان لوگوں کے جو اسکمال نشوونما کا کرچکے ہیں عظیم نہیں ہے مگر سرعت و تواتر میں شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اس لئے کہ لڑکوں میں بخار دخانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت ان کی ہضم میں عاجز ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور سرویج حار غریزی کی ان میں زیادہ ہوتی ہے جوانوں کی نبض عظم میں زائد ہوتی ہے اور سرعت و تواتر میں ناقص اور تفاوت میں بد بجه نایت پہنچتی ہے مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے ہم فصل تیری تعلیم تیری فن اول میں ثابت کرچکے ہیں کہ حرارصیان اور شبان کی قریب تشبیہ کے ہے پس حاجت سرویج کی بھی دونوں میں قریب قریب ہو گی لیکن چونکہ قوت شبان میں زیادہ ہے پس نبض عظیم ہو کہ سرعت اور تواتر سے مستغثی ہو جاتی ہے مدار کا نبض کے عظیم ہونے میں قوت پر ہے اور حاجت ترویج کی عظم پر داعی ہوتی

ہے اور اعتدال جرم شریان کا اس پر متعین ہوتا ہے کہوں کی نبض میں صغیر زیادہ ہوتا ہے بجھت ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت ترویج کے اور اسی جہت سے اور اس میں تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے شیوخ جن کا سن حد کو پہنچ گیا ہو نبض ان کی صغیر اور متفاوت اور بطي ہوتی ہے اور بیشتر ہے سب رطوبات غریبہ کے نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت غریبی کے **فصل آٹھویں نبض**

امزجہ کے بیان میں گرم مزاج کو حاجت ترویج کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونوں میں کوئی مساعدہ نہ ہو بوجہ تفصیل مذکورہ بالا کے نبض دقيق یا صغیر ہو گی اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہ ہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہو گا اور قوت بہت قوی ہو گی ایسا گمان نہ کرنا چاہیے کہ حرارت غریبی کی زیادتی قوت میں نبض کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ جتنی حرارت غریبی برہنچتی جاتی ہے قوت جو ہر روح میں زیادہ کرتی ہے اور جوان مردی نفس میں اور جو حرارت تابع سوء مزاج کے ہوتی ہے جس قدر برہنچتی ہے قوت میں ضعف پیدا کرتی ہے مزاج باروکی نبض جہات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہے جیسے صغیر خصوصیات و اور تفاوت اگر جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بلواء اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے اور اگر سخت ہواں سے کم ہوتا ہے جو ضعف نبض کے اس کو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے پہنست اس ضعف کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا اس لئے کہ حار بہت مناسب ہے حرارت غریبی سے مزاج رطب کی نبض میں موجودیت اور استغراض زیادہ ہوتا ہے اور خنک مزاج میں تنگی اور صلاحت پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو ذوق القرعین اور متین اور لعش پیدا ہو گی ناظرین کتاب ہذا قواعد مذکورہ بالا کو یاد کر کے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہیں کبھی ایک یہ شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہے اور نصف سرداں وجہ سے اس کے دونوں جانب کی نبض میں ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو پس

اس کی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہے اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہے اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بساط اور انقباض نبض کا برتقی جزر اور مدقلب کے نیں ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے مل کر پیدا ہوتا

ہے فصل دسویں نبض فصول کے بیان میں رنچ کی نبض معتدل ہر چیز میں ہوتی ہے اور قوت میں زیادہ اور ضعیف میں نبض متواتر اور سریع ہوتی ہے کہ حاجت ترویج کی زیادہ ہے اور صغیر اور ضعیف بوجہ اخال قوت کے ہوتی ہے اس لیے کہ روح بجهت حرارت خارجی کے جو با فراط غالب ہوتی ہے تخلیل ہو جاتی ہے جاؤں میں نبض کا تفاوت اور بطوء اور ضعف بشدت ہوتا ہے با وجود یہ کہ صغیر ہوتی ہے اس لئے کہ قوت بعض ابدان میں ضعیف ہو جاتی ہے اور حرارت غریزی اندر جسم کے تقنن ہو کر مجتمع ہوتی ہے پس قوت قوی ہو جاتی ہے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ مزاج میں حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ میں قادر ہو اثر برودت کا زیادہ قبول نہ کرتا ہو کہ اس وقت برودت اندر بدن کے داخل نہ ہو گی خریف میں نبض مختلف اور مائل بضعف ہو گی اختلاف بسبب کثرت استعمالہ مزاج کے جو خریف میں عارض ہوتا ہے کہ بھی گرم ہو جاتا ہے اور بھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے اس لیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت میں زیادہ ایسا آپنچتی ہے بحسب مزاج تباہ اور مستوی کے اگرچہ تباہ اور استوا زبون حالی میں ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے تناقض ہے اس لئے کہ خریف میں ضعف اور بیس زیادہ ہوتا ہے یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہے اور جو نصوص درمیان فصول چار گانہ کے ہوں ان کی نبض مناسب و نصوص کی کیفیت کے ہوتی ہے جن کے تجھ میں یہ نبض واقع ہے **فصل دسویں نبض بلاد اور شہروں کے بیان میں بعض بلاد**

اور شہر معتدل ہوتے ہیں اور بھی یعنی ان کے خواص آب و ہوا کے مناسب فصل رنچ کے ہوتے ہیں اور بعض بلاد حار صیغی ہوتے ہیں اور بعض برودت میں مثل شتاکے اور

بیس میں مثل خریف کے ہوتے ہیں پس احکام نبض کے ہر بلد میں بمقایس ان احکام کے ہوں گے جن کا بیان نبض فضول میں ہو چکا **فصل گیارہ ویں** اس

نبض کے بیان میں جو کھانے پینے سے حادث

ہوتی ہے کھانے پینے کی چیزیں نبض کے حال کو پنی کیفیت اور کنیت کی جہت سے متغیر کرتی ہیں کیفیت کا تغیر اس طرح پر کہ جس قدر ماکل بے تحسین یا تبرید ہوں موافق اسی کیفیت کے نبض میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور کمیت میں اس طرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظیم اور سرعت اور تواتر میں زیادتی پیدا ہوگی اس لئے کوت اور حرارت میں زیادتی حاصل ہوتی ہے اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہے اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض میں اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہے اور ہر ایک گرانی بوجب اختلاف نبض کے ہوتی ہے ارکا **غانیس** نے کہا ہے کہ سرعت نبض اس وقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہے گواں کا سبب دیر تک نہ ٹھہرے اور اگر ماکول و مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہو گا اور تقلیت مقدار میں نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اس کا بکثرت ثابت نہیں رہتا اس لئے کہ مادہ کم ہے بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے پھر اگر قوت میں کمی اور ضعف بجہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو دونوں صورتوں میں نبض صغیر اور تفاوت میں آخر کو مشابہ ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استعمالہ غذا کا کردار ہے پھر نبض معتدل ہو جاتی ہے شراب میں ایک خصوصیت زائد ہے کہ مقدار کشیر اس کی اگر چہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اس قدر اختلاف کہ معتد بہ ہو اور غذائے کشیر بر ابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہیں پیدا کرتی یہ خاصیت بجہت تخلخل جو ہر شراب اور لطافت اور رفتہ اور خفت کے اس میں ہوتی ہے لیکن اگر شراب با فعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزیں با فعل نبض میں پیدا کرتی ہیں شراب بھی

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

دیتی ہے اور دوسرے گروہ میں ضعف پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اس وقت شراب کے اس فعل میں نہیں ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اس قوت میں بحث کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے اس کا استعمال بطرف روح کے جلد تر ہو جاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے پھر اگر شراب کی اعانت بدن کی حرارت یا بروڈت کرے تو قوت اس کی زیادہ ہو جاتی ہے اور اگر بدن کی حرارت یا بروڈت مختلف تقویت شراب کے ہو اس تقویت میں نقصان بحسب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے پس تغیر نبض کا بوجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہونبض کی قوت زیادہ کرتی ہے اور اگر سخونت زیادہ ہونبض میں حاجت ترویج کی بڑھاتی ہے اور اگر سر و ہومقدار حاجت سے کم کرتی ہے اکثر شراب قوت میں زیادتی کرتی ہے ہر حال میں شراب زیادتی حاجت کی نبض میں پیدا کر کے سرعت نبض کو نہیں بڑھاتی پانی کا یہ حال ہے کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہے اس جہت سے نبض کو پانی قوی کر دیتا ہے اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہے اور پھر چونکہ پانی گرمی نہیں پیدا کرتا ہے بلکہ تبرید پیدا کرتا ہے اس لئے زیادتی حاجت میں نبض کو سرتباہ زیادتی حاجت شراب کے نہیں پہنچتا ہے **فصل**

بارہویں ان تغیرات نبض کے بیان میں جو خواب اور بیداری سے پیدا ہوتے ہیں خواب کے وقت میں احکام نبض کے بحسب وقت خواب اور بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہیں نبض اول خواب میں صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اس لئے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتدائے خواب میں بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہے نہ بطرف انہساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اس وقت میں تمام و مال متوجہ نفس کی حرکت دینے پر طرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور فتح فضول کے ہوتی ہے اور مثل مقہور اور مجبور کے مصروف ہوتی ہے اور اس وقت نبض بطيء اور تفاوت میں شدید ہوتی ہے بسبب اس کے کہ حرارت میں اگر چہ زیادتی بجهت اختناق اور اجتماع کے پیدا ہوئی ہے مگر وہ تبرید جو

بروقت بیداری کے بعد اتصال مسخات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے خامع دوم ہو گیا اور حرکت نبض میں پیدا کرتی ہے اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہے اور اجتماع اور اختناق جو معتدل ہوں ان میں حرارت کا زیادہ کرنا اور ان کی حرارت کا بطرف قلق کے نتیجہ ہونا کم ہوتا ہے نظر کتاب مذکوٰ بخوبی معلوم ہو کہ حالت تعب کی سانس اور اس کا تلقن بہت زیادہ ہوتا ہے پس بیان سانس اور تلقن اس شخص کے جس کی حرارت تحقیق ہوا س لئے کہ اس کی حرارت مشابق قوم کے ہوتی ہے مثال اس کی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی میں غوطہ مارے جس کی برودت معتدل ہو کہ اس کی حرارت اگر چنان درجہ کے تحقیق ہوتی ہے اور قوی ہو جاتی ہے مگر اس کی قوت حرارت کی اتنی نہیں بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہے اور اگر بخوبی تامل کیا جائے معلوم ہو گا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے حالت بیداری میں تخفین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہیں ہوتی یہاں تک کہ اگر بدن سا کم ہو حرارت پیدا نہ ہو بلکہ موجب تخفین حالت بیداری میں حرکت روح کی ہے طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہے پھر جس وقت ہضم طعام ہو جاتا ہے قوت روحانی بڑھتی ہے بوجہ ازدواج قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کی طرف اندر بدن کے واسطے تمدیر غذا کے تھی بر طرف ہو جاتی ہے اور توجہ اور انصاف اس کا بطرف خارج و نیز بطرف مبداء روح یعنی قلب کے ہوتا ہے اسی جہت سے اس وقت نبض عظیم ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج میں بوجہ غذا کے تخفین زیادہ ہوتی ہے اور شریان نبض کی بوجہ نفوذ کرنے رطوبات غذائی کے نرمی میں زیادہ ہو جاتی ہے اور سرعت اور تو اتر میں کثرت نہیں ہوتی اس لئے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت ترویج کی نہیں کرتا ہے تاکہ سرعت اور تو اتر پیدا ہو اور نہ اس قدر حاجت برآری ہوتی ہے کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہے بذریعہ غذائی کے پیدا ہو اور نبض کے

عظمیم ہونے کی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ استینا محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہوا۔ سبب سے نبض عظیم ہوتی ہے پھر جس وقت سونے والا دریک سوتا ہے نبض ضعیف ہو جاتی ہے کہ اختناق حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہے اور قوت جس کی شان سے یہ ہے کہ حالت بیداری میں بانواع استفراغ مستفراغ ہوتی رہتی ہے وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہوں یا اور کسی وجہ سے محسوس ہوں یا غیر محسوس وہی قوت یچے انہیں فضول کے رک جاتی ہے لیکن جس وقت نوم خلوے مدعے میں واقع ہو اور کوئی چیز ایسی بنائے جس کو ہضم کرے اس وقت مزاج کو مائل بجانب بروڈت کرتی ہے پس صغا اور بطوء اور تفاوت پیدا ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے بیداری کے واسطے بھی احکام مختلف ہیں جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہو اور اس کی نیند پوری ہو جائے اس وقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہنچ جاتی ہے اور جو شخص دفعۃ کسی ناگہانی سبب سے بیدار ہوا کی نبض میں یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سوت ہو جاتی ہے اور کچھ چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہوا لئے کہ قوت سبب ناگہانی سے منہض ہو جاتی ہے اور پھر اس کی نبض عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہے اور ارتعاش میں مختلف ہوتی ہے اس واسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت قصری کے ہے کہ التهاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے اور چونکہ قوت دفعۃ بطرف اس چیز کے جو باطیع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے حرکات مختلف پیدا ہوتے ہیں پس نبض مرتش ہو جاتی ہے مگر دریک یہ کیفیت باقی نہیں رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے اس لئے کہ سبب اس کا اگرچہ مثل قوی کے ہے لیکن سُخْرَہ نا اس کا کم ہے اور شعور اس کے بظاہر کا بہت جلد ہے

فصل
تیرہویں احکام نبض ریاضت کے بیان میں ابتدائے ریاضت اور جب تک ریاضت معتدل رہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حرارت غریزی میں زیادتی ہوتی ہے اور قوت حرارت غریزی کی بڑھتی ہے ایضاً ابتدائے

ریاضت اور اعتدال ریاضت میں نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے اس لئے کہ حاجت ترویج کی بجهت حرکت کے زیادہ ہو جاتی ہے پھر اگر ریاضت کی مداہمت ہو جائے اور زمانہ دراز تک رہے خواہ ریاضت طولانی کرتے کرتے یکبارگی اس میں بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت میں باطل ہو جائیں گے پس نبض اس وقت ضعیف اور صغیر ہو جاتی ہے اس لئے کہ حارغ زیری کا انحصار پیدا ہوتا ہے مگر سرعت اور متواتر دو سبب سے لازم ہوتا ہے شدت حاجت اور قصور قوت اس بات سے کہ نبض کے عظیم کرنے میں کافی ہو پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جائے گی اور متواتر بڑھتا جائے گا پھر اخیر میں اگر ریاضت بدستور ہے اور ناتوانی بڑھ جائے نبض نملی ہو جاتی ہے بجهت ضعف اور شدت متواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت میں افراط ہونہ بت بہلا کت پہنچتی ہے اور جتنے آثار انحصار کے ہیں سب پیدا ہو جاتے ہیں پس نبض نملی ہو جاتی ہے بعد اس کے نمایت مائل بہ تفاوت ہو کر بٹوء مع ضعف اور صغیر کے پیدا ہوتا ہے

فصل چودھویں حکام نبض نہادیے والوں کے بیان
میں استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے گرم پانی سے نہانا پہلے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا ہے پھر جس وقت با فراط تخلیل کرتا ہے نبض میں ضعف پیدا ہوتا ہے **جالینوس** کہتا ہے کہ اس وقت میں نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہو جاتی ہے میں کہتا ہوں کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم جس وقت باطن بدن میں تشنیں بوجہ حرارت عرضی کے پیدا کرتا ہے اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی پر مقتضائے طبیعت اس کی یعنی تمیرید غالب ہوتی ہے اور اکثر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی رہتی ہے پس اگر غلبہ کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہے اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آئے نبض بطي اور متفاوت ہوتی ہے اور اگر حرارت عرضی کی تشنیں اس افراط سے تخلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہنچ جائے اس وقت بھی نبض بطي اور متفاوت ہوتی ہے سرد پانی سے

نہانے میں اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہنچ جائے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور لطیوں بھی پیدا ہوتا ہے اور اگر اندر بدن کے برودت نہ پہنچ بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہو کر اند کے عظیم ہو جائے گی اور سرعت اور تواتر کم ہو جاتا ہے جو پانی حمات میں یعنی زمین کبریتی وغیرہ میں ہوتے ہیں ان میں سے جن کے مزاج میں خشکی غالب ہے ان سے استحما کرنے سے نبض میں صلاحت زیادہ ہوتی ہے اور عظم میں کمی ہو جاتی ہے اور جو پانی حمات کے خن میں نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہیں مگر یہ تخلیل قوت زیادہ کریں پس اس وقت وہی اعراض نبض میں پیدا ہوں گے جن کے بیان سے ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناں نعلیٰ دودی وغیرہ پیدا ہوں گے

فصل پندرہویں زنان حاملہ کی نبض کے

بیان میں حاجت تردد کی زنان حاملہ میں بجهت مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا ایسی عورتیں دوسری حاجت رکھتی ہیں اور ایک مرتبہ سانس لیما ان کا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتوں کی زیادہ تو یقیناً نہیں ہوتی اور بہت کم بھنی نہیں ہوتی مگر اس قدر کم ہوتی ہے جتنا بوجھا ٹھانے کا تکان روز بروز ہوتا ہے پھر چونکہ یہ ٹکان جھوڑا جھوڑا روز بڑھتا ہے اسی بجهت سے ان کی قوت پر حکام قوت متوسطہ کے کیے جاتے ہیں اور حاجت کی شدت اور بیان ہو چکی بایں نظر ان کی نظر عظیم سرخ متواتر ہوتی ہے

فصل سولہویں نبض اوجاع کے

بیان میں درد سے نبض میں تغیریا بجهت شدت کے ہوتا ہے یا اس لئے کہ درد عضر کیس میں ہو یا اس وجہ سے کہ درد مت دراز سے پیدا ہوا بندرا میں درد قوت کا بیجان کر کے اس کو واسطے مقابله اور درفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے حرکت دیتا ہے اس واسطے نبض عظیم سرخ ہو جاتی ہے اور تفاوت کی نبض میں شدت ہوتی ہے کیونکہ برآمد حاجت عظیم اور سرعت سے ہو جاتی ہے پھر جس وقت درد کی ایذا وہی میں قوت ہو جاتی ہے جیسا ہم فصل بائیسویں جملہ دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے میں بیان کر

چکے ہیں کہ بوجہ زیادہ ایذا دی درد کے نبض کی کیفیت دگر گوں ہو جاتی ہے اور کم ہوتی جاتی ہے تا اینکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہو جاتا ہے اور ان دونوں کے قائم مقام پہلے تو شدت تو اتر ہوتا ہے بعد اس کے صغیر پھر بہت شدت درد میں نبض دودی اور نملی ہو جاتی ہے جب اس سے زیادہ شدت ہو نبض میں تو اتر پیدا ہوتا ہے اس کے بعد مریض ہلاک ہو جاتا ہے

فصل سترہویں نبض اورام کے بیان

میں ورم کے بعض اقسام ایسے ہیں کہ پیدا کرتے ہیں یا بجهت بڑے ہونے ورم کے خواہ بوجہ شرافت عضومو ترم کے بہر حال ایسے اورام نبض میں تغیر پیدا کرتے ہیں بدن کے کسی مقام پر کیوں نہ واقع ہوں بلکہ ان کا تغیر تمام میں پیدا ہوتا ہے مگر ان کا تغیر نبض میں وہی ہوتا ہے جو تپ سے مخصوص ہے اور ذکر تفصیلی ان کا باب حمیات کتاب چوتھی میں ہو گا بعض اورام جن سے تپ پیدا نہیں ہوتی ہے ان سے جو تغیر نبض میں پیدا ہوتا ہے وہ تغیر خاص اسی عضو کی نظر سے ہوتا ہے جس میں ورم بالذات پیدا ہو اور بیشتر بالعرض میں تغیر اس ورم سے بجهت تغیر تمام بدن کے پیدا ہوتا ہے یعنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن کی کیفیت درد سے متالم ہوتا ہے نبض میں بھی ایک طرح کا تغیر حادث ہوتا ہے ورم کا تغیر نبض میں یا بنظر قسم ورم کے ہوتا ہے یا بجهت وقت اور زمانہ ورم کے یا بوجہ کی اور بیشی مقدار ورم کے یا بسب عضومو ترم کے یا بجهت اس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہو اور اس کو لازم ہو قسم دوم کی وجہ سے تغیر اس طرح پر کہ مثلاً اگر ورم گرم ہو یہ قسم ورم کی نبض کو منشاری اور متعداً اور متعش کرتی ہے اور سرعت اور تو اتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہے اگر کوئی چیز رطوبت پیدا کرنے والی نبض کو زم کر کے مقابلہ اس ورم کا نہ کرے ورنہ منشاریت باطل ہو جاتی ہے اور اس کے قائم مقام موجود ہوتی ہے ارتھاً اور سرعت اور ارتعاش اور تو اتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور جیسے بعض اسباب نبض کے منشاریت کو اس ورم میں منع کرتے ہیں اسی طرح بعض اسباب ایسے بھی ہیں جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہیں

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

کیفیت زبول کی نبض میں پیدا کرتا ہے اور ورم گرودہ کا نبض میں تنگی اور بسیگی پیدا کرتا ہے ورم عضوقوی الحس کا مثل معدے اور جتاب کے نبض میں کیفیت تشخیص اور غشی کی پیدا کرتا ہے **فصل اٹھارہویں احکام نبض کے از قبیل**

عوارض نفسانی کے بیان میں فعل غصب چونکہ قوت کو برائی گھنٹہ کرتا ہے اور دفعتہ قوت میں سط پیدا ہوتا ہے اس لئے نبض کو عظیمی اور شاہق زیادہ اور سرعی اور متواتر کرتا ہے اختلاف نبض کا حالت غصب میں ضرور نہیں ہے اس لئے کہ انفعال یکساں ہے لیکن اگر غصہ کے ساتھ خوف بھی پیدا ہواں وقت کبھی غالبہ غصب کو ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزع اس امر میں واقع ہو کہ اثر غصب کا جس کے اوپر غلبناک ہوا ہے پہنچنا چاہیے یا ٹھہر جانا چاہیے اس وقت اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ اس میں حرکت قوت کی خارج کی طرف بڑی ہوتی ہے بمقدار غصب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہیں ہوتی اور نہ اتنا تو اتر پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کنایت اور حاجت برآ ری ہو جاتی ہے اور نبض بطيء اور متفاوت ہوتی ہے اور یہی حال سرو را ورنہ خوشی کا ہے کہ اس میں اکثر نبض عظیم اور لیں ہوتی ہے اور ببطوء اور تفاوت کی طرف مائل غم کا یہ حال ہے کہ اس میں حرارت اندر بدن کے بیٹھ جاتی ہے اور مختنق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے اس لئے نبض صغير ضعیف متفاوت بطيء ہو جاتی ہے فزع اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر کیا کیا طاری ہو نبض کو سرعی مرتعد مختلف غیر نظم کرتا ہے اور اگر دریپا اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو جو تغیر کہم سے پیدا ہو ایسے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہے۔ **فصل انیس ویں تغیر ہیات**

نبض کا بوجہ ان چیزوں کے جو مخالف طبیعت کے ہیں جن چیزوں سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اور پر بیان ہو چکا ہے اس کے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت ہیں ہے اور جو

چیزیں مختلف طبیعت قوت میں تینگی پیدا کرتی ہیں ان کی جہت سے نبض میں اختلاف عارض ہوتا ہے اور اگر قوت میں تینگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معلوم ہو جاتا ہے تینگی پیدا کرنے والی چیزوں کثرت مادہ ہے کہ اس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو اور جو چیزیں مختلف طبیعت تخلیل قوت کریں ان سے نبض ضعیف ہو جاتی ہے اس کی مثال جیسے درد شدید یا آرام نہسانی جو تخلیل قوی کریں **جمالت دوسرا تعلیم** تیسری۔ فن دوسرا بیان میں بول و برآز کے جس میں تیرہ فصلیں ہیں

فصل پہلی عام طور پر بول کا بیان بذریعہ بول کے استدال کرنا احوال بول سے مناسب نہیں ہے جب تک رعایت چند شروط کی نہ کر لیں **اول** ضرور ہے کہ بول اول صحیح کا کہ انسان نے اسی پر صحیح کی ہو یعنی جو سوکر بوقت صح اٹھا ہواس کا پہلا بول معتبر ہے **دوسرا** دیری تک باوجود خطرہ کے بول رات کو روکانے ہو **تیسرا** صاحب بول نے کھانا اسی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو **چوتھے** استعمال ایسے ماکول اور شروب کا نہ کیا ہو جس سے قارورہ نگین ہوتا ہے جیسے زعفران اور ملتاس کہ یہ دونوں بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے ہیں خواہ ہری تر کاریاں کہ ان سے سول میں بزری پیدا ہوتی ہے یا ستری یعنی کانجی کو وہ بول میں سیاہی پیدا کرتی ہے یا شراب مسکر جو بول کو اپنے رنگ کی طرف تغیر دیتی ہے **پانچویں** یہ ہے کہ اس کے بدن پر کوئی نگین چیز نہ لگی ہو جیسے مہندی کہ اس کے خضاب کرنے والے کا بول کبھی نگین اور سرخ ہو جاتا ہے **چھٹے** استعمال ایسی چیز کا نہ کیا ہو جو اور اصفر اور بلغم کا کرے **ساتویں** ایسے حرکات اور اعمال نہ کر چکا ہو ورنہ ایسے احوال خارجی میں جو مجرائے طبیعت سے باہر ہیں بتا ہو جو بول کا رنگ کسی طرح متغیر کر دیتے ہیں جیسے فاقہ بیداری یا تعب یا گرستگی اور غصب یا سب چیزیں بول کو زردی اور سرخی کی طرف پھیرتی ہیں اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسیاہی شدید کرتا ہے اور قے اور استفراغ کہ یہ دونوں بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو

متغیر کر دیتے ہیں آٹھویں دری تک رکھا رہنا بول کا بھی اس میں تغیر پیدا کرتا ہے اسی واسطے کہا ہے کہ چھ گھنٹہ رکھ کر بول کون دیکھیں اس واسطے کے دلائل اس کے ضعیف ہو جاتے ہیں اور رنگ اس کا متغیر ہو جاتا ہے اور ثقل اس کا پھل جاتا ہے یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہے علاوہ برائی میرے نزدیک بعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کانہ کرنا چاہیے اور مناسب ہے کہ کل بول ایک قارورہ و سبع میں لیں اور اس میں سے کچھ گراندیں اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہیں ہوتا بلکہ تمہوڑی دری قارورے میں رکھ کر الیسی جگہ کہ دھوپ اور ہوانہ لگے دیکھتے ہیں اس واسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول میں پیدا ہوتا ہے اور ہوانے سرد سے انجماد رفت بول میں ہو جاتا ہے یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہے تا کہ رسوب میں بخوبی تمیز ہو اور استدلال تمام ہو ہر ایک بول کا حال ایسا نہیں ہے کہ فوراً بعد بول کرنے کے اس میں رسوب پیدا ہو جائے سوائے اس بول کے جس میں نفع بخوبی ہو گیا ہو جس شیشی کو ایک مرتبہ پیشتاب بھر کر دھویا نہ ہواس میں دوبارہ پیشتاب رکھنا نہ چاہیے لڑکوں کے بول میں دلائل اور علامات کم ہوتے ہیں خصوصاً چھوٹے لڑکے اس لئے کہ طبیعت ان کی نرم ہوتی ہے اور ماڈر نگ پیدا کرنے والا ان کے بدن میں ساکن اور ڈوبنا ہوا رطوبات میں ہوتا ہے اور ان کی طبیعت میں ضعف بحدے ہوتا ہے اور بوجہ کثرت استعمال نوم کے دلائل نفع کے باطل ہو جاتے ہیں ظرف جس میں بول رکھ کر طبیب دیکھ جسم شفاف سے بڑا ہو اور اس کا جو ہر پا کیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بوریہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیشی قارورہ کی جتنی دیکھنے والے کے نزدیک ہوتی ہے غلط بول کا بڑھتا جاتا ہے اور جتنی دور ہوتی ہے بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہے اور اسی قاعدہ سے سب قسم کے میل اور آمیزش میں فرق کیا جاتا ہے جس وقت امتحانا کوئی قارورہ میں کچھ ملا کر لائے قارورہ جب شیشے میں بھریں تو اس کی حفاظت سردی اور دھوپ اور ہوانے سے ضرور ہے اور روشنی میں دیکھنا چاہیے مگر شعاع آفتاب کی اس پر نہ پڑے بلکہ جو

مکان کہ شعاع آفتاب سے اولی بول کو حال جگر پر اور جوراہ بول کے آنے کی ہے اور احوال عروق پر ہوتی ہے اور بتوسط اس دلالت کے اور امراض پر دلالت ہوتی ہے نہایت صحیح دلائل جن میں بول دلالت کرے وہی ہیں جو بنسبت جگر کے ہوں خصوصاً محب جگر پر جن دلائل کا اعتبار بول میں کیا جاتا ہے سات جنسوں میں مخصوص ہیں جس لون جنس قوام جنس صفائی اور کدورت جنس رسوب یعنی یائشین چیزیں جنس مقدار قلب و کثرت جنس رائج جنس زبد یعنی کف بعض آدمی ان اجناس میں جنس ملمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے ہیں اور ہم نے بذات خود ان دونوں کو ساقط کر ڈالا اس طریقہ استدال میں کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہے جس لون سے ہماری مراد وہ چیز ہے جس کو حس بصر دریافت کرے الون سے یعنی سوا اور بیاض اور جورنگ درمیان ان دونوں کے ہے اور جنس قوام سے ہماری مراد یہ ہے کہ بول کس قدر غلیظ یا رتیق ہے اور جنس کدورت اور صفائی یہ غرض ہے کہ نفوذ بصر کا آسانی ہوتا ہے یا بد شواری وجہ فرق درمیان اس جنس اور جنس قوام کے یہ ہے کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہے اور بول صاف ہوتا ہے جیسے سپیدی اندے کی یا ریشم مایہ جو پکھایا ہوا اور جیسے روغن زیتون اور کبھی بول کے قوام میں باوجود فرق کے کدورت ہوتی ہے جیسے کدورت آلو دہ پانی کماں دے کی سپیدی سے اس میں رقت زیادہ ہوتی ہے اور سبب کدورت بول کا آمیزش اجزائے غریب کی ہے جن کا رنگ مختلف رنگ بول کے ہو سیاہی مائل اجزاء ہوں یا کسی اور رنگ کے مگر غیر محسوس ہوں اور بوجہ چھوٹے ہونے کے ان کی تمیز نہ ہو سکے مگر شفاف نظر آنا تاروڑے کا منع کرے اور ان اجزاء اور رسوب میں یہ فرق ہے کہ رسوب کی تمیز حس کبھی کر لیتی ہے اور لون میں اور ان اجزاء میں یہ فرق ہے کہ لون جو ہر طوبت میں پھیلا ہوا اور اس سے بہت ملا ہوا ہوتا ہے

فصل دوسری الون بول کے دلائل

لون بول کے کئی طبقہ ہیں پہلا طبقہ زردی کا بنی سے شروع ہوتا ہے اور بنی خشک گہانس کے رنگ کو کہتے ہیں اس بعد اترجی اس کے بعد اشقر یعنی زردی

مائل بسرخی اس کے بعد نارنجی اس کے بعد ناری جس کا رنگ شبیہ رنگ زعفران کے ہو اور گہرا زرد یہی ہواں کے بعد وہ زعفرانی جس کا رنگ شبیہ رشنہ زعفرانی کے ہوا اور اس کو احمر ناصح یعنی درخشندہ کہتے ہیں اور بعد اتر جی کے جتنے رنگ مذکور ہوئے سب حرارت پر دلالت کرتے ہیں اور درجے حرارت کے بحسب درجے الوان کے مختلف ہوتے ہیں کبھی باعث ان الوان کا حرکات شدید یا وچع شدید یا بھول ہوتی ہے یا اقطاع مادہ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے میں کیا جائے اس کا مادہ برآہ بول خارج ہوتا ہے **دوسرा طبقہ** بعد ان طبقات مذکورہ بالا کے طبقات حمرت کے ہیں ان میں سے پہلے اصل ہے یعنی اشتر مائل بسرخی بعد اس کے گلابی ہے اس کے بعد احر قانی یعنی بہت سرخ بعد اس کے احر قائم یعنی سرخ جس میں تھوڑی سیاہی ہوا اور یہ سب اقسام غلبہ خون پر دلالت کرتے ہیں اور جو رنگ مائل بر زعفرانی ہو مزاج میں صاحب بول کے غلبہ مرہ صفر اکا ہو گا اور جو بول مائل باقیم ہو غلبہ خون پر دلالت کرے گا بول ناری کو دلالت حرارت پر زیادہ ہے بہت احر اور قائم کے اس لئے ناری جوشیہ رنگ زعفران کے ہے اس میں صفر اور نیت غایبت ہوتی ہے اور صفرے میں بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ ہے بول کا رنگ امراض حادہ محرقة میں مائل بر زعفرانی اور ناری ہوتا ہے پھر اگر اعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نصیح پر دلالت ہو گی اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ ابتدائے نصیح ہے اور قوام میں ظہور بخوبی نہیں ہوا اور جس وقت زردی کی شدت حد ناریت اور اس کی انتہا تک پہنچے جانا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو پورا کر دیا ہے اور یہ درجہ ابتدائے حرمت خالص کا ہے پھر اگر صفائی بول میں زیادہ ہو حرارت معرض نقصان میں ہو گی کبھی امراض حادہ میں محض بول خون ہوتا ہے بدون اس کے کہ کسی رنگ کا منہ کھل جائے اس بول کو دلالت امتنائے خون پر با فرات ہوتی ہے اگر ایسا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو ہو محل خطر ہے اس سے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ خون مخالق کی طرف گرا ہے خون کے رنگ کا بول سب سے براوہ ہے جو قوام میں رقیق

ہوا ورنگ اور ہیات خون میں ہوا ورد بول کی حالت پر باقی رہے اگر اس رنگ کا بول
بکثرت ہو پیشتر دلیل خوبی کی ہے ہمیات حادہ اور حمیات مختلط میں اس لیے کہ اکثر ایسا
بول دلیل بحران اور احتراق مادہ کی ہے لیکن اگر ابتدا میں دفعۃ قبل از وقت بحران کے
رقیق ہو جائے اس وقت دلیل ناکس مرض پر ہوتی ہے اور اسی طرح اگر بعد بحران کے
رفتہ رفتہ رقیق نہ ہوا ورد ستور غلیظ باقی رہے وہ بھی اچھا نہیں ہے یہ قان میں جس قدر
بول زیادہ سرخ ہوتا ایک مائل بسواد ہو جائے اور کپڑا اس میں ڈبو نے سے خوب نہیں
ہو جائے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ نہ جائے اور جس قدر یہ قان میں بول کی کثرت ہو
اتنا ہی بہتر اور سلامتی مریض اسی میں ہے اس لئے کہ یہ قان میں اگر بول سفید ہو یا
سرخ ہو مگر سرخی میں کمی ہوا ورمیٹ اپنے حال پر باقی ہو استقما کا خوف ہوتا ہے اور
جوع البقر بھی انہیں امراض میں سے ہے جن میں رنگ بول کا زیادہ اور نہایت
باحدت ہوتا ہے **تیسرا طبقہ** سبزی کا ہے جیسے وہ بول کے مائل بہ قسمی یعنی پستی
ہو بعد اس کے زنگاری اور آسمانی اور نیلا بعد اس کے کراٹی یعنی گندنے کا رنگ پستی
رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے اسی طرح جس رنگ میں سبزی ہو سوائے
زنگاری اور کراٹی کے کہ یہ دونوں احتراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراٹی بہ نسبت
زنگاری کے اسلام ہے اور زاگاری بعد تعب اور مشقت کے دلالت تشنخ پر کرتا ہے لڑکوں
میں سبز بول تشنخ پر دلالت کرتا ہے اور آسمانی رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہے اکثر
وقت میں اور اس سے پیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے بعض اطباء کہتے ہیں کہ آسمانی
رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہے اکثر وقوت میں اور اس سے پیشتر سبز رنگ کا
بول ہوتا ہے بعض اطباء کہتے ہیں کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت کرتا ہے اگر
رسوب اس بول کے ساتھ ہو امید حیات کی ہو سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول
کا قوی ہے زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر زیادہ دلالت کرتا ہے **چوتھا طبقہ**
سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جس کی سیاہی عفرانی رنگ کے بعد ہوتی

ہے جیسے یہ قان میں اور اس رنگ کو دلالت صفرے کی کشافت اور احتراق پر بلکہ اس خلط سودا دوی پر ہوتی ہے جو خلط عفروی سے پیدا ہوا اور یہ قان پر بھی اس کو دلالت ہوتی ہے ایک بول سیاہ وہ ہے جس کی سیاہی قسم سے شروع ہوتی ہے اس کو دلالت سودائے دمومی پر ہوتی ہے اور ایک سیاہی بول کی سبزی اور نیلگاؤں سے شروع ہوتی ہے اس کو دلالت سودائے خالص پر ہوتی ہے بہر گونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے یا شدت برودت پر یا فناۓ حرارت غریزی اور اس کے پس پا ہونے پر یا بحران پر جو واسطے دفع فضول سودا دوی کے طبیعت سے واقع ہوا احتراق سے جو بول سیاہ ہوا اس ضر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اس بدن میں احتراق شدید موجود ہوا اور اس سے پہلے دردا و رسرخ بول ہو چکا ہوا اور ثقل اس بول میں پرانگندہ ہوا اور ہر جگہ پر برادر کم ہو اور مجتنع اور سیکھا بھی نہ ہوا اور سیاہی میں کثرت نہ ہو بلکہ مائل بزر یعنی اور زردی اور قسم کے ہو اگر مائل بزر یعنی ہوا کثر یہ قان پر دلالت کرے گا اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہوا سپر استدلال اس طرح پر کرتے ہیں کہ پہلے اس بول سے سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہوا اور ثقل جھوڑ اور سیکھا جیسے سوکھا ہوا ہے اور خلط سودا اس بول میں خالص ہوتی ہے کبھی ان دونوں مزاج کے بول میں اس طرح پر فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ میں رائج قوی شدت ہو حرارت پر دلالت کرے گا اور اگر کسی طرح کی راہ نہ ہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہو گا اس لئے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور تصرف کامل نہیں کر سکتی بول میں مطلق رائج نہیں ہوتا سقوط قوت غریزی سے سیاہی بول پر اس طرح استدلال کر سکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تخلیل قوئے کی بڑھتی جاتی ہے دفع طبیعت اور بحران کے ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر ہے جیسے آخر میں حماۓ ربع خواہ بر وقت تخلیل پانے امراض طحال اور وجع پشت اور رحم خواہ حمیات سودا دوی نہاری ہوں یا لیلی یا انحصار آفات جورم میں احتباس جیسی سے عارض ہو خواہ احتباس سے اس چیز کے جس کے جاری ہونے کی عادت مقعد سے ہو

خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا صناعت طب اور اپر اعانت کرے کہ اس وقت دفع بحرانی بخوبی ہوتا ہے اسی طرح دفع بحرانی بول سیاہ سے ان عورتوں کو ہوتا ہے جن کا حیض بند ہو گیا ہوا اور طبیعت فضلہ خون کو قبول نہ کرتی ہوا اور شناخت قبول نہ کرنے کی یہ ہے کہ بول سیاہ سے سیشتر بول مائی بلا نسخ خارج ہوا اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورہ بالا میں لکھا گیا خفتہ مرض میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بول مقدار میں کثیر اور وافر ہوتا ہے اور اگر یہ باتیں نہ ہوں ضرور بول سیاہ علامت روی ہے خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص اگر مقدار میں کم ہو پس اس کی تلت میں معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کر دیا ہے جس قدر بول سیاہ غایظ ہوتا ہے اتنا ہی برآ ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہوتی ہی روانہ کم ہوتی ہے کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سرخ ہو اور طبیعت مطلق اس میں تصرف نہ کرے بول سیاہ یا احرقانی ہوتا ہے کہ شراب بعینہ برآ ہو بول خارج ہو جاتی ہے اور اس میں کچھ خطرہ نہیں ہے اکثر بول سیاہ دلیل بحران صالح کی امراض حادہ میں بھی ہوتا ہے جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہوا اور اس میں تعلق مختلف اطراف میں پایا جائے پس یہ بول اکثر دردسر اور سہرا اور سُمم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر جھوڑ اچھوڑ انکلے اور زمانہ طویل میں واقع ہوا اور بوس کی تیز ہوا اور حمیات میں ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت میں اس بول کو دردسر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہو گی اور اگر باوجود تپ کے سہرا و سُمم اور اختلاط عقل اور دردسر موجود ہو رعاف آئندہ پر دلیل ہے یہ بھی ممکن ہے کہ بول سیاہ رنگ گردہ کا سبب ہو **حکیم رووفس** نے کہا ہے کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ میں بہتر ہے اور نیزان امراض میں جن کا بیجان اور سوزش اختلاط غایظ سے ہوا اور بول سیاہ امراض حادہ میں مہلک ہے میں کہتا ہوں کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ میں بھی روی ہے اگر احتراق شدید ہمارا ان امراض کے پایا جائے اس وقت اور سب علامات میں تامل کرنا چاہیے بول سیاہ مناسب اور لاکن سن مشائخ کے نہیں ہے بنابر ان قواعد کے جو اکوپر

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

رصاصی رنگ کا جس میں روپ نہ ہو بہت برا ہے اور تنی صاف امراض حادہ میں مہلک ہے اور سفیدی پیشاب کی امراض حادہ میں کسی قسم کی ہو بعد تنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خلط صفر اوی کامیان عضوم تورم یا اسہال کی طرف ہوا ہے اور اکثر یہ میلان اطراف سر کے ہوتا ہے اسی طرح جس وقت بول حمیات میں رقیق لکھتا ہو اور دفعہ سفید ہو جائے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے جو عنقریب ہونے والا ہو جس وقت پیشاب حالت صحت میں سفید ہوتا ہو عدم نصیح پر دلیل ہو گا اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیر و غن زیتون کے ہو حمیات حادہ میں موت کی خبر دیتا ہے یادِ حق کی یہ

بھی جاننا ضرور ہے کہ بھی بول سفید ہوتا ہے اور مزاج گرم صفر اوی ہوتا ہے یو بول سرخ ہوتا ہے اور مزاج بارد بلغمی ہوتا اس واسطے کہ صفر جس وقت مجری بول سے نکل جاتا ہے اور بول سے خلط انہیں ہوتا ہے بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہے پس ضرور بول سفید کی کیفیت میں تامل کرنا چاہیے پس اگر اس کی رطوبت چمکتی ہو اور فل بہت اور گاڑھا ہو اور قوام بول کا مائل اطراف غماخت کے ہو جانا چاہیے کہ بیاض برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہے اور اگر رنگ چمکتا ہو نہ ہو اور نہ شفل میں کثرت اور مشتابِ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو تجھ لا جزا اور نہ سفیدی مائل بے تیرگی ہو جانا چاہیے کہ یہ سفیدی بجهت پوشیدہ ہونے خلط صفر اوی کے کسی دوسرے مقام پر ہے یعنی صفر بول سے الگ ہو کر کسی مقام میں بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہے اگر بول مرض حادہ میں سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہوں جن کے ذریعہ سے خوف سر سام وغیرہ کا نہ ہو سکے جانا چاہیے کہ مادہ حادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہے اور امعاء میں ایسے وقت تجھ عارض ہو گا یعنی خراش پیدا ہوگی۔ امراض بارد میں سرخ بول ہونے کا سبب منحصر چند امور میں ہے یا بجهت شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوئی ہے جیسے قولخ بارد میں عارض ہوتا ہے یا کوئی سدہ بلغمی جو اس مجری میں پڑ جاتا ہے درمیان مرارہ اور امعاء کے واقع ہے پس انصباب صفرے کا طرف امعاء کے طبعی اور

عادی نہیں ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اس کے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے جیسا کہ قوچ بارد میں عارض ہوتا ہے یا کوئی سدہ بلغمی جو اس مجری میں پڑ جاتا ہے درمیان مرارہ اور امعاء کے واقع ہے پس انصباب صفرے کا طرف امعاء کے طبعی اور عادی نہیں ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اس کے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے جیسا کہ قوچ بارد میں یہ بھی اتفاق ہوتا ہے یا بجھت گر کے اور اس کی قوت کم ہونے سے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون کے کرے بول سرخ ہوتا ہے جیسے استقائے بارد میں اور ان امراض میں جو اکثر ضعف گر سے پیدا ہوں مگر یہ بول مشابہ غسلہ گوشت تازہ کے ہوتا ہے یا بسب اس اختناق کے جو سدہ سے پیدا ہوتا ہے پس بلغم کے رنگ کو اندر رگوں کے بوجہ غفتہ لاحقہ کے بدلتا ہے شناخت اس کی یہ ہے کہ اس بول کی مائیت اور غلق بمحض اوصاف مذکورہ بالا کے ہوتی ہے بعد اس کے رنگ اس کا ضعیف ہوتا ہے اور چمکتا نہیں ہے اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چمکتا ہوا ہوتا ہے اور اکثر ایسی صورت میں پہلے بول سفید ہوتا ہے بعد اس کے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہے جیسے یرقان میں کھانا کھانے کے بعد بول سفید ہوتا ہے اور ایسا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے جن کو بیماری سہر یعنی بیداری کی ہوتی ہے ان کا بول سفید ہے اور اس رنگ کی اعانت تخلیل ہو جانا حارغ ریزی کا کرتا ہے لیکن اس میں چمک نہیں ہوتی بلکہ مائل بکدوڑت ہوتا ہے بجھت نصف نہ ہونے کے اور سرخ رنگ کا بول افضل ہے امراض حادہ میں بول مائی سے اور ابیض بنظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہے اور سرخ برنگ خون میں بخوبی نسبت احر صفراوی کے زیادہ ہے اور احر صفراوی بھی اس قدر خوفناک نہیں ہے اگر صفرا سا کن ہو اور مخفف ہے اگر صفر ا متحرک ہو بول احر امراض گردہ میں ردی ہے اس لئے کوہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہے اور سر کے او جان میں اختلاط عقل سے خبر دیتا ہے جس وقت امراض حادہ میں بول سرخ برآمد ہونا شروع ہوا اسی طرح باقی رہے اور اس میں رسوب نہ ہو

خوف ہلاک کرنے کا ہوگا اور ورم گرده پر دلالت کرے گا اور اگر باوجود سرفی کے کدو رت ہوا اور اسی طرح باقی رہے ورم جگہ اور ضعف حارغ زیری پر دلالت کرے گا بول کے الوان میں چند الوان مرکب ہیں ازاں جملہ بول غسالی ہے مشابہ غسالہ گوشت کے جوتا زہ ہوا اور مشابہ اس خون کے جس میں پانی ملایا جائے اور کبھی بوجہ ضعف جگہ کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ کثرت خون کے مگر اکثر ضعف جگہ ہی سے ہوتا ہے جو سوءِ مزاج جگہ پر کیوں نہ غالب ہوا اس ضعف جگہ پر ضعف قوت اور انحصار اسی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہو گا اور خون میں زیادتی اس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت تمیز کا مل مانیت ہے کر سکے اور مخلصہ الوان مرکب کے زینتی ہے اور یہ وہ دردی ہے جس میں دہنیت یعنی چکنائی کی آمیزش ہوا اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے اور کسی قدر شفاف چمکتا ہوا جس میں چکنائی کی چمک ہوتی ہے اور قوام اس کا شفاف مائل بغدا ظلت ہوتا ہے اور اکثر احوال میں یہ بول شریدلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نفع اور صلاح حال پر دلالت نہیں کرتا ہے اور کبھی بذریت استفراغ مواد دموی پر جن میں دسمت ہو بر سبیل بحران دلالت کرتا ہے یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد راحت پیدا ہوا اور مہلک اس قسم میں وہ بول ہے جس میں ہمراہ دسمت کے بوئے بدھو خصوصاً جب تھوڑا تھوڑا ہوا اور جب اس بول میں کوئی چیز مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ماقی ہو نہایت روئی ہے اور یہ بول اکثر استقما اور سل اور قوچنچ روئی میں ہوتا ہے اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زینتی ہوتا ہے اور ان حالیکہ بول سیاہ مقدم ہواں وقت یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے اور بیشتر بول زینتی چوتھے دن مرض کے دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتویں دن موت پائے گا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ سے ہو با جملہ بول زینتی کی تین نعمتیں ہیں یا تمام مقدار اس کی چکنی ہو یا نیچے کے اجزا چکنے ہوں یا اوپر کی سطح چکنی ہو ایضاً یا زینتی بول رنگ میں مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل میں خصوصاً

ابتدائے سل میں یا فقط قوام میں زیستی ہو یا دونوں میں جیسے امراض گروہ میں یا کمال شدت اور آخر درجہ سل میں ہو اور مخلصہ الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ رودی اور قتال ہے اس لیے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونوں مرہ کا ہو یعنی مرہ سودا اور مرہ صفر ا کا بھی سرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اس میں سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر اور ان حمیات پر جو اغلاط غلطی سے پیدا ہوں ہوتی ہے پھر اگر سیاہی میں صفائی آتی جائے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی اوپر چڑھتی جائے اور نیچے سے صاف ہوتا جائے ذات الجب پر دلالت کرے **گافصل تیسرا قوام**

بول اور اس کی صفائی اور کدورت کے بیان میں
قوام بول کا غایظ ہوتا ہے یا ریقیق یا معتدل بہت ریقیق عدم نفع پر ہر حال میں دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات اربعہ میں سے کوئی وقت کیوں نہ ہو اور اسی طرح بول ریقیق عروق کے سدون پر خواہ ضعف گروہ یا ضعف مجازی بول پر دلالت کرتا ہے اگر ضعف قوت جاذب میں ہے تو سوائے مقدار ریقیق کے غایظ کا جذب نہیں ہوتا اور اگر ردا فعہ میں ضعف ہے فقیریقیق کو جو مطبع دفع پر ہے خارج کرے گی ایضاً بول ریقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے اور ایسے مزاج پر جس میں برودت شدید مع یوست ہو امراض حادہ میں بول ریقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے اور ایسے مزاج پر جس میں برودت شدید مع یوست ہو امراض حادہ میں بول ریقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے اور عدم نفع اکثر جمیع قوی کے ضعف پر دلیل ہوتا ہے کہ آب مشروب میں کسی طرح کا تصرف طبیعت نہیں کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا ہے ویسا ہی مجازی بول سے پھسل کر نکل آتا ہے ایسا بول ریقیق لڑکوں میں نہایت رودی ہے بہ نسبت جوانوں کے اس لئے کہ لڑکوں کا بول طبعی بہ نسبت جوانوں کے غایظ تر ہوتا ہے کہ ان کے مزاج میں رطوبت غالب ہوتی ہے اور ان کے بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہیں اس واسطے کے نمونہ ان میں زیادہ مادہ ہے پس زیادہ مادہ کی ان کو حاجت ہے جس وقت ان کا بول

حمیات حادہ میں بہت رقیق ہو جائے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہوں گے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکوں میں ہلاکت پر دلالت کرتا ہے مگر یہ کہ اس کے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہواں وقت بول رقیق لڑکوں میں ایک خراج جو آنکنندہ ہونے والا ہے اس پر دلیل ہو گا خصوصاً نیچے نا یہ جگہ کے اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اس کی کیفیت ان میں نہ بد لے ایک ورم پر دلالت کرے گا اس مقام پر جہاں ان کو درد محسوس ہوا کرتا ہے اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ انترا رقت بول کے ایک درد گردہ یا تھیگاہ میں احساس کیا کرتے ہیں پس معلوم ہو گا کہ وہ مقام تھیگاہ اور گردوں کا مستعد واسطے ورم کے ہے پھر اگر درد اور مستقل مقام خاص میں نہ ہو بلکہ تمام بدن میں ہوئے تو اور جدری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہوں دلالت کرے گا رقت بول کی بروقت بحران کے بدوں بترنج اور آہنگی کے دفعہ نکس مرض کی خبر دیتی ہے بول کا بجھے غلیظ ہونا اکثر حالات میں عدم نسخ پر دلالت کرتا ہے اور کمتر حالات میں نسخ پر ان اغلاط کے دلیل ہوتا ہے جن کا قوام غلیظ ہو اور منتہی میں حمیات خلطی کے خواہ بروقت شگافتہ ہونے اورام خلطی کے ایسا بول ہوتا ہے اکثر دلالت اس بول کی امراض حادہ میں برائی پر ہوتی ہے مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شرپر زیادہ تر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ بول غلیظ پھر کسی قدر ہضم پر دلالت کرتا ہے اور وہ ہضم ایسا ہے کہ بول کے قوام کو کسی قدر درست کرتا ہے پس بین نظر کہ اس بول کو ہضم پر اور قوت دافعہ کے دفع میں مستقل ہونے پر دلالت ہے اور بین نظر کہ اس بول کو ہضم پر اور قوت دافعہ کے دفع میں مستقل ہونے پر دلالت ہے امید صلاح ہو سکتی ہے اور بین نظر کہ غلط قوام فساد مادہ اور کثرت اور مانع ہونا اور اس کا نسخ سے جس کے ذریعہ سے تمیز مانیتے بول میں ہوتی ہے اور رسول پیدا ہوتا ہے شر پر دلالت کرتا ہے اور ان دونوں باتوں پر یعنی صلاح اور شر پر استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا بوجہ ہضم کے ہے اور اگر

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

فعل انسان کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اس کے رنگ بد لے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زر درنگ تمام مدت مرض میں خارج ہوا کرے شر اور فساد پر دلالت کرے گا اور فتو رقت ہاضمہ پر جس وقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اس کے اجزاء میں سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب بول کوئی طرح کا تعجب جس سے الہاب حرارت ہوتا ہے عارض ہوا ہے اور اگر بول رقیق میں کچھ اشیا مثل سبوس کے نظر آئیں اور مثا نہ میں کوئی مرض نہ ہو یہ کیفیت بہت احتراق بلغم کے ہو گی بول غلیظ امراض حادہ میں بہر حال کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دیں محمد اور غلیظ ہو جائے خلاصہ یہ ہے کہ بول کی کدورت بوجہ اجزاء ارضی کے جس میں رتع بھی شامل ہو کر اجزاء مائی سے مخلط ہو پیدا ہوتی ہے جس وقت یہ تینوں چیزیں مجتمع ہوں کدورت حاصل ہوتی ہے اور جب ان تینوں میں سے ایک دوسرے سے جدا ہو جائے صفائی حاصل ہوتی ہے بعد اس کے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کی تینیں حالتوں میں نظر کی جائے پہلی یہ حالت ہے کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اس کے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت کو شش کر رہی ہے اور انسان ج میں مصروف ہے لیکن ماڈہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہیں کی کسی قدر قبول اثر ہوا ہے اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اس کی علامات موجود ہوں دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت خروج کے غلیظ ہو اور بعد اس کے صاف ہو جائے اور شے غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تنشیں ہونے کے تمیز ہو جائے یہ بول دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے ماڈہ کو مفہور کر دیا ہے اور خوب نصیح دیا ہے اور جس قدر اس کی صفائی بڑھتی جائے اور رسوب زیادہ ہوں اور جلد پیدا ہوں نصیح پر زیادہ تر دلیل ہو گا تیسرا حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے یعنی بروقت خروج کے قوام اس کا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت میں قوت بحال خود ثابت ہو

گمان ہو گا کہ شخص تام کو پہنچ جائے گا اور اگر قوت بحال خود ثابت نہ ہو خوف اس بات کا ہو گا کہ شخص سے پہلے مریض ہلاک ہو جائے گا اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور کسی طرح کی علامت خوف و ہندہ از قسم ضعف قوت وغیرہ پیدا نہ ہو منذر بصداع ہو گا اس لئے کہ یہ بول ثوانی مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے جو بول پہلے ریقق ہو کر غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول میں بیان ہوا اور یہی کیفیت اس کی مستمر رہے بہتر ہے جب نسبت اس بول کے جو غلط قوام پر اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اس کی غلاظت میں کمی و بیشی نہ ہو اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط قوت کے نہ سوجہ دفع طبیعت کے جو بول مانی خارج ہوتا ہے اور مانیت پر باقی رہے البتہ عدم شخص پر دلیل ہے بہت عمدہ بول غلیظ وہ ہے جس کا لکھنا بآسانی ہو اور اس کے اجزاء لکھنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائیں یہی بول فائح کو دور کرتا ہے اور نیز امراض بلغمی کو جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہے اور بعد اس کے اس میں رفت بر ترجیح شروع ہوا اور کثرت سے برآمد ہوا کرے یہ علامت محمود ہے اور بیشتر بول غلیظ کدر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہونا دلیل خیریت کی ہوتا ہے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ جس وقت بول غلیظ کدر جو تمہور انہوڑا آتا تھا دفعہ بکثرت برآمد ہوا اور سہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منتحر اور شگافتہ ہو جائے اس بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات حادہ میں سے ہو یا اور امراض امتلانی یا محض امتلان ہو کہ ابھی اس سے مرض نہیں پیدا ہوا ہے اور یہ قسم بول کی نادرالوقوع ہے جو بول لون طبعی پر ہو یعنی اتر جی جس وقت اس میں غلط کی افراط ہو جائے گاہ بیگاہ بخوبی پر پیشان کرنے مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت ہا آسانی دفع ہونا بول کر کرتا ہے اور ابھی ایسا بول تلف مریض پر دلیل ہوتا ہے اس لئے کہ اس کو دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ سد شواری خارج ہوا اور مقدار میں کم ہو بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض طحال اور حمیات تخلط کا ہوتا

ہے اس میں استوانے اجزا کی توقع نہیں ہے اس لئے کہ طبیعت دفع میں عمل کرتی ہے اور بجلت مستوی اور غیرمستوی دونوں کو دفع کر دیتی ہے بول منشور یعنی جس کے اجزاء بوجہ کثرت جوش کے پر انگدھ ہوں بالجملہ کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور باہمیہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ طبیعت اپنے نفع دینے اخلاط کے مشغول ہے وہ بول غلیظ جس کا شفل رین ہو حصہ گروہ پر دلالت کرتا ہے جس بول غلیظ سے دلالت انچار اور ارم پر ہو اس پر استدلال بذریعہ اس چیز کے ہوتا ہے جو اس میں مل کر برآمد ہو اور اس چیز سے ہوتا ہے جو اس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدد کہ اس پر بوئے بدلالت کرتی ہے یا چھپھڑے جو بول میں مثل سفید یا سرخ پتوں کے یا مثل بھو سے وغیرہ کے دفع ہوتے ہیں کہ جن سے استدلال ورم کے لونٹے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے اور بول سے پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا قرحد مثانہ یا گروہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قرحد کی موجود ہو یہ دلیل ہو گی ورم کے شکافتہ ہونے پر پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شیخو غسالہ گوشہ تازہ کے برآمد ہوا ہو مرض محب کبد میں ہو گایا یا راز غسالی پہلے ہوا ہو ورم یا قرحد مقعر کبد میں ہو گا اور اگر بول سے پہلے ضيق نفس اور سرفہ خنک اور وجع نافض اعضائے سینہ میں پیدا ہو ورم ذات الحب شکافتہ ہو کراز راہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے اور اگر اس بول میں مدد نفع یافتہ برآمد ہو بہتر ہو گا اکثر صحیح آدمی آرام طلب جس نے ریاضت ترک کی ہوا یسا بول جو مشابہ مدد اور صدیق کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ پورا کر لیتا ہے اور جو ترک اور سستی اس کے بدن میں بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے ایضاً جس وقت جگر خواہ وہ اعضا جو متصل جگر کے ہیں ان میں سدے پڑ جائیں بیشتر بول غلیظ تابع کھل جانے ان سدوں کے ہوتا ہے اور مادہ ان سدوں کا برآہ بول دفع ہوتا ہے اور یہ غلاظت مثل غلاظت ریم کے نہیں ہوتی اور جو غلاظت بول کی بوجہ شکافتہ ہونے ورم

کے ہوتی ہے وہ مثل ریم کے ہوتی ہے اگر بول غلیظ مائل بے سیاہی ہو اور اس کے ساتھ درد بھی باعثیں طرف ہو مرض طحال میں ہے علی ہذا القیاس اگر درد ناف کے اوپر پریا بالائے شکم ہو مرض معدے میں ہے اور اکثر یہ بات امراض سدہ جگہ اور مباری بول سے پیدا ہوتی ہے بول مکدر اکثر سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے اور جس وقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہے اس وقت بول مثل اولے کے نکلتا ہے بول مکدر جس کارنگ شیبھ شراب روی اور خراب کے ہو یا پختے کے پانی کا سارنگ ہوزنان حاملہ کا ہوتا ہے یا ان لوگوں کا جن کے احتشامیں اور ام گرم مزمون ہوں وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اس کی صورت یہ ہو کہ گویا پھولا ہوا مخلخل ہے بہبہت شدت جوش کھانے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے اور اکثر اس کی دلالت خام ہوتی ہے کہ اس میں کسی قدر حرارت نے اڑ کر کے رتع غلیظ کو برائیجنتہ کر دیا ہے اسی طرح کبھی یہ بول اوپر صداع کے جو آئندہ آنے والا ہے یا صداع موجود پر دلالت کرتا ہے اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے لیش غس پر دلالت کرتا ہے جو بول کہ اس کارنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آنا ایسے بول کا دلیل ہے کہ مرض اسی عضو میں ہے بعض اطباء کہا ہے کہ اگر نیچے بول کے ایک شمشابہ ابریا دخان کے ہو مرض میں طول ہو گا اور اگر تمام مرض میں بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہے خام اور مدد جو بول میں نکلتا ہے اس میں تفرقہ ازروئے بدبو کے کیا جاتا ہے کہ وہ مدد میں ہوتی ہے جو بول مختلف الاجزاء ہو جس قدر اجزا بڑے اس میں زیادہ ہوں دلالت کرے گا کہ فعل طبیعت کا پورا ہے اور طبیعت نصیح پر قادر ہے اور مسامات خوب کھلے ہوئے ہیں جس بول میں ڈورے سے نظر آئیں اور بعض ان کا بعض سے ملا ہو جانا چاہیے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہے **فصل**

چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان میں اطباء کہتے ہیں کہ کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہیں دیکھا گیا جس کو یہ موافق رائج بول صحیح آدمی کے

ہو ہم کہتے ہیں اگر بول میں کسی قدر بول۔ یقیناً نہ ہو برودت مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہے اور اکثر امراض حادہ میں موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے اور اگر بول میں بوئے بد ہو اور اس کے ساتھ دلائل نفع کے موجود ہوں سبب اس بول کا خارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اس پر استدلال خاص علامتوں سے جس کا بیان آئندہ کیا جائے گا کرنا چاہیے اور اگر نفع نہ ہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہے کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود ہوں اور یہ بھی جائز ہے کہ بجهت غفونت کے پیدا ہوا ہے اگر ایسا بول حمیات حادہ میں ہو اور سبب آفت اعضاے بول نہ ہو دلیل روانست پر ہے اگر بول میں بوئے ترش آئے دلالت کرے گا کہ غفونت اخلاط باردہ میں ہے مثل بلغم اور سودا کے اور ان پر حرارت غریبہ مستولی اور غالب ہوتی ہے لیکن اگر مرض حادہ ہو بوئے ترش بول کی موت پر دلیل ہے اس لئے کہ یہ بول وقت دلالت کرتی ہے حرارت غریزی کی موت پر اور استیلائے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے بوئے بول جو مائل نکلا وہ ہونگا بخون پر دلالت کرتی ہے اور جس بول میں بوئے بد زیادہ ہو غلبہ صفر اپر دلیل ہے اور بوئے بد مائل بہتر شی غلبہ سودا پر بول بد بوجس وقت صحیح آدمیوں کو ہمیشہ آیا کرے ان حمیات پر دلالت کرے گا جو غفونت سے پیدا ہوتی ہیں یا اس غفونت کے کم ہونے پر اور نکل جانے پر دلالت کرے گا جووان کے بدن میں تجویز ہو غفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہے کہ اس کے بعد خفت پیدا ہو گی جس وقت امراض حادہ میں بد بول برآمد ہوتے ہوتے زوال اس بوئے بد کا اس سے ہو جائے اور یہ زوال بتدریج نہ ہو بلکہ دفعتہ ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہ ہو یہ بول علامت سقوطی کی ہو گا فصا، بانجھہ، انفلانٹ، کے سان

مول علامت سقط قوی کی ہوگا فصل پانچویں ان دلائل کے بیان
میں حتمی اعتدال نبود کے مakhوذہ ہے۔

رطوبت اور اس رنگ سے جو پانی کے اندر گھسی ہوتی ہے بذریعہ ذرع کے مع خروج بول کے ہوتی ہے جو رنگ خارج بدن سے ہے ہمراہ بول کے ہواں کو جسم بول میں کسی قدر

اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہے خصوصاً جس وقت کہ رفع تمام بدن میں غالب ہو جیسے وہ لوگ جن کے بدن میں تند و بوجہ نفاذگات کثیرہ کے ہوتا ہے زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہے جیسے زبد سیاہ یا اشقر یہ قان پر دلالت کرتا ہے اور کبھی زبد کی دلالت بجهت چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہے بڑا ہونا کف کالزو جت پر دلالت کرتی ہے یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھنے سے دلالت ہوتی ہے دیر میں بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو بہت دیر تک باقی رہیں امراض گرده میں طول مرض پر دلیل ہوتے ہیں اس لئے کہ ان کو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہے حاصل یہ ہے کہ غلط لزج امراض گرده میں روی ہے کہ اخلاط روی اور برودت پر دلالت کرتا ہے

فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان میں

پہلے ہم یہ بات کہتے ہیں کہ استعمال اطباق لفظ رسوب اور شفل کا عرف افت کے مقابلہ ہے اس لئے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور شفل کا خاص اس چیز پر نہیں کرتے جو بیٹھ جائے اور نہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غالباً ہو اور مانیت سے تمیز ہو جائے اگر چہ بچ میں ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجائے اس کو رسوب اور شفل کہتے ہیں بعد اس کے ہم کہتے ہیں کہ رسوب کے ذریعہ سے استدال کی طور پر ہوتا ہے جو ہر رسوب سے اور اس کی مقدار اور کیفیت اور وضع اجزا اور اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اس کے خروج کا اور کیفیت اس کے آمیزش کی اجزاء بول میں جو ہر رسوب سے دلالت اس طرح ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نفع طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگ نشین اجزاء میں اتصال اور اجزا یکساں اور برابر رکھتا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل متدری یعنی گول اور املس یعنی چکنی اور بر ابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہونسبت دلالت کرنے رسوب کے نفع مادہ پر تمام بدن میں مثل نسبت اس مدد کے ہے جو سفید اور چکنا متشابہ تھا القوام ہونسج ورم پر لیکن مدد کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف رسوب اور شفل دلیل جید ہے اگرچہ

رنگ اور استوائے قوام نہ ہواستوائے قوام نزدیک قدمائے اطباء کے نزدیک قدمائے اطباء کے نفع پر زیادہ دلالت کرتا ہے بہبیت بیاض کے اس لیے کہ مستوی القوام جو اس قدر سفید نہ ہو بلکہ احر قافی ہو خوب تر ہے اس ابیض سے جس میں خشونت اور ناہمواری ہوا کثر رسو ب برنگ بول ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسو ب کہ ابیض نہ ہو سب سے پہلے رسو ب احر ہے اس کے بعد رسو ب زرد اس کے بعد رسو ب زرخی اور بد رسو ب کی ابتداء درستی ہوتی ہے اور لوگ جو کہتے ہیں اس کی طرف انتہات نہ کرنا چاہیے کہ بیاض کبھی عدم نفع سے ہوتا ہے اور استوار بدون نفع کے نہیں ہوتا اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش رفع کے رسو ب میں ہوتا ہے رسو ب روی جو قابلِ نہ مت کے ہے اس کا مترقب اور پر اگنده ہونا بہتر ہے استوار اور یکجا ہونے سے رسو ب روی کی شناخت بخوبی عنقریب بیان ہوتی ہے رسو ب جید کہ جس میں ہم اس وقت کلام کر رہے ہیں کبھی مدد رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدد میں اور رسو ب میں بدبو کا فرق ہے یعنی مدد میں بوئے بدآتی ہے اور خام میں اور رسو ب میں استواری اجزا کا فرق ہے یعنی خام کے اجزا استوار اور یکجا ہوتے ہیں اور رسو ب ان دونوں کے مخالف لطافت اونخت میں ہوتا ہے اور یہ رسو ب جس کا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض میں اس کا پیدا ہونا مطلوب ہے حالت صحت میں اس کی خواہش نہیں ہے اس لیے کہ مریض اپنے اور غیروں میں اختباں مور دردی کو بخوبی پہچانتا ہے اور اس میں شک نہیں کرتا اگر مواد میں نفع نہ ہو فساد پر دلالت کرے گا اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہیں ہے کہ جو خلط اس کے بدن سے خارج ہوتی ہے پہچانا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ رسو ب اگر صحیح میں پیدا ہوایے فضول پر دلالت کرے جو غذائے غیر منہض سے جدا ہوتے ہیں اس کے بعد ایک ایسی چیز زیادہ ہو کرتہ نہیں بول میں ہوتی ہے نفع یافتہ ہو یا غیر نفع ہو لاغر اندام کے بول میں بہ حالت صحت شغل راسب کم ہوتا ہے خصوصاً وہ لوگ جن کو ریاضات کی مزادلت ہے اور جوار باب پیشہ ایسے ہیں کہ ان کو اپنی صناعت میں تعجب

زیادہ ہوتا ہے یہ روب بکثرت بول میں ایسے فربہ آدمیوں کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندر یقین ہوں اسی طرح واجب نہیں ہے کہ لاغر آدمیوں کے بول میں بحال مرض امید روب کی اس قدر کی جائے جتنے مریض فربہ اندام کے بول میں ہو سکتی ہے اس لئے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر دفع ہو جاتے ہیں اور کسی قدر روب ان کے بول میں پیدا نہیں ہوتا اور اکثر اگر پیدا بھی ہوتا ہے تنشیں نہیں ہوتا بلکہ جھوڑا سار روب اس کے بول میں یا سطح بالائے بول پر ہوتا ہے یا معلق تھج میں رہتا ہے یہ بات کچھ ضرور نہیں ہے کہ ادھر بول خارج ہو ہر روز اور فوراً روب پیدا ہوا بنتے جس بول کا نسخ بخوبی ہو چکا ہوا س میں روب کافورا پیدا ہونا ضرور ہے بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت روب کے واجب ہے کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کریں اور پھر ملاحظہ کریں روب غیر طبعی کی کئی ویژتوں میں خراطی نخالی کرنی و شیشی شبیہ زرخ سرخ زرد گہرا لمحی و ندی نخالی شبیہ پارہ ہائے غمیر جوپانی میں ترکیے گئے ہوں دموی خلائق اس میں سے شعری رملی حصوی اکور اس میں سے رماوی خراطی قشوی اس میں سے صفائحی جس کے اجزاء بڑے بڑے سفید اور سرخ ہوں یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہے کہ اعضا نے قریبہ مجازی بول سے جدا ہوئی ہو اور قشر ایض دلالت کرتا ہے کہ مثانہ سے بجهت قتروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بعده تاکل اور بڑ جانے مثانہ کے برآمد ہوتا ہے اور قشور احمدی دلالت کرتے ہیں کہ گردد سے آتے ہیں اور کبھی صفائحی میں ایسے لکڑے برآمد ہوتے ہیں جن کا رنگ تیرہ گون اور سیاہ ہوتا ہے اور مشابہ فلکس ماہی کے یہ نہایت روی ہے جتنے اصناف روب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہیں سب سے زیادہ اس کی روانیت ہے اور صفات اعضا نے اصلیہ کے چھلنے پر دلالت کرتی ہے پہلی دو ویژتوں یعنی خراطی اور نخالی اکثر مضر نہیں ہوتیں بلکہ مثانہ کو پاک کرتی ہیں بعض اطباء نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے ذرا رتھ جو ایک حیوان زہرناک ہے کھالی اس کے بول میں سفید چھلکے برآمد ہوئے مشابہ اندہ سے کے اس چھلکے کے جو یونچ پوست سخت کے ہوتا ہے یہ چھلکے

جس وقت پانی میں گھولے جاتے تھے کھل جاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے فقط بذریعہ اس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زادہ رہا خراطی کی ایک قسم وہ ہے جو عرض میں ان دونوں قسموں سے کم ہے اور قوام میں غلیظ زیادہ ہے اگر سرخ رنگ ہواں کا نام کرنی یعنی رنگ اس کا مثل مثہل کے ہو گا اور اگر سرخ نہ ہواں کو نخالی کہتے ہیں کرنی اگر سرخ ہو کبھی اس میں اجزا جگر کے محرق ہو کرتے ہیں اور کبھی خون سوختہ جگر کا اس میں ہوتا ہے اور کبھی گردہ سے ہوتا ہے لیکن گردہ سے جو آتا ہے اس میں اتصال تجمی زیادہ ہوتا ہے اور جو خون جگر سے آتا ہے وہ مشابہ اس رسوہ کے زیادہ ہوتا ہے جوئی نہ ہو اور تفہیت اور پارہ پارہ ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے اور اگر زرودی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہو گا اس واسطے کے جگر سے جو آتا ہے اس میں کسی قدر سیاہی سرخی کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی اس رسوہ کے ساتھ وہ بھی رسوہ ہوتا ہے جس کے اجزا جگر سے آتے ہیں نخالی یعنی جس کی شکل مثل بھوی کے ہوتی ہے کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہے اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی گچلنے سے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر بچ قصیر میں خارش اور بول میں بوئے بد ہو تو وہ رسوہ جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہو گا خصوصاً اگر اس بول سے پہلے بول مڈی ہو چکا علی الخصوص اگر تمام دلائل نفع کے موجود ہوں اس وقت مثانہ کے اوپر کی رگوں کا صحیح المزاج ہونا لیکن ہے اور ان میں کسی طرح کا تغیری یا سوء مزاج واقع نہیں ہے بلکہ مرض نفس مثانہ میں ہے لیکن اگر رسوہ نخالی کے ساتھ التهاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضا نے بول پائی جائے اور اس کا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوہ ذوبان اعضا سے ہو گا اور سو لیقی یعنی وشیشی جس کی صورت مثل ستون کے ہوا کثر اس کا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہے اور وہ مائل بُرخی ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہے یا ان میں خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو اور کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے ناظر کتاب مذہب اوشیشی کی ان دونوں قسموں میں جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے پیدا ہوتی ہیں بخوبی فرق کر سکتا ہے اگر

ان علامات کو یاد کرے جو ابھی خراطی میں مذکور ہو چکی ہیں اگر وشیشی تکمیل بسیا ہی ہو پس وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہے خصوصاً احتراق خون طحال سے جمع اقسام روپ صیایحی کے جو بہ سبب امراض مثانہ اور گردہ مجری اور بول کے پیدا نہ ہوں امراض حادہ میں ردی اور مہلک ہوتے ہیں صیایحی کے اقسام میں قائم بھی کا حال اور بیان ہو چکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ یہ اکثر روپ گردہ سے ہوتا ہے اور کسی وقت گردہ سے نہیں ہوتا پھر گردہ سے اس وقت ہوتا ہے جب جسم کی حمیت صحیح ہو اور بول میں نفع بھی ہو اور ذوبان اعضا نے بدن میں نہ ہو اور اگر ہمراہ اس روپ کے جمی بھی ہو اور بول میں نفع نہ ہو پس یہ روپ ذوبان اعضا نے بدن سے ہو گا بول نفع یافتہ صحت آؤ رده پر دلیل ہوتا ہے اس واسطے کہ امراض گردہ نافع نفع بول کے نہیں ہوتے اس لئے کہ نفع کا مقام گردہ سے اوپر ہے روپ و سی چبی اور سینیں اور گوشت کے لکھلنے پر دلالت کرتا ہے کامل تر دلالت اس سی کو ہے جو مشابہ ماء الذہب محلول کے ہو زردی میں اور کبھی استدلال موضع ذوبان سے بوجہ تلکت اور کثیرت اور آمیزش اور خالص ہونے کے کیا جاتا ہے اس لئے کہ اگر روپ کی مقدار کثیر اور متمیز ہو جانا چاہیے کہ جانب گردہ سے شحم گردہ کی ذوبان سے ہے اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہے اگر بول میں ایک ٹکڑا سفید مثل دانہ انار کے نظر آئے یہ ٹکڑا شحم گردہ سے ہو گا روپ می دلالت کرتا ہے شگفتہ ہونے قرحدہ پر خصوصاً وہ قرحدہ جو اعضا نے بول میں ہو با تخصیص اگر اس بول میں شفل محمود راسب ہو اہم خاطی غلط غلیظ خام پر دلالت کرتا ہے یا بکثرت بدن میں ہو یا آلات بول سے دفع ہوئی ہو یا بحران عرق النساء اور وجع مفاصل کا ہو بحران پر استدلال بذریعہ خفت کے کیا جاتا ہے جو بعد بول کے پیدا ہو کبھی یہ روپ اطیف اور رقیق ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ یہ روپ محمود ہے اسی واسطے واجب ہے کہ امراض حادہ میں ہیات روپ محمود کو دیکھ کر فریفته نہ ہو اگر روپ محمود وقت نفع میں برآمد نہ ہو ورنہ دلیل نفع کی موجود ہو اور کبھی یہ روپ رقیق اور اطیف

دلالت شدت برودت مزاج گرده پر کرتا ہے فرق مدی اور خام میں یہ ہے کہ مدی میں بدبو ہوتی ہے اور پہلی دلیل ورم کی موجود ہوتی ہے اور اس کے اجزاء کا اجتماع اور افتراق آسان ہوتا ہے اسی مدی سے ایک قسم وہ ہوتی ہے جس کو آمیزش مانیت سے زیادہ ہوتی ہے اکور کسی قسم میں آمیزش کم ہوتی ہے اور اجزاء تمیز زیادہ ہوتے ہیں اور خام میں کدورت اور غماقت ہوتی ہے اجزاء اس کے آسانی سے بینجا اور متفرق نہیں ہوتے جس بول کا رسوب مخاطی اور بکثرت ہو اگر یہ بول بکثرت آخرنترس اور اوجاع مفاصل میں برآمد ہو نیز ہوتی پر دلیل ہو گا رسوب شعری یعنی بشکل بالوں کے بجهت بستہ ہونے طوبت غلیظ انجمب کے جو مستطیل ہے پیدا ہوتا ہے کہ حرارت نے اپنا اثر کر کے اس کو اس شکل پر کر دیا ہے اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہے اور کبھی سرخ اس کا انبعاد گرde میں ہوتا ہے کہتے ہیں کبھی طول میں چند باشت کا برآمد ہوتا ہے رسوب مشابہ نیز کے لکڑوں کے جو بھیگے ہوئے ہوں ضعف معدہ اور امعاء اور دونوں چلے کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے بیشتر اس کا سبب کھانا دودھ یا دی کا ہوتا ہے رسوب رملی ہمیشہ حصہ پر دلالت کرتا ہے بستہ ہو چکی ہو یا ہونی ہو یا بستہ ہو کر گل رہی ہو لیکن سرخ رملی گرde کی پتھری پر دلالت کرتا ہے اور اگر سرخ نہ ہو مثانہ کی پتھری پر دلالت کرے گا رسوب رماوی اکثر دلالت اس کی بلغم یا مدد پر ہوتی ہے کہ اس مدد کو بجهت دری تک ٹھہرنے کے تغیریوں اور اجزاء کا پارہ ہونا عارض ہوا ہے اور کبھی بجهت احتراق کے جومدہ کو عارض ہو یہ رسوب پیدا ہوتا ہے رسوب علفی یعنی جو بشکل خون بستہ کے ہو اگر اس کے اجزاء میں آمیزش زیادہ ہو ضعف جگہ پر دلالت کرے گا اور جو اس سے کم ہو مباری بول کے اخراج پر اور ان کے تفرق اتصال پر اگر اجزاء اس رسوب کے تمیز ہوں اکثر مثانہ اور قضیب سے برآمد ہو گا اور بہت تفصیل سے ہم اس رسوب کا حال امراض جزئیہ کی بحث الدم میں ذکر کریں گے اور جس وقت بول میں رسوب بشکل علقہ احر کے پیدا ہو اور مریض بعارضہ طحال بتتا ہو بعد اس رسوب کے مرض طحال دفع ہو جائے گا۔

بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض مثانہ میں بطرف بول کے خون کیش
نہیں نکلتا اس واسطے کہ مثانہ کی رگیں ملی ہوتی اور اس کے جرم میں دھنسی ہوتی اور تنگ
اوچکوڑی ہیں **کمیت رسوب کے** ذریعہ سے دلالت رسوب کی پس بنظر
کثرت اور تلکت کے اس طرح پر ہے کہ کثرت رسوب سبب فاعلیٰ کی کثرت پر اور
تلکت رسوب سبب فاعلیٰ کی تلکت پر دلالت کرتا ہے اور مقدار میں چھوٹا اور بڑا ہونا اس
کی دلالت اس طرح کی ہے جیسا خراکٹر خراطی میں بیان ہوا ہے **کیفیت**

رسوب کے لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بجہت اون کے پس سیاہ رسوب
دیلیل رہی ہے ان اقسام پر جن کا ہم نے ذکر کیا اسلام رسوب برآہ اون کے وہی ہے جو
سیاہ ہوا اور مانیت سیاہ نہ ہو سرخ رسوب دھویت پر دلالت کرتا ہے اور تجھے پر اور زرد
شدت حرارت اور مرض کی خیانت پر اور سفید رسوب اس میں سے محمودہ ہے جس کو ہم
اوپر کہہ چکے ہیں اور غیر محمودی یعنی مذموم خاطی مدعی غزوی یعنی بشکل سریش اور غزوی یعنی جو
بشکل کف ہو یہ سب نضح بول کے مخالف ہیں بزر رسوب بھی وہی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ
ہو جاتا ہے پس حکم میں رسوب اسود کے داخل ہے اور بونے رسوب سے طریقہ
استدلال کا اوپر بیان ہو چکا **وضع رسوب سے** اس کے چکنے اور درد رے
ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکنا اور برآہ ہونا اجزاء رسوب محمود کا بہتر

ہے اور برے رسوب کا برابر ہے اور درد را ہونا ریاح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے
مکان رسوب سے استدلال اس طرح پر ہے کہ اگر رسوب بول کے
اوپر ہواں کو غمام کہتے ہیں اور اگر تیچ میں ٹھہر ہواں کو متعلق کہتے ہیں اور اس میں نضح ہے
نسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہے متعلق رسوب وہی بہتر ہے جس کا ریشہ اور پر زہ نیچے کی
طرف مائل ہو رہا ہے رسوب ہے جو تین نشین ہوا اور اس میں نضح کامل ہوتا ہے یہ
باقی رسوب محمود کی ہیں اور رسوب مذموم جتنا سبک ہو بہتر ہے جیسے رسوب اسود کہ جتنی
سیاہی کم ہو اتنا ہی اچھا ہے یہ بات حمیات حادہ میں ہوتی ہے اسی طرح اگر غلط بلاغی ہو

یا سوادوی پس غمام بہتر راسب سے اس لئے کہ غمام دلالت کرتا ہے خاطر کے اطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ سب روپ کے اوپر آنے کا کثرت ریاح ہے اگر کثرت ریاح نہ ہو پس طافی یعنی غمام اعلم ہے اس کے بعد متعلق اور سب سے برتر راتب ہے سبب روپ کا اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید کرنے والی یا رفع ہوتی ہے جو روپ متین ہو حالت غماۃت بول میں اوپر چڑھتا ہے خصوصاً اگر روپ سبک ہو اور بول رقیق میں نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر روپ ثقلیل ہو جس وقت روپ طافی یا متعلق اول مرض میں ظاہر ہوا اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کرے گا کہ بحران بذریعہ خراج کے ہو گا مگر نحیف اور ناتوان لوگوں کا مرض فقط روپ محمود سے جو طافی یا متعلق ہو دفعہ ہو جاتا ہے جیسا ہم نے اوپر ذکر کیا روپ طافی یا متعلق جو چکنا ہو اگر مشابہ نیچے عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اس کا اجتماع مثل اجتماع زلابیہ کے ہو روی ہے اور زلابیہ ایک قسم کی روئی ہے خواہ مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ پھولی ہوتی ہے سوراخدار اور اکثر ظہورِ عقل طافی غیر جید کا ہوتا ہے کہ وہ محل خوف ہے لیکن یہ بات ابتدائے نفع میں ہوتی ہے بعد اس کے رفتہ رفتہ جودت اور خوبی بڑھتی جاتی ہے پھر متعلق ہو جاتا ہے اس کے بعد راسب ہوتا ہے یہ بات روپ کی دلالت روی ہونے پر نہیں کرتی لیکن اگر اس کے بعد روپ روی پیدا ہونے لگیں پس جو خوف ابتدائے مرض میں پیدا ہوا ہے اس کا ظہور واجب ہے

زمانہ روپ زمانہ کے لحاظ سے استدلال روپ کا اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی روپ فوراً پیدا ہو جائے علامت جید ہے نفع مادہ کی اور اگر روپ کے پیدا ہونے میں دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نفع پر ہو گی اور جتنی تاخیر روپ کے پیدا ہونے میں کم و بیش ہو گی نفع میں بھی اسی قدر تاخیر سمجھنا چاہیے

ہیئت آمیزش روپ کی اجزاء بول میں جیسا ہم
نے بول دم اور بول وسم یعنی چوب میں ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے **فصل ساتویں دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان میں**

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور بول مقدار مشروب سے کم برآمد ہو دلالت کرتا ہے کہ تحمل مشروب کا بہت ہو گیا یا اسہال شکم ہو گایا استینکے کی استعداد بدن میں زیادہ ہے بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ پر ان فضول کے جو بدن میں پکھل رہے ہیں دلالت کرتا ہے اور فرق صحیح ان دونوں میں نظر بحال قوت کیا جاتا ہے کہ ذوبان میں قوت ضعیف ہوتی ہے اور استفراغ میں ضعیف نہیں ہوتی جس بول کا رنگ خراب ہو اور شرپ دلالت کرے جس قدر زیادہ ہو اسلام ہو گا اور اگر رک رک کر اور کم ہو شرکیش بد دلالت کریں گے جیسے بول سیاہ اور غلیظ جس بول کا حال تلت اور کثرت میں مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جائے دلیل مجاہدہ طبیعت پر ہے ایسی کوشش کے ساتھ جس سے طبیعت کو تعجب حاصل ہوتا ہے اور یہ کیفیت روی ہے بول کثیر امراض حادہ میں اگر اس کے بعد راحت مریض کونہ پہنچے دق یا ^{تشخ} التهابی کے پیدا ہو گے پر دلیل ہوتا ہے اور یہی حال عرق کثیر کامیات حادہ میں ہے اگر بول قطرہ قطرہ کامیات حادہ میں بے ارادہ پہنچ آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہے جو عقب اور عضل دماغ تک پہنچ گئی ہے پھر اگر تپ میں بروقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہوں رعاف کی خبر دے گا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہو گا صحیح آدمی کا بول اگر ریقق اور کم ہو جائے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد تہیہ گاہ میں محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کرے گا مرض قولج میں اگر بول کثرت برآمد ہو صحت کی بیشتر بشارت دیتا ہے خصوصاً اگر سفید ہو اور بآسانی برآمد ہو

فصل آٹھویں بول صحیح المزاج نضیج اور فاضل کے بیان میں یہ بول وہی ہے جس کا قام معتدل ہو رنگ لطیف مائل با ترجی رسو ب محمود کہ اس میں بوجب بیان بالا کے سفیدی اور سیکی اور ملاست اور استوا اور استدارت شکل ہو بواں کی معتدل نہ تندا اور بدبو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہ ہو ایسا بول جس وقت کسی ایسے مرض میں دفعۃ برآمد ہو جس کی حدت زیادہ ہے

جدائی مرض اور حصول صحت پر اس کے دوسرے دن دلیل ہو گا **فصل نویں**

بول اسنان کے بیان میں لڑکوں کا بول رنگ میں مائل و دھنکے رنگ کی طرف ہوتا ہے کہ ان کی غذا بھی ہے اور مزاج میں ان کے رطوبت زیادہ ہے اور مائل سفیدی ہوتا ہے اور صیان کا بول غلیظ اور تختین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہے اور پر اگندگی اجزا اس میں زیادہ ہوتی ہے جیسا ہم اور ذکر کر چکے ہیں بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال قوام کے ہوتا ہے بول کھول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہے اور اکثر غلیظ ہوتا ہے بلدر اندازہ اس فضول کے جن کا استفراغ ان کے بدن سے بکثرت ہوتا ہے بول مشاخ میں بیاض اور رقت پر نسبت کھول کے زیادہ ہوتی ہے کبھی شاذ و نادر ان کا بول غلیظ بھی ہو جاتا ہے جب غماۃت ان کے بول میں شدید ہونگریزے کی پیدائش کی امید ہوتی ہے **فصل دسویں بول مرد**

اور عورتوں کے بیان میں عورتوں کا بول ہر حال میں غلیظ شدید الپیاض اور رونق میں کم بول سے مردوں کے ہوتا ہے اور یہ بات بجهت کثرت فضول کے ہوتی ہے جوان میں پیدا ہوتے ہیں اور اس سبب سے کہ ضعف ان کے ہضم میں زیادہ ہوتا ہے اور مسامات ان کے وسیع ہوتے ہیں ایسے کہ جو فضول کو ففع کرتے ہیں ان کی گنجائش بخوبی مسامات میں ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ ان کے آلات بول کی طرف ان کے ارحام سے بہت سے رطوبات متحمل ہو کر آتے ہیں بول مرد کا اگر ہلاکا جائے مائل با کدورت اور پر کی طرف ہو جاتا ہے اور اکثر مرد کے بول میں کدورت ہوتی ہے اور بول عورتوں کا ہلانے سے مکدر نہیں ہوتا اس لئے کہ اس کے اجزا میں تمیز نہیں ہوتی اور اکثر عورت کے بول کے اور پر ایک سے زبدی گول ہوتی ہے اور اگر کسی قدر کدورت عورت کے بول میں آتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے بول مرد کا بعد جماع کے اس میں لکیریں ڈوروں کی شکل کی ایسی ہوتی ہیں جیسے ایک ڈورا دوسرے میں بنایا ہے بول حاملہ عورتوں کے صاف ہوتے ہیں اور اس کے اور ابر تنک مثل دھویں کے

ہوتا ہے اور بیشتر ان کا بول مثل نخود آب کے ہوتا ہے یا مثل جوش آب پاچہ گوسفند وغیرہ کے زرور نگ جس میں زرفت ہوا اور اس کے اوپر ابر سا ہوتا ہے اور کیسا ہی ہو وسط میں بول کے ایک مثل روئی کے گالے کے ہوتی ہے اور اکثر ایک چیز مثل دانہ کے بروقت ہلانے کے چھٹی اترتی ہے اور اگر کہودی زیادہ ظاہر ہو پس وہ اول عمل ہے اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر حمل ہے خصوصاً جس وقت بروقت ہلانے کے مکدر ہو جائے بول نفساء کا اکثر احوال میں سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیگ کے ہوتا ہے۔

فصل گیارہویں بول حیوانات کے بیان میں اکثر

طبیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہے جب کوئی شخص برآہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھانے پھر اس وقت طبیب کو دشواری ہوتی ہے کہ بول گدھے کا قارورہ میں مثل پکھلی ہوئی چکنائی کے ہوتا ہے کدورت لیے ہوئے غافت جو خارج سے بہم پہنچتی ہے اور خچر کا بول بھی چکنائی میں مثل بول خر کے ہوتا ہے مگر اس سے صاف زیادہ ہے اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ نصف قارورہ اوپر کا صاف ہے اور نصف نیچے کا کدورت ناک اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہے اور زردی میں آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے مگر اس میں قوام درست نہیں ہوتا اور شفل اس کا مثل تیل کے ہوتا ہے یا مثل تیل کے ثقل کے ہوتا ہے اور جس قدر رندا اس کی اچھی ہو بول میں صفائی زیادہ ہوتی ہے اور بول ہرن کا مشابہ گوسفند کے ہوتا ہے مگر قوام اور شفل نہیں ہوتا اور کسی قدر بول غنم سے صفائی میں زیادہ ہوتا ہے گھوڑے کا پیشہ بآدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے **فصل بارہویں**

ایسی تر چیزوں کے بیان میں جو مشابہ بول کے ہوتی ہیں

سبھیں اور کل تر چیزیں مثل ماں العسل اور نجیر اور آب زعفران وغیرہ کے ان سب کا یہ تابعہ ہے کہ جس قدر قریب سے دیکھیں صاف معلوم ہوں گی اور بول اس کے برخلاف جس قدر قریب سے دیکھیں غالباً معلوم ہو گا ماں العسل کا کف

زرو ہوتا ہے اور آب انہیں کافل کنارے بیٹھتا ہے اور حق میں نہیں ہوتا ہے اور نہ درستی اور ہماری پیدا ہوتی ہے اور نہ اس میں حرکت ہوتی ہے پس اس قدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزئیہ میں زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہو گی

انش اللہ تعالیٰ فصل تیرہویں دلائل براز کے بیان میں
براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح پر کرتے ہیں کہ جو چیز کھائی گئی ہے اس کی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا دفعہ ہونا مناسب ہے اس سے کم ہے یا زیادہ یا برابر یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ زیادتی براز کی بجہت کثرت جنم اختلاط کے ہوتی ہے اور تلت براز کی بوجہ تلت اختلاط کے یا بجہت اختباں مقدار کثیر براز کے اعور اور قولون یا لفافے میں یعنی ان باریک امعا میں جو باب تشریع میں مذکور ہو چکے ہیں اور یہ اختباں مقدمہ قوی نہ ہے کہ ضعف قوت دافع پر دلالت کرتا ہے اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہے رطوبت قوام کی یا سدوان پر دلالت کرتی ہے یا سوہضم پر اور کبھی ضعف جداول یعنی وہ رگیں جو موٹی انتریوں میں لپٹ کر ان کی رطوبت کو جذب کرتی ہیں پھر وقت ضعف کے یہ جداول رطوبت کو نہیں چوستی ہیں کبھی نزلات سر سے ٹکتے ہیں اس سے براز میں رطوبت پیدا ہوتی ہے کبھی کھانے سے ایسی چیز کے جو براز میں تری پیدا کرے براز تر کی نزوجت کبھی ذوبان اعضا نے اصلی پر دلالت کرتی ہے اگر بونے بد ہوا و کبھی کثرت اختلاط ردی پر جن میں نزوجت ہو دلیل ہوتی ہے اور اس وقت میں زیادہ بونے بد نہیں ہوتی اور کبھی نزج غاؤں کے کھانے سے جن کی مقدار قلیل ہو اور مزاج میں حرارت قوی ہو کہ اس جہت سے ہضم جید نہ ہو سکے یہی نزوجت پیدا ہوتی ہے جو براز بٹکل زبد ہو جوش اور شدت حرارت پر دلالت کرتا ہے یا ریاح کثیر کی آمیزش پر خشک براز تعجب اور تحمل پر دلیل ہوتا ہے یا کثرت اور ار بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج میں پیدا ہو یا خشک غذاوں کے کھانے پر یا زیادہ دیر تک امعا میں ٹھہرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اس کا بیان کتاب چہارم میں کیا جائے گا اگر

براز خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کرے گا کہ خشکی اس کی بجهت طول زمانہ اختباں کے ہے ایسے روپات میں جو مانع خروج براز نہیں اور عفراء جس کی لذع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہے نہیں ہے اگر طول اختباں بھی نہ ہو اور نہ علامات رطوبت کے امعا میں پائے جائیں پھر سبب ایسے براز خشک کا کرنا کسی فضلہ کا جو صدیدی ہو اور لذع اس میں زیادہ ہو جانب کبد سے جو امعا متصل ہیں تصور کیا جائے گا اور اس کے خروج میں مہلت اور دریز ہو گی بجهت لذع اس فضلہ کے مگر انی دریز جس میں یہ براز خشک رطوبت سے مل جائے کبھی استدال لون لون براز سے کیا جاتا ہے لون طبعی براز کا ناری ہے جس کی ناریت خفیف ہو اگر اس رنگ میں شدت ہو کثرت مرار پر دلالت کرے گا اور اگر ناریت میں نقصان ہو نیم خامی اور عدم نسخ پر دلالت ہو گی اور اگر سفید ہو بیشتر سفیدی بجهت سدہ کے ہوتی ہے جو مجری مرار میں پڑے اس وقت یہ قان پر دلالت کرتا ہے اور اگر سفیدی کے ہمراہ قبح ہو کہ اس میں بومہ کی آئے یہ بیاض دلالت دیلہ کے شگفتہ ہونے پر کرے گا اکثر اوقات صحیح آدمی آسودہ حال جو تارک ریاضت کا ہو صدیدی براز دفع کرتا ہے اس کے ذریعہ سے اس کے بدن کا تنقیہ اور اچھی طرح کا استفراغ ہو جاتا ہے اور اس کے بدن کا ترہ مل اور سستی جو بجهت ترک ریاضت کے زائل ہو جاتی ہے جیسا ہم بحث بول میں بیان کر چکے ہیں یہ

بھی جاننا ضرور ہے کہ با فرات ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منتہا نے مرض میں نسخ پر دلالت کرتا ہے اور اکثر زبوں حالی پر سیاہ براز کی دلالت مش سیاہ بول کے ہے کہ احتراق شدید یا نسخ مرض سوداوی یا استعمال کسی سیاہ رنگ کی چیز پر یا پینے پر ایسی شراب کے جو استفراغ سودے کا کرے دلالت کرتا ہے اور پہلی دلالت اس کی جو احتراق شدید پر ہے ردی ہے اور جو براز سودائے خاص سے پیدا ہو فقط اس کے لون سے استدال کافی نہیں ہے بلکہ اس کی ترشی اور غصیت اور زمین کا جوش کھانا بھی دیکھا جاتا ہے اور یہ اوصاف ردی ہیں براز میں ہوں یا نہ میں اس براز کے خواص

میں سے یہ ہے کہ اس میں چمک ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ خض خاطر سودا وی کا نکنا اکثر قاتل ہوتا ہے یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہے سیاہ کیوس کا نکنا اکثر نافع ہے اس لئے کہ نکنا سودائے اصلی کا نایت اختراق بدن اور فنائے رطوبت پر دلالت کرتا ہے بزرگ کا بر از اٹھنا یعنی فرد ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح پر ہے کبھی استدال بینات بر از سے بھی ہوتا ہے اسی طرح پر کہ بستہ اور سمنا ہوا ہے یا پھولہ ہوا پھولہ ہوا مثل گور کے رنگ پر دلالت کرتا ہے کبھی استدال وقت بر از سے بھی کیا جاتا ہے پس بر از اگر جلد اور وقت عادت سے پیشتر خارج ہو دلیل روی ہے کثرت مرار یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے اور اگر دیر میں خارج ہو ضعف ہاضمہ اور برودت امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہے آواز کا پیدا ہونا ریاح ناٹھ پر دلیل ہے بڑے بڑے اور طرح طرح کے رنگ بر از کے روی ہیں ان کا ذکر ابواب جزوی میں کیا جائے گا افضل بر از کی وہی قسم ہے کہ بستہ ہو اور اجزا اس کے ہر رنگ ہوں اور مانیت کا پوست کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو شخن اور قوام اس کا مثل شہد کے ہو اور آسانی دفع ہولڈن اور خراش پیدا نہ کرے اور رنگ اس کا مائل بہ زردی اور بدبو مطلق نہیں اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بوئے ہو اور اس کے نکتے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرنے وقت ہوتی ہے پیدا ہوانہ اس کے ساتھ قرقرہ اور نہ اس میں زبدیت ہو اور وقت عادت پر برآمد ہو مقدار اس کی ماکول سے نسبت معندل رکھیں۔

بھی جانا ضرور ہے کہ استوانے بر از ہر طرح کا اچھا نہیں اور نہ ہر طرح کی ملاست اچھی ہے اس لیے کہ یہ دونوں کبھی بسبب نضح کامل کے پیدا ہوتے ہیں جس سے ہر جزو بر از کا ہر رنگ اور مثالاً بہ ہو جاتا ہے اور کبھی بوجہ احراق اور ذوبان

کے یہ دونوں پیدا ہوتے ہیں اس وقت بدترین علامات سے خیال کیے جاتے ہیں یہ

بھی جانا ضرور ہے کہ بر از معندل القوام جو مائل بر قت ہو وہی محمود ہوتا ہے جس کے خروج کے ہمراہ قرقرہ اور ریاح نہ ہوں اور نہ رک رک کر تھوڑا توڑا

نکلوں نہ جائز ہے کہ اس کا نکلنار قیق ہو کر بجهت آمیزش صدید کے جو طبیعت پر گراں خاطر تھا ہو گا اور وہی صدید اس کو امعا میں بستگی سے منع کرتا تھا کبھی اور طرح کی بھی علامتیں عروق وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہیں مگر ان میں بحث کرنی مباحثہ جزوی سے منابع رکھتی ہے اسی طرح بحث امراض جزوی شرح مزید احکام بول و برآزو غیرہ کی کی جائے گی دوسرا فن کتاب اول کافی طب میں تمام ہوا اس میں اٹھانوے فصلیں تحسیں فن تیسرا حفظ صحت کا بیان اور اس میں ایک فصل اور پانچ تعلیمیں ہیں

فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت کے بیان میں

علم طب کا بقسمت اولی دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہے جزو نظری اور جزو عملی اور دونوں قسمیں علمی اور نظری ہیں یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونوں سے متعلق ہے لیکن مخصوص باسم نظری وہی قسم ہے جس میں افادہ علم آراء یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہے اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہیں اور علم کسی عمل کا اس میں نہیں بیان ہوتا ہے جیسے وہ علم طب کا جس میں بیان مزاج اور اخلاق اور قوی اور اقسام امراض اور اعراض اور اسباب کا کیا جاتا ہے مخصوص باسم عملی وہ جزو ہے جس میں افادہ علم کیفیت عمل اور مدد پر کا ہوتا ہے جیسے وہ جزو جس میں تعلیم اس بات کی ہوتی ہے کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہئے اور معالجہ ایک بدن کا جس میں ایسا ایک مرض ہے کس طرح کیا جائے یہ گمان کبھی نہ کرنا چاہئے کہ جزو عملی سے بھی مراد ہے کہ اس میں مباشرت اور عمل درکار ہو بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہے جس میں تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کی جاتی ہے شاید ہم نے اس کو اول کتاب میں بخوبی بیان کیا فن اول اور ثانی میں قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراہت پاچکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقی ماندہ چیزیں قسم عملی کی اسی طب سے پہنچ کلی صرف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جزو عملی طب کی دو قسمیں ہیں ایک قسم میں علم مدد پر ابدان صحیح کا ذکر ہے کہ ان کی حفظ صحت کیونکر کی جائے اور کیسی مدد پر سے صحت بحال خود باقی

رہتی ہے اور اس کا نام علم حفظ صحت ہے دوسری قسم میں علم مدیر بدن مریض کا ذکر ہے کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لا جاتا ہے اور اس کا علم علاج نام ہے ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہیں اور پہلے اس میں مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہرگاہ منباء اول ہمارے ابدان کے تکون اور پیدائش کی دو چیزیں ہیں ایک منی مرد کی اور صحیح اس کی نسبت یہ رائے ہے کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہے جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچویں فن اول میں بیان ہو چکا و دوسری شے منی عورت کی ہے اور خون حیض اور صحیح رائے اس کی نسبت یہ ہے کہ قائم مقام جزو مادہ کی ہے یہ دونوں جو ہر اس بات میں شریک ہیں کہ ہر ایک ان میں کا جو ہر سیال اور رطب ہے اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور امور میں مختلف ہیں اور مانیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت میں زیادہ ہے اور ناریت اور ہوانیت مرد کی منی میں غالب ہے بایں لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونوں چیزوں کا رطوبت کے ساتھ ہو اگرچہ ارضیت اور ناریت بھی مادہ تکون میں موجود تھیں اور ارضیت میں جو صابات تھیں اور ناریت میں جو قوت اضاج تھی ان دونوں نے ایک دوسرے کی اعانت کر کے نطفہ منعقد میں سخنی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سخنی اور بستگی اس وجہ تک نہیں پہنچتی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشه وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہیں کہ اس میں سے کوئی شفعت اور انفعال حرکت یومی اور لیلی سے متحمل نہیں ہوتی یا اسی چیز متحمل ہوتی ہے جو محسوس نہیں ہوتی پس یہ چیزیں آفات عارضہ سے جو بوجہ تخلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہے حفاظت اور امان میں رہتی ہیں اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہیں ہے اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات میں بتا رہتے ہیں اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے۔ **پہلی آفت** اس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور تخلیل بترنج اور رفتہ رفتہ ہوتی ہے **دوسری آفت** تھفن اس رطوبت کا اور اس میں فساد عارض ہونا اور

اس رطوبت کا تغیر ہو جانا اس طرح پر کہ صلاحیت امدادیات کی باقی نہ رہے اور یہ تغیر مخالف تغیر اول کے ہے اگر چنانچہ اس کا بھی خشکی کی طرف ہوتا ہے اس طرح پر کہ پہلے رطوبت فاسد ہو جاتی ہے اور اس کی بیانیت مخالف اس بیان کے ہو جاتی ہے جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی نر کھے پھر آخر کار میں بجهت تعفن کے متحمل ہوتی ہے اس لئے کہ تعفونت کا قاعده ہے کہ پہلے رطوبت کو فاسد کرتی ہے بعد اس کے متحمل کرتی ہے اور ایک شے خشک خاستری کو بعد تحلل کے چھوڑ دیتی ہے یہ دونوں آفتین ان آفات سے خارج ہیں جو اور اسباب سے لاحق ہوتی ہیں جیسے بروڈت زائد کہ اس رطوبت کا انجماد کر دے یا اور اقسام زہر کے یا انواع تفرقی اتصال جو مہلک ہیں خواہ اور تمام امراض یہ دونوں قسم آفات کی جو ابھی مذکور ہوئیں ہماری اس بحث کلی سے مخصوص ہیں اور لائق اسی کے ہیں کہ ہم ان دونوں کا اعتبار حفظ صحت میں کریں اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونوں سے ہوتا ہے اسباب خارجی جیسے ہوا جو تحلیل اور تعفن پیدا کرتی ہے اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن میں ہے اور ہمارے رطوبات کی تخلیل کیا کرتی ہے اور حرارت غریزی جو ہمارے بدن میں غذاوں وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ حرارت ہماری رطوبات کو متغیر کرتی ہے یہ سب اسباب اس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تجویز پر متعین ہیں بلکہ اول اشکام ہمارا اور اول ہماری رسائی اور قدرت انعام کے کرنے پر بہت سی خشکی عارض ہونے کے ذریعے ہے ہوتی ہے بعد اس کے جناف مفتر رہتا ہے تا یکہ تمام ہو جاتا ہے اور فائدے رطوبت اصلی یکسر ہو جاتی ہے جس سے تعبیر بلطفہ موت کرتے ہیں اور یہ جناف اور خشکی جو ہم کو عارض ہوا کرتی ہے ایک امر ضروری ہمارے واسطے ایسا ہے کہ اس کے ہونے میں کوئی چارہ نہیں ہے اس لیے کہ ہم اول خلقت میں نہایت رطوبت پر ہوتے ہیں اور ہماری حرارت ضرور اس رطوبت پر غالب ہوتی ہے اگر غالب نہ ہوتی تو اس رطوبت میں بند ہو کر حرارت میں اختناق پیدا

ہوتا ہے اور جبکہ ہماری حرارت اس رطوبت پر ہمیشہ غالب ہے کچھ انہ کچھ اپنا فعل ہمیشہ ضرور کرتی ہے یعنی اس رطوبت میں ہمیشہ کسی قدر خشکی پیدا کیا کرتی ہے اثر اولی جو اس حرارت کی تجھیف کا ظاہر ہوتا ہے یہی ہے کہ ہم کیفیت اعتدال کو سن معتدل میں پہنچیں اور جب ہمارے بدن حد معتدل کو جو بنظر نہیں ہونے رطوبت کے حاصل ہوتا ہے پہنچیں اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تجھیف بقدر تجھیف اول کے نہ ہوتی ہو بلکہ اس سے قوی تر ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ کم ہے اور حرارت زیادہ پس مادہ قابلیت خشک ہونے کی رکھے گا اور رفتہ رفتہ تجھیف مرتبہ اعتدال سے بالضرور بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ رطوبت فنا ہو جائے پس حرارت غریزی بالعرض اپنے آپ کو بچاوایتی ہے اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہے اس لئے کہ بالا صالت اپنے مادے کو یعنی رطوبت غریزی کو فنا کرتی ہے جیسے چراغ کا پنے آپ کو خود ہی بچاوایتا ہے جب اپنے مادے کو یعنی رطوبت روغن کو فنا کروے اور جس قدر تنحیف بڑھتی جاتی ہے حرارت میں نقصان پیدا ہوتا جاتا ہے پس ہمیشہ عجز حرارت کا مستمر رہتا ہے تا یہکہ بد رجہ غایت پہنچتا ہے اور عجز بدل جانے رطوبت کا طرف بدل ماتخلل کے بڑھتا جاتا ہے یعنی بجهت نقصان حرارت کے ہمیشہ جو غذا ماتخلل ہو کر جزو بدن ہوتی ہے اس میں کمی ہوتی جاتی ہے جب ہم سن نمو سے تجاوز کرتے ہیں باین لحاظ تجھیف کی زیادتی دو وہیوں سے ہوتی ہے ایک تو مادہ اصلی یعنی رطوبت غریزی میں لاحق ہونا نقصان کا جس کی جہت سے بدل ماتخلل کا گھٹتا جاتا ہے **دوسرے** رطوبت غریزی میں فی نفس بجهت تخلیل حرارت کے کمی ہوتی جاتی ہے اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ پیوست کو جو ہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہے اور کمی رطوبت غریزی میں جو بمزلمہ مادہ یا روغن چراغ کے پیدا ہوتی جاتی ہے اس لئے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتیں ہیں پانی اور روغن کے باقی رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہے اور پانی کی جہت سے بچھ جاتا ہے جیسے گا اس وغیرہ کی روشنی میں دیکھا جاتا

ہے **مترجم** کہتا ہے اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہیں ہے جس کی وجہ سے اجزاء روئی وغیرہ کے جس سے فتیلہ چراغ بنایا جاتا ہے متصل ہوتے ہیں اور جس کے نفا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہو جاتا ہے جیسا کہ حیات کے بحث وقق میں اس کی تفصیل آتی ہے کہ اس کو شیخ نے اس مقام پر تیسری رطوبت فرض کیا ہے بلکہ یہاں پانی سے وہ پانی مراد ہے جو گلاں وغیرہ میں بھرا ہوتا ہے اور تین اس کے اوپر رہتا ہے جیسے آٹلی وغیرہ نے بھی تصریح کی ہے **متمن** اسی طرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہے اور احتقان اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے اور رطوبت غریبی کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہے جیسے رطوبت مانی چراغ کی بڑھ جائے پس اگر فتیلہ پانی سے تر ہو جو بے کیفیتی اور برائی اشتعال چراغ میں پیدا ہوتی ہے کہ کبھی روشنی دیتا ہے اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہے اور حرارت ناری اس رطوبت مانی کو مختلف صورتوں سے جدا کرتی ہے ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بنت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے کہ اس وقت بجہت عروض سوء ہضم اور تختہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے پہنچتا ہے تا ایکہ طبیعت تصرف کامل کر کے نہ اس رطوبت کا کسی قسم کے استقرار سے کر دے آخر کار جب یہ تجھیف تمام ہوتی ہے اور رطوبت اصلی نہ ہو جاتا ہے اس وقت موت طبعی واقع ہوتی ہے اور بدن ہمارا جب تک باقی رہتا ہے اس کے بقا کا سبب یہ نہیں ہے کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدائے خلقت سے ہے اور اولی ہے اس نے مقابلہ حرارت عالم کا ہوا اور آفتاً سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اس کی طبیعت میں ہے کیا ہے اور مقابلہ اس چیز کا جو اپنی حرکات میں اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہے بھی کیا ہے اس لیے کہ یہ طبیعت اس مقابلہ میں بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدلتیلیں اس رطوبت کا جو بذریعہ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہے اس نے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہے پھر ہم نے بیان کیا ہے کہ غذا

میں قوت تصرف کرتی ہے اور اس کا استعمال ایک حد متعین تک کرتی ہے نہ ہمیشہ اور صناعت حفاظت کی ایسی نہیں ہے کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہے کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب نوع انسان کے علی الاطلاق ہے پہنچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزوں کی ضامن ہے رطوبت میں غفوٰت نہ آنے دے اور رطوبت کی حمایت ایسی کرے کہ اس میں تخلل جلد نہ آنے پائے ہاں رطوبت کی قوت میں یہ بات ہے کہ اس مدت تک باقی رہے جس کو بحسب اپنے مزاج اولیٰ کے یہ رطوبت مقتضی ہے اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے میں اس مدت تک بتدا ہر صائب پوری ہو سکتی ہے وہ بتدا ہے کہ استبدال بدلتا تخلیل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بخت تجھیف پیدا کرنے والے ہیں ان کا غلبہ نہ ہونے پائے نہ یہ کہ اسباب تجھیف کے مطلق پیدا نہ ہونے پائیں اور ایسی بتدا کی جائے جو تو لید غفوٰت سے بچا کر ضامن اور حرارت بدن کی غلبہ حرارت غریبہ سے خارج آؤ اور داخلہ کرے اس واسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی میں برادر نہیں ہیں بلکہ اسباب میں ابدان مختلف ہیں پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد متعین ہے کہ اسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اس خشکی اور جناف کا کر سکتا ہے جو خشکی بنظر مقتضائے مزاج اور حرارت غریبی اور رطوبت غریبی اس بدن کی واجب ہے اور اس حد سے بڑھ کر مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن کبھی اس حد سے بیشتر اور اس زمانہ سے پہلے بسبب قوع ایسے اسباب کے جو معین تجھیف ہوں یا بوجہ دیگر مہلک ہوں بعض ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہو جاتی ہے یعنی وہ حد متعین وقت معین طبعی سے پہلے آ جاتی ہے اور بہت سے آدمی کہتے ہیں کہ جل طبعی یہی ہے گو قبل از وقت طبعی بجهت فناۓ حرارت غریبی کے پیدا ہو جائے اسباب خارجی سے اور جل عرضی اور غیر طبعی دوسرے قسم کی ہے پس صناعت حفاظت کی وہی ہے جو بدن انسان کو بتدرستی اسی حد متعین تک اور اس سن تک جس کا جل طبعی نام ہے پہنچا دے اور جو چیزیں مناسب

اس جسم کی صحت کے ہیں ان کی محافظت کرے اس محافظت کی ضامن اور مدد و ردو
قوتیں ہیں کہ طبیعت ان کی خادم تصور کی جاتی ہے ایک طبیعت ہے اور یقوت غاذیہ
ہے کہ بدن میں بدل ماتخلل اور اس جو ہر سے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف
ہے بنانا کرجھوڑتی جاتی ہے دوسری قوت حیوانی ہے اور یقوت نابھہ ہے یعنی شرامیں
کی حرکت دینے والی واسطے ترویج قلب کے تا کہ جھوڑے بدل ماتخلل کو روح سے
جس کا جو ہر ہوائی اور ناری ہے اور چونکہ غذا شبیہ معتقدی کے با فعل نہیں ہوتی اس
واسطے ایک قوت مغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو با فعل مشابہ معتقدی یعنی اس عضو کے جس کی
یہ غذا بننے گی کر دے بلکہ اس غذا کو غذا نے با فعل بنادے اور درحقیقت اس فعل کے
تمام ہونے کے واسطے بہت سے آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ ان کے ذریعہ سے
جدب اور امساک اور ہضم تمام ہوتا ہے پس ہم کہتے ہیں کہ منتها کار صناعت حفظ
صحت کا درستی اور تعمیل ان اسباب عامہ لازمہ کی ہے جن کا ذکر اور پر ہو چکا ہے اور
اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزوں کی تعمیل میں ہوتا ہے اول اصلاح مزاج
دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرا تعمیل فضول چوتھے حفظ ترکیب پانچوں
اصلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتوں تعمیل حرکات بدندی و نفسانی انہیں ساتوں کے
بعض اقسام میں نوم و یقظہ بھی داخل ہے یہ بات اور معلوم ہو چکی ہے کہ ہر اعتدال کی
ایک حد خاص مقرر نہیں ہے اور نہ واسطے ہر صحت کے ایک ہی حد معین ہے اور نہ یہ بات
ہے کہ ہر واحد مزاج کا اس بات میں داخل ہے کہ اس کے واسطے صحت کسی طرح کی یا
اعتدال کسی قسم کا علی الاطلاق ثابت کیا جائے بلکہ ایک امر درمیانی دو امور کے پایا
جاتا ہے یعنی بعض امزاجہ پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اس پر غالباً صحت یا اعتدال کا
اطلاق کیا جاتا ہے اور بعض مزاج تحت میں اس حکم کے داخل نہیں ہیں پس یا تو وہ لائق
صدق نقیض اس قضیہ مطلقہ عامہ موجودہ کلیہ کے ہے یعنی وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر
معتدل رہتا ہے پس سالبہ جزئیہ و ائمہ کا مصدق ہے جس کو موجودہ معدودات الحمول لازم

ہے اس لیے کہ موضوع امر و جودی ہے یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم صادق آتی ہے اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہے پس چاہیے کہ شروع کریں ہم پہلے تدبیر اس مولود کی جس کا مزاج نہایت درجہ معتدل ہے **تعلیم پہلی فن** تیسرا تدبیر مولود کے بیان میں جس وقت سے وہ پیدا ہوتا ہے تاؤ فتیکہ کھڑے ہونے کی طاقت آئے تدبیر ان حاملہ عورتوں کی جو قریب بولادت ہوں مباحث امراض جزئی میں بیان ہو گی اور اڑکا معتدل المزاج جس وقت پیدا ہو اس کی تدبیر بحسب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کی ناف کاٹیں چار انگلیوں سے زیادہ چھوڑ کر اور کائٹنے کے مقام کو ایک پا کیزہ ڈورے سے باندھیں جو باریک بنا ہوا ہواون وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہنچائے اور اسی مقام پر کپڑا ایک روغن زیتون میں ڈبو کر کھیں ناف کے تراثنے میں میری یہ تجویز ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور اتروت اور زیرہ اور اشته اور مریہ سب چیزیں ہم وزن پیس کر اس کی ناف پر چھڑ کیں اور بہت جلد اس کے بدن کی تمیلخ کریں یعنی پانی میں نمک پسا ہوا گھول کر اس کے بدن کو ڈھونیں تاکہ جلد اس کی سخت اور قوی ہو جائے بہت اچھا نمک وہ ہے جس میں کسی قدر شادنخ اور قسط اور سماق اور جائیں اور سفر ملا ہوا اور ناک اور منہ کی تلخ نہ کریں ہم نے اس کے بدن کو سخت کرنا اس واسطے تجویز کیا ہے کہ ابتدائے ولادت میں اڑکا ہر ایک چیز سے جو اس کے بدن سے ملتی ہے اذیت پاتا ہے خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اس لیے کہ جلد اس کی رقیق اور گرم ہوتی ہے پس ہر ایک چیز بہبیت اس کے بدن کے سرداور سخت اور نشش ہے اگر ضرورت ہو تو مکر تمیلخ کریں گے اور ضرورت یہ ہے کہ اس کے بدن میں میل اور رطوبت زیادہ ہو بعد تمیلخ کے نیم گرم پانی سے اس کو نہلا کیں اور اس کے دونوں ننھے ہمیشہ ان انگلیوں سے جس کے ناخن ترش ہوئے ہوں پاک کرتے رہیں اور آنکھوں میں روغن زیتون پکائیں اور اس کے مقام برآز کو انگشت خضر سے دبا کیں تا اینکہ کھل جائے اور ہر قسم کی برودت

سے اس کی حفاظت کریں جب اس کی ناف گر جائے یہا کثر بعد تین چاروں کے واقع ہوتا ہے مذہبی صائب یہ ہے کہ اس پر خاکستر صدف یا خاکستر عقوب یعنی پے پاشنے گو سالہ یا خاکستر قائمی اس میں سے جس کو چاہیں شراب میں ملا کر چھپڑ کیں اور جس وقت ہم چاہیں کہ اس کے دست بند اور پاند کو گھوارے میں باندھیں پس ضرور ہے کہ قابلہ شروع کرے کہ اس کے اعضاء کو بزمی دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہے چوڑا ہو جائے اور جسے باریک ہونا ہے باریک ہو جائے اور ہر عضوا پنی عمدہ شکل پر آ جائے یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئیں کہ قابلہ انگلی کے سروں سے اس کو چھوئے اور زرم نرم دبائے اور چند روز متوتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے اور دونوں آنکھیں مولوو کی پارچہ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہیں اور اس کے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کلبہ سانی ہو بعد اس کے دونوں باتھنہا لچہ وغیرہ پر پھیلایا کر دوں کلائیوں کو دونوں زانوں سے ملا دے اور عمما مہ سر میں باندھے یا ٹوپی قبہ دار اڑھادے اور ایسے مکان میں جس کی ہو امعتدل ہو سائے اور وہ مکان سرد نہ ہونے پائے اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ مکان سایہ دار اور خوب تاریک ہو کہ اس میں کسی قسم کی شعاع کا گزرنا ہو اور اس کا سر فرش خواب میں تمام بدن سے اوچار ہے اور اس کی گردن یا اطراف اور پشت کسی طرف بچھونے پر جھکنے نہ پائیں ایسے کہ تر چھے ہو جائیں اور معتدل پانی سے فصل گرما میں اور مائل حرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہ ہو جاڑوں میں اس کو نہلا کیں عمدہ وقت اس کے نہانے کا یہی ہے کہ جب دیر تک سوکر اٹھے اور ایک دن میں دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہے جس قدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو اور مناسب ہے کہ پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جائے اگر فصل گرمی کی ہو اور جاڑوں میں اعتدال حرارت پانی کا ملحوظہ ہے اور اسی قدر نہلا کیں کہ بدن اس کا گرم اور سرخ ہو جائے خصوصاً جاڑوں میں بعد اس کے جام سے اس کو باہر نکالیں اور اس کا بخوبی لاحاظ رکھیں کہ پانی اس کے کان کے پردے تک نہ پہنچنے پائے اور بر وقت نہلانے

کے واجب ہے کہ مولود کو اس طرح پر لین کہ اس کا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائیں کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بھل لپٹا ہو اور پشت اس کی اوپر کی جانب ہوتا کہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اس کے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے اور اس بات میں کوشش کی جائے کہ بر وقت نہلانے کے اس کی دونوں ہتھیلیاں پشت سے اور دونوں قد مسر سے بزیمی و آسانی ملائیں بعد اس کے زم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کر لیں مگر پاک کرنے میں بھی زمی کا لاحاظہ ہے پھر اس کو پیٹ کے بھل لٹائیں اس کے بعد پیٹ کے بھل اور ہمیشہ بر وقت چٹ اور پٹ لٹانے کے بدن پونچتے جائیں اور بدن کو دباتے جائیں بعد اس کے اعضا کی شکل درست کرتے جائیں اور اس کے بعد الٹ دیں اور ایک کپڑے سے باندھیں اور اس کی ناف میں روغن زیتون شیریں پکائیں کوہ آنکھ اور طبقات جسم کو اور ہر عضو کو چڑک وغیرہ سے ڈھوڈھتا ہے **فصل دوسری رضاء اور نقل کے بیان میں** لڑکے کو دودھ پلانا اور اس کو غذا دینے کی کیفیت یہ ہے کہ جب تک ممکن ہوڑ کے کو اس کی ماں کا دودھ پلاجیں اس لئے کہ ماں کا دودھ لڑکے کی اس غذائے بہت مناسب ہے جو قبل ولادت کے رحم میں اس کو پہنچتی تھی یعنی خون حیض کا کہ وہی خون دودھ کی طرف مستحیل ہو اور لڑکا اس کے هضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے اور اس سے مالوف ہے تا یکہ تجربہ یقینی ثابت ہوا ہے کہ لڑکے کے منہ میں اس کی ماں کا سرپستان دے دینا بہت مفید ہے کہ جو چیز اس کو اذیت دے رہی ہو فتح ہو جاتی ہے اور دن بھر میں دو یا تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے اور ابتدائے ولادت میں بکثرت ارضاع مختلف عورتوں سے نہ کرائیں اگرچہ بات اچھی ہے کہ لڑکا اپنی ماں کا دودھ پہلے نہ پیے جب تک کہ اس کا دودھ معتدل نہ ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے جھوڑ اشہد چٹائیں بعد اس کے دودھ پلاجیں یہ بھی ضرور ہے جس عورت کا دودھ لڑکا پیے صحیح کے وقت دو یا تین مرتبہ اسے دودھ ڈالیں بعد اس کے سرپستان لڑکے کے منہ میں دیں خصوصاً اگر دودھ میں کوئی عیب ہو اور جو دودھ

خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہے کہ اسے نہ پلانیں جس وقت کہ نہار منہ ہو اور باہمہ واجب ہے کلڑ کے واسطے دو چیزوں کا اکٹرام کریں جو نافع ہیں اور اس کے مزاج کو تقویت دیتی ہیں ایک تو لڑ کے کو آہستہ آہستہ ہلانا اور دوسرے ہلاتے وقت کچھ گانا بر طبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکوں کے بہلانے کے واسطے مخصوص ہے لیکن ہلانا اور گانا اسی قدر ہو کہ جس کے لڑ کے کو قابلیت ہو اور اس کی واقفیت آمدگی ریاضت اور موسیقی پر رفتہ رفتہ بڑھے ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمدگی بڑھتی ہے اگر ماں کے دودھ پلانے سے کوئی مانع پیدا ہو مثلاً وہ ضعیف ہو یا دودھ میں فساد ہو یا مائل باحتراق ہو مناسب ہے کہ اس کے واسطے مرغعہ یعنی دودھ پلانے والی کی تالش کریں مگر مرغعہ ان شرائط کے ساتھ ہو جن کا ہم آگے ذکر کریں گے بعض شروط بنظر سن و سال مرغعہ کے ہیں اور بعض بنظر سخنہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر بیت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودھ کے اور بعض بنظر اس امر کے کہ یہ دودھ کتنے دنوں کا ہے اور بعض شروط بنظر جنس مولود مرغعہ کے پس اور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہیں جس وقت سب شروط کسی مرغعہ میں پائے جائیں ضرور ہے کہ اس کی غذا کا اچھا اہتمام کیا جائے یعنی گیہوں اور زندوں اور یونی رومی گیہوں اور گوشت حملان یعنی گوپنڈ یکساں سے مقرر کیا جائے یا گوشت جدا یعنی بھیڑ اور وہ چھلی جس کے گوشت میں بوئے بد اور بختی نہ ہو اور کاہو بھی اس کے واسطے اچھی غذا ہے اور فوا کہ سے سیب اور بیر اور انار شیریں اور انگور اور انجیر اور بادام اور بندق اس کو کھلانا چاہیے بدترین بقول واسطے دائی کے جرجیر یعنی لٹ جیرہ اور رائی اور جنگلی تلسمی کہ یہ چیزیں دودھ کو بگاڑ دیتی ہیں اور پودینہ میں بھی کسی قدر قوت ہے کہ دودھ کو بعجه تجھیف کے خراب کر دیتا ہے شروط مرغعہ کے یہ ہیں سن میں چکپیں سے تمیں برس تک ہو اس واسطے کہ یہی سن ثباب اور سن صحبت اور کمال کا ہے سینہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہے کہ خوش رنگ اور قوی گردان کشاوہ سینہ اور عضل چوڑے اور

گوشت سخت اور لاغری اور فربہ ہی میں متوسط اور بدن میں گوشت زیادہ اور چربی کم ہو اخلاق کی شرط یہ ہے کہ پسندیدہ اور اچھے ہوں آثار نفسانی جو برے مثل غضب اور غم اور جبن کے ان کا اثر اس پر دیر میں ہو علی ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بری ہوا س لیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں پیشتر اس کی تاثیر بذریعہ دودھ کے لڑکے میں پہنچتی ہے اسی واسطے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجنون عورت سے دودھ پلوانے کو منع فرمایا ہے ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے علاوه بد خلق ہو جانے لڑکے کے سمجھ میں آتی ہے کہ مجنون عورت کو بےاتفاقی لڑکے کی پروردش میں اور کمی اس کی مدارات میں ہوتی ہے اس سے وہ بخوبی تناور نہیں ہوتا ہے جیسا کہ پستان میں یہ شرط ہے کہ دونوں سینے ہوئے اور بڑے بڑے ہونے کے لئے نہ ہوں اور یہ بھی اچھا نہیں ہے کہ بہت بڑے ہوں بخوبی اور زرمی میں معتمد ہونا بہت ضرور ہے دودھ کی شرط یہ ہے کہ قوام اور مقدار اس کی معتمد نہ ہو اور رنگ مائل سفیدی تیرہ اور سبز اور زرد اور سرخ نہ ہو خوببوا چھپی ہو اور اس میں بوجے ترش اور عفص نہ آئے مزہ شیر میں ہوا و ترشی اور نمکینی اور لختی نہ ہو اور مقدار میں بہت ہوا و راجزا اس کے متشابہ ہوں پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہ ہو ورنہ اس کے اجزا رقت اور غلطت میں مختلف ہوں اور کف اس پر بہت سانہ آئے کبھی اس کے قوام کا تجربہ بنائیں پکا کر کیا جاتا ہے اگر بے جائے رقیق ہے اور اگر ناخن کی طرف جھلتا ہو اٹھر جائے وہ غلیظ ہے اسی طرح شیشہ میں بھر کر تجزیہ کرتے ہیں اس میں کسی قدر مرتعی بول ڈال کر انگلی سے ہلاتے ہیں کہ اس ذریعہ سے مقدار اس کی جنبیت اور مانیت کی دریافت ہوتی ہے اس لئے کہ اچھا دودھ وہی ہے جس میں جنبیت اور مانیت برادر اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے جس میں یہ اوصاف نہ ہوں اس وقت پلانے کی مدد پر اعلان مرضعہ سے اس دودھ کی اصلاح کریں گے پلانے کی مدد مصلح یہ ہے کہ غلیظ دودھ جو کریہ الراجح ہوا کو دودھ کر ہوا

میں رکھ دیں کہ رقیق ہو جائے اور بیوئے بد نکل جائے اور جس میں حرارت زیادہ ہو اس کو نہار منہ پانا مطلقاً جائز نہیں ہے اور علاج مرتفعہ کا یہ ہے کہ اگر اس کا دودھ گاڑھا ہو سمجھیں بزوری جوشاندہ ملطفات کے ساتھ مثل فونج اور زوفا اور حاشا اور صخر جبلی وغیرہ کے پلاٹی جائے اور خوش اس کی ماہی طریخ (طریخ اس مچھلی کو کہتے ہیں جو ایک بالشت کی ہوتی ہے اور بھیگ ملاطہ سے شکار کر کے اور شہروں میں خشک کر کے بھیجی جاتی ہے۔) وغیرہ سے مقرر کی جائے اور کسی قدر مولی بھی اس کی غذا میں داخل رہے اور سمجھیں میں گرم پانی ملاردا یہ کوئے کرائیں اور معتدل ریاضت کا اسے خوگر کریں اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سمجھیں ہمراہ شراب رقیق کے پلاٹیں الگ الگ خواہ دونوں ملا کرو اگر دودھ اس کا رقیق ہوا چھپی غذا سے آسودہ حالی اس کی کی جائے اور ریاضت سے منع کریں اور جو چیزیں خون غلیظ پیدا کرتی ہیں غذا میں تجویز کی جائیں اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہ ہو شراب شیریں یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہیں اور زیادہ سونے کا خوگر کریں اور اگر دودھ اس کا رقیق اور کریہ الرائجہ ہو کھانا اس کا خوبصورت چیزوں سے جیسے دارچینی رعنفان قرنفل وغیرہ معطر کریں اور اگر دودھ کم ہو اس کے سبب کو سوچیں اور دریافت کریں کہ دودھ میں کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہے یا فقط پستان کے سوء مزاج سے دودھ میں کمی ہوتی ہے اور اس کی شناخت ان علامات سے ہو اور پتحریر ہو چکے ہو سکتی ہے اور ملمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہے اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اس کے پستان میں حرارت ہے یا مزاج میں آش جو اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کریں اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا سدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت ہو غذائے لطیف مائل بحرارت زیادہ کی جائے اور نیچے پستان کے سینکیاں لگائیں مگر بہت سخت نہ ہوں اور ایسی ہی صورت میں گاجر کے بیچ اور خود گاجر منفعت عظیم پیدا کرتی ہے اگر دودھ کی کمی غذائے مرتفعہ ہو تو اس کی غذا احریہ جو کہ جو اور سبوس گندم اور حبوب مناسبت سے تیار کرتے ہیں مقرر کریں اور واجب ہے کہ اس

کے حریرے اور غذا میں بخ رازیانہ اور تختم اس کا تختم ثبت اور کلوچی وغیرہ شریک کریں یہ بھی کہتے ہیں کہ پستان بز و میش یعنی بھیڑ اور ماغر یعنی بکری کا کھانا بجہت اس کے کہ اس میں دودھ رہتا ہے دودھ کے زیادہ کرنے میں نافع ہے اس لئے کہ اس میں مشاکلت اور مشابہت ہے دودھ سے اور بالغ صحت بھی اثر ہے تجربہ میں یہ آیا ہے کہ ایک درہم ارفعہ یعنی دیمک یا خراطین خشک کر کے آش جو میں چند روز متواتر کھلانے میں البتہ نہایت سودمند ہے اسی طرح سلف یعنی فشرہ نمکین مجھل کے سر کا سوئے کے پانی میں ملا کر پلاٹمیں نجملہ ان چیزوں کے جن سے دودھ میں افزائش ہوتی ہے یہ ہے کہ ایک او قیہ روغن گاؤں لے کر اس پر چھوڑی سی شراب خاص ڈال کر پلاٹمیں یا آروٹج شراب میں ملا کر صاف کر کے پلاٹمیں اور پستان پر ٹفل نار دین مع روغن زیتون و شیر ماڈہ خر سے ضماد کریں یا ایک او قیہ بھونا ہوا بیگن چھال کا اوتار کر شراب میں چھان کر پلاٹمیں یا سبوس گندم اور مولی شراب میں جوش دے کر پلاٹمیں ایک او قیہ دوایہ ہے ثبت تین او قیہ تختم حدقوتی یعنی گدہ پر نیا تختم گندنا ہر واحد ایک او قیہ اور رطبه یعنی حدقوتی بری اور حلہبہ یعنی میتھی ہر واحد دو او قیہ سب کو عصارہ رازیانہ اور شہد اور مسکہ میں ملا کر قدرے کھلانے میں اگر دودھ بجہت کثرت کے لیڈا اور تباہ ہو اور فاسد ہو جاتا ہے بجہت انتقام اور تکاشف کے غذا کم کرنے سے کم ہو جاتا ہے اور ایسی چیزوں کے کھانے سے جن میں غذائیت کم ہو اور سینے اور پستان پر زیرہ اور سر کہ پیس کر ضماد لگانے سے کم ہو جاتا ہے باطنی خر اور سر کہ یا مسور جو سر کہ میں ملائی جائے اور اس کا ضماد کیا جائے اور شور پانی بعد ضماد لگانے کے پیا جائے جب بھی دودھ کم ہو جائے گا اسی طرح پو دینہ کا بکثرت استعمال کرنا اور بکثرت ماش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہے جس دودھ میں بوئے بدآتی ہو شراب ریحانی کے پینے سے اور معطر غذاوں کے کھانے سے علاج کرنا چاہیے مرضع کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہے کہ تھوڑے دن اس کو وضع حمل سے گزرے ہوں مگر بہت کم بھی نہ ہوں بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گزرے ہوں اور اڑکا پیدا ہووا

ہونے لڑ کی اور پوری مدت طبعی یعنی نو مہینے پر لڑ کا پیدا ہوا ہو اور اس قاطع نہ ہوا ہو اور نہ اس عورت کو عادت اس قاطع کی ہو یہ بھی ضرور ہے کہ مرنسعد کو ریاضت معتدل کرائی جائے اور کیوں جیسے بننے والی غذا کھلانی جائے اور زمانہ رضاع میں اس کے ساتھ جماع نہ کیا جائے کہ اس سے خون جیسے میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور دودھ کی بوکم ہو جاتی ہے اور بگڑ جاتا ہے بلکہ اکثر پیٹ سے رہ جاتی ہے اس میں دونوں لڑکوں کا ضرر ہوتا ہے دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہے اور جنہیں کو پوری غذائیں ملتی ہے ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے خصوصاً پہلی مرتبہ واجب ہے کہ تھوڑا سا دودھ دو ہر پھینک دیں اور لپستان کے منہ کو دبا کر دودھ سے بھر کر لڑ کے منہ میں دینا چاہیے تاکہ پونے میں اس کو وقت ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری میں الٹ پنچ اور اپنے کام سے بیکار ہو جائیں اور ضعف پیدا ہو جائے اور یہ بھی لازم ہے کہ ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کریں کہ بہت نافع ہے اور شہد میں اگر تھوڑی تی شراب ملا دیں بہت بہتر ہے بہت سا دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہیں ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کر کے پلانیں پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جائے بیشتر تمدا و اونچہ اور کثرت ریاح اور بیاض بول عارض ہوتا ہے اگر یہ عوارض پیدا ہو جائیں پھر اس کو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت دیر تک بھوکار کھیں اور سلانے میں اہتمام کریں یہاں تک کہ ہضم ہو جائے اکثر اولیٰ ایام ولادت میں تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہئے اور انہیں دونوں میں سوائے ماں کے اگر کوئی مرنسعد دودھ پلانے بہتر ہو گا جیسا ہم اور پر کہہ چکے اسی طرح اگر داتی کے مزاج میں کوئی فساد برپا ہو یا کوئی مرض ایذا دہ خواہ اسہال کثیر یا احتہاس مواد عارض ہو تو مناسب یہ ہے کہ دوسرا سے دودھ پلوائیں جب تک اس کا مزاج درست ہو جائے اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرنسعد کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اس کے واسطے ایک کیفیت خاص اور قوت غالب ہو اس وقت بھی اس سے دودھ نہ پلوائیں اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سو جائے تو بہت زور

زور گھوارے کونہ ہلائیں کہ اس جہت سے معدے میں دودھ مل مل جاتا ہے بلکہ آہستہ آہستہ ہلانا چاہیے دودھ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہے اور مفید ہے مدت طبعی دودھ پلانے کی دو برس ہے اگر لڑکے کی خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ میں اس پر تشدید کرنا چاہیے پھر جب اس کے دانت نکلنے شروع ہوں غذائے قوی کی طرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جس کا چینا دشوار ہونہ دینی چاہیے سب سے پہلے یہی بہتر ہے کہ زرم کلکاروٹی کا مرنسعہ چبا کر لڑکے کو کھلانے بعد اس کے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ میں بھگوکر دینا چاہیے اور بعد اس کے تھوڑا سا پانی پلانا چاہیے اور اکثر اوقات پانی میں شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اس کے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی نہ ہونے پائے کہ اس کا معدہ مختلی ہو جائے پھر اگر لڑکے کو زحمت امتلاء طعام کی اور ننخ شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اس کو باز رکھیں بہتر نسبت غذا دینے لڑکے کے یہی ہے کہ پہلے تمرنے یعنی ماش وہن وغیرہ کی کر لیں اور نہ لایں اس کے بعد غذا دین جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ چھوٹ جائے بہتر ہے کہ اس کو اقتسم حریرہ اور سبک گوشت کا خوگر کریں اور دودھ چھوٹ ان لڑکے کا یکبارگی مناسب نہیں بلکہ آہستہ آہستہ چھوٹ ان چاہیے اور آٹے اور شکر کی لانی اور گول کھجوریں پکا کر چوسانا چاہیے اگر دودھ چھوٹ نے میں بہت محلے اور تنگی کرے اور کسی طرح نہ چھوڑے چاہیے کہ ایلوا اکور خرفہ ایک درہم پیس کر پستان پر طلا کریں دودھ چھوٹ جائے گا خلاصہ یہ کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسب مزاج کے بذریعہ تر طیب کرنا چاہیے اس لئے کہ ترطیب مناسب مزاج کے ہے اور تغذیہ اور نمو میں اس کی حاجت ہے اور یہ ریاضت معتدل ہے جس کے اعتدال میں زیادتی ہو لڑکوں کے واسطے درکار ہے اور یہ ریاضت گویا امر طبعی ان کے واسطے ہے اور طبیعت اس کی متقاضی ہے اس لئے کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہے جس وقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کر کے سن جی

تک پہنچیں اور سیدھے کھڑے ہو نے لگیں اور حرکت ان کے ہاتھ پاؤں میں پیدا ہو مناسب نہیں ہے کہ حرکت سخت درشت کا انہیں تخل کرایا جائے اور یہ بھی جائز نہیں ہے کہ چلتے پھرتے اور بیٹھنے کو تخل اس کو قبل ظاہر ہئے اس کی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدوں خواہش طبعی کے اسے نشت و برخاست کی تکلیف دی جائے گی اس کی پندلیوں اور پشت میں آفت پہنچ گی پس واجب یہ ہے کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر اپنے بدن کا زور ڈالے ایک لکڑا چڑے کا چکنا بچائیں اور اس پر اس کو پھسلنے دیں تاکہ زمین کی خشونت سے اس کی جلد کو رگڑنے پہنچے اور اس کے سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن میں گرتی یا چھبیتی یا کاٹ ڈالتی ہو ہتا دیں اور اونچی جگہ سے اس کو پھسلنے نہ دیں جب دانت اس کے پھوٹ کر برآمد ہوں مناسب ہے کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پائے ورنہ بوجہ چبانے کے جس مادے سے دانت پیدا ہوتے ہیں وہ بھی فنا ہو جائے گا اس وقت مناسب ہے کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی چربی اس مقام پر ملیں جو بوجہ اوپھر نے دانت کے پھول گیا ہو اس دو سے آسانی پھوٹ کر نکل آئے گا اور جب بخوبی دانت اوپھر آئے سر اور گردن میں لڑکے کے زیست مغول گرم پانی میں ملا کر ملیں اور ٹھوڑا سارو غنی زیست کا نوں میں پکائیں جب یہ دانت اس قدر لطافت دار ہو جائیں کہ ان سے کاٹ سکے اس وقت لڑکا اپنی انگلی کو منہ میں لے جا کر کاٹ لگاتا ہے اس وقت واجب ہے کہ ایک لکڑا ملٹیٹھی کا جوابھی خشک نہ ہوئی ہو اس کو دیا جائے کہ دانتوں سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہے اور آئندہ قروح اور اوجاع مسوز ہے کے واسطے سد باب کرتا ہے اسی طرح یہ بھی ضرور ہے کہ اس کے منہ میں شہد اور نمک کی ماش کریں تاکہ مسوز ہوں کا درد پیدا نہ ہو جائے پھر جس وقت یہ دانت مضبوط ہو جائیں اور تمام و ممال برآمد ہوں ٹھوڑا سارب السوس خواہ اصل السوس جو بہت سخت نہ ہو اس کے منہ میں رکھنا چاہیے اور گردن میں بوقت نکلنے دانتوں کے زیست شیریں خواہ اور کوئی میٹھا تیل مانا چاہیے اور جب بولنا شروع کرے ہمیشہ دانتوں کی

جزوں میں ماش کرنی چاہیے فصل تیسرا بیان میں معالجہ ان امراض کے جو لڑکوں کو عارض ہوتے ہیں

لڑکوں کے علاج میں مقدمہ یعنی حفظ صحت مر نمود کی ہے تا اینکہ اگر مطنوں ہو کہ مر نمود کے بدن میں امتلاعے خون ہے فصد یا جامت کرانی جائے اور اگر امتلاکی اور خلط کی معلوم ہو خاص اسی خلط کا استفراغ کرانا چاہیے یا حاجت جس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی بطرف سر کے یا اصلاح اعضاۓ تنفس کی یا تبدیل کسی اور سوء مزاج کی ہوائی چیزوں سے علاج کیا جائے جو مناسب اور موافق اسی سوء مزاج کے ہوں پھر اگر معالجہ اس کا بذریعہ اسہال کے ہو یا اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قئے کے کیا جائے یا خود بخود قئے ہو مگر وہی لڑکوں کے جو اکثر عارض ہوتے دن کوئی اور عورت دودھ پلانے اب ہم امراض جزوی لڑکوں میں بر وقت نکلنے ہیں بیان کرتے ہیں ازانج ملہ وہ اورام ہیں جو مسوز ہوں میں بر وقت نکلنے والتوں کے پیدا ہوتے ہیں اور لپتھن اوتار میں بر وقت نکلنے والتوں کے پیدا ہوتا ہے جس وقت یہ ورم خواہ تشخیص انجینیں اوتار میں بر وقت نکلنے والتوں کے پیدا ہوتا ہے کہ انگلی سے اس مقام کو دبائیں بہت زمی کے ساتھ اور جو رغنم دانت کے اگنے کے مقام میں مذکور ہو چکے ہیں ان کی ماش کریں اور شہد کو رغنم با بونہ خواہ ہمراہ علک ابطم کے ملیں اور سر پر نبول پانی کا جس میں با بونہ اور شبست جوش دیا گیا ہو کریں ازانج ملہ لڑکوں کو دست بر وقت نکلنے والتوں کے بکثرت آتے ہیں بعضوں کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور قبحی مسوز ہوں سے ہمراہ دودھ کے چوتا ہے اسی وجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے اور چاہیے کہ سبب اسہال کا یہ نہ ہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے میں ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہے اس وجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہیں کرتی اور بھی چونکہ در مسوز ہوں میں عارض ہوتا ہے یہ بھی ایک سبب بد بضمی کا ابدان ضعیفہ میں ہو سکتا ہے اسہال لڑکوں کا اگر کم ہو

اس کے علاج کی طرف نہ مشغول ہونا چاہئے اور اگر افراط کا خوف ہواں کا مدارک
اس طرح پر کریں کہ زیرہ اور گل سرخ کو سر کے میں بھگو کر پہیٹ کو سینکیں یا با جرہ جو
تحمودرے سے سر کے میں پکایا جائے اس سے تکمید کریں اگر اس سے فائدہ نہ ہو انہے یعنی
معدہ بچہ حیوانات جس کو ہندی میں حستہ کہتے ہیں بھیڑ کا ایک دنگ سرد پانی میں ملا کر
پلا کیں اور بروقت اسہال کے اس بات کی احتیاط رکھیں کہ دودھ اس کے معدے میں
پھلنے نہ پائے وہ احتیاط اس طرح پر ہو سکتی ہے کہ دودھ کے پائم مقام کوئی اور غذا تجویز
کریں جیسے زردی بیضہ نمبر شت اور لب الحبر یعنی گوداروئی کا پانی میں پکا کریا ست پانی
میں ملا کر کھلانیں **از ان جملہ** لڑکوں کو بعض شکم عارض ہوتا ہے اس عارض سے
نجات ان کو بذریعہ پشک موش کے یا اسے شہد میں ملا کر شیاف تیار کریں ہوتی ہے خواہ
یہ دونوں جزو اور فودنخ اور اصل السوس آسان گوئی بجھسے یا جلا کر شیاف کریں یا تحمودر
سماں شہد خواہ بر ابر چنے کے علک الجنم کھلانیں اور زرم زرم روغن زیتون کی ماش کریں اور
اس کی ناف پر تلخ گاؤ اور نجور مریم ملا کر کاگاں کیں **از ان جملہ** لڑکوں کے مسوڑھوں
میں لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور مووم اور چربی اور نمکین گوشت سڑا ہوا ان
چیزوں کی تکمید لفغ کرتی ہے **از ان جملہ** لڑکوں کو تلخ عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس
تلخ کا فساد ہضم باوجود شدت ضعف عصب کے ہوتا ہے خصوصاً جوڑ کا مونا تازہ ہو اور
بدن میں اس کے رطوبت زیادہ ہواں کا علاج روغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن
اور روغن خیری یعنی شب بو سے کیا جاتا ہے **از ان جملہ** اکثر لڑکوں کو کمز از عارض
ہوتا ہے اس کا علاج قثار الجمار کو پانی میں جوش دے کر یا بذریعہ روغن بنفسہ مع روغن
ثار الجمار کے جاتا ہے اگر اس کا احتمال ہو کہ جو تلخ اس کو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور
اسہال سخت کے او تحمودر اپیدا ہوا ہے تو اس کے مفاضل کو تنہا فقط روغن بنفسہ میں
ڈبو دینا چاہئے خواہ روغن بنفسہ میں دم صاف کیا ہوا ملادیں اور ان کے دماغ پر روغن
زیتون اور روغن بنفسہ وغیرہ بہت سا پلا کیں اسی طرح اگر ان کو کرازیا بس عارض ہو

از انجملہ ان کو کھانی اور او رز کام عارض ہوتا ہے اس کے علاج میں ہم تجویز کرتے ہیں کہ بہت سا گرم پانی اس کے سر پر ڈالا جائے اور زبان پر اس کے شہد ملا جائے بعد اس کے بخ زبان انگلی سے دبائیں تاکہ قے بلغی ہو جائے اور صحت پائے یا صبغ عربی یا کثیر ابہدان درب السوس قد سفید کاسنوف بنا کر دودھ کے ساتھ تمہور اچھوڑا پلائیں **از انجملہ** کبھی اطفال کو سوئے تنفس عارض ہوتا ہے اس وقت دونوں کان کی جڑوں کو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے مانا چاہیے اور دبا کر قے کرانی چاہیے اسی طرح روغن مذکور سے مالش کر کے اس کی زبان اندر کو کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہے اور گرم پانی ان کے منہ میں ٹپکانا چاہیے اور لعوق تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے **از انجملہ** قلاع بھی لڑکوں کو بکثرت عارض ہوتا ہے اس واسطے کہ جھلکی ان کے منہ اور زبان کی بہت نرم ہے کہ آہستہ چھونے کی بھی متحمل نہیں ہے چ جائیداد مانیتیں لیں اس جھلکی میں جلا پیدا کرتی ہے یہ جلا ان کو اذیت دیتی ہے اور مورث قلاع کی ہوتی ہے بدترین قلاع جو لڑکوں کو عارض ہو وہ ہے جس کا رنگ مثل کے سیاہ ہو کہ یہ اکثر قاتل ہو جاتا ہے اور اسلام اقسام قلاع جس میں لڑکا جانبر ہوتا ہے وہ ہے جو سفید یا سرخ رنگ ہو مناسب ہے کہ سبک دوا دوی یہ قلاع سے جو امراض جزوی میں مذکور ہیں استعمال کی جائے اکثر لڑکے کو پس ہوا بنسپہ تہنا خواہ گل سرخ اور تمہوری ہی زعفران ملا کر دینا کافی ہوتا ہے اور کبھی تہا خر نوب بھلی اور کبھی عصارہ برگ کا ہو وبرگ عنبر العلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہے اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو اصل السوس پیس کر دینی چاہیے اور اکثر مسوڑ ہوں کے ورم اور قلاع کو مرکبی اور مازو اور قشور کند پیس کر عسل میں ملا کر استعمال کریں اکور اکثر رب توت توش اور رب انگور قلاع اطفال میں کافی ہوتا ہے اور کبھی دھونا مقام ماؤف کا شراب عسل یا ماء العسل سے اور اس کے بعد استعمال کسی شے مجھ پ کا جوا بھی مذکور ہو چکا ہے استعمال کرنا نافع ہوتا ہے پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو چاہیے کہ عروق قشور مان یعنی پوست اندرونی انا را ورنگنا ر

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

گرم ہوا زان جملہ لڑکوں کو بوجہ سردی کے پچھل عارض ہوتی ہے پس اس وقت ان کو یہ دوام فید ہے **حرف** بالی اور زیرہ ہر ایک سائز ہے وس ماشہ لے کر کوٹ کر چھانیں اور رون گاؤ کہنہ میں ملا کر رکھیں اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کریں از **ان جملہ** یہ ہے کہ کبھی لڑکوں کے پیٹ میں کیڑے پڑ جاتے ہیں اور ان کو اذیت دیتے ہیں اکثر یہ کیڑے گرد متعبد کے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کو پچھے کہتے ہیں اور بڑے بڑے لانبے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ان کو ہر دہی کہتے ہیں لیکن چوڑے اور چھپے جن کو کدو دانہ کہتے ہیں لڑکوں کے پیٹ میں کمتر پیدا ہوتے ہیں لانبے کیڑے یعنی ہر دہی ان کا علاج یہ ہے درمنہ کا پانی دودھ میں تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پائیں اور کبھی ان کے پیٹ پر ضماد لگانے کی حاجت ہوتی ہے پس فشنیں اور بادرنگ کالبی اور تلخہ گاؤ اور شخم نظل سے ضماد کرتے ہیں چھوٹے کیڑے جن کو پچھے کہتے ہیں ان کا علاج یہ ہے کہ راسن اور بادی ہم وزن لے کر دونوں کے بر ابر شکر ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کریں از **ان جملہ** کبھی لڑکوں کی ران چھل جاتی ہے اس وقت آس اور ملٹی ٹھی اور گل سرخ اور ناگر متوجہ اور آرو جو آرہ مسوس پیس کر چھڑ کرنا چاہیے

فصل چوتھی تدبیر اطفال کی اس وقت میں جب سن صبا کو پہنچیں

واجب ہے کہ تمامی توجہ درستی اخلاق میں لڑکوں کے صرف کی جائے تاکہ اخلاق درست ہوں اس طرح پر کل لڑکے کی حفاظت کی جائے کہ اسے غصب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہ ہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے کہ اس کی خواہش دلی کسی چیز کی ہے اور کون چیز اسے اچھی معلوم ہوتی ہے وہی اس کو دینی چاہیے اور کون چیز ناپسند ہے وہ اس کے پاس نہ لے جانی چاہیے کہ اس تدبیر میں دو منفعتیں ہیں ایک ذاتی ہے کہ سن طفویت سے اس کا نشوونما حسن اخلاق پر ہوتا ہے اور خوبی اخلاق بخزلہ بلکہ لازم کے ہو جاتی ہے دوسرا منفعت بدلتی ہے جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوئے مزاج کے پیدا ہوتے ہیں اسی

طرح اگر لڑکا خونگفتہ اخلاق بدقہ ہو جائے وہ سوہ مزاج جو مناسب ان اخلاق کے ہے گویا داخل طبیعت ہو جائے گا جب طبیعت اخلاق روی کے پس غصب کی وجہ سے سخونت اور گرمی مزاج میں پیدا ہوتی ہے اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلا دست یعنی کندی ذہن کی قوائے نفسانی کو ڈھیلا کر دیتی ہے اور مزاج کو مائل طرف نغمیت کے کرتی ہے تبدیل اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور بدن دونوں کی حفاظت ہوتی ہے جس وقت لڑکا خواب سے بیدار ہو مناسب یہ ہے کہ اسے نہ لائیں گرم پانی سے اس کے بعد اسے ایک گھنٹے تک کھینچنے دیں بعد اس کے ٹھوڑا سا کھانا لھائیں اور کھانے کے بعد اسے کھینچنے دیں جب خوب کھیل چکے پھر اسے آب گرم سے نہ لائیں بعد اس کے پھر غذا دیں اور تا امکان بعد کھانے کے پانی نہ پلائیں تاکہ خامی قیل ہضم کے پیدا نہ ہو جب اس ترتیب سے اس پر چھبرس گزریں مکتب خانہ میں بخدمت معلم اور مودب کے بٹھائیں اور اس بارہ میں تدریج اور آہنگی کا لاحاظہ رہے کہ یکبارگی مطالعہ کتاب کی زحمت ان پر نہ ڈالی جائے اور اسی چھبرس کے سن میں ان کی آرام دہی میں کمی اور تعجب میں زیادتی قبل از طعام کے کرنی چاہئے نہیں یعنی شراب خرما وغیرہ ان کو ہرگز نہ دینی چاہئے خصوصاً وہ لڑکا جس کا مزاج گرم و تر ہواں لئے کہ جو حضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ پیسے والے کے بدن میں تولید مرار ہوتی ہے اور یہ مضرت بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور جن منفعت کی نہیں کے پلانے میں امید ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ادرا صفر نے کا ہو جائے اور ترتیب ان کے مفاصل کی حاصل ہوا اور یہ دونوں منفعتیں مطلوب نہیں ہیں اس لئے کہ خلط صغر قبل استعمال نبیذ کے اتنا زیادہ نہیں ہے کہ اس کا ادرا بول کیا جائے اور مفاصل اس کے ترتیب سے مستغی میں اس لئے کہ رطوبت کے سن میں خود وہ زندگی کر رہے ہیں چاہئے کہ سرد پانی شیریں پا کیزہ بمقدار خواہش کے ان کو ملا کرے اور یہ بات ہمیشہ ان کی تدبیر میں درست رہے یہاں تک کہ ان کا سن چودہ برس کا پہنچ اور اس کا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اس کی

رطوبات میں کمی ہوتی ہے اور نشکنی اور سختی پیدا ہوتی ہے پس رفتہ رفتہ ریاضت ان کی کم کرانی جائے اور سخت ریاضت قطعاً متروک کی جائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن سر عرغ تک ملحوظ رہے اور معتدل ریاضت کا الترام کریں اور بعد اس سن یعنی چودھویں برس کے ان کی تدبیر یہ ہے کہ جس سے نمودبڑھے اور حفظ صحت حاصل ہو چاہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا ذکر کریں اور پہلے ان چیزوں کا بیان کریں جس پر مدار کار تدبیر صحیح لوگوں کا ہے جو بالغ ہیں اور ابتداء اس بیان کی ریاضت سے کریں **تعلیم**

دوسری بیان میں اس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین کے درکار ہے اور اس میں متعدد نصیلیں ہیں فصل پہلی بیان میں مجمل ریاضت کے

پوری تدبیر حفظ صحت کی یہ ہے کہ پہلے ریاضت کرے بعد اس کے تدبیر غذا میں مصروف ہو اس کے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہے کہ ہم ابتدائے کلام ریاضت سے کریں **ریاضت** وہ حرکت ارادی ہے جو نفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو ماضر کرتی ہے اور جس شخص کو تو فیق استعمال ریاضت کی بر جہہ اعتدال اپنے وقت خاص میں ہواں شخص کو ہر ایک علاج سے بے پرواہی حاصل ہوتی ہے یعنی جس علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تابع امراض مادی کے ہوتے ہیں اور ان سے پیدا ہوتے ہیں ہوتی ہے اور استغنا معاہدہ سے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب کہ تمام تدبیر اس شخص کی موافق اور صائب ہوں بیان اس دعویٰ کا یہ ہے کہ ہم لوگ جیسا اور پر معلوم ہو چکا تا بقای حیات اطراف غذا کے باضطرار محتاج ہیں اور ہماری حفظ صحت اسی غذا سے ہو سکتی ہے جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت میں معتدل ہو اور کسی غذا میں یہ صفت بالقوہ نہیں ہے کہ تمام و کمال ہمارے جسم کی غذا باتفاق بن جائے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر جسم میں ایک فضلہ باقی رہ جاتا ہے اور طبیعت اس فضلہ کی استقرار میں کوشش کرتی ہے مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا

استفراغ ہر فضلہ کا نہیں ہو سکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کسی قدر باتی رہ جاتا ہے خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اس کا پھر جس وقت متواتر اور کمرباتی رہتا ہے تھوڑی تھوڑی بقايا سے ایک مقدار معتقد ہے فضلہ کی کیجا ہو جاتی ہے اور اس کے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہیں جن سے بدن کو بچندا جوہ ضرر پہنچتا ہے **ایک وجہ یہ ہے**

کہ اگر ان مواد میں عفونت آجائے امراض عفونت پیدا کریں گے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جائے امراض سوء مزاج پیدا کریں گے اور اگر ان کی مقدار بہت ہو جائے امراض امتنانی جن کا بیان ہو چکا ہے از قسم امراض اوعیہ اور مباری کے انہیں پیدا کریں گے اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گریں ورم پیدا کریں گے اور ان مواد کے بخارات جو ہر روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں پس لامحالہ ان مواد کے استفراغ کی طرف باضطرار حاجت ہوتی ہے اور ان کا استفراغ اکثر اوقات اسی طرح پر تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ سمیہ مسہلہ کا کیا جائے اور بیشک ایسی دوائیں قوت غریزی کو کمزور کر دیتی ہیں بلکہ اگر یہ دوائیں کمی بھی نہ ہوں جب بھی ان کا استعمال طبیعت پر گرانی اور خل تعب سے خالی نہیں ہوتا ہے **چنانچہ**

بقراط نے کہا ہے کہ دوائے مسہل جس طرح تحقیقیہ مواد کا کرتی ہے اسی طرح اذیت بھی دیتی ہے اور باہمیہ جس طرح مواد فاسد کا استفراغ ہوتا ہے اسی طرح خلط فاضل یعنی اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جو جو ہر حیات ہے اس سے بھی ایک مقدار صلح نکل جاتی ہے اور یہ سب باتیں قوت اعضا نے رکیسہ اور خادمہ کو ضعیف کر دیتی ہیں پس یہ امور اور ان کے سوا اور بھی مضر تینیں امتنان کی ہیں جو بحال خود متروک ہو جاتی ہیں جس وقت بذریعہ ریاضت کے استفراغ ہو جائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہے واسطے مبادی امتنانے کے جس وقت کہ اور سب تدبیریں ہمراہ ریاضت کے نجی صواب واقع ہوں اور باہمیہ جس وقت سے حرارت غریزی کا انبعاث یعنی ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو سکلی بذریعہ

ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ ریاضت اطیف حرارت کو برائیگختہ کر کے جس قدر فضلہ ہر روز باتی رہ جاتا ہے اس کی تحلیل کر دیتی ہے اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا پھسل کر لکنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہونا حاصل ہوتا ہے اسی جہت سے باوجود گزر نے مذہبیے دراز کے فضلہ معتد بجمع نہیں ہونے پاتا اور باہمہ جس طرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہے اس سختی کی وجہ سے ہر ایک جوڑ اپنے انعام پر قادر ہو کر انفعاں سے محفوظ رہتا ہے اسی طرح اعضا کی خاد پر غذا کے بوجہ کم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہے پس قوت جاذب کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور بینی اعضا کی دفع ہو جاتی ہے پھر سب اعضا نرم ہو جاتے ہیں اور رطوبات رتفق ہو جاتے ہیں اور مسامات کھل جاتے ہیں اکثر یہ بات ہے کہ تارک ریاضت وق میں بتا ہوتا ہے اس لئے کہ اعضا کی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں بجهت ترک کرنے اس حرکت کے جو روح غریزی کو کہ آله حیات ہر عضو کا وہی ہے اب طرف اعضا کے کھینچ دالی ہے

فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان میں

ریاضت کی ایک قسم وہ ہے جس کی ضرورت بوجہ کسی عمل یا ضعف کے ہوتی ہے جس پیش کو انسان کرتا ہے اور دوسری قسم ریاضت کی اس واسطے کی جاتی ہے کہ اس میں مقصود مخصوص ریاضت ہوتی ہے کسی عمل کا انتام اس سے نہیں ہوتا ہے اور اس ریاضت سے خاص منافع ریاضت کے پیدا ہوتے ہیں اور اس دوسری قسم ریاضت کی جدا جدا چند قسمیں ہیں اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی ہے اور قسم وہ ہے جو زیادتی ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہوتی ہے ایک ایک سرع ہوتی ہے اور دوسری بطي تیری مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم مترافق یعنی باہمی اور بضعف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسموں میں جو متناوی ہیں ایک قسم معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے یہ ہیں منازعت یعنی ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاٹ واقع ہوا اور مباطلت یعنی باہم حملہ کرنا اور ملا کر بیعنی

سینہ سے سینہ پر گلکر مارنا خواہ سینہ پر ایک دوسرے کے گھونسا مارنا اور اخصار یعنی دوڑانا گھوڑے کا مادوڑانا گھوڑی کا یہ دوڑنا اور جلد چلنا اور تیر لگانا یا کیا کشی کرنا اور رو میں یعنی ناک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز میں سوراخ کر کے بریعہ رسماں وغیرہ کے لٹکانا اور جبل یعنی ایک پاؤں چلنا کہ جسے لٹنگڑی کہتے ہیں اور شمشیر زدنی اور نیز بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہو کر ہاتھ پر ہاتھ مارنا اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم پر کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ آگے یا پیچھے بڑھا کر جلد جلد ہاتھ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہے مجملہ ریاضت اطیف اور زم کے جھولنا جھولنا اور پینگ لگانا اور گھوارہ میں کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیدنا اور زواریق اور سیمیریات جو دونوں چھوٹی قسم کی کشتیاں ہیں ان پر سوار ہونا اور اس سے قوی تر ریاضت اونٹ اور گھوڑے اور عماری وار اونٹ پر سوار ہونا اور گوسالہ کی سواری ہے مجملہ ریاضت قوی کے ریاضت میدانی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان میں دوڑنے کی مقرر کرے پہلے وہاں سے کسی قدر دوڑے اور اس معین تک دوڑ کر پچھلے پاؤں پھر آئے اور ہر مرتبہ مسافت میں بہبیت سابق کے کم کرتا جائے یہاں تک کہ اخیر مرتبہ وسط مسافت میں پھر جائے اور مجملہ ریاضت کے یہ ہے کہ تواریخ نیزہ سے کھیتا ہوا اپنا سایہ یا پر چھا کیں اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہنچائے اور ہتھیلی بجانا اور پاؤں کا پہنچنا اور پر سے نیچے کو پھسلنا اور گیند کھیننا بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھینا طباطب یعنی لکڑی کی توارے اور پتھروزی اور پر ابھارنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر اڑانا یا دوڑتے ہوئے گھوڑے کو روک لینا بجالت سواری کے اور کشتی اڑنی اور مباراثت یعنی جملہ کرنے کی چند قسمیں ہیں ایک یہ ہے کہ دوآدمیوں سے ہر ایک شخص دوسرے کو دونوں ہاتوں کے بیچ میں کمر کی جگہ پر کپڑے اور دونوں اپنے نکل جانے اور چھوڑا لینے کے واسطے زور کریں اور ہر ایک دوسرے کو نہ چھوڑے اور بھاگنے نہ دے **دوسری یہ ہے کہ** داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائیں ہاتھ سے بائیں طرف اپنے مقابل کو

پکڑے اور منہ ایک کا دوسرے کے سامنے ہوا اور انچا اٹھا کر پک دے کہ وہ پٹ
گرے اس کے بعد چت کرنے کے واسطے زور کرنے خصوصاً جس وقت کہ مرد مقابل
ایک مرتبہ جھکا ہوا ہوا اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہو زین قبیل سینہ سے سینہ لڑا کر ایک
دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازیں قبیل ہر ایک کی گردن میں ہاتھ ڈال کر نیچے کو جھکانا ازیں
قبیل اپنے مقابل کے پاؤں کو پیٹنا جسے لگنی مارنا کہتے ہیں اور اپنے دونوں پاؤں سے
دوسرے شخص کے دونوں پاؤں کو انگوٹھے کی طرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ازیں قبیل
اور صورتیں ریاضت بدنی کی جو کشتنی گیر لوگ استعمال کرتے ہیں اور مجملہ ریاضت
شرایفم کے دو آدمی اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پر چلے جائیں اور پے در پے پیچھے کی
طرف ہٹنے کو دنے وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے ہٹنے میں ایک جست و
خیز آگے کی جانب کے درمیان میں پڑی اور ظفرہ ڈالے اور اس جست و خیز میں
انظام ہو یا بala انظام اور مجملہ ریاضت کے دو تلوں کی ریاضت ہے اس کی کیفیت یہ
ہے کہ آدمی ایک جگہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے باہمیں دو تکلے زمین پر گاڑے ان کے
درمیان میں قلاج مارنے کی جگہ ہو پس داہنی طرف سے کوکر بائیں نکلے کوچھوئے اور
باہمیں طرف سے داہنی طرف کو کردا ہٹنے تکلے کوچھوئے اور چالا کی اس قدر کرے کہ
اس سے جلد کو دن ممکن نہ ہو سخت ریاضتیں اور جلد استعمال کی جاتی ہیں تھیں میں وقہ دے
دے کریاست ریاضتیں ان کے تھیں میں واسطے آرام دہی کے کی جاتی ہیں واجب ہے
کہ استعمال میں ریاضت کی طرح طرح کی صورتیں پیدا کی جائیں اور خاص ایک قسم
کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست نہیں ہے ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین
ہے ہاتھوں اور پاؤں کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے سینہ اور راعضاۓ نفس کی
ریاضت کبھی گراں بار اور بڑی چیز کے اٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہے اور کبھی تیز
چیزوں کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف اوصاف کی چیزیں ملا کر ہوتی ہے اور اس میں
ریاضت منہ کی اور لہات یعنی کوئے اور زبان اور گردن کی ہوتی ہے اور ایک ریاضت

رنگ میں خوبی پیدا کرتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اگر سانس میں تنگی پیدا ہو پھونک کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اس میں کسی قدر تمام بدن کی بھی ریاضت ہوتی ہے اور مباری نفس میں وسعت پیدا ہوتی ہے دیر تک آواز بڑھانے میں گونہ خطرہ ہے اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا باعث ہے اور اس میں بھی خطرہ ہے دیر تک آواز نکالنا یا سر بھرنا زیادہ ہوا کے نکلنے کا باعث ہے اور اس میں بھی خطرہ ہے۔ واجب ہے کہ نرم قرات سے آواز کی ریاضت شروع کریں پھر بتدریج آواز بلند کرتے جائیں پھر جب آواز بلند خوب ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اس کا ریاضت کا باعتدال تجویز کریں اس وقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور لفغہ میں ظاہر ہو گا اور اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہو گا معتدل اور صحیح آدمیوں کے واسطے اس میں اندیشہ ہے ہر ایک آدمی کو موافق اس کے مزاج کے ایک ریاضت مناسب ہوتی ہے جو ریاضتیں نرم مثل گھوارہ وغیرہ کے ہیں وہ ان لوگوں کو موافق ہیں جنہیں حمیات نے ضعیف کر دیا ہوا اور حرکت سے کا جزو کیا ہو جو لوگ بوجہ تقاضہ کے چلنے پھرنے سے عاجز ہوں یا جن کو خریق کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگوں کے اور اسی طرح جن لوگوں کے جواب میں کوئی مرض ہو اس ریاضت میں اگر نرمی کی جائے نہیں پیدا کرتی ہے اور ریاح کو تخلیل کر دیتی ہے اور بقايا امراض سر کو نافع ہے جیسے غفلت اور نسیان اور اکثر خواہشوں میں حرکت پیدا کرتی ہے اور طبیعت غریزی کو اس کے افعال پر آگاہ کرتی ہے اور جگادیتی ہے اگر تخت پر بٹھا کر گھوارہ جنبانی کی جائے یہ طریقہ مناسب اس شخص کے ہے جو شطر الغب اور حمیات مرکب خواہ حمیات بلغمی میں بتا ہو یا جسے مرض جبن لاحق ہوایضاً ارباب اوجاع نقرت اور بیماران امراض گروہ گران سب سب کے واسطے ایسی گھوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترب ہوتا ہے کہ جو مادہ آ ماڈہ دفع ہونے پر ہواں کی آ ماڈگی بڑھ جاتی ہے اور نرم مادہ میں نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قوی میں زیادہ ترقوت پیدا ہوتی ہے اور گوسالہ پر اس طرح پر

سوار کرتے کہیں کہ منہ سوار کا دم کی طرف ہوتا ہے ایسی ترکیب سے اس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جس کی بصارت میں ضعف ہو یا ظلمت بصر میں گرفتار ہو اور فائدہ اس کا بہت کمیتی اور جہازوں کی سواری جذام اور استقما اور سکتہ اور برودت معدہ اور لفخ کو نافع ہے اگر ناؤ کو کنارے کنارے لے جائیں اور گرداب میں لے جائیں تو ان امراض کے دفع کرنے میں زیادہ مفید ہے اس واسطے کا ایسے مقام پر ناؤ کے جانے کے بھی نفس پر خوشی اور رنج پیدا ہوتا ہے اور اگر ناؤ کی سواری سے متلبی پیدا ہو کر رک جائے اور قہقہہ اور امراض معدہ کو نافع ہے اعضا غذا کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہے بصارت کی ریاضت باریک چیز دیکھنے سے ہوتی ہے اور روشن چیزیں رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہے ساعت خفیف آوازوں کے سننے سے مرتاب ہوتی ہے اور شاذ و نادر بڑی بڑی آوازوں کے سننے سے بھی ساعت فائدہ ہوتا ہے ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو میں ذکر کریں گے جس وقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھیں گے واجب ہے کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضا نے ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہنچنے نہ دے مگر سر سبیل تبعیت کے مثلاً جسے مرض دوالي ہو واجب ہے کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اس میں دونوں پاؤں کے ہلانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ پاؤں کی حرکت اس کی ریاضت میں کمتر ہو اور ادھر کے اعضا مثل گردن اور سراور ہاتھ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم میں میں پیدا ہو وہی گرمی پاؤں تک پہنچنی بہتر ہے ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور تویی کی تویی یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجائے خود ایک ریاضت خاص ہے جیسے آنکھ کو یا ریک چیز دیکھنے میں اور حلق کو آواز بلند کرنے میں بشرطیکہ یہ دونوں باتیں بتدریج واقع ہوں اور دانت اور کان کے واسطے مخصوص ریاضتیں ہیں جن کا ذکر ہر ایک کے باب خاص میں بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئے گا **فصل** **تیسرا بیان میں ابتدائی وقت ریاضت اور**

انتہائی وقت ریاضت کے ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہے کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گرداحشاء اور عروق کے کیمیو سات خام اور روڈی ایسے موجود نہ ہوں جنہیں تمام بدن میں منتشر کر دے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگوں میں ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آپکا ہوتیوں ہضم کے حاصل ہونے پر نصیح بول کا قوام اور لوون میں دلالت کرتا ہے اس لیے کہ نصیح اول وقت انہضام میں پیدا ہوتا ہے اور جب غذا کو ہضم ہو جانے میں زمانہ زیادہ گز رجاتا ہے اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کی تصرف سے خالی رہتی ہے بول میں ناریت پیدا ہو جاتی ہے اور زردی کی حد سے رنگت بول کی بڑھ جاتی ہے یعنی تینی رنگ جو طبعی ہے باقی نہیں رہتا ہے اس وقت ریاضت بھی مثر ہے اس لئے کہ قوت میں ضعف پیدا کرتی ہے اسی واسطے کہتے ہیں کہ مقہماۓ حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہے کہ اس وقت معدہ بالکل خالی نہ ہو بلکہ اس میں تھوڑی سی غذا موجود ہو جاؤں میں غلیظ اور گرمیوں میں اطمینان پھرا اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہے اس سے کہ بھوکا ریاضت کرے اور گرم یا تر کیفیت بہتر ہے اس سے کہ بدن سردیا خشک ہو بہترین اوقات ریاضت کے وہی ہیں جب بدن حالت اعتدال پر ہو گری اور سردی میں اکثر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت بتائے امراض کر دیتی ہے جب یہ شخص ترک ریاضت کرتا ہے صحت پاتا ہے جو شخص ریاضت کرے اس پر واجب ہے کہ پہلے فضلہ کو امعاء اور مثانہ سے بطریق بول و برآز کے دفع کرے اس کے بعد ریاضت میں مصروف ہو اور بدن کی ماش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اس قدر کرے کہ حرارت غریزی میں انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھول دے ماش بدن کی سخت چیز سے کرنی چاہیے اس کے بعد رونگن شیریں مل کر آہستہ آہستہ اس قدر ماش کریں کہ اس عضو میں تھوڑی سی تنگی پیدا ہونا یہکہ زیادہ گھٹ جائے اور ماش بہت سی ہاتھوں کی جن کے اوضاع مختلف طور پر بدن سے ملاتی ہوں کرانی چاہیے تاکہ

جمعیت پارہ ہائے عضل کو اثر ماش کا پہنچے بعد اس کے ریاضت شروع کرے فصل رینج میں عمدہ وقت ریاضت کا قریب دوپھر کے مکان معتدل میں ہے اور فصل خریف میں جس وقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہواں وقت ریاضت کرنی چاہیے گرمیوں میں دوپھر سے پیشتر اور جاڑوں میں قاعدے کے موافق تو یہ تھا کہ ریاضت میں تاخیر شام تک کی جائے لیکن اور چیزیں اس تاخیر کو منع کرتی ہیں اس لیے واجب ہے کہ مکان میں بھی پردے چھوڑ کر اور الگیٹھی وغیرہ میں آگ روشن کر کے ہوا معتدل کی جائے اور اس کے بعد استعمال ریاضت کا ایسے وقت جو ہضم غذا اور دفع فضول وغیرہ بھی اس وقت ہو چکا ہو کیا جائے مقدار میں ریاضت کی تین باتوں کی رعایت واجب ہے پہلے بدن کا رنگ جب تک خوب رہے سرخی بڑھتی جائے اس وقت تک ریاضت کا وقت باقی ہے دوسرے حرکات جب تک سبک رہیں وہاں تک وقت ریاضت کا باقی ہے تیسراے اعضا کے پھولنے میں جب تک زیادتی ہوا کرے اس وقت تک ریاضت باقی ہو لیکن جب ان حالات میں کمی آ جائے اور پیشنا بھارت کا جو رستا تھا بننے لگے اس وقت ریاضت کا قطع کرنا واجب ہے ریاضت کا قطع کر کے ایسا تیل لگانا چاہیے جس کی جہت سے پیشنا نکلے خصوصاً اگر سانس روک کر ریاضت کی ہوجب کوئی شخص ایک دن پوری ریاضت اپنے شروط پر کر لیتا ہے اس کے دوسرے دن اس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ریاضت کے بعد کس قدر غذا ہضم کرنے کی طاقت بہم پہنچتی ہے پس چاہیے کہ دوسرے دن اپنی غذائے معمولی اور ریاضت سابقہ میں کچھ تغیری اور تبدیل نہ کرے بلکہ ریاضت اور غذا بہمند ارزو زوال کے دوسرے دن باقی رکھے **فصل چوتھی**

دلک یعنی ماش کے بیان میں جو ماش سخت ہوتی ہے اس سے استواری پیدا ہوتی ہے اور زرم ماش سے بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے بکثرت ماش کرنے سے بدن لا غر ہو جاتا ہے معتدل ماش تینوں کیفیتوں میں بدن میں فربہی اور تو نانی پیدا کرتی ہے ترکیب عقلی سے اس مقام پر اقسام دلک کے نو ہوتے ہیں نو قسم

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

استردا و حقيقة میں گویا آخری جزو ریاضت کا ہے لہذا واجب ہے کہ اس کی ابتداء رونم سے بقوت کی جائے بعد اس کے اعضا ملتے ملتے جھکائے جائیں اور حالت ختنی میں ختم نہ کیا جائے اور متعدد دہاموں سے یہ ماش کرائی جائے جس کے بدن کی ماش ہورنی ہے وہ اپنے اعضا کو بعد ماش کے تانے اور دراز کرتے تاکہ فضول اس سے نکل جائیں اور بعد اس کے ایک قماط سینی نہال پلے کر اطراف پر اعضا کے پھیرا جائے اور بروقت پھیرنے کے جہاں تک ممکن ہو سانس روکے رہے خصوصاً عضل بن کوڈھیا کر کے اور عضل صدر کو کھینچ کر او رتان کر اگر یہ بات آسان ہو اور آخر امر میں عضل بطن کو بھی کھینچ لے تمہوڑا ساتا کہ پھینچ اے اثر دلک استردا و اسٹھانہ تک اور درمیان زمانہ ان افعال کے یعنی جب تک سانس روکے رہے اور عضل بطن تالے ہے سنتے اور چت لیٹ اور دونوں پاؤں اپنے ماش کرنے والے کے پاؤں پر رکھ جو لوگ کہ مشاق ہیں تمام زمانہ ریاضت میں سانس روکے رہتے ہیں اور پیشتر وہ لوگ دلک استردا و اسٹھانہ کا استعمال اثنائے ریاضت میں کرتے ہیں پس ریاضت کو قطع کر کے بعد دلک استردا و کے پھر ریاضت شروع کرتے ہیں اگر ریاضت کا بڑھانا انہیں منظور ہوتا ہے بکثرت ماش کی حاجت اس شخص کو نہیں ہے دلک استردا و میں جسے اپنے بدن میں کوئی حاجت زیادہ اور خراب نہ پائی جائے اور نہ اس کا ارادہ بعد دلک کے ریاضت کرنے کا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی ماندگی پائے بزمی تیل کی ماش اس طور پر کرائے جس طرح ہم آگے بیان کریں گے اور اگر کسی طرح کا میں بدن میں پایا جائے اعضا کی ماش میں زیادہ اہتمام کیا جائے تاکہ تمام اعضا میں یہ بات پیدا ہو جائے کبھی ماش اور بنا بشدت بروقت نوم کے مفید ہوتا ہے بدن میں خشکی پیدا کر کے رطوبت کو مفاصل کی طرف رواں ہو کر آنے سے منع کرتا ہے

فصل پانچ ویس بیان میں استحمام اور حمام کے

فصل سابق میں جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام مذکور ہوئے اس کو حاجت استحمام محلہ یعنی ایسے قسم کا نہانہ حمام

وغیرہ میں جس سے تخلیل فضول کی حاصل ہونیں ہے اس لیے کہ اس کا بدن فضول سے پاک ہے حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہے کہ بدن کو فائدہ حرارت اطیف کا حاصل ہو اور تر طیب معتدل کافائدہ ہوا سی جہت سے واجب ہے کہ یہ لوگ جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے بہت دیر تک حمام میں نہ تھہریں بلکہ آب زن کا استعمال اتنا کریں کہ ان کی جلد سرخ ہو کر پھول جائے اور جب تخلیل شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگتے کر دیں ہوا میں داوت یعنی تری اس طرح پر پیدا ہوتی ہے کہ آب شیریں گردان کے گرایا جائے چاہیے کہ یہ لوگ جہت پڑ نہ کر حمام سے باہر نکل آئیں ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام میں داخل نہ ہوتا آنکہ استراحت بر وجہ تمام اس کو حاصل ہو حمام کے حالات اور شرائط خوبی اور عمدگی کے اور مقامات میں بخوبی بیان ہوئے ہیں اس مقام کے مناسب اس قدر ہے کہ حمام کے نہانے والوں کو چاہیے کہ درجہ بد وجہ حمام کے مکانات میں داخل ہوں اور آخر کار درجہ جو بہت گرم ہوتا ہے اس میں اس قدر تھہریں جب تک کرب اور اذیت پیدا نہ ہوتا کہ وجہ تخلیل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہوا و رضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کریں اور اس بات سے غفونت شدید اور قوی تر بہ نسبت حمیات کے پیدا نہ ہو جائیں جس شخص کو اپنے بدن کی فربہ مطلوب ہو چاہیے حمام میں بعد کھانا کھانے کے داخل ہو اگر سدے پڑنے کے خوف سے مامون ہو پھر اگر احتیاط کرے اور گرم مزاج ہو سکجیں کا استعمال کرے تاکہ سدے پڑنے سے منع کرے اور اگر سردمزاج ہو مجنون فوجی اور فلامنی کا استعمال کرے اور جس کی خواہش تخلیل اور دبلے ہونے کی ہو چاہیے کہ بروقت گرتنگی کے استعمال حمام کا کرے اور دیر تک حمام میں بیٹھے اور جو شخص فقط حفظ صحت کا تصد کرے حمام میں نہار منہ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد میں داخل ہو اگر نہار منہ حمام میں جانے سے خوف غلبہ صفر اکا ہو قبل دخول حمام کے کوئی اطیف شھوڑی تی کھالے گرم مزاج اور صفر اوی بدوں اس تدبیر کے داخل حمام میں نہیں ہو سکتا اور باہمہ اخیر کا

درجہ جو نہایت گرم ہے اس میں داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہے بہت اچھا نشانہ ان لوگوں کے واسطے یہ ہے کہ آب فوا کر خواہ گلاب میں روٹی بھگلو کر کھائیں بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے اور حمام کے اندر بھی سرد چیز پینی نہ چاہیے اس لئے کہ اس وقت مسامات بدن کے کھلے ہوئے ہوتے ہیں فوراً اثر برتوٹ ظاہری کا اعضا نے رئیسہ تک پہنچ کر ان کی قوتیں کو فاسد کر دے گا اسی طرح جو شے بہت گرم ہواں کا بھی استعمال ایسے وقت پر ناجائز ہے اس خوف سے کہ بہت جلد اعضا نے رئیسہ تک نافذ ہو کر سلیادق پیدا کرتی ہے اسی طرح واجب ہے کہ یہاں ایک بیدرنگ حمام سے باہر نہ نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سرخوں لے اور نہ بدن کو سردی پہنچانے بلکہ واجب ہے کہ نصلشتا میں اگر حمام سے نکلے روٹی دار وغیرہ کپڑوں میں خواہ اونی لباس میں بدن کو چھپائے جو شخص تپ میں گرفتار ہو تو عین وقت تپ میں اسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہے اسی طرح جس کو تفریق اتصال یا ورم عارض ہو اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے سختیں اور تبرید اور ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع یہی ہے اور مضر بھی منافع حمام کے نیند پیدا کرنا مسامات کھول دینا جلا یعنی چرک کا دفع کرنا تخلیل فضول خام مادہ کا نفع دینا غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا حمام تخلیل میں اسی چیز کی اعانت کرتا ہے جس کے متحمل ہونے کا قصد ہو اور جس فعلہ کے دفع کا ارادہ ہو اور جس اسہال کرتا ہے ماندگی کو دور کرتا ہے حمام سے اتنے ضرر ہوتے ہیں اگر با فراط ہو ضعف قلب پیدا کرتا ہے اور غشی اور متلبی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہے ٹھرے ہوئے مادہ کی تخلیل ہو جاتی ہے اور آمادہ بعفوخت ہو جاتا ہے اور اس مادہ کو نکل جانے پر اور اعضا نے ضعیف پر گرنے کو آمادہ کرتا ہے بین وجہ اعضا نے ظاہری اور باطنی میں اور ام پیدا ہوتے ہیں **مختصر بیان سرد پانی سے نہایت کا سرد پانی** سے نہایت سے نہایت پر پہنچنے بھی اس کا اعلیٰ درجہ میں ہو قوت بھی اس کی بد رجہ نایت ہو سکتے بدن

کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تجھے نہ ہوا اور سرد بھی نہ ہوتی ہوا ورنہ اسہال ہو اور نہ مرض سہر میں بتلا ہوا ورنہ اس کے بدن میں نوازل کی شکایت ہونے لڑ کا ہونے بدھا ہوا یہے وقت میں کہ بدن میں اس کے پھرتی ہو چالاکی ہو کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہے جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کرنے کی غرض سے اگر نہنا منظور ہو چاہیے کہ پانی میں بندت برودت نہ ہو بلکہ باعتدال برودت ہونی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیے کہ قبل اس کے ماش سخت کی جائے اگر تیل کی ماش کریں برطیق عادات کے زیادہ سختی مناسب نہیں اور ریاضت بعد دلک اور ماش روغن کے معقول ہونی چاہیے اور بہ نسبت دلک معقاو کے ٹھوڑی ٹھوڑی اور بعد ریاضت کے آب سرد سے نہنا اس طرح پر چاہیے کہ دفعۃ کل اعضا میں پانی نہیں جائے اس کے بعد ٹھوڑی دیر بھیگے بدن میں ٹھہرنا چاہیے جب تک نشاط باقی رہے اور قبل ہونے پیدا ہوئے پھر ہری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہیں اس کی غذا میں زیادتی اور شراب میں کمی کرنی چاہیے اور اس کا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر میں بدن کا رنگ بحال خود عوکرتا ہے اور گرمی بدستور آ جاتی ہے اگر جلدی بدن گرمی آ جائے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جائے کہ ٹھہرنا آب سرد میں بقدر معقول اور مناسب تھا اور اگر دیر میں یہ کیفیت پیدا ہو جاننا چاہیے کہ مقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اسی حساب سے کمی کرنی چاہیے اور پیشتر بعد ماش کے اور رنگ اور حرارت کے پلٹ آنے کے دوبارہ آب سرد میں داخل ہوتے ہیں جس شخص کا ارادہ اس کے استعمال کا ہو چاہیے کہ بتدریج اس کی ابتداء کرے پہلے پہل جو دن گرمیوں میں سب سے زیادہ گرم ہوا اس کی ٹھیک دوپھر میں اس کا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ اس دن ہوانہ چلی ہوا اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قیام کسی در سے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے ایضاً بعد بیداری مفرط کے استعمال جائز نہیں

ہے اور بھی بروقت ضعیف ہونے بدن یا معدے کے اور بعد ریاضت مناسب نہیں ہے مگر اس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ ابتداءً سرد سے غسل، بوجب بیان بالا کے کرے گا آب سرد سے نہانا جس طرح پرندہ کو رہوا حرارت غریزی کو بطرف اندر ون جسم کے دفعتہ داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اس کے بعد تقویت حار غریزی کی بر سینیل استطہار اور ظہور کے دولی پر نسبت ضعف کے کرتا ہے یعنی جس قدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اس سے دوچند قوت پیدا ہوتی ہے **فصل**

چھٹی بیان میں تدبیر ماقول کے جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہے اسے واجب ہے کہ اس بات میں کوشش کرے کہ اس کی غذا کوئی شے غذائے دوائی سے نہ ہو جیسے ترکاری اور فوائد وغیرہ اس لئے کہ ایسی غذا کمیں جو لطیف ہیں خون کو جلا دیتی ہیں اور جو غایط ہیں بلغم پیدا کر کے بدن میں گرانی بڑھاتی ہیں بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاؤ کا اور روٹی گیہوں کی ایسے گیہوں جو اور چیزوں کی آمیزش سے پاک ہوں اور ایسے کھیت کے گیہوں ہوں جس میں کوئی آفت ارضی اور سماوی نہ پہنچی ہو میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوب دار اور پاکیزہ ہو اس کے سوا اور کوئی چیز کھانے اور پینے میں استعمال نہ کرنی چاہیے مگر بر سینیل علاج یا اقدام بالحفظ کے یعنی پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی فوائد میں جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انہیں اور انگور جو خوب پختہ ہو گیا ہو اور جھوپہارا ان مقامات میں جوان چیزوں کے کھانے کے عادی ہوں اگر ان چیزوں کے کھانے سے بدن میں فضول پیدا ہوں اور ان کا استفراغ بہت جلد کرنا چاہیے اور بھوک کو نالنا چاہیے اور تکلیف بھوک کی اٹھانا بشرطیکہ سمجھی بھوک ہو اچھا نہیں ہے اور مست اور بیہوش لوگوں کے ایسی جھوٹی بھوک نہ ہو یا تجنہ والوں کی سی بھوک نہ ہو اس لیے کہ بھوک پر صبر کرنا معدے میں اخلاق اور صدیدی اور صدیدی پیدا کرتا ہے جائزوں میں

گرما گرم اور گرمیوں میں سردیا ایسا کھانا جو ٹھوڑا سا گرم ہو مناسب ہے گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانے کا باندراہ تخلی اور گوارا ہونے کے لئے یہ بھی جانتا چاہیے کہ تیار بدن کے واسطے شکم سیر ہونے سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخر کار بروقت تحمل سالی کے جوع کبکبی پیدا ہوتی ہے اور دلبے آدمی کا بھوکا رہنا اسی طرح برائے مگر اس کی برائی زیادہ ہے ہم نے ایک جماعت کیرا ایسی دلکشی ہے کہ تحمل سالی میں کھانے کی ان پر تنگی ہوتی پھر جب تحمل برطرف ہوا اور کھانا بفراغت انہیں میسر ہوا بدن ان کے اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ برآن پر خوری اور بشدت امتلاء معدہ ہر وقت میں قاتل ہے کھانے سے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلاء معدہ خناق میں میں بنتا ہوئے اور مر گئے اگر برآن خطاؤ کوئی غذائے دوائی سے مستعمل ہواں کے ہضم اور پختہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونے کی امید ہواں کا دفعہ باستعمال ضد اس چیز کے پیچھے استعمال غذائے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذائے دوائی کا ہضم ہو جائے مثلاً غذائے دوائی اگر سر دھو جیسے گلزاری اور کدو اس کی تعدل میں گرم چیز سے جیسے ہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذائے دوائی گرم ہو سر دھو جیز سے ان کی تعدل کرنی چاہیے جیسے گلزاری اور بقلتہ الحمتا یعنی خرفہ سے اگر غذائے دوائی ایسی ہو کہ اس کے استعمال سے سدے پڑنے کا خوف ہو بعد اس کے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو تقطیع سدہ کی کر کے اس کا اخراج کر دے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دری بھوکا رکھنا چاہیے کہ اسی زمانے میں کوئی چیز نہ کھائے جو شخص آرزومند اپنی صحت کا تینا ہو چاہیے کہ بے اشتہانے صادق کے کچھ نہ کھائے اور جب تک اس کا معدہ اور اوپر کی آنٹیں غذائے اول سے خالی نہ ہو جائیں اس لئے کہ بہت مضر بحال بدن یہی ہے کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کریں کہابھی پہلی غذا پختہ اور ہضم نہ ہو چکی ہو اسی طرح کوئی چیز مضر تختہ سے زیادہ نہیں ہے خصوصاً جو تختہ غذائے روی سے پیدا ہواں لیے کہ تختہ جو

غذائے غلیظ سے پیدا ہوتا ہے و جع مفاصل اور درودگردہ اور باؤ اور نقرس اور خرابی اٹھاں اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہے اور اگر تجھے غذائے لطیف سے پیدا ہو جیاتا ہے خداہ خبیث اور اورام گرم روی پیدا ہوتے ہیں کبھی بنظر ضرورت کے ایک طعام دور سے طعام خواہ ایسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے کوئی شخص تیز غذا خواہ دشوار کا استعمال کرے اس کے پیچھے بعد اتنے زمانے کے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہ ہو غذائے مرطب بے مزہ پھیل کھایتا ہے اس تدبیر سے پہلی غذا کا کیمیوس درست ہو جاتا ہے ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہے اور اس کو ریاضت کی کچھ حاجت نہیں ہوتی ہے بخلاف اس کے حال اس شخص کا ہے جو بعد غذائے سرع اہضم اور تیز کے غذائے غلیظ کا استعمال کرے خفیف حرکت کرنا کھانے کے بعد غذا کو بعد میں ٹھہرادیتا ہے خصوصاً جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانے کے سور ہے جو اعراض نفسانی یا حرکت بد فی کہ ان سے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہیں واجب ہے کہ جاڑوں میں ایسی غذا جس میں غذا ایت کم ہے نہ کھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اس فصل میں کھانی چاہیے جس میں غذا ایت زیادہ ہو وہ غذا حبوب سے ہوتی چاہیے اور ایسی غذا کہ اس کا لتنا بدن میں زیادہ ہو یعنی بدن میں خوب خسپیدہ ہو اور گرمیوں میں غذا اس کے برخلاف چاہیے اس کے بعد واجب ہے کہ دونوں قسم کی غاسے بالکل معدے کو متلبی نہ کر دے کہ اس سے زیادہ کی جگہ باقی نہ رہے بلکہ کھانے سے اس وقت ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی ہجھوڑی سی بھوک باقی ہو ہجھوڑی سی بھوک بعد کھانے کے باقی رہنا مقتضائے جو ع سے ہے بعد ایک گھنٹہ کے جاتی رہتی ہے یہ بھی ضرور ہے کہ غذا میں عادت کا لحاظ رہے اس واسطے کہ بدتر خوش یہ ہے جس سے معدہ بھاری ہو جائے اور بدتر شراب وہ ہے کہ جس کی مقدار اعتدال سے بڑھ کر معدے میں طغیان پیدا کرے اگر ایک دن کھانے پینے میں زیادتی ہو دوسرے دن بھوکا رہنا چاہیے اور ایسے مکان میں سونا چاہیے جس میں گرمی اور سردی نہ ہو اگر نہیں

نہ آئے آہستہ آہستہ ٹھبلے اور بیچ میں شہلت شہلت ٹھہر نہ جائے اور نہ استراحت کرے
تحموزی سی شراب خالص پیے **روفس حکیم کا قول ہے** کہ میں ایسے
چلنے اور ٹھبلنے کو پسند کرتا ہوں خصوصاً بعد اس غذا کے جو صبح کو کھانی جائے کہ ایسی غذا
حرکت اچھی طرح سے مقامات عشا نامے رُگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہے واجب ہے
کہ کھانے کے بعد تھموزی دیر دانی کروٹ لیٹ کر اس کے بعد مانیں کروٹ لیٹ کر
سوئے بعد اس کے دانی کروٹ لے بیہ بھی جاندا چاہیے کہ چادر
اوڑھ لینا اور تکیہ سر ہانی رکھ کے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہے حاصل یہ ہے کہ
وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنی سر ہانا اونچا اور پائیں نیچی ہو مقدار کھانے
کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہے صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہے کہ بعد
کھانے کے اس کے جسم میں گرانی پیدا نہ ہو اور نہ شراسیف میں تند عارض ہونے پیش
میں نفع اور فراغ اور نہ پیش بالکل پر ہو جائے اور نہ بعد کھانے کے متلبی عارض ہو اور نہ
شہوت کلبی اور نہ سبقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانے کی بوڈ کار
میں بعد تھموزی دیر کے اور جس غذا کا مزہ بعد زمانہ دراز کے ڈکار میں پایا جائے وہ غذا
بہت بری ہے کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اس طرح پر بھی دلالت ہوتی ہے کہ بعد
کھانے کے نبض عظیم اور نفس صیرنہ ہو جائے اس لیے کہ اکثر بجهت مزاحمت معدے
کے واسطے جا ب کے نفس میں تنگی ہوتی ہے پس متواتر ہو جاتا ہے اسی جہت سے تلک کو
 حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہے پس نبض عظیم ہو جاتی ہے لیکن اگر قوت ضعیف ہوا س
وقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور نہیں ہے جس شخص کو بعد کھانا کھانے کے کسی طرح کی
گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعتہ کھانا نہ کھائے بلکہ تھموز اور تھموز کھائے تاکہ بجهت امتناء
کے لرزہ کی کیفیت پیدا نہ ہو اور اس کے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہ ہو جس
وقت کھانے میں گرمی ہضم کی پیدا ہو اور جو شخص قدر ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو
چند اوقات میں تھموزی تھموزی غذا اس کو کھانی چاہیے سودا وی مزاج کا آدمی غذائے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

عادت کے کرنی چاہیے شہروں کو بھی نسبت غذا کے خصوصیت ہے ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو جو خصوصیت اقسام غذا سے ہے اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہے لیکن اس کو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جانا چاہیے اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اس میں ایک قسم کا ضرر ہوتا ہے نسبت اس غذا کے جو عمدہ ہو اور اس کی عادت نہ ہو ہر ایک شخص اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہے جو اس کے مشابہ ہے اگر تبدیل دونوں کی منتظر ہو یہ بات بالشد حاصل ہوتی ہے بعض آدمیوں کو بعض قسم کی اچھی غذا کیسی مضر ہوتی ہیں جو شخص بری غذا کھا کر اس کو ہضم کر لے چاہیے کہ اپنی قوت معدی پر نازار نہ ہو کہ عنقریب بعد تھوڑی زمانے کے اس کے بدن میں ایسے اخلاط روئی پیدا ہوں گے جن سے ہم ام بیماریان قاتل عارض ہوں گی اکثر وہ شخص جس کے بدن میں اخلاط روئی ہوں اچھی غذا کوں کے کھانے کا مجاز ہوتا ہے خصوصاً اگر بجھت ضعف کے متحمل اسہال کا نہ ہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل آسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اس کو غذا نے تسریع ہضم دی جائے علاوہ یہ ہے کہ جن بدنوں میں تحلل ہوتا ہے ان کو تخلل غاییض اور مختلف غذا کا زیادہ ہوتا ہے اور اندر وہی اسہاب بدن سے ان کو ضرر کمتر پہنچتا ہے اور اسہاب خارجی سے ضرر ان کو زیادہ پہنچتا ہے اور جس شخص کے بدن میں گوشت زائد ہوا اور تناوری اور آسودہ حالی میں ہو چاہیے کہ فصد کی عادت ڈالے اور اگر مزاج اس کا مکمل بہ برودت ہو جوارشات اور اطریفیلات گرم کا اکثر استعمال کرتا رہے اور ان چیزوں کا جن کا خاصہ ہے کہ معدہ اور معاء اور وہ جد اول جو قریب ان دونوں کے ہیں ان کا تنقیہ کرتی ہیں بدترین امور یہ امر ہے کہ مختلف غذا کو ساتھ ہی کھانے اس کے بعد یہ بھی زیادہ برائے کہ کھانا کھانے کی مدت طولانی ہو اس لیے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہے وہ غذا جو پہلے کھائی ہے قریب ہضم کے جب ہوتی ہے اس وقت پچھلی غذا اس سے جا کر ملق ہے اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ ہضم میں اجزا غذا کے یکساں باقی نہیں رہتے ایک یہ بھی ضروری بات قابل

جانے کے ہے کہ غذا ہی بہت اچھی ہے جو زیادہ لذیز ہوا س لئے کہ معدہ اس کو زیادہ قبول کرتا ہے اور قوت اس کو بخوبی جذب کرتی ہے بشرطیکہ وہ غذا نے لذیز جو ہر میں اچھی ہو اور کل اعضا نے ریسمس صحیح و سالم ہوں یہ شرط کامل ہے کہ اگر مزاج اعضا نے ریسمس کے مناسب اس غذا کے صحیح نہ ہوں یا وہ غذا نے ریسمس کے مزا جوں کے مخالف ہو اور جگہ مختلف معدہ کے ہوا نہ مخالف طبعی سے اس کی طرف التفات نہ کیا جائے گا مجملہ مضار طعام لذیز کے یہ مضرات ہے کہ اس کو بکثرت کھا سکتے ہیں پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہے کہ ایک دن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح و شام کھائے اور اس میں رعایت کی بہت ضرورت ہے پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہو جائے گا اور قوت میں سستی آ جائے گی بلکہ واجب ہے کہ اگر ضعف ہضم اس کو عارض ہو کھانا بھو جب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے گر کم کم اور جس شخص کی عادت ایک وقت کھانے کی ہو جیسے روزہ دار اور دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخائے اس کو عارض ہو گا اور دونوں وقت کا کھانے والا پھر اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائے گا اور رات پر اکتفا کرے گا کھانا بخوبی ہضم نہ ہو گا اور کھٹی ڈکار اور خبث نفس اور ملنی اور تنفسی وہن اور نرمی شکم پیدا ہو گی اس لیے کوہہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہے جس کا معدہ خونگر نہیں ہے اور وہ چیز عارض ہو گی جس کی برائی ظاہر ہے خلاصہ یہ ہے کہ اس کی غذا ہضم نہ ہو گی بجہت ان دلائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہیں مجملہ ان عوارض کے اس شخص کو جین اور بیتا بی اور در دفعہ معدہ کا اول لذع عارض ہوں گے اور ایسا معلوم ہو گا کہ اس کی آنیتیں اور اوجھ لٹکی ہوئی ہیں اور ان اعضا میں بجائے خود انقباض اور سمننا پیدا ہوتا ہے بول و بر از میں اس شخص کے سورش رہے گی کبھی بردا طراف بوجہ انصباب صfra کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہے یہ کیفیت ان ابدان کی ہے جو صفر اوی مزاج ہیں اور اکثر یہ کیفیت بوجہ صفا اوی مزاج ہونے معدے کے پیدا ہوتی ہے نہ ایکہ تمام

بدن پر صفر ان غالب ہونیں میں ایسے شخص کے فساو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات کسل مند رہتا ہے جن لوگوں کے معدے میں صفر ابکثرت ممتحن ہوتا ہے اس کو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہے اور ایسی غذا ان کو درکار ہے جس میں قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے ان کو غذا اور کارہے سوائے ان کے اور جو لوگ ہیں ان کو واجب ہے کہ ریاضت اور حمام کر کے کھانا کھائیں اور استحمام سے غذا کو مقدم نہ کریں جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے کھانے کی ہو چاہئے کہ تنہ تھوڑی سی روٹی کھائے جس کا ہضم قبل شروع ریاضت کے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرور ہے کہ ضعیف نہ کرنی چاہئے اسی طرح بعد طعام کے واجب ہے کہ حرکت نرم کی جائے اور جس شخص کو شہوت فاسد ہو خواہ اس کی خواہش تیز کھانے کی طرف ہو اور میٹھے اور چرب کھانے کو سوچ کر چھوڑ دے اور نہ کھائے اس کی اصلاح شہوت کے واسطے اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ محالی کھا کر سکنیں اور مولی وغیرہ سے تے کرے ضرور ہے کہ کوئی شخص بعد لفٹنے حمام کے فوراً مسکدہ وغیرہ نہ کھائے بلکہ صبر کرے اور تھوڑی دیر سوئے ایسے آدمیوں کے واسطے مناسب یہی ہے کہ دن و رات میں ایک مرتبہ کھائیں مناسب نہیں ہے کہ بعد کھانے کے سوئے حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہے اور معدے سے اتری نہیں ہے اسی طرح ضرور ہے کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کریں اس لیے کہ ایسی حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہے یا غذا معدے سے بے ہضم کے پھسل جاتی ہے یا بوجہ بلنے معدے کے اس کامزاج فاسد ہو جاتا ہے کھانا کھانے کے بعد بہت ساپانی اس قدر نہ پینا چاہئے کہ درمیان جرم معدہ اور غذا کے جداں پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجا دے بلکہ پانی پینے میں بعد غذا کے اتنی انتظار کرنی چاہئے کہ غذا معدے سے اتر جائے اس کی شناخت اس طرح پر ہوتی ہے کہ پہٹ کے اوپر کے اعضا سبک ہو جاتے ہیں اور اگر پیاس کی وجہ سے بیتاں ہو چاہئے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا

سرد زیادہ ہو گا تمہوری مقدار اس کی پیاس بچانے میں کافی ہو گی اتنی قلیل مقدار سے
قوتِ معدے کی خوشحال اور مجمع ہو جاتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد پانی
پیے نہ درمیان اس مدت کے جس میں کھانا کھاتا ہے بلکہ بعد فارغ ہونے کے اس
وقت اسی قدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہے پیاس پر صبر کرنا اور نیند پر بعد
کھانا کھانے کے ان لوگوں کو مفید ہے جن کا مزاج سرد و تر ہے اور جن کا مزاج گرم
ہے ان کو مضر ہے اسی طرح بھوک پر صبر کرنا بہ نسبت دونوں کے گرم مزاج والوں کو
بھوک پر صبر کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ صفر ان کے معدے پر گرتا ہے پھر جب
کچھ کھاتے ہیں معدے میں فاسد ہو جاتا ہے ان کو خواب اور بیداری میں وہی کیفیت
عارض ہو جاتی ہے جو اور پر بیان ہوتی اس شخص کے حال میں جس کے معدے میں غذا
فاسد ہو جاتی ہے ایضاً اشتها نے طعام بھی ان کی فاسد ہو جاتی ہے اس وقت ایسی چیز کا
پینا واجب ہے جو اس خرابی سے بچائے اور طبیعت میں ذمی پیدا کرے اور خود بھی سک
ہو جیسے آلو بخارا یا تمہوری سی شیر خشت جب اشتها نے طعام بحال خود عواد کرے اور
پوری ہو جائے اس وقت ان کو کھانا مناسب ہے علاوہ یہ ہے کہ جن کے مزاج اصلی
مرطوب ہیں تخلیل ان کے بدن میں بہت جلد ہوتا ہے اور ان کو بھوک پر صبر بہ نسبت
خشنک مزاج والوں کے کم ہوتا ہے ہاں اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے ان کے
اعضاء میں بھری ہو اور وہ رطوبت اچھی ہو اور ان کے بدن کے موافق ہو اس رطوبت کو
طبیعت ان کے بدن کی غذائے تام بالفعل کر دے اس وقت البتہ مرطوب مزاج
بھوک پر صبر کر سکتا ہے شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہے اس لیے کہ شراب سرخ
ہضم ہے اور بہت جلد نفوذ کرتی ہے یہ خود ہضم ہو جائے گی اور کھانا ہضم نہ ہو گا اس
جهت سے سدے پڑ جائیں گے اور عنقونت پیدا ہو گی حلاوت کی جہت سے بہت جلد
سدے پیدا ہوتے ہیں اس لیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کر لیتی ہے اور
سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں مجملہ ان کے استرقا ہے ہوا اور پانی

کا غلیظ ہونا خصوصاً گرمیوں میں طعام کو فاسد کر دیتا ہے ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہیں ہے خواہ گرم پانی جس میں عواد اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے جس شخص کے احتشام گرم اور قوی ہوں جس وقت طعام غلیظ کھاتا ہے اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتے ہیں جو معدے میں اور گرد معدے کے تند و پیدا کرتے ہیں اور مرض مراق اسی قسم سے ہے کہ غذا میں دخانیت کی وجہ سے ریاح پیدا ہوں جس کا معدہ خالی ہوا گر کوئی شے لطیف کھائے فوراً معدہ اس کو قبول کر لے گا پھر اگر اس کے بعد کوئی غذا غلیظ کھائے معدہ اس سے تنفس ہوئے گا اور ہضم نہ کرے گا پس فاسد ہو جائے گی ہاں اگر لطیف اور کثیف کے درمیان میں کسی قدر مہلت نہ ہو بہتر یہ ہے کہ ایسے وقت خلوء معدے میں غذائے غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی تھوڑی کھائے پس معدہ اس وقت میں غذائے لطیف سے نفرت نہ کرے گا اگر کوئی شخص کھانے میں افراط کرے اور جو غذا معدے میں پہنچتی ہے اسے کوئی حرکت قوی ہلانے یا بوجہ استعمال مشروب کے اس میں تشویش پیدا ہو جائے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہ ہو سکے نہ کرے گرم پانی تھوڑا تھوڑا پسے اس کی وجہ سے امتناء بر طرف ہو جائے گی اور غذا منحدر ہو گی اور آنکھ جھکنے لگے گی چاہیے کہ لیٹ کر سوئے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے بھی آرام نہ ہو یا میسر نہ ہوتا مل کرے اگر طبیعت کو ایسا پائے کہ اس کیفیت کو دفع کر دے گی اسی پر قناعت کرے اور نہیں تو طبیعت کی اعانت ایسی چیز سے کرے جو آسانی روائی شکم پیدا کرے گرم مزاج اطریف مسہل یا گلقدن اور ستر مرتبی یعنی پورہ اور سردمزاج مثل مجون کموںی اور مجون شہر یا ران اور مجون تمری کا استعمال کریں پہنچنے کی چیزوں سے اگر بدن میں امتناء پیدا ہو بہتر ہے جنہیں اس کے کھانے کی چیزوں سے ہو بہتر یہ ہے کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا الیوا بقدر تمیں چنے کے یا نصف درم الیوا اور نصف درم علک الانبات یعنی گوند پستے کے درخت کا ایک دانگ بورہ ارمنی کا استعمال کرے اور اس سے بھی سبک تر تریہ دوا ہے کہ دو یا تمیں

چنے کے برادر بورہ ارمنی بھی شریک کرتے ہیں سب سے بہتر یہ ہے کہ جھوڑی سی افتیوان ہمراہ جھوڑی سی شراب کے استعمال کریں اگر ان میں سے کوئی چیز میسر نہ ہو تو دیر تک سویا کرے اور ایک دن غذا ترک کرے پھر جب صحیح کو طبیعت سبک ہو جائے گرم پانی سے خواہ حمام میں نہایتے اور سینک کری اور لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کے ہضم نہ ہو اور ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جانتا چاہیے کہ فضول غذا کی رگوں میں بھر رہے ہیں اس لئے کہ جو غذائے کثیر با فراط ہو اگر چہ معدے میں ہضم ہو جاتی ہے مگر رگوں میں کمتر ہضم ہوتی ہے بلکہ رگوں میں خام باقی رہ کر تمدد پیدا کرتی ہے اور اکثر رگوں کو شکافتہ کر دیتی ہے اور کسل اور انگلراہی اور جمائی پیدا کرتی ہے چاہیے کہ علاج ان کا ایسی چیز سے کریں جو رگوں سے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا میں اس قدر افراط نہ ہو کہ یہ اعراض پیدا ہوں بلکہ فقط ایک قسم کی اعیا یعنی ماندگی پیدا ہو جائے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھبرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نہ کرے بلکہ طبیعت پر چھوڑے بعد اس کے اس قسم خاص میں ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کریں گے جس شخص کا سن زیادہ ہو جائے اس کا معدہ اتنی غذانے قبول کرے گا جو وقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اس کے غذا میں زیادہ پیدا ہوں گے پس چاہیے کہ بمقدار عادت ایام شباب کے نہ کھائے بلکہ اس سے کم جو شخص خوگرفتہ تدبیر غلیظ یعنی زیادہ کھانے کا ہو جس وقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھائے جتنی غذا کم کی تھی اتنی ہوا منافذ بدن میں داخل ہوگی پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کرے گا اسے اس کے بدن میں پیدا ہوں گے گرم غذاوں کی مضرت کا مدارک سکنجین سے ہوتا ہے خصوصاً اگر سکنجین بزوری ہو اس لئے کہ اقسام سکنجین میں یہ بہت مفید ہے اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجین سادہ کافی ہے سر غذاوں کی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماں لعسل یا شراب لعسل اور معجون کموں کا استعمال کرتے ہیں غلیظ

غذا کے بعد حار مزاج ایسی سلسلہ بچین بزوری کا استعمال کرے جس کے بزور قوی ہوں اور سرد مزاج مجھوں فلسفی اور نو دنی کا استعمال کرے اطیف غذا سے حفاظت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور جلد کی کم اعانت ہوتی ہے اور غذائے غلیظ اس کی ضد ہے جس شخص کو حاجت سختی اعضا کی بدن میں پیدا کرنے کی ہوا اور اس کی جہت سے ایسی غذاوں کا لحاظ ہو جس کا کچھوں قوی ہوتا ہے چاہئے کہ خوب بھوک کا انفال کرے اور بعد ایسی بھوک کے ان غذاوں میں سے بہت زیادہ نہ کھائے تاکہ خوب ہضم ہو جائیں ریاضت کرنے والے آدمی اور جن کو تعلیم کشیر ہوتا ہے غذائے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہیں اور ایسی غذاوں کے ہضم پر ان کا نوم پوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن چونکہ ان کے بدن سے عرق بکثرت لکھتا ہے اور تحمل ان کے بدن میں زیادہ ہوتا ہے ان کے جگہ غذائے غیر منہضم کو جذب کرتے ہیں جب تک کہ بخوبی ہضم نہ ہو لے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہیں واسطے امراض مہلک کے آخر کار میں بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جس وقت وہ سن شیخوخت کو پہنچتے ہیں فوائد رطب تعجب اور مشقت والے آدمیوں خواہ ریاضت والوں کو جو یا جو لوگ زرور نگ صفر اوی مزاج ہوں ایسے ہی لوگوں کو مفید ہیں اور ان کو قابل طعام کھانا چاہئے جیسے خوبانی اور قوت اور خرپڑہ اور آڑو اور آلو بخارا اور اگران کے سوا اور چیز بار در طب سے مدد کریں بہتر ہے اس لیے کہ یہ سب چیزیں خون میں ایک مانیت پیدا کرتی ہیں اس کے جہت سے خون کو بدن میں جوش پیدا ہوتا ہے جیسا کہ آب فوائد خارج میں جوش کھا جاتا ہے اور اگر ایسی تدبیر سے بالفعل کسی قدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ غفونت کرتی ہے اسی طرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھردے جیسے کھیر اور لکڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذا میں بکثرت کھاتے ہیں حمیات میں بتا ہوتے ہیں اگرچہ ابتداء میں ان سے بروڈت حاصل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خلط مانی میں کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اس کا صدید بن جاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ مانیت متحمل نہ ہو اور لوگوں

میں اسی طرح باقی رہے یہ لوگ اگر استعمال ریاضت کا قبل اجتماع اس مانیت کے رگوں میں کریں بلکہ جس وقت استعمال فواکر کا کریں ریاضت بھی کر لیا کریں تحمل ان مانیات کا ہو جائے گا اور خدران کا کمتر ہو گا یہ بھی جانا ضرور ہے کہ اگر خون میں بلغم خام یا مانی مو جود ہو بدن سے وہ خون نہ مل سکے گا اور اس خون سے بدن کی غذا کم بنے گی جو شخص فواکر کھاتا ہے اس کو سزاوار یہ ہے کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیرینشی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے تا کہ غذا معدے سے چھپل کر اتر جائے جو غذا میں مانیت پیدا کریں یا غلط غلیظ بالزرو جت یا غلط صفر اوی ان سے حمیات پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ مانیت پیدا کرنی والی غذا سے خون میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور بالزرو جت اور غلیظ غذا سے مباری اور گزر گاہ اندر وون میں سدے پڑتے ہیں اور صفر اپیدا کرنے والی غدا سے بدن میں سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور بالزرو جت اور غلیظ غدا سے مباری اور گزر گاہ اندر وون میں سدے پڑتے ہیں اور صفر اپیدا کرنے والی غدا سے بدن میں سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور خون میں حت جن ترکاریوں سے صفر اپیدا ہوا کثران کا استعمال جائزوں میں نافع ہے جیسے پھیکی ترکاری گرمیوں میں فائدہ کرتی ہے اگر کوئی شخص ایسی حالت میں گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذا سے روی کے چارہ نہ ہو چاہیے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نہ کرے اور ایک غذا کے ساتھ دوسری غذا مختلف اس کے مزاج کے ملائے پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اس کے اوپر کھلا سر کہ یا آب انا ترش یا سکھبیں سادہ یا سفر جلی وغیرہ پی لے اور استفادہ کی عادت ڈالے اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہواں کے اوپر شہد یا شراب کہنے کا استعمال کرے اور یہ استعمال قبل نفع اور ہضم کے جائز ہے چکنی غذا کے ہضم کا مدارک بلکہ چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاہ بلوط اور حب آلاں اور خربوب شامی اور بیر جو کچلا ہوا اور زعور یعنی پودینہ دشتی اور کڑی چیز سے بھی اس کی اذیت دفع ہوتی ہے جیسے راسن تلخ اور نمکین اور تیز چیز سے بھی اس کی اذیت زائل ہوتی ہے جیسے ناخورش اور لہسن

اور پیاز اور ان چیزوں کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہے جس شخص کے بدن میں اخلاط روی ہوں اور قیق بھی ہوں اس کی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے اور جس شخص کے بدن میں تخلل آسانی ہوتا ہو اس کو غذائے ترسرع ہضم دینی چاہیے

جالینوس کہتا ہے کہ غذائے ترہر ایک کیفیت آسانی جد ہو سکتی ہے گویا ایسی غذا بے مزہ ہے نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین جس شخص کا بدن ڈھیلا ہوا سکون غذائے غلیظ کا تخلل بے نسبت اس شخص کے جس کا بدن سمٹا اور کھچا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہے خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا وقت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہے اور طبیعت میں خشکی پیدا ہے اور چکنی غذائے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہے اور کھٹی غذا سے بیماری بہت جلد عارض ہوتی ہے اسی طرح تیز غذا جیسے مرچ وغیرہ اور نمکین غذا معدے کو مضر ہے اور آنکھ کو بھی چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اس کے غذائے روی کھانی جائے فاسد ہو جائے گی جس غذائیں لزووجت ہو دیر میں ہضم ہوتی ہے اسی جہت سے کھرام جچکلوں کے بہت جلد ہضم ہوتا ہے بے نسبت چھیلیے ہوئے کے اور روٹی اس آٹے کی جس میں بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہے بے نسبت چھنے ہوئے آٹے کے جس شخص کو قلب اور مشقت عارض ہوتی ہے جس وقت تدبیر لطیف کر کے غذائے غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سچی بھوک کے اس کو خون میں حدت اور جوش پیدا ہو گا اور محتاج دفع فضول کا بذریعہ فصد کے زیادہ ہو گا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گزر اہو یہی حکم اس شخص کا ہے جس کو غصب عارض ہو اور غذائے غلیظ کو تناول کرے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل نضح اور ہضم کے جذب کر لیتی ہے پس خون کو فاسد کر دیتی ہے کبھی غذا اؤں کے ب النظر ترکیب اور صنعت کے مختلف احکام اور خواص عارض ہوتے ہیں ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ دودھ کے ہمراہ کھلانی کھانا نہ چاہیے اور نہ مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ ان دونوں غذا اؤں سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہیں یہ بھی ان کا قول

ہے کہ دہی مولی کے ساتھ نہ کھانا چاہیے اور نہ دہی پرندے کے گوشت کے ساتھ کھا
چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ اور کھانے میں وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالیں جوتا بنے
کے برتن میں رکھی ہوئی ہو اور جو کباب بید انجیر کی لڑکی کے کولوں سے بھونا گیا ہو وہ بھی
نہ کھانا چاہیے مختلف قسم کے کھانے و طرح پر مضر ہوتے ہیں اول تو ان کے ہضم میں
اختلاف ہوتا ہے منہضم اور غیر منہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف
طور کی غذاوں کے کھانے میں بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا طعام زیادہ کھایا
جائے قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاوں کے کھانے سے گریز کرتے تھے اور
صرف گوشت پردن کو اور روٹی پر بوقت عشا یعنی شب کو قناعت کرتے تھے افضل
اوقات نام کے فصل گرمی میں وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو بھوک کا نالنا اکثر
معدے میں رطوبات صدید بھر دیتا ہے جس سے بدحالی پیدا ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہو جائے بہت زیادہ غذا نیت اس میں ہے مگر یہ دری میں
ہضم ہوتا ہے اور اعود میں باقی رہتا ہے شوربا بھی غذائے جید ہے اگر اس میں پیاز ملی
ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر پیاز نہ ہو ریاح برائیختہ کرتا ہے بعض آدمی ایسا
خیال کرتے ہیں کہ عنبر یعنی انگور کو بھنے ہوئے کلمہ پر کھانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہیں
 بلکہ بہت روی ہے اسی طرح نبید بلکہ واجب ہے کہ کلمہ کے اوپر مثل دانہ اس کے بلاشل
اختیار کریں **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ پھونکل مزاج ہے اور
طبعیت میں خشکی پیدا کرتا ہے اور چوزوں میں رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت
نرم رہتی ہے بہتر مرغ بھنا ہوا وہ ہے جو پیٹ میں بکری یا بچہ گاؤ کے بھونا جائے تا اس
کی رطوبت محفوظ رہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شوربا چوزوں کا
اخلاط کی تعداد میں زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربائے مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے میں
غذا نیت ہے اور بچہ بزرداور پا کیزہ ہے اس جہت سے کہ نجاح اس کا ساکن ہوتا ہے
اور حمل یعنی برہ گرم اور پا کیزہ ہے اس لیے کہ اس کی بدبو کی چیز پکھل جاتی ہے اور زیر

بانج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈال کر دینا مناسب ہے اور حلوات یعنی علوے اگر چہ شکر سے بنائے گئے ہوں اس کا استعمال برا ہے اس واسطے کے سدہ پیدا کرتے ہیں اور پیاس زیادہ ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کروٹی اگر ہضم نہ ہو شرطیکہ زیادہ ہواں کی مضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہ اس کی کم ہے **فصل آٹھویں تدبیر میں پانی کے استعمال اور شراب کی اور جو چیز متعلق دونوں کے ہے** مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے جو شدت برودت میں معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن میں کر کے جیسے صراحی میں پانی بھر کر برف میں جھلتے ہیں الغرض جرم برف کا استعمال بہر حال بد ہے خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگر برف اچھی ہواں لئے کہ پکھلی ہوتی برف جید سے پڑھ اور اعضائے نفس کو ضرر پہنچتا ہے اور تمام احتشاء کو بھی اس کا ضرر پہنچتا ہے اور سوائے اس شخص کے جس کا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہیں ہو سکتا اور اگر فی الحال یہ پانی مضر نہ ہو گا بہت دونوں کے بعد جب سن زیادہ ہو گا ضرور مضر ہو گا اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنویں اور نہر کا پانی ساتھی نہ پینا چاہیے جب تک ایک ہضم نہ ہو لے پانی کی عدمہ قسم کا اختیار کرنا ہم اور پر بیان کر چکے ہیں اسی طرح بگزے ہوئے پانی درست کرنا بھی مذکور ہو چکا ہے سر کہ پلانا پانی کی اصلاح کرتا ہے **یہ بھی جانا ضرور ہے** کہ نہار منہ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استھام کے خصوصاً اگر پیٹ خالی ہو بہت برائے اسی طرح جھوٹی پیاس جورات کو مست اور مخمور لوگوں کو ہوا آئے اس میں پانی پینایا جس وقت طبیعت مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اس سے بقدر سیراب ہونے کے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ بہت برائے اگر پیاس شدت کی ہوس دہوا میں ٹبلے یا سرد پانی سے کلکی کرے پھر جب اس تدبیر سے تسلیم نہ ہوا یہے برتن سے جس کا منہ تنگ ہو پانی پیے علاوہ یہ ہے کہ مخمور کو کبھی یہ تدبیر نافع ہوتی

ہے اور بیشتر اگر نہار منہ اس طرح پر پانی پیے مضر نہیں ہوتا ہے جو شخص نہار منہ پانی پینے سے بے صبر اور ضبط نہ کر سکے خصوصاً بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب میں گرم پانی ملا کر پیے جسے جھوٹی لگتی ہواں کو یہ بات جانتی چاہیے کہ سورہنا اور پیاس پر صبر کرتا اس کی پیاس میں تسلیم پیدا کرتا ہے اس لئے کہ طبیعت اس وقت تحمل اس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کہ لیقی ہے خصوصاً اگر پیاس پر صبر کر کے سورہیں اور جس وقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہونے سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی اس لئے کہ جو خاطر باعث عطش کی ہے وہ برقرار ہے ہر شخص پر واجب ہے خصوصاً جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر بے سرد پانی پینے کے چارہ نہ ہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے نیم گرم پانی پینے سے متلی پیدا ہوتی ہے اور بہت گرم پانی اگر زیادہ پینا جائے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور اگر کبھی کبھی پینا جائے معدے کو دھو ڈالتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے شراب اگر سفید اور قیق ہو گرم مزاج والوں کو موافق ہے اور دردسر نہیں پیدا کرتی ہے بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو دردسر التهاب معدے سے پیدا ہوا ہواں میں تنحیف کر دیتی ہے اور جس شراب میں لکپچ اور روٹی بھگلوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور قیق کے ہے خصوصاً اگر پینے سے دو گھنٹے پیشتر بھگلوئیں شراب غایظ شیریں جو شخص بدن کی فربہ ہی اوقوت چاہے اس کے مناسب ہے لیکن اس کے سدے پڑنے سے پرخطرہ رہے پرانی سرخ شراب سرداو بلغی مزاج کے مواف ہے ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا برا ہے جس کا سبب ہم اور پیان کر چکے ہیں پس بدون ہضم طعام اور اس کے مندر رہنے کے نہ پینی چاہیے جو طعام روڈی الکیوس ہواں پر شراب پینی بر وقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بری ہے اس لئے کہ کیمیوں روڈی کو اطرف بدن تک روڈی کر دیتی ہے اسی طرح فواکر پر خصوصاً خرپڑہ پر شراب کا پینا برا ہے جھوٹی پیالیوں سے ابتدا کرنا بہتر ہے بنیت بڑے پیالوں کے لیکن اگر کھانے کے اوپر دو تین

پیالے پیے خونگر کو مضر نہیں ہے اسی طرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہیں ہے محر درین کو فائدہ شراب کا بجھت اور ارکے اور مرطوبیں کو بوجہ اضاج رطوبت کے ہوتا ہے اور جس قدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہے شراب بہت اچھی چیز ہے جو غذا کو تمام بدن میں نافذ کر دیتی ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور سفع کا بول وغیرہ کی طرف سے اخراج کر دیتی ہے خلط سوداوی میں ازالق پیدا کر کے آسانی اخراج کرتی ہے اور اس کی مضرت کو بجھت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہے توڑ ڈالتی ہے اور جو چیز بدن کے اندر بستہ ہو جس میں گرمی بہت نہ ہو اور وہ شے غریب ہو اس کو بدن سے نکال لیتی ہے اور ایسی شے کے اقسام قریب ہے کہ ہم اپنے مقام پر بیان کریں جس شخص کے دماغ میں قوت ہوتی ہے بہت جلد مست اور مدد ہو شن نہیں ہوتا ہے اور اس کا دماغ ان بخارات روی کو جو شراب سے چڑھتے ہیں قبول نہیں کرتا اور سوائے اس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہے اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہیں ہوتا پس اس وقت اس کا ذہن ایسا صاف ہو جاتا ہے کہ اور وہ توں میں ایسا صاف نہیں ہوتا اور جس کے دماغ میں ضعف ہواں کا حال اس شخص کے برخلاف ہے اور جس شخص کے سینہ میں کسی طرح کی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑوں میں اس کی سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہیں کر سکتا ہے جس شخص کا ارادہ استکثار شراب کا ہو کھانا پیٹ بھرنے کھانے اور اپنے کھانے میں اس چیز کو اختیار کرے جس سے اور اپیدا ہو اگر بوجہ طعام و شراب کے امتناء پیدا ہو چاہیے کہ قے کر ڈالے اور لازم ہے کہ ماں لعسل پی کر قے کرے اور منہ کو سر کہ اور شہدا و رچہرے کو سرد پانی سے ڈھو ڈالے جس کو اذیت شراب سے سخونت بدن اور حرارت بدن کی پہنچتی ہوا پنی غذا حصر میہ وغیرہ اختیار کرے اور تنشیل انارتیش اور چوکے سے کرے جسے اذیت شراب کی جانب سر میں پہنچتی ہو کم کر دے اور پانی ملا کر خواہ روئی بھگلو کراستعمال کرے اور اس کے اوپر تنشیل بہ کا کرے اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو حسب

آلاں ترش کیا ہوا استعمال کرے اور کسی قدر کافور چو سے یا وہ چیز جس میں قبض اور ترشی ہو اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو تفقل ناگر متوجہ اور لوگ اور پوست اترج کا کرے **بھی بھی جانا ضرور ہے** کہ شراب کہنہ حکم میں اس دوا کے ہے جو قلیل الغذ اہوا رئی شراب جگہ کو مضر ہے اسہال کبدی بوجہ لغخ کے پیدا کرتی ہے **بھی بھی جانا ضرور ہے** کہ بہترین شراب وہی ہے جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی میں اور صاف ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوبصورت میں معتدل نہ ترش نہ شیریں عمدہ شراب جس کا نام معتدل ہے وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی لے کر ملا کیں اور جوش میں لا کیں تا یہ کچھ چوڑھا حصہ اس کا ہو جائے جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسی طرح کالذع پیدا ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کے انار اور آب سرد چونے کے طور پر استعمال کرے اور شراب فسٹین دوسرا دن کے صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد اس کے کچھ ہوڑا سما کھایا ہو **بھی بھی جانا ضرور ہے** کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور سکر یعنی مستقی بہت جلد پیدا کرتی ہے اس لئے کہ مانیت کی وجہ سے اس کا نفوذ بہت جلد ہوتا ہے جس شخص کی طبیعت میں تشنگی ہو نہار منہ شراب پینے سے پرہیز کرے اور قل اس کے کہ پانی کا اثر پورا کل اعضا میں پہنچ جائے مرطوبیں کو استعمال سے شراب کے احتساب کرنا چاہیے یا پیچھے حرکت مفرط کے اس لئے کہ ان پچھلی دو صورتوں میں دماغ اور پلٹھ کو اذیت پہنچتی ہے اور شنج اور اختلاط عقل میں ڈاتی ہے حالت مرض میں بھی شراب سے احتساب چاہیے اور نصل گرم میں بھی متواتر بیہوش رہنا بہت برا ہے اس واسطے کہ جگہ اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور پلٹھ کو ضعیف کرتا ہے اور امراض عصب اور سکته اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے شراب کشرا کش صفرائے روی کی طرف بعض معدوں میں مستحیل ہو جاتی ہے اور بعض معدوں میں سر کہ تند اور ترش ہو جاتی ہے اور ضرر ان دونوں کا بہت برا ہے بعضوں کی تجویز یہ ہے کہ مستقی شراب کی اگر مہینے میں ایک یادو

مرتبہ پیدا ہونفع کرے گی اس جہت سے کتوائے نفسانی کو سبک کرتی ہے اور راحت دیتی ہے اور اور اربول اور تخلیل فضول کرتی ہے یہ بھی معلوم رہے کہ غالب ضرر شراب کا دماغ میں ہوتا ہے ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سوائے مقدار تخلیل کے کہ اس میں پانی بھی ملا ہوا و قسم کی شراب نہ پیے اور مدد بیر صائب اس شخص کے واسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہے کہ فوراً قے کرڈا لے اگر آسانی سے ہو جائے بہتر ہے ورنہ بہت سا پانی تنہیاً شہد ملا کر پیے اور قے کے بعد بطور آبزنان کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کی مالش بدن میں کر کے سور ہے لڑکوں کے حق میں شراب کی کیفیت یہ ہے کہ جیسے جھوڑی سی لکڑی پر آگ کر کھنی چاہیں بدھوں کو اگر تخلیل ہو شراب پانی چاہیے جوانوں کو شراب کی تعدیل موافق ہے مگر ان کو مناسب یہ ہے کہ پرانی شراب میں آب انار یا آب سرد ملا کر پیس سرد مقامات کے الٹی شہر متحمل شراب کے ہو سکتے ہیں اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہیں ہو سکتے ہیں جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھائے بلکہ جھوڑ اس اچکنا شور باپی لے اور جھوڑی سی روٹی نکل رے نکل رے کر کے چکنی ملا کر کھائے یا گوشت مرغن اور حرکت و سکون میں اعتدال کرے اور زیادہ تعب اور مشقت نہ کرے اور بادام اور مسور کو نمکین کر کے تفتل کرے اور کاخ اکبر کا استعمال کرے اور اگر کرنیبیہ اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کرے گی اور پینے پر اعانت کرے گی اسی طرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کر دے مثل تخم کربن بھٹی اور زیریہ اور سداب خشک اور فودنج اور الحنفی اور اجوائیں کے جو غذا نہیں کہ ان میں لزوجت اور تغیریہ یعنی چسپیدگی ہے اکثر بخار شراب کو غایظ کر دیتے ہیں جیسے چکنی مٹھائی جن میں لزوجت ہو اس لئے کہ یہ مستقی کو منع کرتے ہیں اگر چہ شراب کشیر کو قبول نہیں کرتیں اس واسطے کہ دیر میں نافذ ہوتی ہیں اور مستقی کا جلد آتا یا بجہت ضعف دماغ کے ہوتا ہے یا بجہت کثرت اخلاق دماغی کے یا یہ سبب قوی ہونے شراب کے یا بجہت تلکت غذا کے یا اس میں سو امداد بیری کرنے سے یا جس چیز کا

استعمال متصل غذا کے ہو ضعف دماغ کی وجہ سے بسرعت مستقی کا پیدا ہوتا اس کا علاج مثل علاج نزلہ کہنا کے ہے ان لطیخات سے جو باب نزلہ میں مذکور ہیں اور ایسا شخص اگر شراب پیے اسی قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر میں مستقی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب رمان ترش ایک حصہ اور سر کے نصف حصہ ملائکر جوش دیں اور بقدر ایک اوپریہ کے قبل شراب کے پیے ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بنا کر خشک کر کے رکھے اور ایک گولی کے بعد دوسرا گولی کھائے ایضاً قخم کرنب زیرہ با دام تلخ مقشر فوج فستین ملح نفلٹی ناخواہ سداب یا بس اس میں سے دودرم ہمراہ آب سرد کے نہار منہ وہ شخص پیے جس کو خوف حرارت کے ضرر کا نہ ہو چاشت کے وقت بیہوش آدمی پانی اور سر کے تین مرتبہ متواتر پیے یاد ہی کا توڑخواہ ترش دہی پیے اور کافور سونگھے اور سر پر اپنے سرد چیزیں جوارادع ہوں جیسے رغن گل اور سر کے لگائے علاج شراب خوار کا امراض جزوی میں ہم ذکر کریں گے جس کا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہو جائے اور کچھ ضرر نہ پہنچے شراب میں اشنہ اور عودہ ندی بھگلوکر پیے اور جس کا ارادہ ہو کہ بنظر کسی احتیاج کے سکر شدید بغرض علاج کسی عضو کے جس میں دروزیاہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب میں شیلیم یعنی منمنا داخل کرے یا شاہ ترہ اور افیون اور اجوائیں ہم وزن نصف درم لے کر اور جوز یا اور سک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب میں ڈال کر بقدر حاجت پیے یا یخ اسود یعنی بنگ سیاہ اور پوست یہروج پانی میں ڈال کر جوش دے اور سڑاکر شراب میں ملائے **فصل نویں خواب اور بیداری کے بیان میں**

سبب نوم طبعی اور سبات اور ان دونوں کی ضد یعنی بقطہ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے میں درکار ہے یا ہر ایک کے دفع کرنے میں بروقت ایذا پہنچنے کے ضرور ہوتا ہے کسی قدر اور پر اپنے مقام میں مذکور ہو چکا ہے اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ ہر ایک ان میں سے کس چیز پر دلالت کرتا ہے اور باقی ماندہ ان چیزوں کے حالات امراض جزوی میں بیان ہوں گے اس مقام پر جس قدر

مناسب ہے وہ اسی قدر ہے کہ نوم معتدل سے قوت طبعی کو اپنے انعال میں قدرت بڑھتی ہے اور قوت نفسانی کو راحت پہنچتی ہے اور جوہر روح میں کثرت ہوتی ہے تا اینکہ کثر بوجہ سنتی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحمل روح میں ایک مانع پیدا ہوتا ہے جو روح کیوں نہ ہوا سی فائدہ نیند کے جہت سے ہر ایک قسم کا ہضم جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اچھی طرح ہو جاتا ہے اور ہر ایک قسم کے تحمل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہے خواہ ضعف بجھت مانگی کے ہو یا بسبب جماع اور غصب کے ہو نوم معتدل بروقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت میں رطوبت اور حرارت بیدار کرتی ہے اور مشائخ کے واسطے بہت نافع ہے اس واسطے کہ ان کی روایت کو محفوظ رکھتی ہے اور پھیرلاتی ہے اسی واسطے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ شب کو قبل سونے کے تھوڑا سا کا ہو خوشبو کر کے کھالیتا ہے کا ہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اس کا اس فائدہ کے واسطے کہ اس کی تحرید کا مدد ارک کرے کہتا ہے کہ میں آج تک سونے پر ہر یہ صہیون نوم کے باوجود یہکہ اب میں بدھا ہو چکا پھر بھی سونا مجھ کو مفید ہے اور جو تر تیب بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہے وہ مجھ کو نافع ہے یہ بہت اچھی تدبیر ہے اس شخت کے واسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے سے پیشتر جام کر لے بعد ازاں کہ ہضم کامل اس غذا کا ہو چکے جو اس نے کھائی ہے اور بہت سا گرم پانی سر پڑالے یہ بھی واسطے نیند پیدا کرنے کے اچھا مدد گار ہے جو تم پیر بنت اس کے قوی ہے اسے ہم معالجات میں ذکر کریں گے صحیح آدمیوں پر واجب ہے کہ امر نوم کی بخوبی مراعات کریں اور چاہیے کہ باعتدال اور وقت مناسب میں سوئیں اور سونے میں افراط نہ کریں بیداری کے ضرر سے اپنے دماغ اور تنامی قوے کو بچائیں اگر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دی جاتی ہے اور نیند اس سے دور کی جاتی ہے جس وقت خوف غشی اور سقوط قوت کا ہوتا ہے افضل نوم وہی ہے جو گہری ہو ایضاً افضل وہ نیند ہے جو بعد اندھا ر طعام کے لطف اعلیٰ سے یعنی معدے سے پیدا ہوا اور بعد ٹھہر جائے ان اعراض کے جو تابع ہضم اول کے ہیں لغخ اور قرقر

سے اس لئے کہ سونا اس حالت میں بچنے و جو دمضر ہے نہ خوشنودی مزاج کی پیدا ہوتی ہے اور نہ متصل نیند آتی ہے اور نہ تمامل یعنی نیند کی آمد کی بے چینی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کے سونے سے بر طرف ہوتا ہے با وجود یکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہے ایذ ابھی دیتا ہے اسی واسطے واجب ہے کہ تھوڑی مشی کرے اگر انحدار غذا میں دری ہو بعد اس کے سونے حالت گرستگی میں سونا براہے قوت کو ساقط کرتا ہے امتلاء میں بھی قبل انحدار کے بطن اعلیٰ سے برا ہے اس لیے کہ ایسے وقت گھری نیند پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تمامل بھی ہوتا ہے اس واسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے میں مشغول ہوتی ہے اسی طرح ہضم غذا میں مصروف ہو کر دونوں فنل میں طبیعت کے معارضہ پیدا ہو کر ایسی بیداری جو بے چینی اور سیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہے اس وجہ سے طبیعت کند ہو جاتی ہے بس ہضم میں فساد پیدا ہوتا ہے دن کو سونا بہت برا ہے اکثر امراض رطوبت اور فزلات پیدا کرتا ہے رنگ فاسد کرتا ہے طحال کے امراض پیدا ہوتے ہیں چھپے ڈھیلے ہو جاتے ہیں کسل عارض ہوتا ہے اشتہما میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور ام اور اکثر پین پیدا ہوتی ہے منجمد آفت نوم کے جلدی اس کا بر طرف ہو جانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے کسی دوسرے فنل کے فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہے کہ رات سے صبح تک مستمر ہے اور گھری ہو علاوہ یہ ہے کہ جس شخص کو دن کے سونے کی عادت ہواں پر ضرور نہیں ہے کہ دفعۃ بلا مرتب صحیح اس عادت کو ترک کرے افضل ہیئت سونے کی یہ ہے کہ پہلے دہنی کروٹ لیٹھیں اس کے بعد بائیں کروٹ پھر جائیں اور یہ ہیئت با تفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہے اور جس وقت پیٹ کے بھل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت کرتی ہے کہ بوجہ ثقل کے حار غریزی اندر چھقن ہوتا ہے اور بند ہو جاتا ہے پس حرارت غریزی میں کثرت پیدا ہوتی ہے چت لیٹ کر سونا بہت برا ہے کہ اکثر امراض روی مثل سکنتہ اور فانج اور کابوس وغیرہ آمادہ عرض کرتا ہے اس لیے کہ یہ صورت فضول کو

مائل بطرف پشت کے کرتی ہے پس جو مباری فضول آگے کی جانب میں ہیں بند ہو جاتے ہیں جیسے منخرین اور حکم وغیرہ چت لیٹ کر سونا ضعیف یہاروں کی عادت ہو جاتی ہے اس لیے کہ ان کے فضول کے نکلنے میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور اعضاء بھی ان کے ضعیف ہوتے ہیں بوجہ اس ضعف کے دہنی یا باہمیں کروٹ پر لینئے کا انہیں تحمل نہیں ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے ہیں پیٹھ پر زور دے کر اس واسطے کے پیٹھ میں ب نسبت پہلو کے قوت زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر منہ کھول کر سوتے ہیں کہ جس عضل کے ذریعہ سے فک اعلیٰ اور فک اسفل کو جمع کرتے ہیں اس میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور اس حکم خاص کا بیان امراض جزوی میں بخوبی کیا جائے گا

فصل دسویں **اس چیز کا بیان جس کا تھوڑا سا ذکر یہاں کر کے**

تفصیل اس کی دوسری مقام پر کرنی چاہیے

بموجب عادت اطباء کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اس کا معتدل طور پر کرنا اور اس کے ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہیں ایضاً اور اطباء اس مقام پر کیفیت ادویہ مسہلہ کی اور ان کے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہیں اور ہم اس بات کو بھی پچھ بحث معالجات میں ذکر کریں گے اور کسی قدر جب ادویہ مسہلہ میں کلام کریں گے لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہیں کہ حافظ صحت پر واجب ہے کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال اور اور ار اور تفریق اور نفث کے کرتا رہے اور عورتوں پر واجب ہے کہ اپنے خون جیس کے اجر اکی تدبیر کرتی رہیں جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کریں گے اور اپنے مقام پر وہ پہچانی جائے گی

فصل گیارہویں ضعیف اعضا کی تقویت

اور ان کا فربہ کرنا اور ان کے جسم کے بڑھانے کا

بیان جو اعضا ضعیف ہوں اور چھوٹے ہوں ان کی تقویت بھی کی جاتی ہے اور ان کے بڑھنے کی تدبیر کی جاتی ہے جو لوگ سن نہواں نشو سے تجاوز کر گئے ہیں اور جو لوگ

انہائے ضعف کو پہنچے ہیں ان کے واسطے ماش بدن کی وجہ اعتدال اور ریاضت وائمی جو ہر عضو کے واسطے مخصوص ہے مناسب ہے اس کے بعد زفت کا طلا کرنا چاہیے اور سانس کارہ کنابھی اسی تدبیر میں اخل ہے خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو یا ریہ کے مثال اس کی یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کی دونوں پنڈلیاں پتلی ہوں ہم اس کو حکم کرتے ہیں کہ تھوڑا سادوڑے اور دلک معتدل کرے اور طلا زفت کا اس حالت میں کرے پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت میں زیادتی کرے اور تیسرا دن دلک بدستور اور ریاضت میں زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگوں کا وسیع ہو جانا اور ان میں مواد کا اترنا ظاہر ہو پس جس عضو میں گمان صدوث ورم کا ہوا س کے مخالف تدبیر کی جائے اور جو آفت امتناء کی اس عضو خاص کو پہنچنے والی ہوا س کے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوائی اور واء الفیل کا ہو جب ان میں کسی کے آثار ظاہر ہوں جو ریاضت پہلے کی جاتی ہوا س میں اور دلک میں کمی کریں بلکہ اسے ٹھہر کر اور لٹا کر پاؤں اونچے کر کے عضو مخصوص کی ماش کریں گے مثلاً جو ساق دلی ہوا س کے پاؤں کو ملیں گے اور بر عکس ماش اول کے کریں گے یعنی انگلیوں سے شروع کریں گے اور تج ران تک ملتے آئیں گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کے واسطے درکار ہو جو قریب اعضائے تنفس کے ہے اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اس کے نیچے ایک نہالجہ رکھیں جس کی کشش متوسط ہو اور عرض اس کا معتدل ہو بعد اس کے حکم کریں گے کہ وہ دونوں ہاتھوں کی ریاضات کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چینے اور بڑی آواز لگائے اور ماش نہری کرے اتنی تدبیر یہاں بیان ہوئی آئندہ کتاب زینت میں اس کی پوری تفصیل بیان ہو گی جو لوگ مسн ہیں اکثر ان کو وجہ برودت اور یوست کے یہ ضعف عارض ہوتا ہے اس کی تدبیر وہ ہے جو دقیق شخونخت کی تدبیر ہے اور اس کی تدبیر کا اشارہ کتاب ارینیت میں کیا جائے گا

فصل بارہویں اس ماندگی کے بیان میں جو

ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے ماندگی کی تین قسمیں ہیں اور چوتھی قسم اس پر بڑھاتی جاتی ہے اور ماندگی کے پیدا ہونے کی دو صورتیں ہیں تین قسمیں پہلی ماندگی کی یہ ہیں قرودی ورمی اور چوتھی جو اس پر بڑھاتی جاتی ہے اس کا نام شفیقی پسی تضادی اعیائے قروحی اس ماندگی کہ کہتے ہیں جو ظاہر جلد میں محسوس ہو مشابہ اس کے کہ قروح کو کسی نے چوں لیا ہے یا جلد کے اندر محسوس ہوا اور اس کے غار کے منہ اندر کی طرف ہوں اور کبھی چھوٹے سے بھی محسوس ہوتے ہیں اور صاحب اس ماندگی کا بروقت حرکت کے اس کا احساس کرتا ہے اور کبھی اس طرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانتے چھتے ہیں اور یہ لوگ حرکات کو ہاپسند کرتے ہیں تا انکہ انگرائی بھی ان کو ناگوار ہوتی ہے اور اگر انگرائی لیتے ہیں تو بہت ضعیف جس وقت اس ماندگی میں شدت ہوتی ہے بدن میں پھر ہری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی زیادہ ماندگی پیدا لرزہ آ جاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے سبب اس ماندگی کا کثرت ایسے فضول کی ہے جو ریقق اور گرم ہوں یا گچھنا گوشت اور چربی کا بجہت شدت حرکت کے خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط روئی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہیں کہ اگر رگوں میں وہ اخلاط منتشر ہوئے اپنے خون کو ان کی آفت خراب کرتی ہے پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہیں ان کی اذیت بھی جلد تک آ جاتی ہے کمتر اذیت ان کی یہی ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کریں پھر اگر تھوڑی سی حرکت ان میں پیدا ہو قشر یہ پیدا کریں گے اگر اس سے زیادہ حرکت کریں لرزہ پیدا ہو گا کبھی ان اخلاط میں سے تیز اخلاط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگوں میں باقی رہ جاتی ہے اور کبھی خام گوشت میں بھی باقی رہتی ہے **اعیائے تمددی** میں صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اس کا پاش پاش ہو گیا تا انکہ انگرائی تک بھی اس کو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ تعجب کے ہو اور بجہت ان فضول کے جو عضل میں تجسس ہیں پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت روئی نہیں ہوتے ان کا جو ہر اچھا ہوتا

ہے اور ان میں لذع نہیں ہوتی اور یہ قسم کبھی ماندگی کی بجهت ریاح کے پیدا ہوتی ہے ان دونوں قسم کی ماندگی میں فرق بنظر نہیں اور غفل کے کیا جاتا ہے اکثر یہ ماندگی کبھی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہوا شخص کے بدن میں اور قسم کا اختلاف ہو گا اور وہ ماندگی بدترین اقسام ہے اور اس کا مادہ باریک ہڈیوں میں جو متصل عضل کے ہیں پہنچل مستقیم ان میں ہوتا ہے **اعیانے ورمی** اس طرح پر پیدا ہوتی ہے کہ بدن میں گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سب اس کا یہ ہے کہ حکم میں بدن کے لفخ اور نوم میں تغیر پیدا ہوا اور چھونے اور حرکت سے اذیت پہنچے اور اس اعیانے کے ساتھ تند بھی محسوس ہوتا ہے **اعیانے فصی** اس حالت کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اس کی خشکی بڑھ گئی ہے یہ ماندگی یا بجهت افراط ریاضت کے بشرطیکہ کیوں جید ہوا اور ریاضت استردادی یا خشونت بعد ریاضت اول کے کرے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجهت خشکی ہوا کے یا کم کرنے غذا اور روزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہے اور دو چیزیں سبب حدوث ماندگی کی ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ ماندگی یا بجهت ریاضت کے پیدا ہوا اور وہ ماندگی اسلام اور بے خوف ہے اس کے علاج کا ایک طریقہ خاص ہے یا ماندگی خود بخوبی پیدا ہوا اور یہ کسی مرض کا مقدمہ ہے اس کے علاج کا بھی طریقہ جدا گانہ ہے کبھی اسہاب ماندگی کے مرکب بھی ہو جاتے ہیں بحسب ترکیب مواد کے یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے مفرد اقسام ماندگی کی تدبیر جس وقت پہچان لی جائے پھر مرکب اقسام کی شناخت اس قاعدے پر جو ہم آگے بیان کرتے ہیں ہو سکتی ہے اور وہ تدبیر یہ ہے کہ زیادہ صرف توجہ سب سے پہلے اس طرف کرنا چاہیے جس کا اهتمام زیادہ ہے باوجود یہ کہ تدبیر اس کی کمتر ہے ہم اس مقام پر تدبیر بغرض تین باتوں کے ہوتی ہے یا بوجہ قوت کے یا بجهت شرافت عضو ماوف کے یا بسبب جو هر مادہ کے جس وقت کسی ایک شخص میں ان میں سے دو باتیں مgett ہوں یا تین پس وہ اہم ہے مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص میں دو قسموں سے زیادہ

قوی ہو بے نسبت پہلے شخص کے پس یہ دوسرا بجائے پہلے کے قرار دیا جائے گا جس میں دو سبب تھے اور اس کا ایک سبب بخزلہ دو سبب کے قرار دیا جائے گا مثال اس کی اعیانے ورمی قوی بھی ہے اور اشرف بھی مگر جو ہر ماہ اعیانے قروچی کا اگر زیادہ تر بعید اعتدال سے ہوا اور بہت مختلف مجرائے طبعی کے برابری کرے گا دونوں سبب اعیانے ورمی کے شرف اور قوت میں پس اس کی تدبیر اعیانے ورمی پر مقدم کی جائے گی اور اگر جو ہر ماہ اعیانے قروچی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے نہ ہو تدبیر اعیانے ورمی کی اعیانے قروچی پر مقدم کی جائے گی

فصل تیرہویں بیان میں تمطی

اور تباہوب کے تمطی انگرائی کو کہتے ہیں اس کی پیدائش اس فضلہ سے ہوتی ہے جو عضل میں جمع ہو جائے اس واسطے اکثر انگرائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہوں قشریرہ یا لرزہ پیدا ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ کثرت ہوت پ عارض ہوتی ہے تباہوب جمالی کو کہتے ہیں یہ بھی ایک قسم کی انگرائی ہے ایک ایسا سب عارضی پیدا ہوتا ہے ج کی جہت سے جڑے اور ہنونوں کے عضل میں انگرائی پیدا ہوتی ہے اس کو جمالی کہتے ہیں صحیح آدمی کو اگر ابتدا بے وقت جمالی ہو بہت برا ہے اور بہتر ہے کہ جمالی بر وقت ہضم آخر کے آئے اور اس سے دفع فضلہ مذکور کا ہو جائے کبھی جمالی اور انگرائی بوجہ برودت کے اور تکاشف اور کمی تخلل میں اور جاگ اٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہے اور جمالی اور انگرائی سے جو دفع فضول کا ہوتا ہے یہ دفع عاجز ہے یعنی ماہ بخوبی دفع نہیں ہوتا ہے اگر شراب میں نصف حصہ پانی ملا کر استعمال کریں جمالی اور انگرائی کے واسطے بہت اچھا ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہ ہو

فصل چودھویں علاج میں ریاضت کی ماندگی کے

متوجہ ہونا علاج اعیا میں ذریعہ امان ہے بہت سے امراض کا اقتضیات کے لیکن اعیانے قروچی کا مدارک اس طرح پر واجب ہے کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہوں ریاضت میں کمی کی جائے بشرطیکہ یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اس کے ساتھ

کچھ اخلاط بھی بطرف جلد کے خارج ہوئے ہوں یا تجمہ فی الحال پیدا ہوا ہوان دلوں کے ضرر کا تدارک بذریعہ گرنگی اور استفراغ کے اور تخلیل کر دینے اس مادے کے جو بطرف جلد آ گیا ہے مالش کرنے سے جس میں زمی بسبب استعمال کرنے ایسے روغن کے جس میں قبض نہ ہو کرنی چاہیے اور اس مذہب اور اس مالش کے بعد دوسرا دن ریاضت استرداد کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمال اسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جس پر عادت جاری ہو لیکن مقدار اس کی کم کرنی چاہیے دوسرے دن مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر رگیں مادہ سے پاک ہوں اور خلط خام گوشت میں حاجت ماندگی کی باقی ہو ماش سے کبھی اس کا نفع ہو جاتا ہے خصوصاً جس وقت قوت دواؤں گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور ذہن الغرب یعنی روغن سفید اس باب میں بہت نافع ہے اور روغن شہبت اور بابونہ وغیرہ اور جوشاندہ بخ چند روغن میں ڈال کر دو ہرے برتن میں تیار کریں اور روغن بخ خلطی اور بخ کریا اور بخ قاشرا یعنی ہزار پچشان اور روغن اشنة بہتر ہے اسی طرح سے جس روغن میں اشنة داخل کیا جائے وہ مفید ہے اعیانے تهدی کے معالجہ سے غرض ڈھیلا کرنا پیٹ کا بذریعہ مالش زم کے ایسے روغن زم سے جو آفتاب میں گرم کیا گیا ہو ہوتی ہے اور نہانا نیم گرم پانی سے اور اس میں دیر تک ٹھہرنا بھی اس مراد کو پورا کرتا ہے جیسے کہ اگر ایک دن میں دو تین مرتبہ آبزنان کیا جائے جائز ہے اور ہر نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے اور اگر بسبب عرق کے پوچھنے کے کاس کے ساتھ تیل بھی پوچھ جاتا ہے حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذائے مربوط قلیل المقدار کھلانی جائے اس لئے کہ اعیانے تهدی میں تقلیل غذا کی حاجت بہبعت اعیانے قروچی کے زیادہ ہے اس ماندگی کو فقط ریاضت اور ماندگی کا رفع ہونا دور کر دیتا ہے اگر اس کا عرض بذاتہ بوجہ فضول کے ہو بدون استفراغ کے چارہ نہ ہو گا اور اگر بجهت ایسے ریاح کے پیدا ہو جس سے تهدو حاصل ہوتا ہے زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون دفع ہو جائے گی اعیانے ورمی کا علاج تین فادوں کے واسطے کیا

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

پائے مگر یہ کہ کسی طرح کا اثر ماندگی کا عضل بطن میں پایا جائے اس وقت بزرمی و آسانی اس میں بھی تیل مانا چاہیے غذا میں اس شخص کے توسع کرنا چاہیے اور غذا بڑھانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے کہ حرارت غذا میں زیادہ ہو جو ماندگی بسبب حرارت کے پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتدائی ظہور اثر ماندگی کے اس کے پیدا ہونے کو منع کرتا ہے اس کے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہے تا کہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کرے اور جلد کے مواد کو ماش تخلیل کرتی ہے وہ ماش جو درمیان سکوت حرکات ریاضت وغیرہ کے کی جاتی ہے یعنی جس وقت ریاضت کرتے کرتے تھے جام میں اس وقت ماش کرنی چاہیے تجربہ اس کے حال کا استحمام سے کیا جاتا ہے اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ مادگی اس حد سے بڑھی ہوئی ہے کہ ایسی خفیف تدیری سے دفع ہو جائے خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہواں وقت نہلانا حمام میں درست نہیں ہے بلکہ استفراغ مادہ کا کر کے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر حمام میں نہلانے سے لرزہ وغیرہ پیدا نہ ہو البتہ ایسی تدیری خفیف سے لفع ہو گا بشرطیکہ حرارت آب حمام کی معتدل ہو اگر رگوں میں صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہوں ابتدائی ماندگی کی تدیری کرنی چاہیے جیسے مناسب ہے بعد اس کے اخلاط خام کا نفع اور تنظیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہوں حکم سکون ترک ریاضت کا دینا چاہیے اس لئے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہے اور فصد کو ترک کرنا چاہیے اس لیے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکل جاتا ہے اور خام باقی رہتا ہے اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح کے نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ نہ اس سے فنائے مادہ ہوتا ہے اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہے البتہ اور ارکام ضائقہ نہیں ہے اور زیادہ گرم چیز بھی نہ دینی چاہیے کہ خلط کو تمام بدن میں منتشر کر دے اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بزرمی اور بآسانی ہو اور واجب ہے کہ اس کی غذا میں قفل اور کبر اور زنجیل اور سر کہ جس میں کبر پڑا ہو اور سر کہ جس میں لہسن داخل ہو اور سر کہ جس میں اونٹ کثرا اثریک ہو اور جرم ان دو اُس

کے بھی استعمال کیے جائیں اور وہ جو ارشیں جو مشہور ہیں ابقدر مناسب اور بعد ظہور نصیح اور ظہور رسوب کے بول میں اور نصیح پانے خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا چاہیے اور ادار مناسب ہے اور چاہیے کہ شراب لطیف اور قیق ہو اور تھی کا استعمال نہ کرنا

چاہیے فصل پندرہویں چند احوال کے بیان میں جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہیں آخر بعد ریاضت وغیرہ کے تکالیف اور تخلیل اور تر طیب زائد اور بس مفترط پیدا ہوتا ہے ہم کو مناسب ہے کہ پہلے ان احوال کو بیان کر کے ایس کے بعد اس ماندگی کی تدبیر ذکر کریں جو خود بخود پیدا ہوتی ہے مجملہ ان احوال کے تخلیل بدن کو عارض ہوتا ہے اور یہ شتر اس کا عارض ہونا اس وقت ہوتا ہے جب تمہاری سی ماش سختی کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کے کریں مجملہ ان احوال کے تکالیف ہے کہ بوجہ برودت یا استعمال شے قابض کے یا بجهت کثرت فضول اور ان کی غماظت اور لزووجت کے کہ اس وجہ سے احتباں فضول کا مسام جلد میں ہو جاتا ہے عارض ہوتا ہے ایضاً سب ایسی ریاضت کے جو اغلاط اندر سے باہر کھٹج لائے بدوں اس بات کے کہ پہلے سے کچھ اور اس باب تکالیف کے موجود ہوں یہی تکالیف عارض ہوتا ہے کبھی سبب تکالیف کا کوئی شے غباری ہوتی ہے جو بدن پر جم جائے یا ماش قوی اور سخت موجب تکالیف ہوتی ہے جو تکالیف بوجہ برودت اور قبض کے پیدا ہواں کی شناخت یہ ہے کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہے اور گرمی دیر میں قبول کرتا ہے اور پسینہ بھی دیر میں لکلتا ہے اور رنگ مائل بسرخی دیر میں ہوتا ہے بروقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام میں نہایں اور جو فرش حمام میں ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہیں جن کی حرارت معتدل ہے ان پر اس قدر لوٹیں کہ پسینہ آجائے اور لطیف گرم روغن کی ماش کریں ان کے حق میں بہت بہتر ہے جو لوگ تکالیف میں بوجہ ریاضت کے پڑے ہوں ان کی علامت نہ ہونا اس علامت کا ہے جو تکالیف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا یہ علامت خاص ہے علاج اس تکالیف کا نکال

ڈالنامادہ کا ہے اگر فضلہ موجود ہو بعد اس کے استعمال اس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی ماش کے اور چاہئے کہ ماش نرم قبل حمام یا بعد حمام کے کریں کبھی بعد افراط ریاضت کے بجهت تلکت ماش کے ضعف اور خشک پیدا ہوتا ہے اور کبھی وجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنے کے بھی خشک عارض ہوتا ہے ایسے لوگوں کا علاج ریاضت استرداو سے اور خشک ماش جس میں سختی ہو کرنا چاہئے اور رونق قابض کا بھی استعمال ہو سکتا ہے غذائیں ایسی کھلانی چاہئے جس میں ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت اور برودت میں معتدل ہوں مگر انہ کے مائل بحرارت ہوں یہی تدیر کریں اگر ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا خشکی بجهت غصب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگوں کو بدہضمی عارض ہو ریاضت استرداو بلکہ کسی قسم کی ریاضت نہ کریں گے کبھی بجهت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کھانے اور پینے میں حاصل ہونے سے انسان زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا میں احساس کرتا ہے خصوصاً اپنی زبان میں تا یکمہ زیادتی انفعاً اعضا کو ضرر پہنچاتی ہے پس اگر یہ زیادتی بجهت کسی سبب سابق کے پیدا ہوئی ہو اس کا علاج امراض جزوی کے ساتھ بیان ہو گا اور اگر کسی ایسے سبب سے جس کو ابھی ہم نے ثار کیا ہے عارض ہو مثلاً مشروبات میں زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسانش کرنا یا بافراط ایسے امور کا استعمال کرنا جن سے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس واجب ہے کہ یہ لوگ بہت اہتمام سے ریاضت قوی کریں اور ماش یا خشونت اور خشک بدون رونق کے یا چھوڑا سارونگ گرم بھی ماش میں استعمال کریں جو خشکی بافراط کوئی شخص اپنے بدن میں دریافت کرے اور از قسم اعیانے قشی کے ہے اور اس کا علاج بھی وہی ہے جو اعیانے قشی کا ہے

فصل سولہویں بیان میں اس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہے اگر اعیانے قروجی خود بخود پیدا ہو شناخت اس کے حال کی اس طرح پر کرنی چاہئے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہے اندر

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

رگوں کے دونوں جگہ میں قصد اصلاح مورث تغیریا آفت عظیم کر کے جس سے آفت صغير برپا ہوا سے چھوڑ دینا نہ چاہیے اگر ضرر دونوں سے بر ابر ہو پہلے قصد اس بات کا تنہا کیا جائے کہ ادویہ ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کریں اور اگر اس مجنون پر فطر اسالیوں ہم وزن انیسوں کے زیادہ کریں تاکہ اور ارشدید ہو ممکن ہے اور اگر اس میں چھوڑی سی مجنون فونجی ملائیں بعد ازاں کہ مقدار شربت مجنون کمونی اور فلافلی کی کم کریں جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر میں فقط فونجی باقی رہ جائے یعنی جس وقت اخلاط اندر وہی عروق کا ہضم ہو کر اخراج ہو جائے اور فقط مدیر ان اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگوں کے ہوں مجنون فونجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہے جیسا اور پر بیان ہوا اور اندر وہی رگوں کے اخلاط کی نسبت مضر ہے اور یہ لوگ جن میں دونوں باتیں جمع ہیں ان کے واسطے مناسب ہے کہ اجتناب کریں کل ایسی چیزوں سے جو بشدت طرف خارج کے جذب اخلاط کریں یا بشدت اندر کی طرف اخلاط کو جذب کریں اسی واسطے ان کے حق میں جلدی مدیر تے اور اسہال کی جائز نہیں ہے جب تک کہ پہلے تلکیف اور تقطیع اور انضاج نہ ہو لے ان کے حق میں ریاضت کثیر بھی مناسب نہیں ہے جس وقت ماندگی میں سکون پیدا ہو اور رنگ بدن کا اچھا ہونے لگے اور بول میں نفع دریافت ہو پس بخوبی ان کے بدن کی ماش کرنی چاہیے اور چھوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اس تحریک کرنا چاہیے اگر دلک اور ریاضت سے کسی قدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے ان کا استمرار بحسب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیتا ایک نوبت استحمام اور تیل کی ماش اور دلک اور ریاضت واجبی کی پہنچ اور آخر کو روغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی میں بتا ہو جائیں اور اس کے ساتھ قروح کا بھی احساس کریں مدیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنی چاہیے اور اگر دوبارہ کی ماندگی میں احساس قروح کا نہ ہو مدیر بذریعہ دلک استرداد کے کرنی چاہیے اور اگر اور اگر دلک ظہور ماندگی اور احساس قروح میں اختلاف اور ترکیب ہو اور ماندگی قوی

محسوس نہ ہواں وقت مریض کو فقط راحت دینی چاہئے اعیانے تهدی کا سبب اس مقام پر فقط امتلاء بدوں روائت خلط کے ہوتا ہے اس کا علاج ان ابدان میں جن کا مزاج ردی ہے فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہے اور جس بدن کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس کی تدبیر بذریعہ نطول اور تقطیع کے کرنی مناسب ہے بعد اس کے اعانت ایسے امور سے کی جائے جو مناسب ہواعیار ورمی کا علاج یہ ہے کہ بہت جلد اس رگ کی فصل لیں جو مناسب بہ نسبت اس عضو کے ہو جس میں ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جس میں ہوا ہو اور اگر ماندگی میں سب اعضا برابر ہوں فصل اکمل یعنی هفت انداام کی لی جائے اور بیشتر حاجت ہوتی ہے کہ دوسرے دن بلکہ تیسرے دن فصل لی جائے پس پہلے دن جس وقت ظہور ماندگی کا ہو فوراً فصل کرنی چاہئے اور تاخیر نہ کرنی چاہئے تا کہ ماندگی متمکن اور تمام بدن میں ٹھہر نہ جائے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو فصل لی جائے پہلے دن غذا آب جو یا حریرہ خندروں سادہ کا دینا چاہئے اگر تپ عارض نہ ہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن بارد ملا کر یا روغن معتدل جیسے روغن با دام شریک کر کے کھائیں اور تیسرے دن وہ غذا کمیں جس میں کا ہوا اور کدو شریک ہوا اور ملوکی اور حماضی کا استعمال کریں اور مثل ہمک رضاضی کے بطور اسفید راج کے پکا کر کھائیں اور ان دونوں میں تا امکان پانی پینے سے منع کریں لیکن اگر تیسرے دن ان کو پیاس پر صبر نہ ہو سکے اور نہ غذا بخوبی ہضم ہو ماں لعسل پلانا چاہئے یا شراب سفید ریقق یا پانی ملی ہوئی شراب دینی چاہئے اور اس بات سے پرہیز کرنا چاہئے کہ بعد ان استفراغات کے دفعۂ ان کو اتنی غذا دی جائے جو بقدر ان کی حاجت کے ہو اس واسطے کہ اگر پوری غذا دیں گے غیر منہضم کا جذب بطرف رگوں کے ہو جائے گا تین وہیوں سے **پہلی وجہ یہ ہے** کہ غذا جس وقت قلیل ہوتی ہے معدہ اس کو گرفت کر لیتا ہے اور باہر نکلنے میں دیتا اور قوت مائلہ معدہ کی قوت جا فہم کندہ سے مقابلہ کرتی ہے اور جس وقت غذا زیادہ ہوتی ہے معدہ اس کو نہیں روکتا بلکہ بیشتر معدہ

جذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہے نسبت اپنے ما بعد کے **دوسری وجہ یہ ہے** کہ غذا نے کثیر معدے میں بخوبی ہضم نہیں ہوتی **تیسرا وجہ یہ ہے** کہ بروقت کثرت غذا کے رگوں تک بھی زیادہ غذا پہنچتی ہے رگیں بھی اس کی ہضم سے عاجز ہوتی ہیں **فصل**

ستره ویں بیان تدبیر ان ابدان کا جن کے مزاج اچھے نہیں ہیں یہ بدن یا خلی ہیں یا از راہ خلقت کے منوہ ہیں خلی

سے وہ بدن مراد ہیں جن کے مزاج اصل خلقت میں اچھے ہیں مگر فی الحال بعض خطا نے تدبیر کے ان کے مزاج میں پیدا ہوئی ہے اور تدبیر میں اس قدر طول ہوا ہے کہ اب گویا بخز لہ عادت کے ہو گئی ہے اور اس بدن میں جاگزیں ہوئی اور منوہ اس بدن کو سکھتے ہیں جس کا مزاج اصل خلقت میں تادرست ہو بدن خلی کی شناخت خطا نے تدبیر کی کیتی اور کیفیت سے کی جاتی ہے تا کہ علاج ان کا بالاضد کیا جائے اور کبھی حال سخنہ بدن کا بھی اس پر دلیل ہوتا ہے اور منوہ بدن میں فساد مزاج یا ابتدائے خلقت سے ہو یا ابتدائے اس سن کے جس سن میں اب بدن ہے ہم ابتدائے بیان معالجہ ابدان منوہ کا ابدان مشانخ سے کرتے ہیں **تعلیم تیسرا** فن تیرا اس میں چھ فصلیں ہیں۔

فصل پہلی بیان عام تدبیر مشانخ کا جملی تدبیر ان لوگوں کی استعمال اس چیز کا ہے جس سے ترطیب اور تخفین ساتھی حاصل ہو اور نیند کا بڑھانا بستر خواب پر زیادہ ٹھہرنا نسبت جوانوں کے غذا میں ان کے انتہام کرنا اور استحمام مشروبات مناسب حال تجویز کرنا ہمیشہ اور اربول اور اخراج بلغم کا ان کے معدوں سے برآہ مشانخ اور امعاکے کرنا اور ہمیشہ ان کی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے ماش جو معتدل کیتی اور کیفیت میں ہوم روغن کے بعد اس کے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہوان کو بہت مفید ہے اور جو شخص ضعیف ہوا اس کے بدن کی ماش

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

جنہیں بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسی طرح کا تمددا بطرف جگریا بطن کے نپیدا ہو اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس ہو اگر یہ باتیں نہ ہوں دودھ کا استعمال بے شک مفید ہے اس لئے کہ مخذلے بدن بھی ہوتا جاتا ہے اور تر طیب بھی کرتا ہے بہت بہتر دودھ گو سفند اور مادہ خرکا ہے مادہ خرکے دودھ میں یہ بات ہے کہ وہ بچھت کر معدے میں مثل پتھر کے نہیں ہو جاتا ہے اور بہت جلد معدے سے اتر جاتا ہے خصوصاً اگر اس کے ہمراہ شہدا و نمک ہو مگر اس کے چہاگاہ کی خبر گیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز بکھھی خواہ تیز یا ترش یا شور چلنے نہ پائے ترا کاریاں اور فوائد جن کو مشائخ کہاسکتے ہیں وہ یہ ہیں جیسے چندراو تجوڑا سا گندنا اس کو مری اور زیست سے خوبصور کے خصوصاً قبل طعام کے اگر استعمال کریں تلین طبیعت پر معین ہو گا جس وقت استعمال نوم کا کسی وقت میں کریں اور اس وقت سونے کی عادت بھی ہواں سے فائدہ پاتے ہیں زخمیں پروردہ ایسی دواؤں میں جوانہیں موافق ہیں اور اکثر گرم مرے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جائے نہ اس قدر کہ جو بدن میں خشکی پیدا کرے پس واجب ہے کہ ان کی غذا میں مرطب ان مریبات سے بطریق ہضم اور تحریک کے اثر پذیر ہوں اور تجھیف کا اثر قبول نہ کریں واسطے تلیین طبیعت کے مخلدہ ان چیزوں کے جو لائق ان کے بدن کے ہیں فوائد کے میں سے انجر تر اور آلوے بخار اگر میوں میں اور انجیر خشک جوماء العسل میں پکایا جائے جاڑوں میں مگر یہ سب چیزیں قبل طعام کے واسطے تلیین طبیعت کے دینی چاہیں ایضاً لبلاب یعنی عشق پرچہ جو پانی اور نمک میں جوش دیا جائے اور مری اور روغن زیتون سے خوبصور کیا جائے اور بخوبی اگر شور بائے مرغ میں ڈالیں یا شور بائے چندرا یا کربن میں شرکیک کریں وہ بھی مفید ہے اگر ان کی طبیعت کا یہ حال ہو کہ ایک دن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہ ہواں وقت مکمل اور مزلق چیزوں کی حاجت نہیں ہے اور اگر ایک دن نرم رہے اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب اور لبلاب اور لبلاب

قرطم یعنی شیرہ کڑ کا آب جو میں شریک کرے کافی ہے یا مقدار ایک یا دو جو زہ کے صمع
بطم اور زیادہ مقدار اس کی تین جو زہ ہے کہ بالخاصیت ملین ہے اور احشاء میں جلا پیدا
کرتی ہے بدوں کسی اذیت کے ایضاً ان کو وہ دوامفید ہے جو مرکب نبات قرمٹم سے ہو
اور وہ گونہ لباب قرمٹم سے اس میں انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اس کی ایک جو زہ
ہے حقنہ رغنم سے کرنا بھی مفید ہے کہ اس میں باوجود قوت استفراغ کے تلبیں احشاء
کی بھی ہے خصوصاً زیست شیریں سے حقنہ کرنا تیز حقنوں سے ان لوگوں کو بچانا چاہیے
کہ ان کی آنتوں میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور حقنہ تر جس میں وہن دا خل ہو مشائخ کو
بہت نافع ہے جس وقت چند روز ان کی طبیعت میں قبغ پیدا ہوا یعنی اور بھی واسطے
مشائخ کے ادویہ میں طبیعت ہیں جن کا ذکر قرابة دین میں ہم خاص واسطے ان کے کریں
گے واجب ہے کہ استفراغ کھول اور مشائخ کا تاماکان فصل سے نہ کیا جائے اسہال
معتدل ان کے واسطے مناسب ہے

فصل تیسرا شراب مشائخ کے بیان میں بہترین

شراب ان کے واسطے شراب کہنہ سرخ ہے تاکہ اور ار اور تھین ساتھ ہی کرے اور نئی
شراب جو سفید ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیے ہاں بعد غذا کے اگر استحمام کریں اور پیاس
معلوم ہو اس وقت ہموزیٰ سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہیں گویا کہ وہ عوض پانی ہے
شیریں شراب اور میٹھی چیزیں مشروب جن سے سدہ پڑنے کا خوف ہو چاہیے کہ اس
سے پرہیز کریں

فصل چوتھی تفتیح سدد مشائخ کے بیان میں

اگر مشائخ کے بدن میں سدے پڑ جائیں اور آسان تر اخراج ان سدوں کا ہے جو بوجہ
پینے کے شراب سے پیدا ہوں واجب ہے کہ تفتیح ان سدوں کی مجبون فودجی اور فلافلی
سے کی جائے اور استعمال لففل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جائے اور اگر ان کی عادت
استعمال پیاز اور لسن کی ہو بدستور جاری رکھیں تریاق بھی ان کو بہت فائدہ کرتی ہے

خصوصاً جس وقت سدے پیدا ہوں اسی طرح اٹانا سیا اور امر و سیا جو ایک قسم کی خاص دوائیں مرکب ہیں لیکن واجب ہے کہ تر طیب ان کے بدن کی بعد استعمال ان چیزوں کے بذریعہ استحمام اور ماش روغن کے و نیز بذریعہ استعمال مرطب غذاؤں کے مثل ماء المحم خدر و س اور جو کے ساتھ کی جائے شراب العسل کا بھی استعمال ان کو نافع ہے سدون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہے بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو میں یا مستعد ہونے کسی عضو کے اس بات پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل میں ایسی چیزیں بڑھائی جائیں جو رفع سدہ کے واسطے مخصوص ہیں جیسے قشم کرفس کے اعضاۓ بول تک اثر شراب العسل کا پہنچادیں اور اگر سدہ حسوی ہوں یعنی بشکل پتھری کے ہوں کرفس سے قوی دوامیں فطر اسایوں کے شراب العسل میں جوش دینی چاہیے اگر سدہ ریہ میں ہواں وقت زوفا پر سیا دشان سلنجہ وغیرہ ملانا چاہیے

فصل پانچویں دلک مشائخ کے بیان میں ماش

مشائخ کے بدن کی معتدل مقدار اور کیفیت میں کرنی چاہیے اور جو اعضا ان کے بدن میں ضعیف ہیں یا ماش سے ان کو گزند پہنچتا ہے ان کی ماش ترک کرنی چاہیے اور اگر چند مرتبہ ماش کی جائے ہر مرتبہ پارچہ ہائے سخت سے یا خالی ہاتھوں سے کرنی چاہیے یہ تدبیر ان کو نافع ہے اور ان کے اعصاب کے امراض کے نواب کو منع کرتی ہے اور حمام ہمراہ دلک کے لقیناً مفید ہوتا ہے

فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان میں

ریاضت مشائخ کی بحسب حالات ان کے مختلف ہوتی ہے یعنی جیسے ان کے بدن کے حالات ہوں اور جیسی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہوں اور جیسی عادت ان کو ریاضت میں ہو ویسی ہی ریاضت بھی ان کی مناسب ہوتی ہے اگر ان کے بدن نہایت درجہ اعتلال پر ہوں ریاضت معتدل ان کو موافق ہوگی پھر اگر کوئی عضوان کے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہ ہو خاص اس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی

چاہیے مثلاً اگر سر میں دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رقبہ کے گزرتے ہوں خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑھتے ہوں ایسی ریاضتیں ان کو مفید نہ ہوں گی جس میں سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن واجب ہے کہ ریاضت بذریعہ مشی اور دوڑنے اور سوار ہونے کی کریں یا جو ریاضت ایسی ہو کہ اس میں نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت ان کے پاؤں میں ہو ایسی ریاضت اختیار کریں جس میں اعضائے فوتانی متحرک ہوں مثل اس کے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن میں ہاتھ ڈال کے چھوڑا نے کا زور کریں اور پتھر پھینکنا یا اٹھانا اگر آفت و سط جسم میں ہو مثل طحال اور جگر اور امتعاء کے دونوں اطراف کی ریاضتیں یعنی ہاتھ اور پاؤں کی مفید ہوں گی اگر کوئی اور مانع ان ریاضت کا نہ ہو اگر آفت بطرف سینہ کے ہوان کو فقط ریاضت اعضائے تھنھی کی مفید ہو گی اگر گردہ اور مثانہ میں آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دے گی ان کو یہ بات ممکن نہیں ہے کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑھا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کریں یہ بات مشاخ کے واسطے ایسی ہے جو اور سن میں نہیں ہے اور کہوں جو اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ جو چیز مشاخ کو موافق ہوتی ہے ان کو بھی موافق ہے ان کے لیے بھی یہ بات خلاف ہے اس لئے کہوں اپنے اعضا نے ضعیفہ کی تقویت بدرج ایسی ریاضت سے کر سکتے ہیں جو ان اعضا کو موافق ہو اور ان اعضا سے ہو سکے مشاخ کے جو اعضا نے مریض ہوں بیشتر ان کی بھی ریاضت کر سکتے ہیں اکثر ان کو اس کی اجازت نہیں دی جاتی ہے یعنی جس وقت وہ اعضا گرم یا خشک ہوں یا ان میں ایسا مادہ ہو جس کی عغونت اور بیس کا خوف ہو جس میں نصیح پیدا نہ ہو تعلیم

**چوتھی بیان میں تدبیر اس بدن کے جس کا مزاج
فاضل یعنی درست نہیں ہے اور اس تعلیم میں پانچ فصلیں ہیں
فصل پہلی درست کرنا اس مزاج کا جس میں
حرارت بڑھ گئی ہو سوء مزاج گرم کے ساتھ بھی یہ پست اور رطوبت**

میں اعتدال ہوتا ہے اور کبھی یوست کا غلبہ ہوتا ہے یا رطوبت کا اگر سو ہم زاج گرم میں یوست اور رطوبت دونوں معتدل ہوں اس وقت زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص پر ہوگی اور با فراط نہ ہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوتی جو سو ہم زاج گرم خشکی کے ساتھ ہو یہ کیفیت مزاج کی زمانہ دراز تک ٹھہر سکتی ہے اور سو ہم زاج حار رطوبت کے ساتھ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہو کر حرارت کو بجا دیتی ہے کبھی حرارت کے غلبہ سے رطوبت میں خشکی پیدا ہوتی ہے اگر حرارت پر رطوبت غالب ہو جائے ایسے شخص کا حال وقت منتها شباب کے اچھا ہوتا ہے کہ اس وقت دونوں کیفیتوں میں برابر ہو جاتا ہے جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہے رطوبت غریبہ بڑھتی جاتی ہے اور حرارت کھنکتی جاتی ہے اب ہم کہتے ہیں مجملًا مد بیر گرم مزاجوں کی منحصرہ غرض میں ہے **اول یہ ہے** کہ ان کا مزاج معتدل کر دیا جائے

دوسرے یہ ہے کہ ان کی صحت بروقت حرارت مزاج کے جیسی ہے ویسی ہی باقی رہے اور اس میں کمی نہ ہو پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت ان لوگوں کے خیال کیا جاتا ہے جو اکثر لذات کو ترک کریں اور پابندی اور التزام ان کے مزاج میں زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کر سکیں تا ایکہ رفتہ رفتہ ان کا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اس لیے کہ اگر ان کی تدبیر بلا ترجیح کی جائے اکثر امراض پیدا ہوں گے دوسری تدبیر اسی غذا سے ممکن ہے جو مشابہ ان کے مزاج کے ہوتا کہ ان کی صحت موجود بحال خود باقی رہے جو لوگ گرم مزاج ایسے ہیں کہ ان کی رطوبت اور یوست میں اعتدال ہے ابتدائے امور میں قریب بصحبت ہوں گے اور ان کے مزاج میں سرعت دانتوں کے نکلنے کی اور بالوں کے پیدا ہونے کی ہوگی اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر کریں گے خوش بیانی کے ساتھ اور باتوں میں جلدی بلکہ چال میں بھی سرعت پیدا ہو گی پھر جس وقت جو ان ہوں گے حرارت مزاج کی بڑھ جائے گی اور خشکی زیادہ پیدا ہو گی مزاج میں ان کے خلط کی لذاع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفر اکا ان کے بدن میں

زیادہ ہو گا ابتدائے سن میں یعنی سن صبح میں ان کی تمدیر وہی ہے جو معتدل مزاج لوگوں کی تمدیر ہے جب ان زیادہ بڑھے ان کی تمدیر ایسی ہوئی چاہیئے کہ اس سے ادرار بول اور استفراغ خلط صفر اکا اس طرف سے ہو جدھران کے فضول باطیح مائل ہوں خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے اور اگر تمدیر آ ماڈھ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہ ہو خفیف چیزوں سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیئے قے کے واسطے تنہ آب گرم یا ہمراہ نبیذ کے اسہال کے واسطے نمیرہ بنسپتہ تمہر ہندی شیر خشت ترنجین مناسب ہے ریاضت میں ان کے تخفین کرنی چاہیئے غذا ایسی ہو جس کا کچھوں اچھا بنے کبھی ایک دن میں تین مرتبہ حمام کرنا چاہیئے جو چیز گرمی پیدا کرے اس سے ابختاب کرنا چاہیئے اگر بعد کھانے کے استحمام سے تمداور غلظ جانب کبد بطن کے پیدا نہ ہو چاہیئے کہ استحمام کا استعمال کم کریں اور اگر ان میں سے کوئی چیز عارض ہو استعمال مفتاحات کا مل نیساندہ فستین اور دوائے صبر اور انیسوں اور بادام اور مرکبی اور تنجین وغیرہ کے کریں اور بعد طعام کے استحمام نہ کریں واجب ہے کہ یہ مفتاحات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کریں کہ دوسرے غذا کے وقت آنے میں دریافتی ہو اور یہ وقت وہی ہے جب دن کے سونے سے اچھیں کہ اس کے بعد استحمام کیا جاتا ہے ہمیشہ تیل کی مالش بدن میں کرانی شراب سفید اور قیق کا پینا ان لوگوں کے مناسب حال ہے اور آب سر دبھی نافع ہے جن لوگوں کا مزاج خشک مائل بحرارت ہے ابتدائے سن میں یہ تمدیر ان کے بھی لاکن ہے اور جن کا مزاج گرم اور تر ہے ان کے بدن عقولت مواد کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر مادے بطرف اعضاء کے گرتے ہیں چاہیئے کہ ان کی ریاضت ایسی ہو جس سے تخلیل بکثرت پیدا ہو باہمہ ریاضت میں نرمی رہے تاکہ سخونت نہ پیدا کرے ایسی حرکت کی بھی احتیاط رہے جس سے اخلاط میں ثوران نہ پیدا ہو اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگوں میں وہی شخص کرے جو ریاضت کا خوگز نہ ہو تمدیر صائب یہ ہے کہ ان کی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام اور تعجب اور مشقت بعد دفع

کرنے کل فضول کے ہوا اور فصل رنچ میں ان پر اختیا طائف صد اور استفراغ واجب ہے

فصل دوسری اصلاح مزاج اس شخص کی جس کے

مزاج میں برودت زائد ہو

اقسام ان لوگوں کے بھی تین ہیں جن لوگوں کے مزاج میں باوجود زیادتی برودت کے رطوبت اور یبوست میں اعتدال ہو اس کو چاہئے کامی مددیر کا صد کریں جس سے حرارت غریزی میں حرکت پیدا ہوا اور یہ مددیر بذریعہ ایسی غذائے گرم کے ہو جو رطوبت میں اور یبوست میں معتدل ہوش اور ہان مسخنہ اور معا جیں کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص واسطے رطوبت کے ہے اور بذریعہ ایسے استحمام کے جن سے عرق برآمد ہوا اور ایسی ریاضتیں جوان کے لائق ہیں اس لیے کہ یہ لوگ اگر چنان کی رطوبت بڑھ جائے گی جو سردمزاج ایسے ہیں کہ مزاج میں باوجود زیادتی رطوبت کے خشکی بھی ہے ان کی مددیر اور مشاخ کی مددیر ایک ہی ہے

فصل تیسرا تدبیر میں ان ابدان کے جو مرض کو بسرعت قبول کرتے ہیں

برعت قبول کرنا مرض کایا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اخلاق بدن می بھرے ہوئے ہیں اس کی مددیر یہ ہے کہ مقدار اخلاق کی بذریعہ مددیر مذکور آئندہ کے کم کر کے بقدر معتدل باقی رکھی جائے یا بوجہ خامی اخلاق کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہیں اس کی مددیر یہی ہے کہ اخلاق کی کیفیت درست کی جائے اور غذا ایسی اختیار کی جائے جو بتوسط ہزو بدن ہو قلت اور کثرت میں تعدل مقدار اخلاق کی مقدار غذا کی تعدل سے اور ریاضت کی زیادتی اور ماش قبل استحمام کے اگر ان دونوں کی عادت ہو کرنی چاہئے اور اگر عادت نہ ہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کریں اور غذا چند اوقات میں کھلانی جائے ایک ہی مرتبہ اتنی ندوی جائے جس میں سیری حاصل ہو اور اگر بدن ان کا ایسا ہو کہ پسینہ اس سے آسانی نکل

سکے اور اس کا خوگر ہو بعض اوقات پہنچنے کا لئے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے اگر غذا کے وقت میں تاخیر کرنے سے انصاب صفرے کا معدے پر نہ ہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دی جائے ورنہ حمام کرنے پر مقدم کریں وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہ ہو تو تھا گھنٹہ دن کا ہے ان گھنٹوں سے دن کے جو برابر ہو اگر اتنی دیر تاخیر کرنے میں غذا کے احتمال انصاب صفرے کا معدے پر اس وقت سے پیشتر غذا دینی چاہیے اگر جگہ میں سدے پڑنے کے علامات محسوس ہوں ایسے مفتکات سے جن کا ذکر ہو چکا ہے اور مناسب ان کے مزاج کے ہوں علاج کرنا چاہیے اور اگر اس کی جہت سے کوئی ضرر اس کے سر میں پیدا ہواں کا تدارک مشی سے کرنا چاہیے اگر اس کے معدے میں طعام فاسد ہو پھر اگر خود بخونہ مخدرا ہو جائے اس کو غمیت جانا چاہیے ورنہ اس کے انحدار کی تدبیر زیر ہ اور انہیں جو ہمراہ اس قرطام کے مجنون کیے جائیں جس کی صفت اور پذکور ہو چکی ہے کرنی چاہیے

فصل چوتھی فربہ کو لا غر کرنے کے بیان میں

اس کی تدبیر بہت جلد انحدار طعام کا معدے سے ہے تاکہ جدائی غذا کو چوں نہ سکیں اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جس کی مقدار زیادہ ہو اور تغذیہ کم کرے اور پے در پے حمام کرنا قبیل طعام کے اور ریاضت شریف اختیار کرنا اور اباہان محلل کی ماش اور معالجین سے اطریفل صیغراً و روایہ الملک اور تریاق اور پینا سر کہ کامری کے ساتھ نہار منہ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کی مقالہ زینت میں کی جائے گی

فصل پانچویں لا غر کو فربہ کرنے کے بیان میں

بہت قوی سبب لا غری کا جیسا آگے ذکور ہو گا خشکی مزاج کی اور یوست ماساریقا میں پیدا ہوتی اور یوست مواد کی ہے ماساریقا میں جب خشکی پیدا ہوتی ہے غذا کو قبول نہیں کرتی یہ خشکی اور لا غری بڑھتی جاتی ہے۔ واجب ہے کہ ماش حمام سے پیشتر ایسی کی جائے جو خشونت اور لین کے درمیانی ہوتا یہ کہ جلد سرخ ہو جائے بعد اس کے ماش سخت کی جائے اس کے بعد

نہ فتنت کو طلا کریں اس کے بعد اعتدال ریاضت کریں اس کے بعد استحمام اس طرح پر کریں کہ بہت جلد فارغ ہو جائیں بعد اس کے خشک رو مالوں سے بدن کو چاک کریں بعد اس کے تھوڑے تیل کی ماش کریں اس کے بعد غذائے مناسب تناول کریں اور اگر بنظر سن اور فصل اور عادت کے آب سرد کا تحمل ہو سکتے بدن پر اپنے ڈالیں نہایت مقدار اس دلک سخت کی جو اس طائے رفت پر مقدم ہے یہ ہے کہ جس قدر بدن ماش سے پھول اٹھے اس کا بینختا شروع نہ ہو اور یہ دلک قریب اس کے ہے جو ہم نے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے میں بیان کی ہے تمامی اس تدبیر کی مقالہ زیست کتاب چہارم میں آئے گی **تعلیم پانچویں انتقالات کے بیان میں** اور اس میں ایک فصل اور ایک جملہ ہے

فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان میں اوائل ربع

میں بہت جلد فصل اور اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے اور اسی فصل میں خاص کرنے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کی جاتی ہے غذا میں تلطیف یعنی کمی اور ریاضت معتمد جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھانی نہیں جاتی ہے بلکہ مختلف اوقات میں چند مرتبہ کر کے پوری غذا کھانی چاہیے شربت اور رپوب جن سے اظہائے حرارت کا اثر پیدا ہوا استعمال کیے جاتے ہیں اور ہر ایک شے گرم اور تلخ اور تیز اور شور ترک کی جاتی ہے فصل صیف میں غذا اور مشروب اور ریاضت میں کمی کرنی چاہیے آسانش اور آرام کا التزام حرارت کی بجھانے والی چیزوں کا استعمال اور بے تکلف قے کرنا جس کو ممکن ہو اور سایہ دراز یا وہ سایہ جو بوقت دوپہر کے ٹھہر جاتا ہے خواہ وہ جگہ جس میں شعاع اور دھوپ نہ آتی ہو ٹھہرنا چاہیے فصل خریف میں خصوصاً وہ خریف جس کی ہوا مختلف ہو عمده مذہبیوں کا اہتمام کرے اور کافی پیدا کرنے والی چیزوں کا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اس کو سر پر ڈالنے سے

اجتناب کرے اور سردمقام میں سونے سے جہاں بدن میں پوست اترنے لگے بچانا چاہیے اور بروقت امتلاع طعام کے اس فصل میں سونا نہ چاہیے وہ پھر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے فصلی فوا کہ اور ان کا بکثرت کھانا چھوڑ دے استحمام سوائے آب نیم گرم اور پانی سے نہ کرے جب دن اور رات اس فصل میں برابر ہو جائے استفراغ بدن کا کرے تا کہ فصل شتا میں فضول اندر بدن کے تحقیقی نہ ہو جائیں علاوہ یہ ہے کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مناسب حال یہی ہوتا ہے کہ اپنے اخلاط کے پراؤ گندہ کرنے اور حرکت دینے میں مشغول نہ ہوں ان کو بھی مناسب ہے کہ بدستور جیسے اخلاط اٹھبرے ہوئے ہیں اسی طرح رہنے دیں تے کرنے سے فصل خریف میں الٹبا منع کرتے ہیں اس لیے کہ تپ پیدا کرتی ہے شراب اس فصل میں ایسی چاہیے جس میں پانی بہت ملا ہوا رزیادتی نہ کرنی چاہیے یہ بھی

جاننا ضرور ہے کہ کثرت بارش کی فصل خریف میں اس کے شر سے امان دیتی ہے فصل شتا میں چاہیے کہ تعب بدن میں زیادہ پیدا کرے اور غذا میں زیادتی کرنی چاہیے لیکن اگر شتا جنوبی ہوا س وقت ریاضت میں زیادتی اور غذا میں کمی کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ غذا میں ایسے گیہوں اختیار کرے کہ جس کی روٹی قوی تر ہو اور اس کے آٹے میں چمپیدگی زیادہ ہو بے نسبت ان گیہوں کے جو گرمیوں میں کھائے جائیں اور یہی حال گوشت کی سب قسموں اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کا ہے ترکاریاں اس فصل میں کربن چندر کرفس اور بھو اور چولا کی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے کمتر صحیح ابدان میں کوئی مرض اس فصل میں پیدا ہوتا ہے پھر اگر جاڑوں میں کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہے بشرطیکہ استفراغ واجب ہوا س لیے کہ جاڑوں میں مرض کا پیدا ہونا بدوں آفت عظیم کے نہیں ہو سکتا خصوصاً اگر مرض حارہ ہواں لئے کہ حرارت غریزی جو مدد بر بدن ہے جاڑوں میں بہت قوی ہوتی ہے بوجہ اس کے کہ تحمل جاڑوں میں نہیں اور

بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہو جاتی ہے اور تنامی قوائے طبعی اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہیں **بقرات** کے نزدیک جاڑوں میں اسہال بہتر ہے ہوائے فصد کے اور قے کو بھی ناپسند جانتا ہے اور گرمیوں میں قے کو مناسب جانتا ہے اس لئے کہ اخلاط گرمیوں میں اوپر آ جاتے ہیں اور جاڑوں میں اخلاط تشنی پر آمادہ ہوتے ہیں پس چاہیے کہ اسی کی عادت کرے ہوا جاڑوں کی اگر فاسد ہو جائے اور اس میں وبا نیت آ جائے چاہیے کہ بدن کے سبک کرنے پر اہتمام کیا جائے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزوں سے معتدل کی جائے جو تم بیر اور ترطیب قوی پیدا کریں اور یہ تدبیر ہوائے وبا کی کے واسطے واجب ہے یا مکان کی ہوا گرم کی جائے اور جس جہت سے فساد ہوا میں پیدا ہوا ہے اس کی صد سے اصلاح کریں خوشبو دار چیزیں ایسی ہوا کی اصلاح میں نہایت مفید ہیں خصوصاً اگر مختلف مزاج ہوائے وبا کی کے ہوں ہوائے وبا میں ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے اشتیاق کی حاجت کم ہو جائے یہ بات اسی پر حاصل ہو گی کہ آرام اور راحت اختیار کرے اکثر فساد ہوائے زمین کی وجہ سے ہوتا ہے چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دیں اور رخت پر بیٹھنا اختیار کریں اور اونچے مقامات واسطے بیٹھنے کے اختیار کریں اور ہوا کی جلانے والی چیزیں تلاش کریں اکثر مبدع فساد ہوا کا خاص ہوائے ہوتا ہے اسی جہت سے کفریب کی ہواں کا فساد اس ہوا میں آ جاتا ہے یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جس کی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ ایسی وبا میں ایسے دخانوں کے نیچے پناہ لیں اور ایسے گھروں میں سکونت اختیار کریں جن کی دیواریں اوپنجی ہوں اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہیں اس میں پناہ لے بخورات جو ہوا کی عفونت کی اصلاح کریں کند رسعد آس گل سرخ صندل سر کہ کا استعمال وبا میں اس کی آفات سے پناہ دیتا ہے امراض جزوی میں اس کی باقی ماندہ تدبیر بھی بیان کی جائے گی **جملہ تدبیر مسافر کے بیان میں** اس میں آٹھ فصلیں ہیں فصل پہلی بیان

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

زیادہ میا کیفیت ان چیزوں کی متغیر ہو جائے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہیں اسی طرح غیر طبعی عادت جاری ہوتی ہے جیسے خون بواسیر یا خون جیسی باقی یا رحماف یا عادت اشتها کسی شے فاسد یا غیر فاسد کی پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت کے ہے سو اسے بری عادت کے اور عادت کا ترک نہ کرنا چاہیے اور اگر ترک کریں تو بت درج ترک کریں کبھی امور جزئی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہیں جیسے ہمیشہ ثقیۃ کے رہنے سے خوف انتشار عین اور زوال الماء آنکھ کا خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے مثل مچھروں غیرہ کے جس وقت یہ خیالات ثابت اور رانج ہو جائیں اور آنکھ میں ضعف بصارت ہونے لگے دلیل نزول ماء کی آنکھ میں ہوتی ہے اگر گرانی خنگی ہنی طرف بدن کے پیدا ہوا اور دیر تک رہے مرض جگر پر دلالت کرے گی گرانی اور تمدداً اگر پیٹھے کے نیچے اور تھیگاہ میں پیدا ہوا اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہو جائے مرض گردہ پر دلالت ہو گی براز میں خلاف عادت اگر نگ باکل نہ ہو یہ قان پر دلالت کرے گا اگر سوزش بول میں زمانہ دراز تک ہوا کرے مثاں اور قضیب میں قروح ہونے پر دلالت کرے گی اسہال ایسا کہ جس سے مقعد جلنے لگے خراش امعاء پر دلالت کرتا ہے سقوط اشتها کے ساتھ اگر قت اور لخ شکم اور درا طراف ہو قون لخ پر دلالت کرے گا خراش متعدد میں اگر بوجہ پچھنے پڑنے کے نہ ہو بواسیر پر دلالت کرے گی دلوں اور سلح کا پیدا ہونا دبیلہ بیہرہ پر دلالت کرتا ہے جو حادث ہوا چاہتا ہے واد سے خوف برص اسود کا ہوتا ہے ہمیں ابھی سے خوف برص ابھیں کا ہوتا ہے

فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافروں کا مسافر

کبھی ایسی باتیں ترک ہو جاتی ہیں جن کا خوگراپنے اہل و عیال میں ہوتا ہے اور سفر میں اس کو تعجب اور ماندگی بھی پہنچتی ہے پس واجب ہے کہ اس کو ایسی چیز پر برائی گستاخ کریں کہ اس کی خوگری اپنی ذات کی تدبیر میں ایسی مصروف ہو کہ اسے امراض کی شیرہ عارض نہ ہونے پائیں زیادہ ترا ہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر

بھی ضرور ہے پس واجب ہے کہ اپنی غذا جید الجواہر اور مقدار معتدل مقرر کرے تاکہ بخوبی ہضم ہو جائے اور فضول رگوں میں باقی نہ ریں اور چاہیے کہ بروقت امتناء کے سوانح ہوتا کہ طعام اس کا فاسد نہ ہو جائے پانی کے پینے میں اختیاط کرے تاکہ پیش میں زیادہ بلنے سے آواز پیدا نہ ہو اور پھیل نہ جائے اور تاخیر غذا میں یہاں تک کرے کہ منزل پر پہنچ جائے مگر کوئی سبب ایسا داعی ہو جو آگے ہم بیان کریں گے پھر اگر تناؤں غذا میں بیچارگی ہو جھوڑی سی غذا تناؤ کرے بر سبیل ناشتے کے گرتانی کم ہو کہ اس کے کھانے سے پیاس نہ لگے رات کو منزل کرے یادن کو اور اپنی ماندگی اتنا نے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیا میں مذکور ہو چکی ہے اگر خون سے بدن مختل ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے اگر تھنہ میں بتانا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور سو جائے بعد اس کے سفر کرے مسافر پر واجب ہے کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑھائے بس ریاضت عادت سے ہجھوڑی کرے اور اگر احتیاج جانے کی راہ میں پیش نظر ہو جھوڑی ہجھوڑی عادت جانے کی ڈالے اگر تھینیا یہ بات معلوم ہو کہ آئندہ سفر میں بھوک اور پیاس وغیرہ کی تکلیف ہو گی پہلے سے اس کا خوغو ہو جائے جس غذا کا سفر میں کھانے کا اتفاق ہو گا پہلے سے اس کو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار میں کم اور جزو بدن زیادہ ہو تو کاریاں اور فوک اور جو ایسی چیزیں ہیں کہ اخلط خام پیدا کرتی ہیں ان کو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اس کا خیال ہو کہ آئندہ ان کے کھانے کی ضرورت ہو گی اکثر برآہ انتظار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہے کہ بھوک پر صبر کرے تا یہ کہ بھوک اس کی کم ہو جائے اس امر پر معین ایسے طعام ہیں جو اقسام کلیجی بھنی ہوئی کے ہوں اور کبھی کلیجی کے کباب مع اور لزو جات اور پکھلانی ہوئی چربی قوی اور روغن بادام اور چربیوں میں گائے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھائے زمانہ معتد بہتک بھوک پر صبر کر سکتا ہے بعض اہل تجربہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک رمل روغن بفسٹہ اس میں ہجھوڑا ساموم پکھلا کر بشکل

قیروٹی بنائے اور پی جائے وہ دن تک بھوک نہ معلوم ہوگی اسی طرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ ان کے ساتھ وہ دوائیں جو پیاس میں تسلیم دینے والی ہیں اور ان کا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش میں کریں گے موجود ہیں خصوصاً تختم خرف تین درم سر کے ساتھ پی جائے اور جن غذاوں سے پیاس بھڑکتی ہے جیسے مچھلی اور کبر او زمکین اور میٹھی چیزیں اور کلام میں کمی اور چلنے میں نرمی کرے اگر پانی سر کے ہمراہ پی لے جھوڑا پانی تسلیم عطش میں کافی ہو گا جہاں بہت پانی نہ ملے

فصل تیسرا حرارت کی حفاظت کا ابیان

خصوصاً سفر میں اور تدبیر اس شخص کی جو گرمی میں سفر کرے

جو لوگ گرمیوں میں سفر کرتے ہیں وہ بھی اگر اپنے مناسب تدبیر نہ کریں آخر میں یا ضعیف ہو جائیں گے یا ان کے قوئے متخلل ہو جائیں گے پھر ان میں طاقت حرکت کی باقی نہ رہے گی اور پیاس ان پر غالب ہو گی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہنچاتی ہے پس واجب ہے کہ مسافرین کوشش اپنے چھپانے کی دھوپ سے زیادہ کریں اور سینہ کو بھی دھوپ سے زیادہ چھپائیں اور اس پر لاعاب اس بغل اور عصارہ تختم خرف طاکریں کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچھ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستوا اور شربت فوا کو غیرہ کے اس لیے کہ اگر وہ سوار ہو جائیں اور پیٹ میں کچھ نہ ہو تخلل ان کو زیادہ ضعیف کرے گا یو جنہے ہونے بدل تخلل کے بدن میں اس واسطے واجب ہے کہ جھوڑا سا کھالیں ان چیزوں میں سے جن کا ذکر ہم نے کیا اس کے بعد اتنا ٹھہر جائیں کہ غذاء معدے سے اتر جائے اور چلتے وقت پیٹ میں نہ ہلے اور واجب ہے کہ اپنے ہمراہ راہ میں روغن گل اور بفسہ رکھیں کہ اس کو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہیں اکثر جس کو آفت گرمی کی سفر میں پہنچی ہے اپنی حالت اصلی پر سرد پانی میں تیرنے سے عود کرتا ہے مگر مناسب یہ ہے کہ

استعمال سباحت کا تھوڑا تھوڑا کریں اور رفتہ رفتہ بڑھاتے جائیں اگر لوں مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے بھنوں اور منہ کو ناماد اور دہان بند سے باندھیں اور مشققت پر صبر کریں اور پہلے سے پیاز دوغ میں ڈال کر پینیں خصوصاً اگر دوغ میں پرو رہ کیا ہو یا رات سے بھگو یا گیا ہو پیاز کو کھالے اور وہی کوپی لے واجب ہے کہ پیاز قابل وہی میں ڈالنے کے قوی ہوا اور اس میں تقطیع زیادہ ہو اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کریں روغن تختم کدو پینے سے بطور ہریرے کے لوں کی وہ مضرت جس کی آئندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہے اگر کسی شخص کو لوں کا صدمہ پہنچا اطراف بدن پر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اسی سے اپنے منہ کو دھونے اور غذا میں سرد تر کاری اختیار کرے اور سر پر سرور روغن چنبلی روغن گل اور روغن بید سادہ اور عصارہ سرد چیزوں کے جیسے کلفہ وغیرہ اس میں کپڑا تر کر کے سر پر کھے اور بعد اس کے سامنے اور جماع سے پرہیز کرے مجھلی شوراس کو فائدہ کرتی ہے جس وقت اذیت لوں کی بر طرف ہو جائے پانی میں ملی ہوئی شراب بھی نافع ہے دودھ سے بہتر کوئی اس کی نفع نہیں ہے اگر تپ نہ ہوا اگر تپ از قسم حمیات بومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے لوں مارنے کے بعد اگر پیاس کا غالبہ ہو فقط کلکی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہو کر پانی پیے ورنہ اسی وقت مر جائے گا بلکہ کلکی کرنے پر جرات کرتا رہے اگر بد وون پانی پیے ہوئے چارہ نہ ہو جر عد جر عد پانی پیے جس وقت اذیت لوں میں تکین اور پیاس کی شدت بھی کم ہو جائے اس وقت پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اس کے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہنچا ہو چاہیے کہ مکان سرد میں بیٹھے اور پاؤں کو سرد پانی سے دھونے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا اپیسے اور غذا سرچ لہضم اختیار کرے

فصل چوتھی تدبیر مسافر کے سردی پہنچنے کے بیان میں مسافروں کو زیادہ سردی میں بھی عظیم خطرہ

ہوتا ہے اگرچہ احتیاط چلنے پھرنے میں کرے پھر بے احتیاطی میں کیا حال ہو گا بہت سے مسافر جو خوب اور لپیٹے ہوئے بدن کو ایسے کپڑوں سے ہوتے ہیں جو ان کو میسر ہیں پھر ان کو شدت برداری اور اس دمہ کی جو شدت برودت سے پیدا ہوتا ہے قتل کرتی ہے اس طرح سے کہ شنخ اور کنز از اور سکتہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے مر جاتا ہے جیسے کوئی افیون یا یبروج کھا کر مر جائے اگر کوئی اس حال تک نہ پہنچے اور نہ جائے اکثر اس جو ع میں بتا ہو گا جسے بولیموس کہتے ہیں اس کی تدبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہم نے اپنے مقام میں ذکر کی ہے پہلے سب سے زیادہ ان کو مناسب یہ ہے کہ ان کے مسامات بند کیے جائیں اور ناک اور مند اس طرح پر بند کریں کہ اس میں ہوا نے سرد داخل نہ ہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کریں جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کریں گے جس وقت مسافر کا ہوا نے سرد میں وارد ہو مناسب نہیں ہے کہ جہٹ پٹ اپنے کو اور ہنے والی چیزوں میں چھپائے بلکہ بتدریج چھوڑ اچھوڑ اور تانپے کا استعمال بجلت جائز نہیں ہے اس کے نزدیک نہ جانا چاہیے اگر بدوان تانپے کے چارہ نہ ہو اس میں بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے نہایت مناسب وقت اس کے پرہیز کا وہ ہے جس وقت اس کا ارادہ سرد ہوا میں چلنے کا ہو یہ تدبیرات اس کی ہیں کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن میں سستی اور سقوط قوت پیدا نہ ہو لیکن جس وقت سردی جسم میں اثر کر جائے ضرور بجلت استعمال اور ہنگامہ اور روغن گرم کا خصوصاً جس روغن میں تریاقیت ہو جیسے روغن سون کرنا چاہیے جس وقت مسافر سردی میں اترے اور بھوکا ہو اور کوئی گرم چیز کھائے اس کی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہو گی جیسے جمی عجیبہ مسافروں کے واسطے چند غذا میں خاص ہیں کہ بروقت برودت کے بکار آمد ہوتی ہیں اور ہما سانی مل سکتی ہیں یہ وہ غذا میں ہیں جن میں لہسن اور جوز اور راتی اور پینگ داخل ہوا اور اگر اس میں چھوڑا سا مصل یعنی کشک دوغ خشک شدہ داخل کریں لہسن کی بو جاتی رہے گی جوز اور مسلکہ بھی ان کے واسطے بہتر ہے خصوصاً اگر اس کے اوپر شراب خالص پیسیں

مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے کہ گرسنہ سردی میں سفر نہ کرے بلکہ غذا سے پر ہو کر تھوڑی دیر تھہر کرتا کہ غذا پیٹ میں قرار پکڑ لے اور رُخْ معدے کی گرمی غذا میں آجائے بعد اس کے سوار ہوا اور چلے پینگ بھی جس شخص کے بدن میں بوجہ سردی کے بنتگی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہے خصوصاً اگر مسلم شراب میں پڑے پوری مقدار شربت ایک درم پینگ ایک طل شراب میں پڑے مسافر کے واسطے چند چیزیں ایسی ہیں کہ اس کے بدن کوتا شیر برودت سے منع کرتی ہیں مجملہ ان کے روغن زیتون وغیرہ ہے ہسن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اس شخص کے جس کو برودت ہوا کی پہنچ

فصل پانچ ویں حفاظ اطراف کی برودت سے

واجب ہے کہ مسافر پہلے اطراف کی ماش کرے تا اینکہ گرم ہو جائیں بعد اس کے روغن گرم طلا کرے جن میں خوبیو ہو جیسے روغن سون اور روغن بکان اور سون کالگانا ان کے واسطے بہت اچھا ہے اگر موجود نہ ہو روغن زیتون کافی ہے خصوصاً جس وقت ففل عاقر قرہ فربیوں حلیت جند بید ستر شریک کریں مجملہ ضمادات کے جو حافظ اطراف ہیں یہ ہے کہ ان پر قنه یعنی بیروز اور ہسن لگائیں کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطران سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے جائز نہیں ہے کہ موز سے اور دست انہیں تگنگ ہوں کہ اس میں عضو حرکت نہ کر سکے اس لیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہے برودت کے دفع کرنے کے اسباب میں سے جو عضو تگنگ بندھا ہوا ہو اس میں برودت بشدت پہنچتی ہے اگر کسی عضو کو کاغذ سے منڈھ کر بال اور پشم جائیں پوری حفاظت بردا کی ہو گی جس وقت ہاتھ پاؤں تھہر جائیں کہ ان میں جس بوجہ برودت کے باقی نہ رہے اور سکلی پیدا نہ ہوا اور کوئی مدد بیہر جدید حفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا نہ ہوئی ہو جانا چاہیے کہ جس میں بطلان عارض ہوا ہے اور برودت نے بخوبی اپنا عمل کر لیا ہے اب اس کی مدد بیہر جو بھی معلوم ہو گی کرنی چاہیے لیکن جس وقت برودت کسی عضو میں ایسا عمل کرے کہ اس کی حرارت غریزی فنا ہو جائے اور جو چیز اس عضو

سے مخلل ہوتی ہے اس میں تختن ہو کر بستہ ہو جائے اور عفونت اس میں آجائے بیشتر ایسے وقت حاجت اسی تدبیر کی ہوتی ہے جو باب قروح میں ذکر کی جاتی ہے خصوصاً اکلہ غذیہ کے لیکن اگر بعد بعضر پہنچنے پر ودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ آمادہ عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ اس طرف کو آب شامجم میں خاص کر رکھیں یا اس پانی میں جس میں انحصار جوش دیا ہوا رآب کرنے اور آب ریاضت میں اور آب شہبت اور آب بالونہ یہ سب بہتر ہے اور تر دو غلطیوں خیہد ہے اور آب شیخ اور آب غام اور ضماد کرنا شامجم کا دوائے جید اور نافع ہے واجب ہے کہ آگ سے پرہیز کرے اور آپنے سے اور فی الحال بُشی کرے اور پاؤں اور طرف کو ہلائے اور اس کی ریاضت اور ماش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اس کے بعد انہیں دواؤں سے نبول کرے جن کا بھی ذکر ہوایہ بھی جاننا چاہیے کاظراف کو معلق سردی میں ٹھہرانا کہ ان میں حرکت نہ ہو اور ندان سے کچھ ریاضت لی جائے بڑا قوی سبب ہے اطراف میں سردی پہنچنے کا بعض آدمی اطراف کو سرد پانی میں ڈبو دیتے ہیں اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہے گویا کہ اذیت اس کی جہت سے دفع ہوتی جاتی ہے جیسے کوئی سوکھا پچھل سرد پانی میں ڈالا جائے اس وقت اس سے ایک سننا ہٹ پیدا ہوتی ہے اور جمد یا خشکی اس سے الکتی ہے اور اس کی لکیریں یا قاشین پھول پھول کر درست ہوتی جاتی ہیں پس نرم ہو کر اپنے پورے مقدار پر ہو جاتا ہے اگر یہ پچھل آگ کے قریب رکھا جاتا فاسد ہو جاتا دلیل اس بات کی اور بیان اس کا کہ یہ کیوں ہوتا ہے طبیب اس کا تھاج نہیں ہے بلکہ حکیم طبعی اس کو دریافت کر سکتا ہے لیکن جس وقت طرف سردی پہنچا ہوا تیرہ ہونے لگے پچھنے لگا تا ضرور ہے اور خون اس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو میں پچھنے لگائے جائیں گرم پانی کے اندر رہے تاکہ خون پچھنوں کے منه پر جنم نہ جائے اور نکالنا موقوف نہ ہو بلکہ بعد پچھنے لگائے کے اسی طرح چھوڑ دینا چاہیے تاکہ خود خود نکالنا خون کا موقوف ہو اس کے بعد گل ارمنی اور سرکر ملائکر اس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ

اس سے اس مقام میں فساد پیدا نہیں ہوتا اور قطر ان ابتداء اور آخر دونوں وقت فائدہ کرتا ہے اگر تیرگی سے بڑھکر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہنچ جائے ہر کسی چیز کا استعمال بدوں گرادینے اس مقدار کے جو بہت جلد متغیر ہوتا جاتا ہے جائز نہیں ہے تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہے اسے متغیر نہ کرے اور عقونت دوڑنے جائے بلکہ اس وقت وہی مددیں کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب میں کہی گئی

فصل چھٹی حفاظت رنگ کرنے کا بیان سفر

میں چہرے پر بالزو جست اور چپکنے والی چیز جیسے اعاب اس بغول یا العاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کمتر اپانی میں گھول کریا گوند پیدی بیضہ مرغ یا ناشستہ خواہ مانکہ پانی میں بھیگا ہو یا وہ قرص جسے اقریطس نے تجویز کیا ہے اور قریباً دین میں مذکور ہو گا لیکن اگر چہرے کی جلد بجهت ہو یا برودت یا تمایز آفتاب کے شق ہو جائے اس کی مددیں کتاب الزنیت میں تلاش کرنی چاہیے

فصل ساتویس مختلف پانی کی مضرت سے

حفظ کا بیان نئے نئے مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو وہ امراض عارض ہوتے ہیں جو بوجہ اختلاف نہادوں کے نہیں پیدا ہوتے پس واجب ہے کہ اس کی رعایت گکریں اور پانی کی مضرت کا مدد ارک کرتے رہیں ایک مددیہ ہے کہ اس کو خوب صاف کریں اور پکا کمیں نگریزوں سے اور اس کو جوش دیں جیسا ہم نے بیان کیا اور اس کا سبب بھی ہم بیان کر چکے اور اس ذریعہ سے جیسا فصل سولھویں جملہ اول تعلیم دوم فن دوم میں بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہو جاتا ہے اکثر یہ ترکیبیں بذریعہ تقطیر اور تصدید پانے کے قرع انبیق وغیرہ میں کی جاتی ہیں کبھی اولیٰ بھی بنا کر دو برتن رکھتے ہیں اور ایک میں پانی بھردیتے ہیں اور اس میں ڈال کر دوسرا سرا ابتدی کا خالی برتن میں ڈالتے ہیں پانی صاف ہو کر دوسرا برتن میں پہلتا ہے یہ ترکیب نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہے خصوصاً اگر مکرر پکایا جائے اسی طرح اگر انی

تلخ یا بر اپکایا جائے اور بروقت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور پشمی مکمل امثل نہیں وغیرہ کے اس میں ڈالیں بعد اس کے پانی اس سے نچوڑیں یہ طریقہ بتنی کے پکانے سے بہتر ہے اسی طرح سے مختنا پانی کا سیاہ مٹی ایسی ڈال کر جس میں کوئی کیفیت ردمی نہ ہو خصوصاً دھوپ کا اثر پہنچی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اس کے پانی کو نختار لینا اس کے فساد کو دور کر دیتا ہے شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اس کا باطل ہوتا ہے اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ میں پانی کی کمی ہو گئی ہو ایضاً اگر پانی کم ہوا ورنہ ملتا ہو سر کہ ملا کر پینا چاہیے خصوصاً گرمیوں میں اس سے زیادہ پینے پانی کی خواہش مٹ جاتی ہے شور پانی میں سر کہ اور بھیجن ملا کر پینا چاہیے اور اس میں خربوب اور حب آلاس اور زعور یعنی جنگلی سیب بھی شریک کرنا چاہیے جو پانی برداور متعفن ہو جائے اس پر ایسی چیز پینی چاہیے جو ملین ہو اور اس پر شراب پینا بھی نافع ہو تلخ پانی پر چکنی اور بیٹھنی چیزیں استعمال کرنا چاہیے اور جلاں اس میں ملاتا چاہیے اس سے پہلے آب خود پی لیما چاہیے بعضوں نے کہا ہے کہ مثل اس کے اور جو چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے اسی طرح پنے چباتا بھی مفید ہے جو پانی گڑ ہے وغیرہ میں ٹھہر اہو اور اس میں بوئے بدآ گئی ہو گرم نہذا کھانی اس کے ساتھ مناسب نہیں ہے قابض چیزیں سرد فوا کہ یا ترکاری کا استعمال اس کے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اور بہ اور ریباں وغیرہ جو پانی غلیظ اور مکدر ہو گیا ہو اس کے پینے کے بعد ہسن کا استعمال ضرور ہے اور پھر کری بھی ایسے پانی کو صاف کر دیتی ہے مختلف پانیوں کا فساد پیاز سے بر طرف ہو جاتا ہے اس لیے کہ پیاز اس کا تریاق ہے خصوصاً پیاز اور لہسن شریک کر کے اور سرد چیزوں میں کا ہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کر دیتا ہے ایک عمدہ مدیر ایسے مسافر کو جس کو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہے کہ اپنے شہر یا گاؤں سے جب چلے جھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے اور جہاں دوسرا پانی ملے اس میں ملاتا ہوا اور پینتا ہوا سفر کرے تا انکہ اپنے منزل مقصود کو پہنچ جائے پھر اس کو اختلاف سے پانی کے مضرات

نہ پہنچے گی اسی طرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی ترمیٰ لے کر جہاں پانی ملے اس میں خوب سا ہلانے اور نظر ہوا پانی پئے واجب ہے کہ پانی سامنے سے پیے تاکہ جو نک وغیرہ نہ پی جائے اور بوجہ غلط پانی کے معلوم نہ ہو اور سوکھی گھانس جس کی تاثیر فاسد ہواں کی بھی تیز ہو جائے ترش ربوب سفر میں ہمراہ رکھا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی میں ملا دیں عمدہ تدبیر ہے

فصل آٹھویں دریا کے مسافروں کی تدبیر کا

بیان جہاز وغیرہ کی سواری میں مسافر کو کبھی دوران سرا و متلی اور قے عارض ہوتی ہے اور یہ باقی اس سفر میں پیدا ہوتی ہیں بعد اس کے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہے اور تسلیکین پیدا ہوتی ہے واجب ہے کہ اپنے متلی اور قے پر جس کرنے میں اصرار نہ کرے بلکہ اس کو بحال خود چھوڑ دے اگر قے میں افراط ہواں وقت البتہ بند کر دینا چاہیے مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اس کو جہاز وغیرہ پر قے عارض نہ ہو کچھ مقام خوف نہیں ہے تدبیر اس کی یہ ہے کہ سب اور انار اور رب وغیرہ کا استعمال کرے اور اگر شیرہ چشم کرفس یا خیساندہ پے متلی کے بیجان کو منع کرتا ہے اور اگر متلی کی شدت ہواں میں تسلیکین پیدا کرتا ہے افسشین کا بھی یہی خاصہ ہے ترش چیزیں جو نم معدہ کو قوت دیں اور بخارات کے سر تک اٹھنے کو منع کریں ان کی غذائے مناسب یہ ہے جیسے سورہ مراہر کہ اور انگور ترش اور تھوڑا سافونج اور حاشا کے شراب ریحانی ہے یا سرد پانی میں روٹی بھگو کر کھانا بھی فائدہ دیتا ہے حاشا بھی تنہا مفید ہے نتھنے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے **فن چوتھا بیان**

میں اقسام وجوہ معالجات کے بحسب امراض کلی کے اور اس میں اکتیس فصلیں ہیں فصل پہلی بیان عام

معالجہ کا علاج تین باتوں سے تمام ہوتا ہے پہلی تدبیر اور غذا و سری دواؤں کا استعمال کرنا تیسرا اعمال دستکاری کی تدبیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسے اب ستہ

ضروریہ جس میں غذا بھی داخل ہے ان میں تصرف کرنا مدیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دوا کے ہیں لیکن غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہیں کہ وہ دو اور میں نہیں پائے جاتے اس لیے کہ غذا بھی بالکل متروک کرانی چاہیے اور کبھی کم کرانی جاتی ہے کبھی مقدار معتدل پر دی جاتی ہے اور کبھی بڑھائی جاتی ہے ترک غذا کا اسی وقت ہوتا ہے جس وقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت مریض نصیح اغذیاً اغذیاً پر مشغول ہو اور کمی اس وقت ہوتی ہے کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے پس جتنی مقدار دی جاتی ہے بنظر بقائے قوت ہوتی ہے اور کمی جتنی کی جاتی ہے اس میں رعایت نصیح مادہ کی ہوتی ہے یعنی اگر غذا کثیرہ دی جائے طبیعت اس کے ہضم کرنے میں مصروف ہو کر نصیح مادہ سے کوتا ہی کرتی ہے پھر ان دونوں میں جوزیا وہ اہم ہوتا ہے اس کی رعایت مقدم کی جاتی ہے اگر قوت زیادہ ضعیف ہو اس کی مدیر مقدم ہوگی اور اگر مریض زیادہ قوی ہو اسی کی مدیر مقدم کی جائے گی غذا میں تقلیل دو جہت سے ہوتی ہے مقدار میں بھی کم کی جاتی ہے اور کیفیت میں بھی تقلیل ہوتی ہے ہم اپنی تجویز سے دونوں صورتوں کو ملا کر ایک تیری قسم پیدا کرتے ہیں فرق مقدار میں کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہے کہ بعض غذا مقدار میں زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت میں کم ہوتی ہے یعنی جزو بدن کم ہوتی ہے جیسے ترکاری اور فواکر جو شخص ان کے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے اختناد اکی کم حاصل ہوگی اور بعض غذا ایسی ہے کہ مقدار میں کم ہوتی ہے اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہے جیسے اندہ اور مرغ کے حصے ہم کو کبھی حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ غذا کی کیفیت میں کمی کریں اور مقدار میں زیادتی یہ احتیاج اس وقت ہے کہ اشتہاریں پر غالب ہو ادھام اغذیاً رگوں میں بھرے ہوں پس واسطے تسلیکین اشتہار کے معدے کو غذا سے بھر دیتے ہیں اور چونکہ اس غذا میں تغذیہ کم ہوتا ہے بعد ہضم کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگوں میں پہنچتا ہے جو اغذیاً میں زیادتی پیدا کرے اسی وجہ سے اغذیاً میں زیادتی کا نصیح ہو اکرتا ہے اس میں کسی طرح کا ہرج نہیں ہوتا

ہے سوائے اس کے اور بھی بہت سے اغراض ہیں اور جس وقت اس کی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلاً ہم چاہیں کہ قوت مریض کی بڑھائیں اور معدے میں مقدار کشیر غذا کے ہضم کرنے کی طاقت نہ ہو اس وقت غذا نے قلیل المقدار جو کشیر الگنیفیت ہو کھلاتے ہیں اکثر تکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اس وقت دیتے ہیں خواہ مطلق تغذیہ موقوف کرتے ہیں جس وقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہیں امراض مزمنہ میں بھی تقلیل غذا کی کرتے ہیں مگر نسبت امراض حادہ کے بہت کم اس واسطے کے توجہ ہمارا علاج میں امراض مزمنہ کی بطرف بقاء قوت کے زیادہ ہوتا ہے اس سبب سے کہ ان کا بحران اور منتها دور ہوتا ہے اگر قوت کی حفاظت نہ کی جائے تو اقت بحران ثابت نہ رہے گی اور جس مادہ کا نفع مدت طولانی چاہتا ہے اس کے نفع میں قوت و فانہ کرے گی امراض حادہ میں چونکہ بحران قریب ہوتا ہے اور ہم کو امید ہوتی ہے کہ قبل انتہائے امراض کے قوت زائل نہ ہو گی اس سے تقلیل غذا کی جائز رکھتے ہیں اگر زوال قوت کا امراض حادہ میں بھی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا میں نہ کریں گے اور جس قدر مرض قریب زمانہ ابتداء کے ہو اور اعراض میں سکون ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کے دیتے ہیں اور جس وقت مرض کا زمانہ شروع ہو اور امراض میں زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے ہیں باعتماد تدبیر سابق کے اور نجیال اس بات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دو طرف متوجہ ہونے کا بوجھ نہ پڑے اور بروقت منتها کے تلطیف تدبیر زیادہ کی جاتی ہے اور جس قدر مرض میں حدت زیادہ ہو اور بحران اس کا قریب تر ہو تدبیر میں تلطیف زیادہ ہو گی مگر ایسے اسہاب مخصوص پیدا ہوں گے جو تلطیف تدبیر کے مانع ہوں جن کا ذکر امراض جزئیہ میں کیا جائے گا غذا کو بنظر جزو بدن ہونے کے دو فضیلتیں اور ہیں اول سرعت لفڑی یعنی بہت جلد ہضم ہو جانا جیسے شراب دوسرا بطور افزوٹ یعنی بدیر ہضم ہونا جیسے بھنی ہوئی چیزیں اور قلیل اور ایک یہ بھی کیفیت غذا کی ہے کہ کسی غذا سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور چپکتا ہوا جیسے سور کے

گوشت سے خون پیدا ہو یا گوشت بچھ گاؤ سے اور کبھی کسی غذا سے رتیق پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد اس میں تحلل عارض ہوتا ہے جیسے وہ خون جو شراب اور اجیر سے پیدا ہو ہم کو احتیاج سریع الغفوہ اور نفوذ غذا کی اس وقت ہوتی ہے جس وقت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہم کو منظور ہو اور اس کا خبردار کرنا مطلوب ہوا اور مدت اور قوت اتنی وفا نہ کرے کہ غذا نے بھی ہضم استعمال کی جائے اور غذا نے سریع ہضم سے ہم اس وقت پر ہیز کرتے ہیں اگر پہلے سریع ہضم غذا کا چکا پس اس کا خوف ہو کہ دونوں غذا کیں مل کر وہ نظراب ہضم پیدا کریں جس کا بیان فصل پندرہویں جملہ تعلیم دوسرا فن دوسرا میں ہو چکا ہے اور غذا نے غالباً بھی الغفوہ سے مریض کو ہم اس وقت بچاتے ہیں جب خوف سدے پڑنے کا ہو مگر ہم غدا نے قوی جو بھی ہضم ہوا شخص کے واسطے اختیار کرتے ہیں جس کا قوی کرنا اور اس کو آمادہ بریاضات کرنا مطلوب ہو غذا نے کمزور اس کے واسطے تجویز کرتے ہیں جس کے مسام میں تنائف بہت جلد ہو جاتا ہے **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہیں اول دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنی اس کی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یوست کو اختیار کرنا دوسرا قاعدہ دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا یعنی درجات اس کے حرارت اور برودت کی طرف ہوتی ہے تیسرا قاعدہ ترتیب وقت دوا کا اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق اسی طرح سے دریافت ہوتا ہے جب قسم مرض پر آگاہی ہو جس وقت کیفیت مرض پہنچانی جائے واجب ہے کہ دوا مخالف کیفیت مرض کے اختیار کریں اس لیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کے کیا جاتا ہے اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہے اول بطریق حدث صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنی طبیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی بہم پہنچتی ہے کہ طبیعت عضو جس قدر وزن دوا کو متحمل ہے فوراً بلا فکر پہچان لیتا ہے دوسرا مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کی جاتی ہے اور جن چیزوں سے موافق ہے اور مناسب دوا کی

اس واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہے وہ جن اور سن اور عادت اور بلدا اور صناعت اور قوت اور سجنہ ہے شناخت طبیعت عضو کی چار چیزوں کی شناخت پر موقوف ہے مزاج عضو کا اور اس کی خلقت اور اس کی وضع بے نسبت قرب اور بعد کے معدن غذا یعنی معدے سے اور اس کی قوت مزاج عضو کا اصلی جس وقت پہچانا جائے بعد اس کے جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہے وہ بھی پہچانا جائے حدث صناعی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کا مزاج عارضی مزاج طبیعی سے کتنا بعید ہے بعد اس کے جتنے مقدار کی دوا اس کے مناسب ہے وہ بھی دریافت ہو سکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حالت کا باہر ہوا اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہے پس اس کو حاجت زیادہ تبرید کی ہو گی اور اگر دونوں مزاج اصلی اور عارضی حارہوں اس میں فقط تبرید خفیف کی ضرورت ہو گی خلقت عضو کی شناخت اس کو ہم اپر کہہ چکے ہیں کہ خلقت کتنی معنوں پر استعمال کی جاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت میں داخل ہے اس بات کو فصل پہلی تعلیم پانچویں فن اول میں دیکھنا چاہیے بعد اس کے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت میں ایسے ہیں کہ ان کے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو سہولت قبول کرتے ہیں اس عضو کا فضلہ دوائے معتدل اور اطیف سے دفع ہو سکتا ہے اور جو عضو ایسے نہیں ہیں اس کے دفع فضول میں دوائے قوی کی حاجت ہے اسی طرح سے بعض اعضا مبتخل ہیں اور بعض مبتخل اور سخت ہیں مبتخل میں لطیف دوائے کافی ہے اور کثیف عضو میں بے استعمال دوائے قوی کے کچھ اثر نہیں ہوتا اکثر وہی اعضا محتاج دوائے قوی کے ہیں جن میں تجویف نہیں ہے جانب اندر وہی اور بیرونی میں اور نہ اس کے واسطے فضائے وسیع ہے دونوں جانبوں میں لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہے جیسے گردہ اس کے بعد وہ عضو جس کے دونجانبوں میں تجویف ہے وہ کمزور ہے جیسے ریه وضع عضو سے اس طرح پر شناخت ہوتی ہے کہ چونکہ وضع جیسا اور پر معلوم ہو چکا ہے دو بالتوں کا مقتضی ہے پہلی مقام خاص اس عضو کا دوسرا مشارکت

اس کی باعتبار قرب اور بعد کے دوسرے عضو سے مشارکت کے جانے سے جو فائدہ اختیاری معافی کو حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو کی ذاکرا جذب کرنا اور کسی دوسرے خرچ کی طرف نکالنیا کسی دوسرے عضو مشارکت کی طرف سے غذا کو بطرف اس عضو کے لانا مثال اس کی یہ ہے اگر ماڈہ کسی مرض کا محب جگر میں ہو طبیب اس کے جذب کی تدبیر بذریعہ مدارات کے کرے گاتا کہ اس کا استفراغ بذریعہ بول کے ہو جائے اور اگر ماڈہ متعار جگر میں ہوا اس کا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہئے پہلی صورت میں استفراغ ماڈہ کا بذریعہ بول کے اس واسطے مناسب ہے کہ محب جگر کو مشارکت اعضا نے بول سے ہے دوسری صورت میں استفراغ ماڈہ کا بذریعہ اسہال اس لیے مناسب ہے کہ مقرر جگر کو مشارکت امعاء سے ہے مقام خاص عضو کے جانے سے فائدہ تین طرح کا ہوتا ہے اول بجهت قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معدے کے اثر دوائے معتدل کا بھی ٹھوڑے زمانے میں اس تک پہنچے گا اور اگر منفذ دوائے دور ہو جیسے ریاس عضو تک پہنچتے پہنچتے قوت دوائے معتدل کی فاسد ہو جائے گی اس لیے ایسے عضو کی تدبیر میں دوائے قوی کے استعمال کی حاجت ہے جو عضو قریب ہے اور اس تک اثر دوا کا بآسانی پہنچتا ہے اس وقت واجب ہے کہ قوت دوا کی ضد مقابل قوت مرض کے ہو اور اگر اثر دوا کا عضو بدر پہنچتا ہے اور وہ عضوا یا کثیف ہے کہ جس دوا میں نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النساء صورت میں دوا میں نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے کہ مقام خاص کے خلافات کی کیفیت ہے دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جانے کی یہ ہے کہ مقام خاص کے جانے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے اور اس کی بھی شناخت ہوتی ہے کہ اس دوا میں کیا چیز شریک کی جائے تا کہ اثر دوا کا اس عضو تک جلد پہنچ جیسے اعضا نے بول کی دوا میں مدد رات اور تلب کی دوا میں زعفران تیسری وجہ یہ ہے کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہے کہ اس عضو تک دوا کس راہ سے پہنچے گی مثلاً اگر ہم کو معلوم ہو

کہ قرحد نیچے کی آنتوں میں ہے دو ابذر یعہ حقنے کے پہنچائیں گے اگر یہ جانا جائے کہ قرحد اوپر کی آنتوں میں ہے مشروبات سے تدبیر کریں گے کبھی مقام خاص اور مشارکت عضوونوں سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہے یہ اس وقت ہے کہ ہم تدبیر کریں جس وقت کہ مادہ بالکل عضو خاص میں گرچکا ہو باہم تدبیر کریں اور مادہ ابھی گرتا ہو اس لیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہے اس کو مقام انصباب سے بعد رعایت کرنے چاہئے طبعوں کے ہم جذب کر لیں گے پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر وہنی طرف گرتا ہو باہمیں طرف جذب کریں گے یا اوپر کی طرف گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کریں گے دوسرا رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہے پستان پر سچنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح میں گزر ایسری رعایت محاڑات کی جیسے امراض جگہ میں دابنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے یا امراض طحال میں باہمیں ہاتھ کی باسلیق چوتھی رعایت مادے کے دور گرانے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کر کے مادہ کو لے جائے قریب اس عضو کے نہ ہو جس عضو سے مادہ کو جذب کیا ہے لیکن اگر مادہ بالکل اگر چکا ہے اس وقت مقام خاص اور مشارکت دونوں کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ باہم اس مادہ کو اسی عضو خاص سے جذب کر لیں یا اس کو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کر کے وہاں سے نکالیں جیسے فصد صافن کی امراض رحم میں یا فصد اس رگ کی جوزیر زبان ہے ورم اوز تین میں اگر معانج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کرے پہلے درد میں عضو کی تسلیکن پیدا کر دے اس کے بعد دیکھے کہ بروقت جذب کرنے مادہ کے اس مادہ کا گزر کسی عضور کیس تک ہے یا نہیں تو ت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے پہلی رعایت اس بات کی کہ عضور کیس اور مبداء ہے اس لیے کہ ہم اعضاۓ ریسے پر قوی دوائیوں کے استعمال کی جرات تا امکان نہیں کرتے اس خوف سے کہ اگر اذیت دوا کی عضور کیس تک پہنچے گی تمام بدن میں اس کا ضرر عام ہو گا اسی واسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعہ

واحد میں نہیں کرتے اور نہ ان کی تبرید شدید کرتے ہیں اگر جگہ پر ضماد ادویہ محلہ کا کرتے ہیں اس میں کچھ دوائیں قابض خوبصورت سطح حفاظت کے ضرور شریک کرتے ہیں اسی طرح جوش رو بات بغرض مذکور استعمال کرتے ہیں ان میں بھی اس کی رعایت ملحوظ رہتی ہے اس رعایت میں سب سے زیادہ مقدم قلب ہے اس کے بعد دماغ اس کے بعد جگہ دوسرا فائدہ مراعات فعل شارک عضو کا ہے اگرچہ عضور نہیں نہ ہو جیسے معدہ اور ریا اسی واسطے کسی تپ میں بروقت ضعف معدہ کے بہت سر دیپانی نہیں پلاتے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ادویہ مرنیہ کا اعضاے رکیس میں اور جو اعضا کہ بعد اعضاے رکیس کے مثل اعضاے رکیس کے ہیں زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہے تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہے یا حس میں کند ہے پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور عصباتی ہیں واجب ہے کہ ان میں استعمال ایسی دواؤں کا جو روئی الکلیف اور لذاع اور موزی ہوں مثل تیو عات یعنی وہ گھانس جس کے کانٹے سے دودھ نکلے غیرہ کے نہ کریں اور تا امکان ان اعضاوں کو ایسی دواؤں سے بچائیں جن دواؤں کے استعمال سے اجتناب چاہیے تمیں قسم کی ہیں محلات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دوائیں جن میں کیفیات مختلف ہیں مثل زر زگار اور سفید راب قلعی یعنی اسفید اج اور نحاس سوخت وغیرہ یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسب طبیعت عضو کے تھا ب اعتبر مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت ارضی شدید ہواں میں حاجت حرارت بجھانے کی نہایت بارد دوائے ہوتی ہے اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہواں سے زیادہ تسلیم کی ضرورت ہوتی ہے اگر حرارت اور برودت میں قوت نہ ہو کم قوت دوا پر اکتفا کریں گے وقت مرض سے اس طرح پر شناخت ہوتی ہے بچانا چاہیے کہ مرض کا کوئی سازمانہ ہے مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دوائے راوی کا استعمال کریں گے اور اگر زمانہ منتها کو پہنچا ہو فقط دوائے محلل کا استعمال کریں گے اور درمیان زمانہ ابتداء اور انہا کے ہو

رادع اور محلل دونوں کو ملا کر استعمال کریں گے اگر مرض حارہ زمانہ ابتداء میں تدبیر باعتدال کریں گے اور اگر ایسا مرض منتها کو پہنچ تلطیف تدبیر میں مبالغہ کریں گے اور اگر مرض مزمن ہوا بتداء میں اتنی بھی تلطیف نہ کریں گے اور بروقت منتها کے تدبیر معتدل کریں گے علاوه یہ ہے کہ اکثر امراض مزمنہ سوائے حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہیں ایضاً اگر اور مرض کا مادہ کثیر ہو اور یہ جان مادہ میں زیادہ ہوا بتداء میں بدون انتظار نفع کے استفراغ کریں اگر مقدار مادہ کی معتدل ہو اور یہ جان بھی زیادہ نہ ہو پہنچ کر لیں گے بعد اس کے استفراغ کریں گے جن چیزوں سے بوجہ ان کی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرتے ہیں ان کی شناخت آسان ہے تم جلد ان کے ہوا یہی چیز ہے کہ اس کی رعایت مقدم ہے اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہوا دوا کی معین ہے یا مرض کی یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جن امراض میں اندیشہ زیادہ ہوا اور تدبیر واجب میں تاخیر ہونے سے یا اس میں کمی کرنے سے قوت سے بخوبی نہ ہوا یہ امراض میں واجب ہے کہ قوی علاج سے ابتداء کی جائے اور جو امراض ایسے نہ ہوں ان میں رفتہ رفتہ علاج قوی کا استعمال کرنا چاہیے اگر دوائے سبک کافی نہ ہو معانج پر واجب ہے کہ تدبیر صائب سے جدا نہ ہو اگرچہ تدبیر صائب کی دیر میں پیدا ہوتی ہو یعنی ظہور تا شیر میں اگر تاخیر ہو بشر طیکہ تدبیر صائب ہو سے ترک نہ کرنا چاہیے اور تدبیر غلط پر گو ضر راس کا ظاہر نہ ہو قائم نہ رہنا چاہیے اور باہمہ علاج واحد پر دوائے واحد سے اکتفانہ کرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوائیں بدل بدل کر کرنا چاہیے اس لئے کہ جس دوائی کی طبیعت کو خوگری ہو جاتی ہے اس کا اثر قبول نہیں کرتی ہے اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوائے کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت دوسری دوائی کا اثر ایسا پیدا نہیں ہوتا اگر مرض کے پہچانے میں اشکال ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج میں تجلیت نہ کرنی چاہیے پس طبیعت یا مرض پر غالب آئے گی یا مرض بخوبی ظاہر ہو گا اگر مرض کسی کے ہمراہ درد یا مدد کی

کھنک یا سبب درد کا جیسے ضر ب و سقط مجتمع ہو تو سکین درد سے علاج شروع کرنا چاہیے اگر احتیاج استعمال مندرات کی ہو خشاش سیاہ سے زیادہ مندرجہ استعمال نہ کی جائے اس لئے کہ یہ دو امالوف ہے اور کھانے میں بھی آتی ہے اگر کسی عضو میں حس زیادہ ہو اس کے علاج میں ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے اور اگر خوف زیادہ تمrid کا نہ ہو غذا نے بارہ میل کا درمیل کا ہو غیرہ کے جائز ہے اور **یہ بھی جاننا ضرور ہے**

کہ معالجات جیدہ میں سے جو اکثر بے ضرر نافع ہوتے ہیں اعانت چاہنا ان چیزوں سے جو قوائے نفسانی اور حیات کو قوی کریں جیسے فرحت اور ملاقات اس شخص کی جس سے مریض مانوں ہو اور بالتزام موجودگی اس شخص کی جس کے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو اور اکثر بالتزام موجودگی ان لوگوں کی جو مختشم اور بزرگ ہوں خواہ اس شخص کی جس سے مریض کو حیا دانگیر ہو یہی نفع کرتی ہے اور جن چیزوں سے مریض کو ضرر پہنچتا ہے اس کی مضرت کو باز رکھتی ہے قریب اس کے یہ بھی معالجہ ہے کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جائیں اور ایک ہوا سے دوسری ہوا میں پہنچائیں اور ایک ہیئت سے دوسری ہیئت بدل دیں اور بتکلف ایسی ہیئت اور حرکات پیدا کریں جن سے ہیئت کسی عضو کی درست ہو جائے اور وہ ہیئت بتکلف بنی ہوئی بکریہ مزاج اصلی کے ہو جائے جیسے لڑکے کو جو احوال یعنی بھنگا ہو تو تکلیف دی جاتی ہے کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا صاحب لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دی جاتی ہے کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے پس یہ دونوں تدبیریں احوال کی آنکھ اور صاحب لقوہ کے چہرے کو بتکلف درست کر دیتی ہیں اس واسطے کہ احوال اپنی آنکھ کو بتکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بھی اسی طرح درست کرتا ہے پس اکثر دونوں درست ہو جاتے ہیں ممکنہ ان قواعد کے جن کا حفظ ضرور ہے یہ بھی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فضول قوی میں تا امکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور داغ دینا اور ربط یعنی چاک کرنا اور ترق

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

جماعے غب کا استفراغ بجہت غلبہ صفر اکے سقوفیا سے اگر سبب مرض کا حرارت اور بروڈت میں مشتبہ ہوا اور ارادہ یہ ہو کہ تجویزی سے دریافت کریں چاہیے کہ قوی دوا سے تجویز نہ کیا جائے ورنہ جوتا شیر دوائے قوی سے کیفیت بالعرض پیدا ہو گی اصلی سبب کے پہچانے میں دھوکا کھائے گا یہ بھی جانا ضرور ہے کہ تمہید اور ترجیح دنوں کی زیادتی کا ضرر کیساں ہے مگر اندریشہ تمہید کی زیادتی میں زیادہ ہے اس لئے کہ حرارت طبیعت کے مناسب ہے اور خطرہ تر طبیب اور بیس یعنی خشکی پیدا کرنے میں برابر ہے لیکن مدت تر طبیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے ہر ایک کی رطوبت اور یوپست سے حفاظت بذریعہ تقویت اسباب ہر ایک کے اور تبدیل اسباب ضد اس کے سے ہوتی ہے حرارت کی تقویت کے اسباب کو ہم اور پڑکر کر چکے ہیں اور جو چیزیں حرارت غریزی کو بہ ہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہیں ان سے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے ٹغل بدنی اور امتلانی کو دور کرنا اور سد وون کی تلقیح کرنی اس کے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہے اور بروڈت کی تقویت اس کے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے اور حرارت کے اندر بدن کے بستہ ہونے سے اور بجہت اس چیز کے جو با فرات تخلیل کرے بالذات یعنی یوپست کا ہے اور بالعرض حرارت کا جو شخص علاج افراد حرارت کا بذریعہ تلقیح سد وون کے کرے اس کو لائق ہے کہ تمہید مفرط سے احتراز کرے کہ اس کی جہت سے سدے میں تجویز اور ختنی پیدا ہوتی ہے پس سوہنے کا مزاج حارہ بڑھ جائے گا بلکہ لائق ہے کہ علاج میں نرمی کرتا رہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلا پیدا کرتی ہے اگر جلا کرنے والی سر دوا کافی ہو جائے جیسے آش جو اور آب کا سنی پھر اس سے کیا بہتر ہے اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنے والی جو حرارت اور بروڈت میں معتدل ہو اگر یہ کافی نہ ہو ایسی دوادینی چاہیے جس میں حرارت اطیف ہوا اور اس کا چند اس خوف نہ ہو اگر چہ یہ دو تلقیح کا نفع مع تمہید کے کرتی ہے مگر اس کا یہ نفع بہ نسبت ضرر ترجیح کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جس کا اطفاء اور بجہ جانا بعد تلقیح کے آسان

ہے بہت زیادہ ہے نسبت ضریحین کے اکثر با فراط بجھانا حرارت کا بذ ریعہ ادویہ مطفیہ کے نفع اخلاق مادہ کو مانع ہوتا ہے اگرچہ بعض اطباء اس رائے کے ابطال میں نہایت مصر ہیں اور ان کے نزدیک افراط ادویہ مطفیہ کی واجب ہے سبب یہی ہے کہ ان لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ قوی دواؤں سے حرارت کا بجھانا قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ وقت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہو جاتی ہے اگرچہ اصلاح مادے کی بخوبی کرتا ہے لیکن بعد اصلاح کے اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہے یعنی کبھی سوء مزاج بارہ مضر و اور کبھی سوء مزاج مادی جس کا مادہ مختلف ان مواد کے ہو جن کی اصلاح ادویہ لطفیہ نے کی ہے سرد مزاج کی تخفیں بہت دشوار ہے بعد استحکام بروڈت کے اور بہت آسان ہے ابتداء میں حاصل یہ ہے کہ تخفیں بارہ کی ابتداء میں آسان تر ہے نسبت تبرید حار کے ابتداء میں مگر تبرید حار کی انتہا کو پہنچ گویا موت طبیعت کی وہی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی تر طیب حاصل سے جس بروڈت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت جلد پیدا ہوتی ہے کبھی یوست کے پیدا کرنے پر تمام اسہاب حرارت کے معین ہوتے ہیں جس وقت حرارت میں افراط ہو اور تر طیب پر اعانت تمامی اسہاب بروڈت کے بشرط افراط کرتے ہیں لیکن کوئی سبب تر طیب میں قائم مقام آرام دہی اور ہمیشہ استحمام خفیف اور آہن کے نہیں ہے اور اس کا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جملہ دوسرانہ دوسرے میں ہو چکا ہے شراب پانی ملی ہوئی تر طیب میں زیادہ قوی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شیخ جس وقت محتاج تبرید اور تر طیب کا ہواں کے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اس کو اس کیفیت کی طرف پھیر لائے کافی نہیں ہے بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھ کر ہوتا کہ بوجہ اپنی بروڈت اور رطوبت کے اس حرارت اور یوست کو کہ جو شیخ کے مزاج میں عارض ہوئی ہے دفع کرے اس لیے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہو گا واجب ہے

جاننا اس بات کا کام کثرا دو یہ مسخنہ کی ہمراہ سر کے حاجت ہوتی ہے جس وقت کسی عضو کی تاخین منظور ہوا اور سر کے کم آمیزش اس واسطے ہوتی ہے تاکہ قوت دوا کی اندر عضو کے پہنچ جائے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ تلکت کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہنچ او را کثرا کوئی دو اقوی التاثیر تبدیل مزاج میں ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہیں ٹھہر تی ہے کہ اس کا فعل تمام ہو جائے پس حاجت ملانے ایسی دواؤں کی ہوتی ہے جو کثیف ہوا اور اس کو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگر چہ یہ دوائے کثیف اس دوائے لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان میں آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہیں تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اس کا فعل تمام ہو جائے

فصل تیسری اس بات کے بیان میں کہ استفراغ

کس وقت اور کس طرح پر کرنا چاہیے جو چیزیں صواب حکم پر استفراغ میں دلالت کرتی ہیں وہ دس ہیں ایک امتلاء اخلاء قوت بدن مزاج وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہوں مثلاً جو طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اس کو اسہال پہلے سے عارض نہ ہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہال کے ہو گی اس لیے کہ اسہال حالت اسہال میں اندیشہ کی بات ہے سمنہ سن فصل کیفیت ہوائے بلد عادات پیشہ اس شخص کا جس کا اسہال منظور ہو یہ دوں چیزیں اگر دلالت خلاف استفراغ پر کریں استفراغ جائز نہ ہو گا خلا لیعنی امتلاء کا نہ ہونا ضرور استفراغ کو منع کرتا ہے اسی طرح سے ضعف کسی قوت کا قوائے ٹلاش سے بھی مانع استفراغ کا ہے لیکن ہم کبھی اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اگر ضعف کسی قوت میں ہو جائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا نہ ہوا یہ بات قوائے حس و حرکت کے ضعف میں ہم تجویز کرتے ہیں اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو بجہت ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہیں اور ایسا خیال کرتے ہیں کہ ترک استفراغ سے مدارک ضعف قوت کا ہو گا اور یہ بات بہ نسبت تمامی قوی کے لمحہ ظرہتی ہے جو مزان گرم اور خشک ہے اس میں باین انتہ استفراغ منع کیا جاتا ہے

اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اس میں حرارت مفقود ہو یا حرارت ضعیف ہے اس میں بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہیں اور گرم اور تر مزاج میں ق شدید کیا استفراغ کی اجازت دی جاتی ہے سب سے کا یہ حال ہے کہ با فراط لاغر اور تخلیل ہونا استفراغ کو بخوبی تخلیل قوت کے منع کرتا ہے اسی واسطے طبیب پروا جب ہے کہ تدیر ضعیف و نحیف کی جس کے خون میں صفرے کی کثرت ہوا یعنی آسانی سے کرے کرے کہ اس کو نوبت استفراغ کی نہ پہنچے اور غذا اس کی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اس غذا کا مکمل بہ برودت اور رطوبت ہو پیشتر ایسی تدیر سے اصلاح اس کے مزاج اور خلط کی ہو جاتی ہے اور کبھی یہی تدیر اس کو اتنا قوی کر دیتی ہے کہ متحمل استفراغ کا ہو جاتا ہے اسی طرح واجب ہے کہ استفراغ پر قلیل الغذا کے جس کی عادت کم کھانے کی ہو اقدام نہ کیا جائے جب تک اس کے استفراغ سے گریز ہو سکے فربہ مضر طبی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غالبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگوں میں گوشت تنگی پیدا کرے اور بر و وقت خالی ہونے رگوں کے گوشت بھی رگوں کی اطاعت کرے گا پس حرارت اندر بستہ ہو جائے گی اور فضول بطرف احتشاء کے بطور نپھوڑنے کے کھنچ جائیں گے جو اعراض روی ہیں جیسے مستعد ذریب یعنی اسہال اور آشخ کا ہونا مانع استفراغ ہے جو سن بھی تمام نشوونہ پہنچا ہو اور جو سن حد زبول سے گزر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہے فصل نہایت گرم اور نہایت سرد میں بھی استفراغ نہ کرنا چاہیے بلکہ جنوبی جو بہت گرم ہے اس میں بھی استفراغ ناجائز ہے اس لیے کہ اکثر مسہل کی دوائیں گرم اور تر ہیں اور دو قسم کی تیزی کا تخلی نہیں ہو سکتا ایضاً چونکہ قوی ایسے مقامات میں ضعیف اور ڈھیلے ہوتے ہیں اور یہی حرارت خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دو اکی حرارت مادے کو بطرف اندر کے جذب کرے گی پس دونوں جذب میں تعارض واقع ہو گا اور دونوں کا اثر باطل ہو جائے گا جو بد شبانی اور بہت سرد ہے وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہے تلکت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی

ہے جس صناعت میں استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے جمای یا حمال اس کا بھی استفراغ ناجائز ہے مناسب جاننا اس بات کا ہے کہ غرض ہر استفراغ کی ایک بات پانچ ہاتوں میں سے ضرور ہوتی ہے پہلے نکالنا اس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہے بعد اس کے نکل جانے کے راحت ضرور پیدا ہوتی ہے مگر جس وقت اوعیہ میں کسی قدر وہ شے یا اس کا اثر باقی رہ جائے یا بعد استفراغ کے نسبت حرارت ادھی وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت جمائے یوم کی بڑھ جائے یا کوئی مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعاء بوجہ اسہال کے خواہ قرحدہ مثانہ کا بوجہ اور اس کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے باکل اس کی منفعت محسوس نہیں ہوتی ہے بلکہ تازوال عارض جدید اذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہے دوسرے ہر استفراغ میں متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص میں بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے متلی پیدا ہوا سے بذریعہ تے دفع کرے اور جس مادہ سے پیچ امعاء میں پیدا ہوا سے بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے مخرج اور طریقہ نکلتے اس خلط کا جہت میل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے امراض جگر کے واسطے وابستہ باسلین ہے نہ داہنے ہاتھ کی سرارو اگر اس امر میں خطا ہو گی انڈیشہ پیدا ہو گا یہ بھی واجب ہے کہ جس طرف مادہ نکالا جائے وہ عضو خوبیس اور کم رتبہ ہو نسبت اس عضو کے جس میں سے مادہ نکالا جاتا ہے تا کہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہ ہو یہ بھی واجب ہے کہ مخرج مادے کا طبعی ہو جیسے اعضائے بول واسطے مدب جگر کے اور امعاء اور اعضائے غذا واسطے مقرر جگر کے بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہے کسی عضو کی طرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہے کہ اس میں ایک قسم کا مرض ہوتا ہے اور خوف ہوتا ہے کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہوں گے مرض میں زیادتی ہو گی اس وقت جس طرف مادہ کا انتقال اصول ہوتا ہے اس کے خلاف جہت میں مادہ لے جانا پڑتا ہے اسی طرح کبھی وہ عضو جذب انتقال مادہ کا مناسب ہے اگرچہ اس میں کوئی مرض نہیں ہوتا لیکن اس مادہ کے آنے سے مرض جدید پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ہے پانچویں مقدار مادہ کی جس قدر استفراغ کرنی چاہئے اس کی شناخت مقدار مادہ موجود سے ہو سکتی ہے اور وقت مریض سے بھی مقدار دریافت ہو سکتی ہے اور بعد استفراغ کے جوا عراض پیدا ہونے والے ہیں ان سے بھی اس مقدار کی تعین ہو سکتی ہے اس لیے کہ اگر استفراغ سے اس مادہ کے کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار کا لئے مادہ کی کم کرنی چاہئے اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہے اس میں سے استفادہ گھٹانا چاہئے کہ اس کا بقای رہنا اس غرض کے حدود کو مانع ہو جیسے تشنخ امتلائی میں یہی تدبیر کی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا اور اس کا ہٹانا اپنے مقام سے دو طرح پر ہوتا ہے یا بجھت جذب کے طرف جانب مخالف بعید کے دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے بہترین اوقات استفراغ بطور جذب کے یہ ہیں کہ بدن میں امتلائے مفرط نہ ہو اور جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہے اس طرف توجہ مواد کا خود بخود ہو اس حکم کے بیان کے واسطے تمثیلاً ایک آدمی ایسا فرض کرتے ہیں کہ جس کے منہ کے اوپر کی جانب یعنی نقابی سے بہت ساخون بہتا ہو اور ایک عورت ہے کہ اس کے بواسی رکاخون جاری ہے ان دونوں صورتوں میں ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہ ہوگی اگر استفراغ بمالہ قریب کریں پہلی صورت میں یعنی جس کے منہ سے خون جاری ہے رعاف کی تدبیر مناسب ہو گیم اور دوسرا صورت میں استفراغ خون کار گوں سے اور ان مقام سے جو اسفل بدن میں ہیں کرنا چاہئے اور دوسرا صورت میں ان رگوں سے اور ان مقامات سے جو اعلائے بدن میں ہیں استفراغ کرنا چاہئے امالہ بعید میں واجب نہیں ہے کوہ مقام دونوں قطر میں بعید ہو بلکہ قطر واحد کو بعد ہونا چاہئے پس اگر مادہ اعلائی بدن کے داہنے جانب میں ہو اس کا جذب اسفل کے باہمیں طرف نہ کرنا چاہئے بلکہ یا داہنے اسفل کے اور یہ تدبیر واجب اور نہایت درست ہے یا باہمیں طرف کے اوپر کے اعضا میں جذب کرنا چاہئے اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک شانہ سے دوسرا شانہ اور اس کا حال نزدیکی میں مثل سر کے دونوں جانبوں کے نہ ہو اس لیے

کہ ماڈہ اگر سر کے داخنی طرف ہواں کا امالہ بطرف اس اسفل کے کیا جاتا ہے نہ سر کے باہمیں طرف اگر ارادہ جذب ماڈہ کا جہت بعد میں ہو پہلے تکین و جمع کی موضع ماؤف سے کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت جیعت جذب کی نہ کرے اس لیے کہ درد بھی اداہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اگر ماڈہ جذب ہونے میں نافرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کر کے لے جانا مطلوب ہے اس کا جانا نہ ہو سکتے پس سختی جذب میں نہ کرنی چاہیے اس لیے کہ بیشتر سختی جذب کی ماڈہ کو متحرک کر کے رقیق کر دیتی ہے اور باہمیہ چونکہ جذب پیدائیں ہوتا بہت جلد مقام و جمع میں کیجا ہو جاتا ہے اکثر فقط مدد پیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہیں ہوتی اس لیے کہ جذب کرنے سے بو جھ ماڈہ کا بطرف موضع ماؤف کے رک جاتا ہے گوا خراج ماڈہ کا نہ ہو پس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے ایسے مقام پر اقتدار اسی قدر مدد پیر پر کیا جاتا ہے کہ اعضا نے مقابل کو باستواری باندھیں یا دباۓ یا خالی پھینے لگائیں یا ایسی دوائیں جو ان اعضا کو سرخ کر دیں خلاصہ یہ ہے کہ ایسی تدبیر کریں جس سے اعضا نے مقابل کو کسی قدر الام پہنچ جو ماڈہ رگوں میں ہے اس کا استفراغ بہت آسانی سے ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ ماڈہ جو اعضا اور مفاصل میں ہو کہ اس ماڈہ کے خراج میں کبھی دشواری بھی ہوتی ہے اور ضرور اس کے استفراغ میں ماڈہ صالح جو مقابل استفراغ کے نہیں ہوتا ہے نکل جاتا ہے جس شخص کے ماڈہ کا استفراغ کیا جائے چاہیے کہ بہت جلد اندر یہ کیشہ اور غام تناول کرے تاکہ طبیعت آنکھ قبل ہضم کے جذب کرے اگر کسی طرح ضرر ہو چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی نزد استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کر ہضم جید ہوتا جائے فصد ایک استفراغ خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کے برابر یعنی اس سے استفراغ چاروں خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار میں زیادہ ہو جائے یا کیفیت اس کی فاسد ہو جائے اس کا استفراغ فصد سے نہیں ہوتا جو استفراغ با فراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جائے اور اس سے کوئی

مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اس کو نجات دیتا ہے اس مرض سے جو بجهت رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہے جیسے کسی شخص کے کان کا میل یا فضلہ بنی رکنے سے سدر پیدا ہوا اور پھر دوبارہ یہ دونوں فضول جاری ہوں سدر زائل ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ باقی رہنا کسی قدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہیں کرتا جس قدر بکثرت نکل جانا مادہ کا اور پہنچنا استفراغ کا اس درجہ تک کوت میں ضعف پیدا ہو مضر ہے اس لیے کہ باقیہ مادہ کو طبیعت خود بخوبی تخلیل کر لیتی ہے جب تک وہ خلط جس کا استفراغ کرنا درکار ہے باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہواں وقت تک خوف افراط استفراغ سے نہ کرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اس قدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہنچ جائے جیسے سو نوش میں جس کی قوت قوی نہ ہو اور مادہ اخلاط روی کا زیادہ ہو جوڑا تھوڑا استفراغ کر کے تمام مادہ کا اخراج بے تیزی چاہیے اور اگر مادہ بشدت لپٹا ہوانہ ہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہواں کا استفراغ وفعہ واحد میں ممکن ہے جیسے عرق النساء اور وحی مفاضل مژمن اور سرطان اور خارش مژمن اور دل جومزن ہوں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور نیچے کی طرف سے دفع کرتا ہے پس اس کے ذریعہ سے جذب بجانب مختلف اور جذب بطرف موافق دونوں پائے جاتے ہیں اور بعد متنقہ ہو جانے اور ظہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہوں ان کو بطرف خلاف کے جذب کر کے دفع کر دیتا ہے اور جس جگہ مواد ظہرے ہوئے ہیں وہاں سے بھی دور کرتا ہے اور قے کا فعل جذب اور قلع میں بالعکس ہے یعنی جذب مواد کا نیچے سے کر کے اوپر سے دفع کرتی ہے فصل کا حال بحسب اختلاف مقامات کے مختلف ہے اور اس کا جذب اور دفع بترتیب ان مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جائے جیسا اور پر معلوم ہو چکا ہے بہت کم حاجت استفراغ کی اس شخص کو ہوتی ہے جس کی نذر اجید ہو اور ہضم تمام نذر اکا ہو جاتا ہو اسی طرح گرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کے ہوتے ہیں

فصل چوتھی بیان میں مشترک قے اور اسہال کے اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل اور قے کے پسندیدہ یہ بات ہے کہ جو شخص اردو مسہل لینے یا قے کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات میں تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اس کو ایک دن میں چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کھانے پر اکتفا نہ کرے بلکہ چیزوں کھانے پینے کی مختلف اختیار کرے اس لیے کہ معدے کو بروقت ایسی تدیر کے اشتیاق دفع کرنے کا ان چیزوں کے جو معدے میں ہوں اور پریا نیچے کی طرف سے ہوتا ہے ایک ہی قسم کا طعام جس کے اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل نہ کیا ہو اس کے نکل جانے پر معدہ نجٹل اور خست کرتا ہے اور اس کو بقوت گرفت کرتا ہے خصوصاً اگر ایسے طعام کی بھی مقدار کم ہو مگر جس کی طبیعت خود بخود نرم ہو اس کو اس تدیر کی کچھ حاجت نہیں ہے **یہ بھی جاندا ضرور ہے** کہ حاجت طرف قے اور اسہال وغیرہ کے ضروری نہیں ہے اور اس شخص کو احتیاج قے اور اسہال کی نہیں ہے جس کی تدیر درست ہو اس لیے کہ درستی تدیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہے جو قے اور اسہال سے کم ہو بیشتر ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہے پھر اگر اس کے بدن میں امتلاع پیدا ہوا یہ شخص کے بدن میں امتلاع عمدہ اغلاط یعنی خون کا اکثر ہوتا ہے جب بھی اس کو حاجت فصل کی ہوگی نہ اسہال اور قے کی تاہم اگر ضرورت متفصلی فصل اور استفراغ دونوں کی ہو فصل پہلے کریں گے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خربق وغیرہ کریں گے یہ ایک وصیت بقراط کی ہے منجملہ ان وصایا مے جو کتاب ابید یہیا میں مذکور ہیں اگر اغلاط بلاغی خون سے ملے ہوں جب بھی یہی تدیر مناسب ہے لیکن اگر اغلاط باردہ میں لزوجب ہو وہ بیشتر بوجہ فصل کے غلاظت یا لزوجت میں زیادتی پیدا ہوتی ہے اس وقت واجب ہے کہ ابتداء مسہل سے کریں مختصر یہ کہ اگر اغلاط چاروں برابر ہوں تقدیم فصل کی کرنی چاہیے اگر بعد فصل کے بھی غالباً اغلاط کا باقی رہے

استفراغ باسہال کرنا چاہیے اور اگر اغلاط برادر نہ ہو پہلے استفراغ اسی خلط کا کیا جائے جو زیادہ ہوتا ہے کہ برادر ہو جائیں بعد اس کے فصل کی جائے جو شخص دوائے مستفراغ کو فصل پر مقدم کر دے حال آنکہ اس مقام پر مناسب تقدیم فصل کی ہونا چاہیے کہ چند روز فصل میں تاخیر کریں اور جس شخص کے فصل کا زمانہ تھوڑا ہوا رپھر محتاج استفراغ کا ہو کر کوئی واوائے استفراغ کے استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہو گی اور فصل کی ضرورت نہ ہو گی اور اکثر جس مقام پر فصل واجب ہوا اگر بدوں فصل کے دوائے مسکل پلائیں تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہے پھر اگر بعد استعمال مسکنات کے بھی تسلیم نہ ہو یقین کرنا چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصل کی لازم تھی ہر استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر افراط امتناء میں نہیں ہے بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور امتناء متعددی بحسب کیفیت استفراغ کی ہوتی ہے نہ بحسب کمیت اکثر درستی تدبیر کی فصل واجب سے وقت معین میں مستغثی کروتی ہے بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہے کہ استفراغ کرنیں سکتے اس وقت چارہ کا منحصر اس میں ہوتا ہے کہ تکلیف صوم اور نوم کی وجہ سے اور مدارک اس سوء مزاج کا جو وجہ امتناء کے پیدا ہوا ہے کیا جائے کبھی استفراغ بوجہ اغلاط کے کیا جاتا ہے جیسے کسی شخص کو دور نظر سے یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہے ایک وقت معلوم میں اس کو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصاً ربع میں پس احتیاطاً قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہے اسی قسم کا استفراغ مکرض سے خصوصیت رکھتا ہے فصل ہو یا اسہال کبھی استعمال بحفظات کا خارج سے بھی کیا جاتا ہے اسی طرح جو دوائیں رطوبت کو چوس لیتی ہیں وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہیں جس طرح اصحاب استقائے مائی کے بدن میں ضدا اور دھورا وغیرہ لگاتے ہیں خواہ ریگ میں مدفن کرتے ہیں کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہے جو ہم جنس کیفیت میں اس خلط کے ہو جس کا استفراغ کیا جاتا ہے جیسے استفراغ صفر استمنو نیا سے اس وقت واجب ہے کہ اس میں ایسی دوا شریک کریں جو کیفیت میں

اس دوا کے مخالف ہوا وقوت مسہلہ میں موافق جیسے ہالیلہ اور اس دوسری دوا میں یہ بھی فائدہ ہو کہ تارک اس سو ہزارج کا کرے جس کے پیدا ہونے کا خوف پہلی دوا سے ہو جن کے احتشاء میں ورم ہے ان کا اسہال اور قے دشوار ہوتا ہے اگر باضطرار حاجب ہو ادو یہ مسہلہ مثل بباب اور قرطم آب بسفنج اور الماتس وغیرہ کے استعمال کریں

بقراط کھتا ہے

جو شخص لا غر ہوا اور اس کی طبیعت باسانی نے کو قبول کرے مناسب اس کے تنقیہ میں بھی ہے کہ استعمال قے کا کرایا جائے گرمی خواہ ربع یا خریف میں سوائے جاڑوں کے جس شخص کا سخنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اس کے استفراغ کو وجہ قے کے خواہش کرے اس کے قے کرنے کے واسطے انتظار زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدوان مقام حاجت کے اس کو قے سے بچانا چاہیے واجب ہے کہ قبل استفراغ قے کے اس خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جس کا استفراغ منظور ہے اور مباری کی تو سعی اور تفتح بھی کرنی چاہیے کہ اس مدیر سے بدن کے قلب پیدا ہونے سے امان ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پر اور مجیب کر دینا طبیعت کا اس وقت تک جبکہ اسہال باقی کرنا منظور ہے کہ بہولیت قبل استعمال دوائے قوی کے اجا بت پیدا ہوا کرے نہایت منابع مدیر ہے اور غماج اور رستگاری پیدا کرے اسہال اور قے اس شخص کو بہت دشوار ہے جس کا مراق لاغر ہوا اور اکثر ایسے شخص کو قلب پیدا ہوتا ہے خالی اندیشہ سے نہیں ہے قے لانے والی دو اکبھی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی ہے اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرتنگی میں پی جائے خواہ پینے والا ذرہ یعنی اسہال معدہ میں بتا ہو یا اس کی طبیعت نرم ہو باقی کا عادی نہ ہو یا دو اثقل ہو کر بہت جلد معدے میں اتر جائے اسی طرح دوائے مسہل سے بھی قے پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا اثقل امعاء کا نہایت خشک ہو یا دوا کریہہ لطعم یا بدبو ہو یا پینے والے کوئی عارض ہو جو دوائے مسہل اسہال پیدا نہ کرے یا ناپہنچنا اخلاق کو دفع کرے ایسی دوائے تحریک اس خلط کی ہوتی ہے جس کا اسہال کر

رہی ہے اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہو جاتی ہے پس اور اخلاط بدن کے اسی خلط کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے اس خلط کی بدن میں کثرت ہو جاتی ہے بعض اخلاط تھے کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفر اور بعض تھے کی طرف رجوع نہیں ہوتے مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ مجموع کے واسطے اسہال بہبست تھے کے زیادہ مفید ہے اور جس کی خلط بطرف اسفل کے اتر تھی ہو جسے وہ لوگ جنہیں زلق الامعا عارض ہوان کا تھے کرنا جائز ہے بدترین ادو یہ مسہلہ وہ دوا ہے جو مرکب ایسے اجزائے ہو جن میں اختلاف شدید زمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنی کوئی دوا اسہال کا جلد کرنے والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اثر کرتی ہے اس کی جہت سے اضطراب اسہال میں عارض ہوتا ہے اور پہلی دوا کا اسہال قبل دوسرا دوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی دوائے اول سے اسہال دوائے ثانی کا ہو جاتا ہے جو شخص استعمال دوائے مسہل اور مقنی بلا ضرورت کرے حال آنکہ بدن اس کا مادوں سے پاک ہو ضرور بتلانے دوارا اور مغض لیعنی مژوڑ اور کرب میں ہو گا اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہو گا تو بہت دشواری سے ہو گا حاصل یہ ہے کہ جب تک دوائے مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اس وقت اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہے اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا لکنا متعین ہو جاتا ہے جس وقت خلط کا استفراغ بذریعہ تھے یا مسہل کے ہوتے ہوئے خلط بدل جائے اور دوسرا خلط لکنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اس خلط سے جس کا استفراغ مقصود تھا یعنی کرنا چاہیے اگر یہ تغیر بطرف خراطہ لیعنی ایسے مادہ کے ہو جو مشل بھوی وغیرہ کے ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے یہ تغیر برآ ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ بعد اسہال اور تھے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل استفراغ تام اور عمدگی تھیہ پر ہو گی یہ بھی جانا ضرور ہے کہ دوائے مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذب کے خاص اسی خلط کو جذب کرتی ہے پس پیشتر غلیظ کو جذب کر کے رقیق کو چھوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا اور بعض لوگ جو کہتے ہیں

کہ جس خلط کا دوائے مسئلہ جذب کرتی ہے اس کو بدن میں پیدا بھی کر دیتی ہے اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ محض باطل ہے اسی طرح یہ بھی قول بے اصل ہے کہ دوائے مسئلہ پہلے خلط ریقیق کو جذب کرتی ہے **جالینوس** باہمہ مہارت علی الاطلاق اس کا قائل ہے کہ جس دوائے مسئلہ میں سمیت نہ ہوا اور اسہال پیدانہ کرے بلکہ ہضم ہو جائے وہی خلط پیدا کرے گی جس کے جذب اور دفع کی اس میں خاصیت نہیں اور یہ قول درست نہیں ہے اس قول کا حال اس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالینوس تحقیق کر کے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوائے جاذب اور خلط مجدوب کے ذاتی مشابہت ہے اسی واسطے جذب پیدا ہوتا ہے اور یہ مسئلہ خود غلط ہے اس لیے کہ اگر جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ مقدار لو ہے کی مقناطیس سے زیادہ ہوتی ہے اسی طرح سونے کا بڑا انکلاج چھوٹے انکلارے کو کھینچ لیتا ہے پورا بیان اس استدلال کا غیر طبیب پرواجب ہے یعنی حکیم طبعی پر یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ اخلاط کا جذب ہوتا بعد پینے دوائے مسئلہ یا مقنی کے انہیں را ہوں سے ہوتا ہے جن را ہوں سے دفع ہو کر یہ اخلاط امعاء اور معدے میں حاصل ہوئے ہیں اور اس مقام سے طبیعت بطرف ان کے دفع کرنے کے سمت خارج میں متحرک ہوتی ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بروقت پینے مسئلہ کے بطرف معدہ کے یہ اخلاط چڑھیں اگرچہ ہستے ہیں طبیعت کا میلان بطرف تے کے ہوتا ہے ان اخلاط کا نہ چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہے اول یہ کہ دوائے مسئلہ بہت جلد طرف امعاء کے نفاذ کر جاتی ہے دوسرے یہ کہ بروقت پینے دوائے مسئلہ کے طبیعت کو نجات دفع اخلاط میں اور وہ ماساریقا سے نیچے اور اسفل کی طرف ہوتی ہے نا اپر کی طرف اس لیے کہ اسفل کی جانب واسطے ہکانے مواد کے آہل اور اقرب ہے اور اس جہت سے کہ جس کے سبب سے پیدائش اخلاط کی ہوتی ہے وہ اسے انہیں مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہے اور اس مزاحمت سے تحریک

طبعیت کی طرف دفع کرنے کے جانب قریب اور اقرب طرق سے ہوتی ہے پھر اگر واسطے دوا کے قوت جاذب لازم فرض کی جائے ہر آئینی قوت دافعہ لائق تر اس بات کے ہو گی کہ صحیح اور قوی میں فعل غالب کرے علاوہ یہ ہے کہ دوا بھی جذب اخلاق کا ایک طریق معین سے کرتی ہے لیکن حال دوائے مقنی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہے اگر وہ معدے میں ہوا سی میں ٹھہر جاتی ہے اور امعاء سے اغلاط کو انی طرف جذب کر کے بجانب نے دفع کر دیتی ہے اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت پر ہے اس پر غالب آتی ہے یہ بھی جانا چاہیے کہ اکثر جذب ہونا اخلاق کا بذریعہ دوا کے رگوں سے ہوتا ہے لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ سوائے رگوں کے اور مقامات سے بھی کھنچ جاتا ہے جیسے وہ اغلاط جوریہ میں ہوتے ہیں کہ بجہت قرب کے بطرف معدے اور امعاء کے کھنچ جاتے ہیں گورگوں کی راہ سے نہ آئیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر خشک دواوں سے جو نہف رطوبت حاصل ہوتا ہے اس کے سبب سے استفراغ رطوبات بدن کا ہو جاتا ہے جیسے استنقی میں

فصل پانچ ویس بیان اسہال اور مسہل کے

قواعد کا ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مسہل کے واسطے پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جائے اور توسع مسامات اور تلیین طبیعت خصوصاً امراض بارودہ میں بخوبی کر لینی چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ زرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہے اس سے اکثر خوف والی چیزوں سے امان ہوتی ہے مگر یہ مذہرات واسطے اس شخص کے مناسب نہیں ہیں جو آمادہ ذرب کا ہو رہا افراط اسہال میں پیدا ہو گی بلکہ ایسے شخص کے مسہل میں ایسی دوا نہیں پلانی چاہیں جن سے قے پیدا ہوتی ہے تاکہ بعجلت معدے سے اتر نہ جائیں اور قبل اس کے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دواند نہ ہو جائے بلکہ دونوں دواوں کی قوت معدے میں معتدل ہو کر مسہل اپنا فعل کرے اور مقنی اپنا فعل اس وقت کرے جس وقت حاجب اسہال کی کم اور قے کی زیادہ ہوائیں یعنی تو تبا

مستعد درب کا اس کو تخلی دوائے قوی کا نہیں ہے اکثر تو تلوں کو ذریب بجهت نوازل سر کے ہوتا ہے ایک خطرہ مسہل کے پینے میں یہ ہے کہ بروقت پینے مسہل کے کوئی خشک فضلہ امعا میں موجود ہو بلکہ واجب ہے کہ پہلے اس کا اخراج کر لیں گو بذریعہ حقہ یا پکنے شور بے کے ہوا استعمال حمام چند روز کا قبل دوائے مسہل کے معین جید ہے مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا نہ ہو واجب ہے کہ درمیان حمام اور شراب دوائے مسہل کے تھوڑا زمانہ فاصلہ ہو اور بعد شرب مسہل کے استعمال حمام کا جائز نہیں ہے کہ حمام کرنا جذب مادہ کا بطرف خارج کے کرتا ہے جس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہے اور معونت اسہال کے واسطے نا جائز ہے جاؤں میں اگر بیت اول میں حمام کے داخل ہوں بشرطیکہ اس کی حرارت قادر جذب مادے پر نہ ہو بلکہ تلبیں خفیف بدن میں پیدا کر دے اس صورت میں البتہ جائز ہے اس لیے کہ ہوا مسہل پینے والے کے واسطے وہی مناسب ہے جس میں تھوڑی سی حرارت ہونے اتنی حرارت کہ اس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہو اور مائل بحرارت منجلہ معدات مسہل کے ہے یعنی طبیعت کو آمادہ اسہال پر کرتا ہے ماش بدن کی اور روغن کی بھی ماش از قسم معدات کے ہے جس شخص کو عادت دوائیں کی نہ ہو یا کہ اس نے کبھی دوانہ پی ہوا یہ شخص کو مسہلات قوی پلانے طبیب کی احتیاط سے دور ہے جن لوگوں کو تجہیہ ہو یا اختلاط ازجن ان کے بدن میں ہوں یا شراسیف میں ان کے تند ہو یا ان کے احتشاء میں التهاب خواہ سدے ہوں ان کو بھی دوائے مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہیں ہے پہلے بذریعہ غذائے ملین کے یا حمام اور راحت کے یا ترک کرانے اس چیز کے جو باعث التهاب اور حرکت ہیں اصلاح کر لینی چاہیے جو لوگ آب را کد یعنی آب بستہ پینے کے خواگر ہیں اور مٹھوں ان کا مسہل دوائے قوی سے ہوتا ہے اگر دوائے مسہل قوی ہو مناسب یہ ہے کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سجائے اور ضعیف دوا پی کر سونا مناسب نہیں ہے اس لیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے اور جس وقت عمل دوا کا شروع

ہو سو جانا مناسب ہے کیسی ہی دوا کیوں نہ ہو بعد دو اپینے کے فوراً کسی طرح کی تحریک نہ کرنی چاہیے اتنا بھر جائے کہ طبیعت اس پر متوجہ ہو پس دو میں عمل کرے اس لیے کہ طبیعت جب تک دوا میں عمل نہیں کرتی دوا بھی طبیعت میں کچھ اڑنہیں کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزیں سونگھنی چاہیں جو ملتی کو منع کریں جیسے پودینہ اور قلائل اور کرفس اور بہ اور گل خراسانی جس پر گلاب چھپر کا ہوا ہوا اور تھوڑا سر کہ پھر اگر بر وقت پینے دوا کے اس کب بونا گوارہ ہوتھے بند کرے جس شخص کو دوائے مسہل پینے میں ناگواری طبع پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا اطراف خون چجائے تاکہ قوت منہ کی مخدرا ہو جائے اور اگر تے کرنے کا خوف ہو اطراف کو مصبوط باندھے اور پینے کے بعد کوئی چیز قابض کھائے اطباء حب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہیں اور کبھی اس کے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی لگادیتے ہیں تاکہ گولی مسہل کی اس سے چھپ جائے ایک حیله عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر قیر و ملی لگادے نہایت عمدہ یہ مذہبیر ہے کہ منہ میں پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اتار جائے یا اور حیلے ایسے کرے جس سے پوری دو اتر جائے حاصل سب حیلوں کا یہی ہے کہ حاصل جرم دوا کا ظاہر نہ ہو دوائے مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو نہیں گرم پینی چاہیے اور گولی ہونیم گرم پانی کے ساتھ اور پہلے مسہل پینے والے کام عدہ گرم کر لینا چاہیے بعد دو اپینے کے جب ملتی میں تیکین ہوا نہیں اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک گھونٹ گرم پانی و قاتا فوتا پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے مسہل کو نکل دے اور اس کی قوت توڑڑا لے اتنا آب کثیر بر وقت روکنے اسہال کے البتہ جائز ہے تھوڑا تھوڑا اگر گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہے جس کا مزاج گرم ہوا اور ترکیب اعضا میں اس کے ضعف ہوا و مردہ بھی کمزور ہوا کو مناسب ہے کہ قبل پینے دوائے مسہل کے تھوڑا آشیجیا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذا نے اطیف اور سیک معدے میں پہنچ جائے اور جو شخص ایسا نہ ہو اسے نہار منہ مسہل پینا چاہیے اکثر جس شخص کا مسہل گرمیوں میں ہوا سے تپ آ جاتی

ہے مسہل کے پینے والے پرواجب ہے کہ جب تک دو اپنے عمل سے فارغ نہ ہو کھانا پینا ترک کر دے اور جب تک اجابت ہوا کرے سونے کو بھی ترک کرے ہاں اگر ارادہ مسہل کے روکنے کا ہواں وقت مضائے نہیں ہے پھر اگر اس کا معدہ متحمل بھوک کا نہ ہو مثلاً معدہ پر صفر اویت غالب ہو کہ بہت جلد حالت گرستی میں انصاب سفرے کا ہو جاتا ہے یا چونکہ مدت سے یہ شخص پر ہیز کر رہا ہے اور بھوک کی تکلیف سے مدت سے پیش رہی ہے ایسے شخص کو روٹی کسی شربت میں بھگو کر جھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دے سکتے ہیں اس مذہیر سے بیشتر فعل دوا پر اعانت ہو سکتی ہے اور شارب مسہل کو سرد پانی سے ڈھونا معدے کا جائز نہیں ہے اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ جو مسہل جیوب کا ہواں کے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب اڑاسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفر اہمراه جوشاندہ شاہ ترہ کے او۔ مسہل سوداہمراه جوشاندہ افتیوان اور بسفانج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ قطعو ریوں پلانا چاہیے اگر احتیاج استفراغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دوائے قوی مثل خرینق وغیرہ سے ہو پہلے اس کے بدن کی ترتیب چکنی غذاوں سے کر لینی چاہیے حاصل یہ ہے کہ دوائے قوی مثل خرینق وغیرہ کے خطرہ شدید سے خالی نہیں ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اس میں تشنیج پیدا کرتی ہے اور جس بدن میں اخلاط بھرے ہوں اس کی رطوبت میں ایسی تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہے اور راحشاء کی طرف ایسی چیزیں کھجھ لی جاتی ہیں جس کا دفع و شوار ہوتا ہے تو یعنی نوہردارشل ماڈریوں اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر با فرات استعمال وہی کا ہو بر طرف ہو جاتی ہے اور اسہال بند کر دیتا ہے اکثر دوا کی بومعدے میں مختلف طور کی ہوتی ہے اور جو کے ستو سے جو بودوا کی باقی رہ جاتی ہے مٹ جاتی ہے یہ سفوف بھی مناسب ہے جنہیں اور سفوفات کے اگر مسہل کے بعد بعد دیریک اجابت نہ ہو اور تخفیف ممکن ہو یعنی کسی طرح کی حرکت دینا دوا کو ضرور نہ ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر اجابت نہ ہونے سے کسی طرح کا خوف ہو مذہیر

صاحب یہی ہے کہ ماں لعسل یا شراب لعسل ایک ایک گھونٹ پیے یا نظر وان پانی میں سکھوں کر استعمال کرے یا کوئی فتنیہ بطور شیاف کے رکھے یا حقنہ کرائے کوتاہی دوائے مسہل کی اپنے عمل میں یا بسبب تنگی مباری کے اپنی خلقت میں خواہ تنگی مباری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب ہونے مباری کے کسی مرض سے ہوتی ہے پس جن کو مرض فالج یا سکتہ عارض ہوا س کے مباری ادویہ اس قدر تنگ ہو جاتے ہیں کہ دوا کا پہنچنا مواد تک نہیں ہو سکتا ہے اسی جہت سے ان کے اسہال میں دشواری ہوتی ہے ایک دن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہے اور صواب سے دور ہے جو دوائے مسہل خاص کسی خلط کی ہے اگر بدن میں وہ خلط نہیں پاتی ہے مشوش ہو جاتی ہے اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہے اسی طرح اگر اس خلط کو اس کے اضداد میں ڈوبا ہو پاتی ہے پہلا ہر ایک دوائے مسہل اسی خلط کا اخراج کرتی ہے جس سے خاص ہے اس کے بعد جو خلط اس کی خلط خاص کے قلت اور کثرت اور رفت میں قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اس قریب کے قریب ہوا خراج کرتی رہتی ہے سوائے خون کے کوہ بطور ذخیرہ کے جمع رہتا ہے اور طبیعت اس کے نکلنے میں بخل کرتی ہے ہر ایک دوائے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہے جس شخص کو خوف کرب یا نتی کا بعد دوائے پینے کے ہوتی دن خواہ دو دن پہلے قے کر ڈالے تھم ترب پانی میں جوش دے کر یا مولی کھالے جس شخص کا ارادہ مسہل لینے کا ہونمک کی زیادتی کھانے میں نہ کرے اکثر دوائے مسہل سے کرب اور غشی اور منتی اور خفقات اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس وقت حاجت نہ ہو اور پیسنا زیادہ نکلنے اور اکثر دوائے مسہل کے قے کر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزوں کے کھانے سے دفع ہو جاتی ہے آشیو بعد اسہال کے پینا اذیت مسہل کی دفع کرو دیتا ہے اور جو مواد خواہ دوا کیں گزر گاہ اور رنا ہوں میں چسپیدہ ہو رہی ہیں ان کو دھوڑا لتا ہے جس شخص کا مزاج سرد ہو اور بلغمیت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ ترہ تیز ک گرم پانی میں جموکر تناول کرے اس میں تھوڑا روغن

زیتون بھی شریک کریں اور جس کا مزاج گرم ہو اس پغفل ہمراہ سرد پانی اور روغن بفسٹہ اور شکر طبرزو اور جلاں کے استعمال کریں اور معتدل مزاج تھم کتان جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمی آب انار کے ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال بعد اسہال او قطع ہو جانے اجابت کے واجب ہے جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اس کے حق میں آش جو ہے سکنجین کے استعمال سے تھی یعنی خراش امعاء پیدا ہوتا ہے اس لیے دو تین دن سکنجین کا استعمال نہ چاہئے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود برقرار ہو جائے واجب ہے کہ بعد مسہل کے دھرے دن حمام میں داخل کریں اگر باقیہ اخلاط کا بدن میں رہے اور حمام میں جانے سے طبیعت خوش ہو اور لذت پائے اس سے معلوم ہو گا کہ باقیہ اخلاط کا تقویہ حمام نے کر دیا پھر اسے مسہل نہ دینا چاہئے اور اگر حمام میں جانے سے لذت نہ پائے اور دل تنگ ہو حمام سے باہر زکال لینا چاہئے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ جس کے امعاء ضعیف ہوں اکثر دوائے مسہل سے ایسا اسہال شدید اس کو عارض ہوتا ہے کہ اس کے بند کرنے میں نہایت وقت ہوتی ہے اور بہت سے علاج کے بعد اس کے دست بند ہوتے ہیں اسی طرح مشائخ کا حال ہے کہ ادویہ مسہل کی دفتیں ان کو درپیش ہوتی ہیں یہ بھی جانا ضرور ہے کہ بنیذ کا پینا بعد مسہل کے حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہے اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درجگرد میں پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے دفع ہو جاتا ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ بر وقت طلوع شعری صبور کے اور بر وقت بر و دت شدید اور بر وقت بر فریزی کے پیاروں پر دوائے مسہل کا استعمال جائز نہیں ہے پس چاہئے کہ دوائے مسہل کو رنچ یا خریف میں استعمال کرے اور چونکہ فصل رنچ کی صیف سے پہلے ہوتی ہے اور گویا گرمیوں کا استقبال کرتی ہے اس واسطے فصل رنچ میں سوائے مسہل اطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز ہے ہاں فصل خریف میں ہر قسم کے مسہل قوی کا موقع ہے طبیعت کو دوائے مسہل کا خوگر کر لینا جھوڑی سی حاجت تکمیل کی اگر ہو مناسب نہیں ہے اس لیے کہ یہی

عادت پختہ ہو جاتی ہے اور اس کا خوگرا سی شغل میں مدت العمر رہتا ہے اور ان جام اس کا بہت بد ہوتا ہے جس شخص کا مزاج یا بس ہو دوائے قوی اس کو نا توان کر دیتی ہے دوائے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیئے تاکہ قوت دوا کی تخلیل نہ پائے مجملہ ادویہ یعنیہ کے جو مبارک ہے یعنی بضرر ہو نہ فشہ اور شکر ہے جس شخص کو حاجت مسکل کی جاڑوں میں ہو چاہیئے کہ منتظر ہوائے جنوبی چلنے کا رہے اور گرمیوں میں بقول بعض اطباء کے انتظار ہوائے شمالی کا کرنا چاہیئے مگر اس قول میں تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقيق صفر اوی کا منظور ہوا انتظار ہوائے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال میں کچھ ضرورت نہیں ہے مریض جس وقت محتاج مسکل ضعیف کا ہوا استعمال دوائے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہ ہو پھر تحریک جائز نہیں ہے بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیئے اکثر زیجان خون کا اسہال سے ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اس کے دور کرنے میں تہا صدقہ کافی ہوتی ہے

فصل چھٹی افراط مسکل کا بیان اور وقت اس کے بند کرنے کا

مجملہ ان علامات کے جن سے وقت بند کرنے مسکل کا بال ضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم ہواں لیے کہ اگر برادر دست جاری رہیں اور پیاس نہ معلوم ہو رکنا نہ چاہیئے اور افراط اسہال سے خوف کرنا نہ چاہیئے ہاں پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت نہیں ہوتا پس اس کی شناخت ضرور کرنی چاہیئے کہ پالیں بھی بسبب کیفیت معدے کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہے دونوں کیفیتیں معدے میں ہوں بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جس وقت اگر گرم اور لذاع ہوا اور کبھی بنظر نفس کیفیت مادہ کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جس وقت کہ مادہ گرم ہوش مادہ صفر اوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہیں ہے کہ پیاس جلد معلوم ہوا اور ابھی تحقیقیہ تمام نہ ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائے جائیں بعید نہیں ہے کہ

پیاس بدیر معلوم ہو بہر حال جس وقت پیاس میں افراط ہوا اور جاہت بھی زیادہ ہو چکی ہو رہا کہ دینا چاہیے خصوصاً اگر اس باب سرعت عطش موجود نہ ہوں بلکہ بروقت موجود نہ ہونے اس باب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہوتا خیر جس میں کسی قدر جائز نہیں ہے کبھی جو مادہ نکل رہا ہے وہ بھی دلیل مسہل کے بند کرنے پر ہوتا ہے مثلاً خلط صفر اوی کے مسہل میں اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پنچ جاننا چاہیے کہ اس باب میں افراط ہوئی چہ جائیکہ مسہل صفر اوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پنچ پھر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پنچ اندیشہ عظیم پیدا ہو گا اور بہت دشواری پڑے گی جس شخص کو مسہل میں مغض لیعنی مزروعہ انجام کار میں پیدا ہواں کی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا میں دیکھنے چاہیے

فصل ساتویں تدبیر اس شخص کی جس کو افراط مسہل کی پیدا ہو افراط اسہال یا بوجہ ضعف عرق کے عارض ہوتا ہے یا بجهت وسیع ہو جانے رگوں کے منہ کے یا اس وجہ سے کہ دوائے مسہل رگوں کے منہ میں لذع پیدا کرے یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوائے مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قائم مقام سوء مزاج کے ہو بہر حال بروقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندھنا چاہیے ہاتھوں کو بغل سے اور پاؤں کو پنج ران سے شروع کر کے نیچے اترتا ہوا جائے اور تریاق یا چھوڑی سی فلو نیا اس کو پانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم بخار سے پینا اس کے بدن کا نکالا جائے اس طرح پر کہ تمام بدن کپڑوں کے نیچے چھپا ہو اور سر کھلا ہو پھر اگر باو جود زیادہ پسینا برآمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہ ہو قابض دوائیں پیائی جائیں اور بدن کی ماش کی جائے اور خوشبو لخچ جواب ہر یا صین اور صندل اور کافور اور فشر و طفونا کہ سے بنائی جائیں سونگھائی جائیں ماش اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضا نے خارجی ہیں اور ان کو گرم کر دینا بھی چاہیے گو بذریعہ محمد ناری کے گرم کیے جائیں اس طرح پر کہ

مجھے نیچے اضلاع اور درمیان دونوں شانوں کے لگایا جائے پھر اگر احتیاج اس کی ہو کہ اس کے معدہ یا اس کے احتشام پر ضماد آ روا و قابض تر چیزوں کا لگایا جائے یہ بھی جائز ہے اور ادہان میں سے روغن بادر اور روغن مصطلی بھی مفید ہے یہ بھی واجب ہے کہ سرد ہوا سے ان کو بچائیں اس لیے کہ سرد ہوا باطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اس کی وقت سست کر دیتی ہے یہ بھی واجب ہے کہ ان کی تقویت خوبو دار چیزیں سونگھا کر کرنی چاہیے اور ایک ایک گھونٹ قوابض اور کعک یعنی کلپنہ شراب ریحانی میں ملا کر پلانا چاہیے اگر یہ چیزیں گرم پانی جائیں بہتر ہے اور اس سے پیشتر روئی آب انار میں خواہ اقسام سویق یعنی ستو سے یا پوست خششاش پسی ہوئی استعمال کی جائے محرب دوایہ ہے کہ ہالوں تین ورم بھون کر دوغ ترش میں جوش دیں تا انکے بستہ ہو جائے بعد اس کے استعمال کریں بس یہی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ ان کی غذا قابض ہو اور برف میں سرد کی جائے جیسے آب انگور ترش وغیرہ نہمکلہ ان تدبیروں کے جوان کے جس اسہال پر معین ہوں یہ ہے کہ گرم پانی پلا کر قے پر آ مادہ کریں اور اطراف بدن کے بھی گرم پانی میں رکھیں اور ان کو حرکت نہ دیں اگر چنان پر غشی طاری ہوئی ہو شراب کا استعمال ان لوگوں کو قطعاً جائز نہیں ہے یہ جتنی تدبیریں اور پر بیان کی گئیں اگر ان میں سے کوئی تدبیر کارگر نہ ہو آخر کار استعمال مندرات کا اور ان معالجات قویہ کا جو باب منع اسہال میں کتاب سوم کے بیان میں ہو گا کریں بہت لائق ہے کہ طبیب بنظر احتیاط قرص اور سفوف قابض قبل از وقت حاجت تیار کر کر کے اور احتیاط اٹھنے کو اور جو آلات احتقان کے ہیں انہیں بھی موجود رکھے تاکہ بروقت حاجت تلاش کی نہ ہو

فصل آٹھویں تدبیر اس شخص کی جس پر دوائے مسہل نے اثر نہ کیا ہو جب دوائے مسہل اثر نہیں کرتی ہے مغض اور تشویش اور بدرا اور صداع پیدا کرتی ہے انگڑائی اور جمائی پیدا ہوتی

ہے ایسے وقت واجب ہے کہ حقنہ کریں اور جموں مسہل کا استعمال کریں جن کا ذکر قرآن
وین میں ہو گا اور مصلحتی تین کمزہ یعنی تین رفع ورم نیم گرم پانی میں ملا کر پیس کبھی
قوابض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے جیسے سب اور
جہ کی یہ چیزیں فم معدہ کو نچوڑ کر متلبی میں تسلیم دیتی ہیں اور قوام دوا کا غایظ کر کے اوپر کی
طرف حرکت کروکر کریچ کی طرف متوجہ کرتی ہیں اور طبیعت کو تقویت دیتی ہیں اگر
حقنہ سے فائدہ نہ ہو اور اعراض روی پیدا ہوں کہ تمام بدن کی رگیں اور پٹھے کھنچ لگیں
اور آنکھیں باہر نکل آئیں اور دوا کو حرکت اوپر کی جانب ہو ضرور فصد کر دینی چاہیے
بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نہ کرے اور اس کے بعد اعراض بد پیدا نہ ہوں جب بھی فصد
کرنا چاہیے گو وہ تین دن بعد کیوں نہ ہواں لیے کہ اگر فصد نہ لی جائے خوف حرکت
اخلاط کا طرف بعض اعضا نے ریس کے ہوتا ہے

فصل نوبیں احوال ادویہ مسئلہ کے بیان میں

بعض ادویہ مسئلہ ایسے ہیں کہ ان کا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا تر بد اگر
سفید نہ ملے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نہ ملے بلکہ مائل بسیاہی ہو یا
ماڈریون کہ دوائیوں نہایت بد ہیں اگر ان دواؤں میں سے کسی دوا کے پینے کا انتاق
ہو اور اس کے بعد اعراض روی پیدا ہوں تدبیر صاحب یہی ہے کہ تا امکان اس دوا کو
بدن سے بذریعہ تے یا منحر کر دینے کے دفع کر دیں اور اس کے بعد تریاق سے علاج
کریں اکثر ان دواؤں میں ایسی چیزیں ہیں جن کا شر اور فساد جوار و اح میں پیدا ہوا ہو
بہت سرد پینے سے دور ہو جاتا ہے نہایت ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے سے تر بد زرد یا تر بد جو
متugen ہو گیا ہوا سی طرح جو چیز دوا کی تیزی کو بوجہ برائیختہ کرنے اور تلیں کے اور
بجھت اس چکنائی کے جواس میں ہوا وہ مثل سریشم کے چپکتی ہو توڑ ڈالے ان ادویہ کے
شر اور فساد کو دفع کرتی ہے بعض دوائیں مسہل کی ایسی ہوتی ہیں کہ ان کو مناسبت بعض
امزجہ سے ہوتی ہے اور بعض امزجہ سے ان کو مناسبت نہیں ہوتی مثلاً ستمونیا ایسی دوا ہے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

طرح سے پیدا ہوتا ہے کبھی بجہت تحلیل کے بالغاصہ اثر کرتی ہے جیسے تربد اور کبھی
اسہال بوجہ عرض کے بالغاصہ پیدا کرتی ہے جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو چوڑ کر بذریعہ قبض
اسہال پیدا کرتا ہے کبھی اثر دوائے مسہل کا بجہت تلیین اور زرم کرنے طبیعت کے
بالغاصہ پیدا ہوتا ہے جیسے شیر خشت اور کبھی بجہت از لاق کے اثر کرتی ہے یعنی بوجہ
لعاد کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاد اسفل اور آلوے بخارا اکش قوی دوائیں
جن میں سمیت ہے وہ اسہال کو اس طرح پیدا کرتی ہیں کہ طبیعت پر غالب آ جاتی ہیں
اسی واسطے واجب ہے کہ ایسی دوائیں کی اصلاح ان چیزوں سے کرنی چاہیے جن میں
قوت فاذ ہر کی موجود ہو کبھی تلخی اور تیزی اور غفوصت یعنی بلکھا ہونا اور حموضت
یعنی کھٹا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دوائے مسہل کی کرتا ہے جس وقت یہ کیفیتیں فعل
دوائے مسہل کے قریب ہوں اور اپنی خاصیت کے مناسب اس کی خاصیت پائیں
مثلاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہے پس جو دو ابذر ریعہ تحلیل کے مسہل ہے مثل تربد کے
اس کے ساتھ تلخ اور تیز دوامیں ہو سکتی ہے اسہال پر اور غفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا
ہے جو دو اسہال بوجہ عصر کے ہے جیسے ہلیلہ اس کے ہمراہ بلکھی چیزیں شریک کرنے
سے اعانت پیدا ہوتی ہے ترثی تقطیع معدے کی بوجہ از لاق کے کرتی ہے پس مثل
آلوے بخارا کے ہمراہ لعاد اسپغول کے معین اسہال ہوگی یہ بھی واجب ہے کہ
دوائے مزاق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعوض مسہل ہو استعمال نہ کریں مثلاً اسپغول ہمراہ
ہلیلہ کے مگر یہ ممانعت اس وقت ہے کہ جب قوتیں دونوں دوائیں کی برادر ہوں بلکہ
ایسے وقت میں اصلح یہ ہے کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اس کا اثر
پہلے ظاہر ہو جائے مثلاً ایک دوائے ملین یا زلاق اپنا فعل قبل فعل دوائے عاصر کے کر
لے بعد اس کے جب دوائے عاصر اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی اس نے پہلے
تلکین کر دی ہے یہ اس کو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد دویہ مسہلہ کے اور
مقامات سے دریافت کرنے چاہئیں

فصل دسویں بیان میں ان چیزوں کے جنہیں اور ابواب میں تلاش کرنا چاہیے ہماری قرابادین میں ادویہ مسہلہ اور مدنیہ کا بخوبی بیان ہوا ہے اس میں سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جن دواؤں کا لگانے سے خواہ اور کسی ترکیب سے ان کا استعمال مسہل اور تلکین ہے وہ بھی اسی مقام پر مذکور ہیں اور جو مسہلات ہر سن کے موافق ہیں ان کا بھی اسی جگہ پر بیان ہوا ہے اور ادویہ مفردہ کے بیان میں اصلاح ہر ایک دوائے مفرد کی اور اس کے ضرر کا مدارک اور اس کے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہے گولیاں دوا کی اگر سو کھر کر مثل پھر کے ہو جائیں ان کا استعمال درست نہیں اور گلیے یا تر جبوب بھی جودتے ہوں اور اس قدر گلیے ہوں کہ جھوڑے سے دبانے سے پھر صورت ان کی بدل جائے وہ بھی کام کے نہیں بلکہ جس وقت جبوب خشکی پکڑ لائیں اور کرارے ہونے لگیں مگر انگلیوں کے نیچے دبانے سے دب سکیں اس وقت ان کا استعمال کرنا چاہیے۔

فصل گیارہویں قسم کرانی کا بیان طبیب کا تے کرنا اس شخص کو زیادہ ناروا ہے جس کی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی درآمد برآمد کی کیفیت نہ رہی ہو اور جو شخص بنظر و آثار اور علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون جھوکنے کا ہو خواہ اس کی گردان باریک ہو جو آمادہ اس بات کا ہو کہ اس کے حلق میں اور امام پیدا ہوتے ہوں خواہ وہ شخص جس کا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور مونا آدمی کہ یہ لوگ باطن لائق اسہال کے ہیں لاغر آدمی چونکہ صفر اوی مزاج ہوتا ہے اس کے حق میں تے بہت مفید ہے بنظر عادات کے تے کرانی اس کو مناسب ہے جس کو تے آسانی نہ ہو سکے اور دشواری ہو اور انہیں تے کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤں سے تے کرائے جائیں جھوڑے زمانہ میں ان کی رگیں اعضا نفس کی بچٹ جائیں گی اور مرض سل میں گرفتار ہوں گے جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اس کو تے مناسب ہے یا نہیں پہاڑ خفیف دواؤں سے تحریر کرنا چاہیے اگر

بآسانی تے ہو جائے زیادہ تے کرنے پر جسارت کرنی چاہیے توی ادویہ سے مثل خربق وغیرہ کے اگر یہ شخص ایسا ہو کہ تے کرنا سے گوارانہ ہو اور طبیب کو نظر ضرورت تے کر انی واجب ہو پہلے اسے آمادہ تے کرنے پر کرنا چاہیے اور خونگر کرنا چاہیے کہ اس کی غذا نرم یا روغن اور شیر میں تجویز کر کے اور اس کی ریاضت میں کمی بلکہ رفتہ رفتہ موقوف کر ا دینی چاہیے بعد ازاں استعمال مقتني چیزوں کا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ پہلے چکنی چیزیں اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلاٹی جائیں اور غذا کیمیں خوشگوار جن کا کیمیوس جید ہو کھلانی جائیں خصوصاً جس کو تے بدشواری ہوتی ہو اس لیے کہ یہ شخص بیشتر با وجود پلاٹے ادویہ مقتني کے تے نہیں کرتا اس کی طبیعت اخراج مواد کو باطراف تے کے بجل کرتی ہے اسی واسطے اچھی غذا کھلانی چاہیے کہ اگر تے نہ ہو اور معدے میں باقی رہے اس وقت اچھی غذا کا باقی رہنا بہتر ہے بہ نسبت باقی رہنے نہیں رہی کے جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض بے کرنے کے کھایا گیا تھا تے کرے دوبارہ کھانا جب تک خوب بھوک نہ لگے اسے کھانا مناسب نہیں ہے اور پیاس ایسے شخص کی شربت سب سے فرو کرنی چاہیے پانی نیم گرم خواہ جلا ب اور نہیں کا استعمال اچھا نہیں ہے اس لیے کہ کان کے دینے سے متعلق پیدا ہوتی ہے نہیں مناسب ایسے شخص کو بچہ ہائے مرغ اس طرح پر پکائیں کہ پہلے پانی میں جوش دیں بعد اس کے ان کے پیٹ میں مصالحہ گرم بھر کے آگ پر مثل کباب کے بھونیں اور تین پیالے شراب عد غذا کے پلانے چائیں جس کو کھٹی تے ہو اور پہلے کبھی عادت ایسی تے کی نہ ہو اور اس کی نہیں میں تھوڑی اسی بت پ بھی ہو چاہیے کہ غذا و پہر تک دن کے نہ کھائے اور قبل از غذا اگلاب گرم کر کے پیے اور جس شخص کو تے سودا وی ہو چاہیے اس فتح کا تکلیف اگر مسر کہ میں ڈیلو کر معدہ پر رکھے بہتر یہ ہے کہ جو طعام بغرض بے کرانے کے کھایا جائے کئی طرح کا ہو اس لیے کہ ایک ہی قسم کے کھانے کو کبھی معدہ ایسا قبول کر لیتا ہے کہ پھر اس کے اخراج میں عجل کرتا ہے اور اپنی طرف پھیر لیتا ہے جب تے با فراط ہونے اور رطوبت بلغمی

نکلنے لگے نہذا میں گوشت کنجینک اور کبوتر کے بچوں کا جو قریب اڑنے کے ہوں نافع ہے
مگر ہڈیاں اور اطراف ان چیزوں کی نہ کھلانی چاہیں اس لیے کہ یہ ثقیل ہیں دیر میں
ہضم ہوتی ہیں اور ہوائے حمام میں بھی داخل کرنا چاہیے اور بروقت پلانے دوائے
تے آور کے ایسی حرکات کریں جس میں دوڑنے کی ضرورت ہو اور ریاضت کریں
اور تعجب اور مشقتوں کریں بعد اس کے تے کریں اور یہ امور ٹھیک دوپھر وہن کو کرنے
چاہئیں ایسا بروقت تے کرنے کے دونوں آنکھیں اور پر چڑھا کر پٹی باندھی چاہیے
اور پیٹ پر بھی ایک کپڑا الطور نہالچ کے پیٹنا ضرور ہے مگر زرم ہو اور بندش میں اعتدال
رہے تے پر آمادہ کرنے والی چیزیں جیسے جرجیر اور مولی اور طرخ یعنی جھوٹی مچھلی اور
فونچ کوہی تروتازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع شغل کے شہد کے ساتھ اور میٹھا حریرہ
باکلے کا اور شراب شیریں اور قریب اس کے بادام ہمراہ شہد کے اور جو چیز مشابہ بلکہ
یعنی نہم خام روٹی جو روغن میں پکا کر میٹھے قوام یا شکر وغیرہ میں بھگوڑی جانے جیسے جلپی
وغیرہ کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کی جائے اسی طرح خرپڑہ اور کھیرا اور
دونوں کے بیچ خواہ ان کی جڑیں پانی میں بھگوڑ کر کوٹی جائیں اور شیرینی ملائی جائے اور
جس شوربے میں مولی پڑی ہو جو شخص شراب مسکر بغرض تے کرنے کے پیے جائیے
کہ تھوڑی سی پی کرنے نہ کرے بلکہ بہت سی پی لے اور تے کرے فقلع ہماہ اشہد
کے اگر بعد حمام کے پیے تے فوراً ہو جائے گی اور بآسانی ہو گی اور مسہل بھی ہے جس
شخص کا ارادہ کسی دن تے کرنے کا ہو قریب اس روز کے چاہیے کہ بخوبی چبا کر کوٹی
چیز نہ کھائے اگر کوٹی شخص دو قو اور مثل خربق کے استعمال کرے چاہیے کہ نہار منہ
استعمال کرے اور اگر کوٹی مانع نہ ہو دو گھنٹے دن جب چڑھے اور بول و بر از سے فارغ
ہو کر تے کرے اگر پڑاں کر تے کرے اور بآسانی ہو جائے بہتر ہے ورنہ پر کو کسی
قدر حرکت دے اگر پھر بھی تے نہ ہو حمام میں داخل کیا جائے اور جس پر سے تے
کرتا ہے مناسب ہے کہ اس میں روغن حن تھوڑا سا لگا دیا جائے اگر تقطیع اور کرب پیدا

ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چائیے کہ یا تی ہو جائے گی خواہ اسہال عارض ہو گا
تے کرنے پر اعانت اس تدیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جائیں
کہ اس سے متلی پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مقنی بہت جلد تاثیر کرے اور حچٹ پٹتے
پیدا ہو چائیے کہ تے کور و کیس اور ٹھہرا کیں اور خوشبو اور معطر چیزیں سونگھائیں اور
اطراف کو دبا کیں اور ملین اور تھوڑا سا سرکہ پلا کیں اور بھی اور سیب کھلائیں تھوڑی سی
مصطگی ملا کر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت کرنے سے تے زیادہ ہوتی ہے اور سکون
سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی نصل سب سے پہلے قابل اس کے ہے کہ تے کا اس میں
استعمال کیا جائے اگر احتیاج ہو ایسے شخص کے تے کرانے کی جس کا بخہ بدن
مناسب تے کرانے کے نہیں ہے پس نصل صیف میں البتہ اجازت ایسے شخص کو تے
کرانے کی دی جاتی ہے سب سے زیادہ کمی فائدہ کی تے کرنے میں بنظر تنقیہ اول
کے تہام معدہ کو ہے سواء امعا کے اور بنظر دوسرا میں تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور
جذب اور قلع مادہ کا فائدہ اس اسفل بدن کو ہوتا ہے مفید تے کی شناخت غیر مفید سے اس
طور پر ہوتی ہے کہ بعد تے مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور بض جید
ہوتی ہے اور یہی حال سب قتوں کا ہے اور اس تے سے پہلے متلی ہوتی ہے اور اکثر
اس کے ہمراہ لندع شدید معدہ میں اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مسکل قوی ہو
مثل خربق کے خواہ جو دو اخربق سے مرکب ہو شروع میں ایسی تے کے منہ سے لعاب
چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے تے میں بلغم کثیر بد نعمات گرتا ہے اس کے بعد ایک شے
سیال اور روائ صاف صاف برآمد ہوتی ہے اور لندع خواہ درد جس قدر ہوتی ہے بحال
خود ثابت رہتی ہے اس سے او قشم کے بعد اعراض کے سوائے متلی اور کرب تے کے
پیدا نہیں ہوتی اور کبھی شکم بھی روائ ہو جاتا ہے بعد اس کے چوتھی ساعت میں سکون
طبعیت پیدا ہوتا ہے اور مائل براحت ہو جاتی ہے بری تے کی شناخت یہ ہے کہ اولاً
طبعیت مجیب نہیں ہوتی اور تے کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اگر بھر پیدا بھی ہوئی کرب

عظیم ظاہر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں کھنچ جاتے ہیں اور آنکھ اندر کو گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ سرخ ہو کر تتما جاتا ہے اور آنکھ میں سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینا بہت لختا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور جس کو کیفیت عارض ہو اور جلد مدارک نہ کیا جائے فوراً مر جاتا ہے مدارک اس کا بذریعہ حقنے کے اور شہد اور نیم گرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے اور جن اوہاں میں تریاقیت ہے جیسے روغن سون وغیرہ ان کا استعمال کرنا چاہیے اور تاب مقدور کوشش کر کے قرآنی چاہیے اگر قہ ہو جائے اختناق پیدا نہ ہو گا ایضاً حقنے جو پہلے سے طیار کھا ہوا ہے استعمال کرنا چاہیے بہت مناسب استعمال قے کا ان امراض میں ہے جو مزمن ہوں جیسے صرع اور استقامت اور جذام مالجول یا نقر س عرق النسل میں اگرچہ منافع ہیں تاہم اکثر امراض بوجہ قہ کے پیدا ہوتے ہیں جیسے طرش یعنی بطان سماعت بعد قہ کے متصل فصد نہ کرنی چاہیے بلکہ تین دن کا وقفہ دے کر فصد کا استعمال مناسب ہے خصوصاً اگر فم معدہ میں خلط موجود ہو اکثر دشواری قہ میں بوجہ رقت خلط کے پیدا ہوتی ہے پس پہلے اس خلط کو غایظ کرنا مناسب ہے سو یق جب الرتان کا استعمال کر کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسہال تنفسی بعد قہ کے دلیل اس بات پر ہے کہ مادہ تنفس کا بطرف آغل کے دفع ہوا ہے اور اسہال کے بعد قہ کا عارض ہونا اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ قہ اعراض اسہال سے ہے افضل اوقات قہ کرنے کے واسطے گرمیوں میں ٹھیک دوپھر ہے اگر بوجہ درد کے قہ کی جائے بدن کے واسطے قہ نافع ہے اور آنکھ کے حق میں مضر ہے حاملہ کو قہ کرانی مناسب نہیں ہے اس لیے کہ فضول جیسیں کے اس قہ سے دفع نہ ہوں گے اور تعجب سے قہ کے اضطراب میں پڑے گی پس اس تسكین کرنی چاہیے اور قہ نہ کرنی چاہیے اور سب لوگ سوائے حاملہ کے جس کو قہ عارض ہو چاہیے کمد کی چیزیں جن سے قہ ہو جائے پانی جائیں

فصل بارہویں بیان میں ان چیزوں کے جو قے کرنے والے کو چاہئیں قہ کرنے والا جب قہ کرنے سے

فارغ ہو اپنے منہ اور چہرے کو سر کہ میں پانی ملا کر دھونے تاکہ سر میں گرانی پیدا نہ ہو اور آب سیب کے ساتھ ٹھوڑی مصطلی ملا کر پیے اور کھانے سے منع کیا جائے اور راحت اور آرام کا التزام کرے اس کے شرائیف میں رونگن لگائیں اور داخل حمام کریں اور جلد نہ لٹا کر باہر نکالیں اگر بوجہ کسی ضرورت کے کھلانا واجب ہے کوئی لذیذ شے کھلائیں جس کا جو ہر پا کیزہ ہو اور سرخ اپضم ہو

فصل تیرہویں منافع قسم کے بیان میں حکیم بقراط

ایک مہینہ میں دو مرتبہ تے کرنے کا حکم کرتا ہے یعنی دو دن پے در پے تے کرنی چاہیے تاکہ دوسرے روز باقی ماندہ روز اول کا بوجہ کی خواہ دشواری روز اول کے نکل جائے اور جو کچھ معدہ میں کھج گیا ہو وہ بھی نکل جائے بقراط کہتا ہے کہ میں ضامن حفظ صحت کا اس شخص کے واسطے ہوں جو یہ تیرہ التزام کیا کرے اور بکثرت تے کرنی بد ہے اور تے مذکورہ بالا سے استفراغ بلغم اور صفر اکوی اور سوداوی خلط کا بھی ہوتا ہے اور معدہ کا تنقیہ ہوتا ہے اس لیے کہ معدے کے تنقیہ کے واسطے تنقیہ کرنے والی کوئی ایسی شے نہیں جیسے امعا کے واسطے وہ صفراء ہے جو بطرف ان کے آتا ہے اور تنقیہ کرتا ہے ایسی تے سر کی گرانی بھی دور ہو جاتی ہے اور بصارت میں جلا پیدا ہوتی ہے اور تنہ دفع ہو جاتا ہے ایضاً یہ تے اس شخص کو بھی مفید ہے جس کے معدہ پر صفر اگرتا ہے اور طعام کو فاسد کر دیتا ہے اگر طعام سے پہلے تے کرے پھر اس کی غذا بروقت صفائی معدہ کے پہنچ گی اور فاسد نہ ہو گی اس تے سے معدہ کی نفرت چکنی غذا سے برطرف ہو جاتی ہے اور جو سقوط اشتہاۓ صحیح معدہ میں ہو یا اشتہاۓ تیز اور ترش اور کھٹی چیزوں کی معدہ میں پیدا ہو وہ بھی زائل ہو جاتی ہے اور بدن ترہل اور ڈھیل اپن بھی دور ہوتا ہے اور جو قروح گردے اور مثانہ میں ہوں یہ تے ان کو بھی نافع ہوتی ہے جذام کے واسطے یہ قوی علاج ہے اور رنگ میں برائی پیدا ہونے کا بھی علاج قوی ہے اور صرع جو بشرکت معدہ کے ہو اور یہ قان اور انتماب نفس یعنی سیدھے کھڑے ہو کر سانس آئے

ورنہ دشواری ہو اس کے واسطے اور عشاء فانچ کے واسطے یہ قے مفید ہے قoba کا بھی علاج کامل اس قے سے ہوتا ہے واجب ہے ہر ہمینہ میں ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ برہ وقت امتلاء معدے کے قے کرے مگر دورہ مقرر نہ کرے اور شماریاں کا ملاحظہ رکھے بہت موافق اس کو قے ہوتی ہے جس کا مزاج صفر اوی ہو اور بدن اس کا لاغر ہو

فصل چودھویں مفرط قے کے ضرر کا بیان تے

با فراط کرنی معدہ کو مضر ہے کہ اس میں ضعف پیدا کرتی ہے اور اس کو بخزلہ نشانہ کے واسطے متوجہ ہونے مواد کے کرتی ہے اور سینہ اور آنکھ کی بصارت کو اور دانتوں کو اور درد سر کو جو مزمن ہو مضر ہے مگر وہ دردسر جو شرکت معدہ سے ہو اور جو صرع فقط سر کی وجہ سے ہو اور کسی عضو کی شرکت پیدا نہ ہوتی ہو جو سر سے نیچے ہے اس کو بھی مضر ہے افراط زائد قے میں جگہ کو بھی مضر ہے اور ریاہ اور چشم کو اور بیشتر بعض رگیں پھٹ جاتی ہیں بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ خوب پیٹ بھر کر بہت جلد کھا لیتے ہیں اور بعد ازاں قے کرڈا لئے ہیں اس طریقہ سے اکثر امراض روی اور مزمن پیدا ہوتے ہیں ایسے شخص کو پرخوری سے منع کرنا چاہیے اور طعام اور شراب میں اعتدال کر دینا چاہیے

فصل پندرہویں بیان میں تدارک ان احوال کے

جو قے کرنے والوں کو ہوتے ہیں

تے کے روکنے کی تدبیر پہلے بیان ہو چکی اور غدہ اور وجع جو شر اسیف کے نیچے پیدا ہوں گرم پانی اور روغن ملین کے سینکے سے خواہ جنمہ ناری لگانے سے دفع ہوتے ہیں جو لذع شدید بعد قے کے معدے میں باقی رہ جائے اس کو تناول شور بائے روغن وار سرچ لہ پھرم دفع کر دیتا ہے اور مقام درد پر ماش روغن اپنافشہ کی جس میں روغن شب بو اور جھوڑ اساموم شریک ہو بھی مفید ہے بھلی اگر پیائم عارض ہو چھینک پیدا کرنے سے دفع ہوتی ہے اور جر عد جو عد گرم پانی جھوڑ اپنانا بھی نافع ہے قے کے دفع کرنے کی تدبیر چودھویں فصل میں خواہ جہاں مضمراں قے کا بیان ہوا اور کنز از اور دیگر امراض بارہہ اور سبات اور اقطاع صوت

جو بعد تے کے عارض ہوان اطراف کی بندش اور ان کا بیکد گیر متصل باندھنا نافع ہے اور معدہ کو رغن زیتون جس میں سداب کو جوش دیا ہوا اور کریا جوش دیا ہواں سے سینکنا اور شدہ ہمراہ آب گرم کے پلا نامفید ہے اور جس کو سبات عارض ہواں کے لیے یہی ادو یہ مستعمل کی جائیں اور اس کے کان میں پکار کر باتیں کریں

فصل سولہ ویں تدبیر افراط سے قے عارض

ہونے کی اس کو سانا چاہیے اور جس تدبیر سے نیند پیدا ہو پیدا کرنی چاہیے اور اس کے اطراف کی بندش ایسی کرنی چاہیے جس طرح افراط اسہال میں کی جاتی ہے اور معدہ کا علاج بذریعہ قابض ضماد اور مقوی کے کرنا چاہیے پھر اگر تے میں افراط ہو اور خون برآمد ہو دودھ میں شراب چارقو طولی جو تخمیناً پاؤ آثار کسرے زائد بوزن ہندوستان ہوئی شریک کر کے پلائیں کہ اذیت دوائے مقنی کی کم کر دیتی ہے اور خون بند کر دیتی ہے اور طبیعت نرم کر دیتی ہے اگر ارادہ ہو کہ اطراف صدر اور معدہ خون سے پاک ہو جائیں کہ خون ان مقامات میں بستہ نہ ہو جائے اس وقت سکھجیں برف سے سرد کر کے جھوڑی جھوڑی پلانی چاہیے اس پچھلے امر کے فائدہ کے خیال سے آب برگ خرفا ہمراہ گل ارمنی کے استعمال کرتے ہیں پس جس شخص کو تے با فراط عارض ہو چاہیے کہ بہت دوا پلانی جائے جو ادویہ مقنی ہیں ان کی قوت کے درجات کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس کا بھی خیال ضرور ہے کہ ہر ایک دوا کیونکر پلانے کے لائق ہے اور خصوصاً خربق کے استعمال کے شروط قرابة دین اور ادویہ مفرده کے باب میں ملاحظہ کرنے چاہیے

فصل سترہویں حقنے کے بیان میں حقنے ایک علاج

عمدہ ہے آنٹوں کے فضول دفع کرنے کے واسطے اور تسلیں درودگردہ اور مثانہ اور ان کے اورام کے بارہ میں بھی نافع ہے اور امراض قونخ کو بھی مفید ہے اور جذب فضول کا اعضا اور کسہ جو مددے سے اوپر ہیں بھی کرتا ہے مگر تیز حقنے سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے

اور تپ عارض ہوتی ہے اور مادہ بعد استفراغ کے امعا وغیرہ میں باقی رہ جائے اس کے نکالنے پر حقنے سے اعانت ہوتی ہے جس آلہ سے حقنہ کیا جاتا ہے اور جس طرح کرنا چاہیے اس کا ذکر قوٰنِخ کے باب میں کیا جائے گا غالباً افضل اوقات حقنے لینے والے کے یہ ہیں کہ مستقلقی ہوا اور پھر چت لیٹ جائے اور بطرف درد کے مائل ہو کر لیٹے اور اس وقت ہوا سرد ہو یعنی دونوں وقت صحیح اور شام کے اور ایسے وقت میں کرب اور اضطراب اور غشی کم ہوتی ہے حمام کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے اخلاط میں ٹوان اور تفرقی پیدا ہوتا ہے اور حقنے اخلاط بستہ کو جذب کرتا ہے اسی واسطے بہتر نہیں ہے کہ قبل حقنے کے حمام کرے جس شخص کے امعا میں عقر یا بنتگی ہوا اور بسبب جمی خواہ اور کی مرض کے حاجت حقنے کی ہو اور خوف یہ ہو کہ شاید حقنے سے اخراج مواد نہ ہو بلکہ دوائے حقنے بھی رک جائے اس پر واجب ہے کہ اپنی متعدد اور ناف کو اور گرد اگردا اس کے سینک کرے باجرے وغیرہ کو گرم کر کے

فصل اٹھارہویں طلا کیے بیان میں طلا کرنا بھی

معالجات کے اقسام میں ایسا ہے کہ خاص مقام پر اس کا اثر پہنچتا ہے اور کبھی کسی دوائی میں ہوتی ہیں لطیف اور کثیف اور حاجت بطرف قوت لطیف کے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت کشف کے اس لئے کہ کثافت سے تعدیل لطافت کی ہوتی ہے اگر اس وقت یہ دوال بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جائے گی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رک رہے گی پس جقوت لطیف نافذ ہوتی ہے اس کا نفع پیدا ہو گا اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے دھیا جو کے ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کی جائے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہے مگر ضماد میں کسی قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور طلا ار قیق ہوتا ہے اکثر طلا پارچہ اور چیڑھوں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضائے رئیسہ مثل قلب اور جگر کے تدپیر بد ریغ طلام نظر ہو کپڑوں کے ٹکڑے عود اور صندل میں لئے ہوئے کام طلا نے خوشبو کرتے ہیں جب ان سے اعضائے مذکورہ گرم کیے جائیں

فصل انیسویں نطولات کے بیان میں نطول ترتبہ کو

کہتے ہیں یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تخلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضا سے مرکوز ہونواہ کسی عضو کا مزاج بد لانا ضرور ہو جو اعضا محتاج نطول کے ہیں گرم ہونواہ سر و پھر اگر اس میں فضول کا انصباب نہ ہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازاں آب سرد سے تزیریہ ادینا چاہیے تاکہ جوز می نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد پہنچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر انصباب مواد کا اس عضو میں ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کر کے بعد ازاں نطول گرم کا استعمال کریں

فصل بیسویں فصد کے بیان میں فصل ایک استفراغ

حاکم ہے کہ اس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر گوں میں زیادہ اور کسی رگ میں کم اور بیش نہ ہو فصل کا استفراغ دو شخصوں کے واسطے درکار ہے اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اس کا خون بڑھ گیا ہو دوم جو مرض ہو یہ دو شخص ایسے ہیں کہ ان کی فصل یا بوجہ کثرت خون کے کی جائے یا خون کی برائی کے لحاظ سے فصل تجویز ہونواہ دونوں ضرر مجنح ہوں یا وہ امراض جن سے جو شخص مستعد عرق النساء اور نقرس دموی اور وجمع مفاصل دموی کا ہونواہ جس کونفٹ الدم بوجہ شگافتہ ہونے اس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اس کے پھیپھڑے میں باریک سی لگی ہوئی ہے جب اس میں خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھر جاتی ہے خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہوں اور ان کے بدن میں خون کی کثرت ہونواہ مستعد خوانیق اور اورام احتشائے اور رد حارکے ہوں خواہ جو لوگ کہ ان کی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت اس کی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورت کا جیض بند ہو گیا ہو اور یہ دونوں ہمیشہ ان کے الوان و جوب فصل پر دلیل نہیں ہوتے ہیں اس لیے کہ ان کے رنگ میں تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے ایضاً جو لوگ ایسے ہوں کہ ان کے اعضا نے باطنی میں ضعف ہوا اور مزاج ان کے گرم ہوں پس ان لوگوں کو لائق یہی ہے کہ فصل ربع میں

فصدان کی کھولی جائے اگرچہ ان امراض میں بتانے ہوں اور بھی جو لوگ ایسے ہوں کہ انہیں صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہنچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے ان کی فصد بلا حاجت بھی لی جاتی ہے اگرچہ خون میں کثرت نہ ہو یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف قوع ہے اور پیدا نہ ہوں ان میں زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جائیں او ان میں ان امراض کی فصد کو زکر کرنا لازم ہے اس لیے کہ اس وقت فصد سے فضول میں رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہو کر تمام بدن میں جاری ہوتے ہیں اور خون صالح سے مل جاتے ہیں اور بیشتر وہ خون جس کے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوائل میں ان امراض کے خارج نہیں ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے پھر جس وقت نفع مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتدائے مرض کا گزر جائے اور زمانہ انتہا کا بھی تمام ہو جائے اس وقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہ ہو فصد کھولنی چاہیے پھر بھی اس کا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفراغ نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اس دن سونا مفید ہوتا ہے اور اس دن مرض کا ثوران اور غلبہ ہوتا ہے اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں اوسان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو پس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز زائد نہیں ہے بلکہ اگر بد و فصد کے سکون مرض کامکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بد و فصد کے نامکن ہو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت ساخون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جائے اور قوت بد فی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے جس شخص کی فصد زمانہ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہے مگر بقیہ خون اس قدر رہے جو یوست فعل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہے

اس واسطے کہ دفعۃ غیر متعاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنی جاری ہونا خون کا اگر قے ہوئی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہیں ہوتا اور اسی طرح کہ اگر بعد فصد کھولنے کے قے ہو خون بند ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود بند نہیں ہوتا جب تک بند نہ کیا جائے اور قونٹج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہے حاملہ اور عالص کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہیں مثلاً حیض قوی روکنامہ کوز ہوا گرقوت وفا کرے یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جس وقت علامات امتنائے خون کے پیدا ہوں جو اپنے مذکور ہو چکے فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتناء اغلاط خام کی ہوتی ہے اس وقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اس لیے کہ اگر بلا ضعف فصلی جائے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہے جس کے بدن میں خلط سودا وی غالب ہو ماضا نکھل نہیں کہ پہلے اس کی فصد کھولی جائے بعد ازاں بذریعہ اسہال کے استفراغ کریں بلکہ طبیب پر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے ان شروط سے جو آئندہ ہم مذکور کریں اور اعتبار تند کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تند سے اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہوا اور اغلاط روی کی بدن میں کثرت ہوا اگر اس کی فصد کھولیں خون صالح نکل جائے گا اور خلط روی غالب ہو جائے گی اور جس کا خون فاسد ہوا اور کم بھی ہوا اور کسی عضو کی طرف متوجہ ہو کہ اس کا مکمل ہونا ضرر عظیم اس عضو میں پیدا کرے گا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہ ہو واجب ہے کہ فصد کھول کر تجوڑ اساخون نکالیں اور بعد ازاں غذائے خوشگوار کھلانیں اور پھر دوبارہ صد کھولیں چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکل جائے اور اچھا خون باقی رہ جائے اگر فاسد خون میں اغلاط صفر اوی ملے ہوں ان کے استفراغ کے واسطے پہلے اسہال لطیف خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ ان کے تسلیکن کی فکر کی جائے اور مریض کو سکون اور آرام دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور اگر اغلاط غلیظ ہوں قدماء اطباء ایسے وقت مریض کو تکلیف استحمام کی دیتے تھے اور اپنے کارہائے ضروری میں چلنے پھر نے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ہنوز رقیق ہو خواہ ناری ہوا اور سخنہ سوکھتا جاتا ہے ابتدائے مرض سے پس ہرگز فصد نہ کھولنی چاہیے رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر رقیق مائل بسیدی ہو فوراً بند کر دینا چاہیے مجملائی بھی لاحاظہ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفوی کا نہ ہوا ورنہ اخلاط خام بار و غلبہ کرے پھر اگر تپ میں فصد بنظر قواعد عام خواہ حکم خاص کے واجب ہواں قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے کہ بعد روز چوارم کے تھوم کی فصد مناسب نہیں ہے اس لیے کہ بعد و جوب فصد کے چالیس دن کی مدت میں بھی ہر وقت فصد جائز ہے یہ رائے جالینوس کی ہے لیکن روز چہارم سے پیشتر فصاد ولی ہے پہبخت بعد اس زمانہ کے اگر ولائل و جوب فصد کے صحیح ہوں اور فصد میں تقصیر ہو جائے پھر جو وقت کیوں نہ ہوا سی وقت فصد کھول دینی چاہیے بعد رعایت وہ چیزوں کے اکثر بعض حمیات میں گو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہے اس واسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کی وجہ سے کم ہو جاتی ہے مگر یہ فصد بلا حاجت اسی وقت جائز ہے کہ سخنہ اور قوت وغیرہ رخصت فصد کی دیتے ہوں جی ڈموی میں استفراغ بذریعہ فصد کے ضرور ہوتا ہے مگر ابتداء میں خون با فراط نکالنا جائز نہیں ہے اور بر وقت نفع کے فصد مفترط ضرور ہے اور اکثر جی ڈموی بعد فصد کے فوراً زائل ہو جاتی ہے جو مزانج بشدت بارہ ہواں کے بدن کی فصد نہ کھولنی چاہیے اور جو بلاد بہت سرد ہوں ان میں بھی استعمال فصد کا ناجائز ہے اور بر وقت درد شدید کے اور بعد ایسے استحمام کے جو محلل ہوا اور عصب جماع کے اور تا امکان اس سن میں جو چودہ برس سے کم ہوا ایضاً سن شیخوخت میں بقدر امکان ہاں اگر اعتماد سخنہ پر ہوا اور پر ہونا عضل کا اس طرح پر کہ مسترخی اور ڈھیلے نہ ہوا اور کشادگی رگوں کی اور ان کا پر ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن لوگوں کی فصد پر جرات ہو سکتی ہے کم سن لڑ کے بذریح اور تھوڑی تھوڑی فصد سے خوگر کیے جاتے ہیں جن کے بدن زیادہ لاغر ہوں خواہ زیادہ فربہ ہوں خواہ بدن میں زیادہ تحلل اور ڈھیلہ اپنے ہو خواہ بدن سفید اور ڈھیلے ہوں خواہ

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

چیزیں پڑی ہوں خواہ پودینہ کا شربت اور مجون مسک اور شربت میپہ مسک پلا کر بعد ازاں فصد کھولی جائے اور جس کے معدہ میں صفر اپیدا ہوتا ہے پہلے اس کو ق سکھنے کے کراکے اس کے بعد چند لقمه کھلانیں اور جھوڑی دیر آرام دے کر بعد ازاں فصد کھولی جائے اور بدل ماتحتلال اس خون جید کا جو فصد سے خارج ہو گا اس کا تارک کریں اگر قوی ہو کباب مع اس کے ثقل کے کھلانیں کہ اگر وہ ہضم ہو جائے گا زیادہ تنفسی کرے گا مگر مقدار میں کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہے بعد ازاں فصد کرنی چاہیے کبھی نکسیر زیادہ چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہیں خواہ رحم سے خون جاری ہونے کو روکنے کے واسطے خواہ خون متعدد اور سینہ کے خون کے روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہو کے بند ہو جائے اور یہ علاج قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد میں زخم کا نگز زیادہ ہونا اجنب ہے اور چند مرتبہ کھوننا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دن کے بعد دوسرے روز ہر مرتبہ خون کم لیا جائے اگر ممکن ہو حاصل یہ ہے کہ شمار میں فصدوں کا زیادہ ہونا بہتر ہے پہبخت اس کے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کشیر کا اخراج کریں جو فصد بلا حاجت کھلتی ہے اسی سے صفرے کا ہیجان ہوتا ہے اور اس کے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اس کا تارک آب شیر اور شکر وغیرہ سے کریں اور جو شخص دوبارہ فصد کھلوائے اور پہلی فصد سے اسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہنچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد میں اس کی رگ طول میں کھولی جائے تاکہ حرکت مفصل کی اس کے التام اور رک جانے سے باز رکھے اور فصد وسیع کھولی جائے اور اگر باستہم خوف یہ ہو کہ خون بند ہو جائے گا بہت جلد مقام زخم پر ایک کپڑا رونگ زیتون اور نمک سے بھگوکر کھیں اور اوسی مقام سے پٹی باندھیں اور اگر نشتر میں بروقت فصد کے رونگ لگا دیں بسرعت التام یعنی زخم کے بھرآنے کو منع کرے گا اور درد بھی کم ہو جائے گا اور مقام سے پٹی باندھیں اور اگر نشتر میں بروقت

فصد کے روغن لگادیں بسرعت التحام یعنی زخم کے بھر آنے کو منع کرے گا اور درجہ بھی کم ہو جائے گا اور مقام فصد کو ملین اور روغن زیتون وغیرہ اس مقام پر لگا نہیں اور ماش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملین اس کے بعد کپڑے سے ملین سورہ نادر میان فصد اول اور فصد دوم کے بیت مقام فصد کو ملائم کر دیتا ہے وہ قواعد بھی یاد کرنے چاہئیں جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیں میں بیان ہوئے ہیں کہ فصد کے واسطے بھی انتظار اس روز کا کریں جس دن ہوائے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اس کی ضرورت ہے **بھی جانا ضرور ہے** کہ فصد ان لوگوں کی جن کے مزاج میں وہ سہ ہے اور فصد مجانین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو اور زمانہ نوم میں ہوں ضيق یعنی تنگ ہونی چاہیے تاکہ زف الدم پیدا نہ ہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا نہ ہو یہ بھی جانا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کھلونی تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول اور دوم کے بوجہ ضعف مقصود کے اگر مقصود ضعیف نہ ہو نہایت کم یہ ہے کہ ایک ساعت کا وقفہ دونوں فصد میں کیا جائے ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بھر خون فصد کا بندنہ کیا جائے فصد مورب یعنی ترچھی مناسب اس کی ہے جو ایک دن دوسری فصد کھلوانے کا قصد کرے اور عرض میں فصد اس کو مناسب ہے جو دوسری فصد بعد ایک ساعت کے کھلوانے اور طولانی فصد اس کی کھلونی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تمین خواہ چار مرتبہ کھلوانے کا قصد کرے اور جس کا یہ ارادہ نہ ہو کہ چند دنوں تک ہر روز فصد کھلوانے جس قدر فصد کے بعد درزیادہ ہوزخم پورا ہوتا ہے فصد دوسری میں خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہے مگر ایک دوبارہ فصد لینے والا کچھ کھالے پہلی اور دوسری فصد کے بیچ میں سورہ بنے سے فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہیں ہوتا اس لیے کہ نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سما جاتے ہیں تجنملہ فوائد دو مرتبہ فصد کھونے کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قوت مقصود کی محفوظ رہتی ہے اور استفراغ بھی پوا ہو جاتا ہے جس قدر استفراغ واجب ہے دوسری فصد بہتر یہ ہے کہ دو خواہ تمین دن کی تاخیر کر کے کھولی

جائے بعد فصد کے بہت جلد رہنے سے اکثر اعضا میں انکسار اور روٹنا پیدا ہوتا ہے قبل فصد کے استھام سے اکثر بدشواری خون برآمد ہوتا ہے اس لیے کہ جلد میں غماخت پیدا ہوتی ہے اور جلد کی زرمی اور آمادہ ہونا اس کا واسطے لفڑش اور پھیلے کے منع برآمد خون کا ہوتا ہے ہاں اگر مخصوص دکھلوانے کا خون بہت غلیظ ہو اس وقت استھام سے یہ مضرت زائد پیدا نہیں ہوتی فصد کھلوانے والے کو مناسب ہے کہ فصد کے بعد سیر ہو کر کھا خواہ پینا ترک کرے بلکہ بند رنج غذا کو بڑھائے اور پہلے غذائے لطیف کا استعمال کرے اور اسی طرح بعد فصد کے ریاضت پوری بھی ترک کرے بلکہ لیٹئے اور استراحت کی طرف میلان خاطر رکھے اور استھام محلل بعد فصد کے نہ کرے جس شخص کے ہاتھ میں بعد فصد کے ورم پیدا ہو چاہیے کہ بقدر تخلی دوسرا ہاتھ کی فصد کھلوانے خواہ مقام ورم پر مرہم اسفید اج رکھے اور گرد اس کے مبردات قویہ کو طلا کرے جس شخص کے بدن میں اخلاط کا غالبہ ہو اور فصد کھلوانے بوجہ فصد کے ثوران اور جوش اخلاط میں پیدا ہو گا اور تمام بدن میں یہ اخلاط جاری اور رو اس ہو جائیں گے پھر ان کی اصلاح محتاج فصد متواتر کی ہو گی خون سوداوی بھی محتاج فصد متواتر کا ہے فی الحال تو خفت پیدا ہو جاتی ہے اور زمانہ شیخوخت میں چند امراض پیدا ہوتے ہیں از انجمدہ سکتا ہے اکثر بوجہ فصد کے حمیات کا نیجان پیدا ہوتا ہے اور یہ حمیات اکثر تخلیل عفونت کرتے ہیں جو صحیح آدمی فصد کھلوانے اس پر واجب ہے استعمال اس چیز کا جو باب شراب میں مذکور ہو چکی ہیں یہ بھی جانا ضرور ہے کہ فصد کی رگیں اور وہ بھی ہیں اور شرائیں بھی مگر شرائیں کمتر کھولی جاتی ہے اور بوجہ اس خطرہ کے جو شریان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہے اس کے چھیرنے سے احتراز کرتے ہیں اور وہ خطرہ یہ ہے کہ خون جاری ہو جاتا ہے کم سے کم ضرر یہ ہے کہ ابو سیما یعنی سیلان خون پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جب نشرت بار کیک اور نگ لگایا جائے باہمہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہو جائے لفغ عظیم پیدا ہوتا ہے ان امراض میں جن کی جہت سے فصد کھولی گئی

ہوا اور اکثر شریان کی فصد اسی وقت نافع ہوتی ہے کہ جب کوئی شریان قریب اس عضو کے ہو جس میں کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہے اور اس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اس وقت جب ایسے شریان قریب کی کھولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے بشرطیکہ اس کے کھولنے میں خطرہ اور اندر یہ شریان کی کھولی جاتی ہے میں شمار میں چھ بیس قیفال یعنی سرارو اور رکھل یعنی ہفت اندام بالسلیق اور حبل الذراع اور اسلامیم اور اطبی جو شعبہ بالسلیق کا ہے اور سرارو سب سے زیادہ اسلام ہے یعنی اس کے کھولنے میں خوف شریان پر پہنچنے کا نہیں ہے پہلے تینوں رگیں اکھل بالسلیق اطبی ما بعض کے اوپر کھولی جائیں یعنی جو مقام پہنچ اور بازو کے تھج میں جھلتا ہے اور جہاں بالتجھ میں خم پیدا ہوتا ہے اس سے جھوڑا اوپر ہی ہے کھولنی چاہیے یعنی پٹی نیچے باندھ کر جب رگ اوپر برآمد ہو کھولی جائے اور ما بعض کے نیچے خواہ برابر کھولنا نہ چاہیے تاکہ خون بخوبی برآمد ہو جس طرح دھار چھوٹی ہے جاری رہے اور اس مقام کے نشرت لگانے میں پٹھے پر آفت پہنچنے کا خوف نہیں رہتا ورنہ شریان کو آفت پہنچتی ہے اور اسی طرح قیفال کی اگر فصد طول میں کھولی جائے دیر میں زخم پورا ہوتا ہے اس لیے کہ یہ رگ جوڑے سے تعلق رکھتی ہے اور جو رگ مفصلی نہ ہوا اور جوڑے بے تعلق ہو اس کی فصد طول میں اچھی ہے عرق النسا اور اسلامیم کی ونیز اور رگوں کی فصد میں رائے صائب یہی ہے کہ طول میں کھولی جائے اور معہندا مناسب ہے کہ قیفال کی فصد اس عضلہ کی سر سے نشرت دور پڑے جو موضع نرم میں اوپر ما بعض کے واقع ہے اور وسیع زخم لگایا جائے اور دو ہر انشتر نہ لگانا چاہیے کہ ورم پیدا ہوگا اکثر فصار کو اکثر مقام قیفال میں خطا ہوتی ہے ایک نشرت لگانے سے برائی پیدا نہیں ہوتی گو کہ گہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط عکر رزخم لگانے سے ہوتا ہے پور جانا رزخم قیفال کا دیر میں اسی وقت ہوتا ہے کہ فصد طول میں ہوا اور گہری فصد کھولنی اس وقت چاہیے کہ دوبارہ پھر کھولنے کی ضرورت ہو اگر قیفال نظر نہ آئے اور منانا دشوار ہو اس کا کوئی شعبو جو گھٹنے کی جانب وحشی یعنی بیرونی جانب میں بطرف انگوٹھے سیدھے میں

تلاش کر کے کھول دیا جائے ہفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہے اس میں نشرت لگنے کا خوف ہے اور کبھی بیج میں دو پٹھوں کے ہوتی ہے لہذا اواجب ہے کہ یہ رُگ طولاً کھولی جائے اور لکا کر فصد کھولنی چاہیے یعنی اچھلتا ہوا نشرت لگانا چاہیے جو گہرانہ ہو اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک بار ایک پٹھا ایسا دراز ہوتا ہے جیسے وہ پس اس کی شناخت کر کے فصد کھولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہ ہو کہ نیشترا اسی پٹھ تک پہنچ ورنہ حد رمز مک پیدا ہو گا جس کی رُگ موٹی اور نمودار ہوتی ہے اس کے ہاتھ میں یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہے اگر خطاء سے اس پٹھ میں نشرت لگ جائے بہت اذیت ہو گی اگر غلطی سے پڑ جائے پھر فصد کے پورے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اس پر ایسی چیز رکھنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عصب کے جراحات کا علاج ہے اور اس کا بیان کتاب چہارم میں کیا گیا ہے بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے قریب کوئی شتر بید کرنے والی نہ پہنچے جیسے آب برگ مکوار صندل وغیرہ بلکہ اس کے گرد اور تمام بدن میں روغن گرم کی ماش کرنی چاہیے جب الذراع کا بھی مورب کھولنا مناسب ہے مگر ایک دوسرے طرف سے کئی ہوئی ہواں وقت بنا چاری طول میں کھولنی چاہیے باسلین میں خوف یہ ہے کہ اس کے نیچے شریان ہے اس کی حفاظت ضرور ہے اس لیے کہ اگر شریان تک نشرت پہنچ گا خون بند نہ ہو گا خواہ بند بد شواری ہو گا بعضے آدمی کی باسلین کے گرد دوسریان ہوتی ہیں جب ایک شریان دکھائی دے فصاد گمان کرتا ہے کہ اب نشرت شریان تک پہنچنے کی رہائی حاصل ہوئی اور اس اطمینان سے دوسرے شریان پر نشرت بیدھڑک مارتا ہے لہذا اس کو پہلے سے پہچان لیما واجب ہے جب پئی باندھتے ہیں اکثر اوقات وہ مقام پھول جاتا ہے لیکن یہ پھولنا کبھی بوجہ برآمد ہونے شریان کے ہوتا ہے اور کبھی باسلین پھولتی ہے اور کوئی کمیون نہیں پھولے چاہیے کہ پئی کھول کر لیں اور رزم زم ماش کریں بعد ازاں پھر پئی باندھیں اگر پھر پھولے دوبارہ یہی ترکیب کریں پھر بھی اطمینان نہ ہو کچھ حرج نہیں باسلین کو چھوڑ کر اس کا شعبہ جس کا نام ابطی

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تیفال سے اکثر اس خون کا استفراغ ہوتا ہے جو رقبہ اور گردن سے اوپر ہے اور بہت کم گردے کے نیچے کا خون برآمد ہوتا ہے اور اطراف جگر اور شر اسیف سے بڑھ کر سراو کا استفراغ بکار آمد نہیں ہوتا اور شر اسیف کا تلقیہ اس فصد سے نہیں ہوتا اور اس اسفل بدن کا تلقیہ ایسا جو تلقیہ میں شمار ہو سکے ہفت انداز کا حکم متواتر ہے درمیان سراو اور بالسلیق کے اور اس کے فصد سے استفراغ اطراف تنور بدن یعنی از سینہ تا اسفل ہوتا ہے جب الذراع مشابہ تیفال کے ہے اسیم کا ذکر اس واسطے کیا جاتا ہے کہ واہنے ہاتھ کی یہ رگ کھولنی درد جگر کو مفید ہے اور بائیں ہاتھ کی او جاع طحال کو مفید ہے اس پر پٹی نہیں باندھی جاتی ہے جب تک خون خود بند نہ ہو جائے اور جس کے بدن کی یہ فصد کھولی جائے اس کا بدن آب گرم میں رکھنا چاہیے تاکہ خون بند نہ ہو اور سہولت نکلے اگر خون بضعف نکلتا ہو جیسے اکثر مقصود کا یہی حال ہوتا ہے افضل فصد اسیم کی یہی ہے کہ طول میں ہوا بطي کا حکم اور بالسلیق کا ایک یہی ہے جو شریان واہنے ہاتھ کی کھولنی جاتی ہے وہی ہے جو تھیلی کے پشت درمیان سباب اور ابہام کے واقع ہے اس کا فائدہ واسطے درد جگر اور جتاب کے جومزم ہو عجیب ہے جالینوس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اسے اس رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اس وقت جالینوس درد میں گرفتار تھا خواب سے چونک کر فصد کھولی اور فوراً درد اکل ہو گیا کبھی ایک اور شریان جو بہبعت اس رگ کے مائل بطرف لطن کف کے ہے اسی فائدہ کے واسطے کھولی جاتی ہے جو شخص ہاتھ کے کسی رگ کی فصد کھلوانے اور خون نہ برآمد ہو پس بردا غلط اس کے پیچیدہ کرنے اور اس پر سخت پٹی باندھنے اور مکر نشر لگانے میں احتراز نہ کرے بلکہ دو دن خواہ ایک ہی روز یوں ہی رہنے والے پھر اگر ضرورت دوبارہ نشر لگانے کی ہو مقام نشر اول سے اوپر دوبارہ نشر لگانے اور اس سے نیچے ہرگز نشر لگانا جائز نہیں ہے زور سے باندھنا اور م پیدا کرتا ہے پٹی کو سر دکرنا اور اس کو گلاب خواہ آب سرد سے ترکرنا بہتر ہے واجب ہے کہ پٹی بندھی ہوئی ہو قبل فصد کے نہ ہٹائے

اور بعد فصد کے بھی اس کا سر کا ناجائز نہیں ہے لاغر اندام کو پٹی بہت کس کر باندھنے کی ضرورت ہے اس لیے کہ ان کی رگیں خالی ہوتی ہیں اور جب خون لکھتا ہے بدون سخت بندش کے اس کا بند ہوتا نہیں ہو سکتا ہے اور سخت بندش سے عضو مshed وہ کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اس عضو میں فساد عارض ہوتا ہے اور فربانڈام کی رگیں جب تک کس کر باندھی نہ جائیں بخوبی ظاہر نہیں ہوتی اس لیے ڈھیلی باندھنی مناسب نہیں کبھی بعض فصاد جو خوب و اتفاق اور ماہر ہیں ایک لطف کی یہ بات کرتے ہیں کہ درخخنی ہو جاتا ہے اس طرح کہ ہاتھ کو نیچا کر کے پٹی مضبوط باندھتے ہیں اور جھوڑی دیر نیچار ہنے دیتے ہیں شاید در نیچے تک اتر کر متفرق ہونے کی وجہ سے پوشیدہ ہو جاتا ہے اور بعض فصاد نرم و سستہ خواہ نشر کے باریک سرے کو اس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہیں اور یہ ترکیب جیسی ہم اور پر بیان کر چکے ہیں درد میں تخفیف پیدا کرتی ہے زخم کے بند ہو جانے کو دری تک روکتی ہے جو رگیں اور پدم کو رہو چکی ہیں اگر ہاتھ میں ظاہر نہ ہوں اور ان کے شعبے ظاہر ہوں لازم ہے کہ شعبہ کے مقام پر ہاتھ کو دبا کیں اور ملتے رہیں اور دیکھیں اگر بعد ترک مالش اور دباؤ کے خون ان شعبوں کی طرف گرتا ہے اور ان کو پھولادیتا ہے انہیں شعبوں کی فصد کھلونی چاہیے ورنہ ہرگز ان شعبوں کو نشر سے نچھیڑیں اگر ہاتھ کا دھونا بعد فصد کے ہو پہلے جلد کو کھینچیں تاکہ زخم چھپ جائے اور بعد وہوڑا لئے کے پھر بصورت اول پھیر لائیں اور پٹی کو درست کر کے باندھیں یا ڈھیل کر دیں یا روغن کتناں سے پھاہاروئی کا ترکر کے پٹی نیچے رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے ڈورا بٹا ہوا اگر زخم کے منہ پر چہ بی ظاہر ہو چاہیے کہ بزرگی دور کریں اور کاثنا مناسب نہیں ہے اور ایسے لوگوں کی دوسرا فصد اور جگہ سے کھولی جائے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بندش کے اوقات معین ہیں اگرچہ مختلف ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن سے اگر پانچ رطل یعنی بوزن دو سیر نمبری کسرے زائد خواہ چھر رطل یعنی ڈھانی سیر خون عین حالت حی میں نکلا جائے انہیں اس کا عمل ہو سکتا ہے اور بعض

لوگوں کے بدن سے ایک رطل نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ انہیں اس کا خلل ہوتا ہے مگر اس مقدار کے بارہ میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکالنا و سرے خون کا رنگ اور بیشتر پہلے غایظ نہیں نکلتا ہے بلکہ رقیق اور سفید نکلتا ہے اس وجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلاعے خون کے موجود ہوں اور شاید حال فصد و اجب ہو پس فصد کرنے میں سستی کرنی نہ چاہیے کبھی بجھے رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہے صاحب ورم کے بدن میں اس لیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اس وجہ سے خون میں پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے پھر جب ورم کے قری کا خون آتا ہے سیاہ اور غایظ ہوتا ہے تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیا اگر زور سے نکالنا خون کا موجب خوف مخصوصہ کا ہو خواہ رنگ خوکا بدل جائے یا نبض صغیر ہو جائے خصوصاً وہ صغیر جو مائل ہے ضعف ہوا س وقت خون کو بند کر دیا چاہیے یا اگر جماہی خواہ انگرائی یا پچکی خواہ متنی پیدا ہو اور اس کے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ رنگ متغیر ہو جائے بلکہ تیزی سے نکالنا خون کا بھی بدل جائے اس وقت اعتماد نبض پر کر کے بشرط صغیر اور ضعف کے روکنا چاہیے جن لوگوں کو فصد سے بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہیں جو حارم زاج اور تھیف اور لاغر خواہ جن کے بدن ڈھیلے اور مخلل ہوتے ہیں اور جتنی دیر میں غشی لاحق ہوتی ہے ان کے بدن معتدل اور گوشت ان کے سخت ہوتے ہیں اطباء کہتے ہیں کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہے کہ نشرت بہت سے ہوں نوک دار بھی ہوں اور بے نوک کے بھی ہوں اور نوک دار بہتر ہوتے ہیں متحرک رگوں کے واسطے جیسے دواج وغیرہ ایضاً فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ چپک ہونی چاہیے اور آلهٗ قے کرانے کا چوبی خواہ پر کا بھی اس کے ہمراہ ضرور رہا چاہیے اور خرگوش کے بال اور دوائے صبر اور کندر اور نافہ مشک اور دوائے المک اور قرض مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہے شاید کسی مخصوصہ کو غش آجائے اور یہ بڑا امر ہے جس کا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہے اور اکثر اوقات ان چیزوں کا

پاس موجود ہونا باعث رستگاری مخصوصہ کی موت سے ہوتا ہے اس طرح سے کہ بر وقت غش کے فوراً لچھا ریشمی اس کے حلق سے اتار دے اور آلتے قے سے قٹ کرائے اور خوشبو نافہ کی سو نگھانے اور دواء المسک تھوڑی سے پلانے خواہ قرص مشک کھلانے کہ فوراً وقت مخصوصہ کی برائی ہمیختہ ہو جاتی ہے اگر خون بند ہو جائے پس موئے خرگوش اور دوائے کندر سے پر کردیں اپنے کاش غشی تاو قیکہ خون جاری رہے پیدا نہیں ہوتی بلکہ بعد بند ہونے خون کے پیدا ہوتی ہے لیکن اگر با فراط نکلے اس وقت اثنائے برآمد خون میں بھی خوف عرض غشی کا ہوتا ہے لیکن جمی مطابقہ میں فصد کی وجہ اگر مریض قریب بغشی پہنچے کچھ مضام کفہ نہیں اسی طرح ابتدائے سکتہ اور خوانیق اوایسے اور ارم جو عظیم اور مہلک ہوں خواہ ایسے درد جو شدید اور محلل ارواح ہوں لیکن ایسی فصاد اس وقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنسی مریض کی قوی ہو اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتھوں کی رگوں کا بیان بہت بسط سے کر رہے ہیں اوبات میں بات ٹکتی چلی آتی ہے اور پاؤں کی رگوں کا حال چھوٹا جاتا ہے اور سوائے پاؤں کے اور مقامات کی رگیں جن کی فصد کھولی جاتی ہے وہ بھی رہی جاتی ہیں لہذا مناسب ہے کہ اسی سلسلہ میں ان رگوں کا بیان بھی مسلسل کر دیں پاؤں میں ایک رگ عرق النساء اس کھتی ہے اور اس کی فصد بجانب وجہی کعب کے نیچے خواہ اوپر کھولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر ورک سے کعب تک پٹی باندھی جاتی ہے اور ایک بڑا کپڑا خواہ عصا بہ لپیٹا جاتا ہے مناسب یہ ہے کہ اس فصد کے کھولنے سے پیشتر احتمام کرے اور صواب یہ ہے کہ طول میں یہ رگ کھولی جائے اور پوشیدہ ہو اور اگر نہ ملے اس کا شعبہ درمیان خنصر اور بنصر پاؤں کی انگلیوں سے کھولا جائے اس فصد کا فائدہ عرق النساء کے مرض میں بڑا ہے اسی طرح نقرس اور دوائی میں اور دوائیں لفیل جسے پیل پا کہتے ہیں اور دوبارہ کھولنا عرق النساء کا دشوار ہے ایک رگ پاؤں میں اور ہے جسے صاف کہتے ہیں اور یہ رگ بطرف انہی کعب کے ہے اور بہ نسبت عرق النساء کے یہ رگ زیادہ ظاہر ہے اور اس کی فصد واسطے امراض ان اعضا کے

مفید ہے جو زیر گھرواقع ہیں اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضائے سافلہ کے بھی اس فصد سے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے اور ارجیض کا بخوبی ہوتا ہے اور بواسیر کے منہ بھی کھل جاتے ہیں قیاس عقلی اس کا مقتضی ہے کہ عرق النساء اور صافن کا فائدہ ایک سا ہو جیسے ماہران تشریح پر مخفی نہیں لیکن تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النساء میں فصد عرق النساء کا فائدہ بہت زیادہ ہے شاید یہ بات بعده مجازات کے پیدا ہوتی ہے فصد صافن کی افضل حالت یہی ہے کہ بطور توریت کھولی جائے بجانب عرق عرض کے مجملہ پاؤں کی رگوں کے مابض بھی ہے اور یہ رگ اندر وراء رانوں میں واقع ہے اس کا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہے لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہے واسطے اور ارجیض کے اور او جام مفعد اور بواسیر کے مجملہ ان کے وہ رگ ہے جو پس عقوب یعنی پے پاشندہ واقع ہے شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہے اس کا حال بھی وہی ہے جو صافن کا فصد میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ پاؤں کی رگیں ایسی ہیں کہ ان کی فصد سے فائدہ ایسے امراض میں ہوتا ہے جن کے مواد بطرف سر کے مائل ہوں خواہ وہ امراض سوداوی ہوں مگر فصد پاؤں کی رگوں کی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہے بہ نسبت ہاتھ کی رگوں کے جو رگیں اطراف میں سر کے کھولی جاتی ہیں سوائے دو اج کے اور رگوں کی فصد مورب کھولنی افضل ہے یہ رگیں بھی کچھ از قسم اور وہ ہیں اور کچھ از قسم شرائیں کے ہیں اور وہ جیسے کہ عرق جم یعنی پیشانی کی جو دنوں ابرو کے بیچ میں کھڑی ہے یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگر موخر میں سر کے گرانی پیدا ہو اور آنکھوں کی گرانی کو مفید ہے اور جو در در مزمین اور لازم ہو اور جو رگ سر کے بیچ میں ہے شقیقہ کے اور قروح سر کے واسطے کھولی جاتی ہے دنوں رگیں جو کنپیوں پر لپٹی ہوئی ہیں اور دنوں جو ماقین میں ہیں اور اکثر ظاہر نہیں ہوتی ہیں بدون خوب دبانے کے مگر واجب ہے کہ نشر گہرانہ لگایا جائے ورنہ اکثر ناصور پڑ جاتا ہے اور ان رگوں سے خون بہت کم اکلتا ہے اور ان کی فصد سے در در ارشقیقہ اور آشوب چشم جومزن ہو اور ذمہ معنی ڈھلکہ اور جملی جو آنکھ پر

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ہے اور دوسرا طحال پر دانی رگ استھنا میں اور بائیں امراض طحال میں کھولی جاتی ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ فصد کے واسطے دو وقت میں ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت انظر اری اختیاری وقت دو پہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے اور وقت انظر اری وہ ہے کہ جس وقت تاخیر فصد کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہوا اور گنجائش تاخیر کی نہ ہو اس وقت کسی مانع کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ نشر کند مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ اس سے خط پیدا ہوتی ہے اور رگ تک نہیں پہنچتا ہے اور ورم پیدا ہوتا ہے اگر نشر درست ہو اسے اندر چھوٹا جائز نہیں ہے بلکہ با آسانی رگ تک سر انشتر کا پہنچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ خوب ابھر آئے اور نشر گڑوٹا پڑے اور نشر چھوٹے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اس کی نوک ٹوٹ کر اندر رہ جاتی ہے اور پھسلتی ہوتی رگ میں رہتی ہے اور رگ سے نہیں ٹکتی ہے اگر اس کے نکالنے میں زیادہ کوشش کی جائے خواہ زخم زیادہ بڑایا جائے ضرر زیادہ بڑھ جاتا ہے اسی طرح قبل چھیڑنے رگ کے کیفیت چسپیدگی نشر کی جلد پر لگا کر دریافت کرنی چاہیے اور جب ایک طرف ضرب نشر کی پوری نہ پڑے خواہ رگ خون نہ دے اور دوبارہ لگانا منظور ہوا زرنو امتحان نشر کی تیزی اور کندی کا کر لینا چاہیے ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ ریگیں خوب نمودار ہو جائیں اور خون سے بھر جائیں اور پھول جائیں کہ پھر پھسلنا اور ہٹ جانا رگوں کا کم ہو جائے گا اگر با وجود اہتمام ملخ کے ریگیں بخوبی نمودار نہ ہوں اور ان میں خون کی پری ہو جائے اور جہاں پر نشر لگانا چاہیے اس مقام میں بخوبی ظہور نہ ہو پڑی کھول کر پھر دوبارہ ماش کر کے بندش کرنی چاہیے اور ملتے ملتے جہاں رگوں کا گنج ہے اترتے ہوئے پھر چڑھنا چاہیے تاکہ دبنا صدمہ رگ کو خبردار کرے اور ظاہر ہو جائے اور اس کا تجربہ دوا انگلی سے بند کرے اور پھر ایک انگلی سے بند کرے اور دوسرا سے خون کو روائی کرے تاکہ ظہرے ہوئے کا بروقت روانی خون کے اور جذبہ بروقت خالی ہونے کے خون

سے محسوس ہو نشر کا سرا اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگوں میں در آئے اور زیادہ بڑانہ ہو کہ دوسری طرف پار ہو جائے اور نیچے اس رگ کے جوش ریان خونہ پڑھے ہے اس تک پہنچ زیادہ ابھرنا رگ کا اسی مقام میں ضرور ہوتا ہے جس کی ریگیں باریک ہوں لیکن جس وقت نشر فصاد ہاتھ میں باراہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھے اور پیچ کی انگلی سے گرفت کر کے اور سبابہ واسطے چھوٹے اور مس کرنے کے پیچ میں چھوڑ دے اور نشر کے آدھے پھل سے گرفت کرے اس سے کم بطرف دنبالہ کے گرفت کرنی جائز نہیں ورنہ قرار نشر کو اچھی طرح نہ ہو گا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہٹتی ہو اس کی جہت مقابل میں بندش کر دے اور اگر دونوں طرف جنبش کرتی ہو طول میں اس رگ کو کھول دے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ بندش اور وبا بقدرا حوال جلد کے سختی اور غلاظت اور بقدر کثرت لحم اور زیادتی گوشت کے کم و بیش ہونی چاہیے اور پی قریب مقام نشر لگانے کے باندھنی چاہیے اگر قریب باندھنے سے رگ چھپ جائے اس پر نشان سیاہی وغیرہ سے پی سر کر باندھنا چاہیے اور نشان لگانے کا فائدہ یہ ہے کہ مخاذات اور سامنا جاتا رہے اور باہم بہمہ گہرا زخم نہ لگانا چاہیے اگر رگ اوپنجی نہ ہو اور ابھر نہ سکے لا غرائدام میں شگاف جلد کر کے رگ پیدا کرنا جائز ہے اور پھر گدی کپڑے کی لگا کر پی باندھیں مفصل اور کھنی کے پاس پی باندھنے خواہ بندش کرنے سے امتلا رگوں کی بخوبی خون سے نہیں ہوتی ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ جس شخص کے بوجہ امتلاء بدنسی کے پسینا بکثرت لکھتا ہو وہ محتاج فصد کا ہے اور اکثر جس مجموع کے در در ہو اور اس کے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طبعی عارض ہوتا ہے پس فصد سے استغنا ہو جاتی ہے جس وقت بعد فصد کے دھونے کا ارادہ ہو جلد کو ہاتھ کی اپنی انگلی سے خوب کھینچ کر ملیں تاکہ سوراخ زخم کا چھپ جائے بعد ازاں دھوکیں اور پوچھیں اور پی رکھیں اور جلد کو چھوڑ دیں کہ اپنی وضع سابق پر آجائے

فصل اکیسویں حجامت کا بیان حجامت پھینپنے لگانے کو کہتے

ہیں اور کچھنے کا فائدہ جلد کے قربت کے مادہ میں تنقیہ کرنے سے وہ ہے نسبت فصل کے اور جامات سے خون رقیق نسبت غلظت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے منفعت اس کی فربہ اور شاداب بدن میں کہ اس خون میں غلاظت زیادہ ہوا اور بوجہ فرط غلظت کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہے اس لیے کہ جامات خون کو بخوبی اخراج نہیں کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی پتکلف نکلتا ہے اور بعض عضوائیے بھی ہوتے ہیں کہ بوجہ جامات کے ان میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور جامات کا حکیم طبیب اول ماہ میں نہیں دے سکتا ہے اس لیے کہ ابتدائے ماہ میں اخلاط میں حرکت پیدا نہیں ہوتی اور آخر مہینے میں بھی بوجہ نقصان ہو جانے کے اخلاط میں بوجہ زیادتی نور ماہ کے اس وقت ہوتی ہے اور مغرب سروں میں زیادہ ہو جاتا ہے اور پانی ایسی نہروں میں جن میں جذر اور مرد ہو بڑھ جاتا ہے افضل اوقات جامات دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہے اور بعد جام کے جامات سے پہبیز کرنا چاہیے ہاں جس شخص کا خون غلظت ہوا س کو استحمام واجب ہے اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر جامات کرائے اکثر آدمی اگلے بدن میں جامات ناپسند کرتے ہیں اور خوف کرتے ہیں کہ اس سے حس اور ذہن کو ضرر پہنچتا ہے جامات نقرہ پر یعنی گردان یا پس گردن پر قائم مقام فصل اکمل کے ہے اور گرانی ابر و کومفید ہے اور پلکوں کو سبک کر دیتی ہے اور آنکھ کی کھجولی بھی دور کرتی ہے اور گندہ و نی کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور جامات تحقیق میں دونوں شانوں کے قائم مقام فصل باسلیق کے اور وجع ملکب یعنی موذہ ہے اور حلق کو مفید ہے اور جو اعراض میں ہیں جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق اور ناک کو مفید ہے مگر فقرہ پر جامات سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالت مآب صلوٰات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اس لیے کہ متاخر دماغ مقام حافظہ کا ہے اور اس مقام میں بوجہ جامات کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور درمیان دونوں شانوں کے جامات سے فم معدہ اور راخد عین کی جامات سے اکثر سر میں رعشہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ فقرہ کی جامات جھوڑا یونچے اتر کے کرنی

چاہیے اور کامل کی جام مت جھوڑی اور پر چڑھ کر مگر اینکے اس سے امید معالجہ نزف الدم کو
نافع ہے اماض میں سینے کے جودموی ہوں اور ربوہموی کو مفید ہے مگر معدہ کو ضعیف
کرتی ہے اور خفقات پیدا ہوتا ہے ساق پر جام مت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج
کرتی ہے اور حیض کا اور ارکرتی ہے اور جو شخص سفید رنگ ہو اور اس کا بد ان مغلخال اور
خون اس کا رقیق ہوا س کے واسطے جام مت سافین کی بہت مناسب ہے پس بست فصل
صافن کے جام مت سپش سر کی اور سر کی بوجوب دعووں بعض اطباء کے اختلاط عقل اور
درد کو نافع ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ شیب یعنی پیری دیر تک پیدا نہیں ہوتی مگر ہم کو اس
قول میں اعتراض ہے اس لیے کہ یہ حکم کل کی نہیں بعض ابدان میں یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے
اور بعض میں نہیں ہوتا ہے بلکہ بعض ابدان میں اس جام مت کی وجہ سے شیب بہت جلد
پیدا ہوتا ہے یہ جام مت اماض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت بہت زیادہ ہے کہ جب
عین اور شبہ اور مور سرخ کو فائدہ تامہ ہوتا ہے مگر ذہن کو ضرر ہے اور حماقت اور نسیان
اور روانہت جگہ میں پیدا ہوتی ہے اور اماض مزمز اور قسم کے بھی پیدا ہوتے ہیں اور
جن کی آنکھوں میں پانی اتر آیا ہو ان کو ضرر پہنچتا ہے ہاں اگر وقت اور حال مریض
دونوں ایسے ہوں کہ اس وقت اس کا استعمال واجب ہے پھر یہ ضرر پیدا نہیں ہوتا زیر
ذکر کی جام مت سے دانت اور چہرہ اور حلقہ اور فیل کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونوں فک یعنی
جبڑوں کو مفید ہے جام مت قطن یعنی میان دوران کے ان کے دنبل اور خارش اور شبہ کو
نافع ہے اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح مثانہ اور رحم اور پشت کی خارش کو
فادہ ہوتا ہے اگر یہ جام مت آگ کے ذریعہ پھینے لگا کر خواہ بدون پھینے کے ہو جب
بھی فائدہ دے گی اور پھینے لگا کر زیادہ قوی ہے سوائے مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی
مادہ میں خالی سینگی ٹور وانا قوی ہے کہ تحلیل اور استیصال ریاح اس مقام سے بلکہ ہر
مقام سے ہو جاتا ہے دونوں ران پر جام مت آگ کی طرف ورم حصیتیں کو نافع ہے اور
خرابجات ران اور ساقین کو بھی مفید ہے اور رانوں کے نیچے اور رانوں کے اور پیچھے کی

طرف سے اور ارام اور خراجات جو اس تین میں پیدا ہوتے ہیں خواہ اسفل رکیہ پر پر بان زکیہ کو جو بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہوفا نکدہ مند ہے اور خراجات ردی اور قروح کہنہ جو ساق میں اور پاؤں میں ہوں ان کو مفید ہے کیونکہ پر جامت احتباس حیض اور عرق النساء اور نقرس کو فا نکدہ دیتی ہے جامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کے اس طرف سے جدھر متھر کی جاتی ہے جیسے لپٹاں پر مجھہ واسطے بند کرنے خون حیض کے رکھتے ہیں کبھی مجھہ سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو ورم اندر وار ہے باہر کو ابھر آئے تاکہ دوا کا اثر اس ورم تک پہنچے اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ عضور کیس کا ورم بطریف عضو خسیس کے منتقل ہو جائے جو کیس کے قریب میں ہے اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ عضو معین میں گرمی پیدا ہوا اور خون اس کی طرف کھٹکج کر پہنچے اور جو ریاح عضو میں بھرے ہوئے ہیں ان کی تخلیل ہو جائے کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اتر گیا ہو خواہ الگ ہو گیا ہوا پنے مقام اصلی کی طرف پٹ آئے جس طرح مرض قیلہ میں کیا جاتا ہے کبھی تسلیم درد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہیں جیسے در قون لخ لازم میں ناف پر وضع محاجم کرنا خواہ ریاح شکم میں خواہ رجھی اوجاع میں جو بروقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہیں ناف پر وضع محاجم سے تسلیم ہوتی ہے خواہ ورم پر سینگی توڑنے عرق النساء کو فا نکدہ ہوتا ہے یا اگر خوف اتر جانے اور خلع کا ہو ورک پر واضح مجھہ سے روک ہو جاتی ہے مابین دونوں ورک کی جامت دونوں ورک اور دونوں رانوں کو اور بواسیر اور صاحب قیلہ اور جنہیں نقرس کا مرض ہو مفید ہے مقدار پر جامت تمام بدن سے جذب کرتی ہے اور سر سے بھی جذب کرتی ہے اور امعا کے امراض کو نافع ہے اور فساو حیض کو نافع ہے اور بدن میں بوجہ اس کے سکی پیدا ہوتی ہے جامت بلا شرط کے تین فائدے ہیں پہلا فائدہ یہ ہے کہ خاص عضو جھوم سے استفراغ مادہ کا ہو جاتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو ہر روح کا باقی رہتا ہے اور بتیجت اس خلط کی جو جامت سے مستفرغ ہوتی ہے استفراغ جو ہر روح کا نہیں ہوتا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضائے رئیس سے استفراغ

نہیں ہوتا اجنب ہے کہ سچھپنے گھرے لگائے جائیں تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اکثر موضع چسپاں ہونے مجھ کا سوچ جاتا ہے پھر اس کا چھوٹنا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چھپروں سے خواہ آفیخ یعنی ابر مردہ سے نیم گرم پانی میں بھگو کر چھڑ رائیں اور گرد سچھپنے کے پہلے گرم پانی سے سینکیں اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہے جب گرد پستان کے واسطے بند کرنے رعاف یا خون جیس کے سچھپنے لگائے جاتے ہیں اسی واسطے خاص پستان پر نہیں لگاتے ہیں اگر سچھپنے لگانے کے مقام میں رونگن کی ماش کرنی چاہیے کہ بعد اس کے فوراً جامست کی جائے اور تاخیر اور مد انعت جائز نہیں ہے اور پہلے بار سبک اور نرم لگائیں جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جائے بعد ازاں رفتہ رفتہ گھرے لگانے چاہیے جس کی جامست کرتے ہیں اس کی غذا بعد ایک گھنٹہ کے کرنی چاہیے لڑکے کی جامست دو برس کے سن میں جائز ہے اور سانچھر برس کے بعد ہرگز جامست کرنی جائز نہیں ہے اور پر کے اعضا کی جامست سے آفل بدن میں انصباب مواد کی امان حاصل ہوتی ہے اور صفر اوی مزاج بعد جامست کے وانہ انار اور آب انار آب کا سانی ہمراہ شکر کے اور کا ہمراہ سر کے تناول کریں

فصل بائیسویں علق کے بیان میں علق جونک کو کہتے ہیں

کتابے ہند کا یہ قول ہے کہ بعض جونک کی طبیعت میں سمیت ہوتی ہے پس چاہیے کہ جو بڑے سر کی جونک ہو اور رنگ بدن کا سرمه گون ہو خواہ اس کا رنگ بزر ہو اور جس کے بدن میں بال ہوں اور جو کہ شبیہ مارماہی کے ہو اور جس کے بدن پر لا جور دی لکھریں ہوں خواہ شبیہ الوان بوللموں کے ہو کہ جمیع ان اقسام میں سمیت ہے بہر حال ان سے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر احیاناً ایسی جونک لگائی جائے ورم اور غشی اور نزف الدم اور نتپ اور استرخا اور قرودی پیدا کرتی ہے ایسی جونک کے سیاہ مٹی اور روی پانی سے کپڑی گئی ہوا سے بھی استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ ایسے پانی کی جونک جس میں کالی پڑتی ہو اور جس میں مینڈک ہوں اختیار کرنی چاہیے اور جو لوگ ایسے پانی کی جونک

جس میں مینڈک پیدا ہوتے ہیں بری تجویز کرتے ہیں ان کے قول پر اعتماد کرنا درست نہیں ہے اور چاہیے کہ رنگ جونک کاماشی ہو کہ اس پر بزری غالب ہو اور اس پر دو لکیریں برنگ ہرتال طبقی کے ہوں اور بوسیگوان اور پہل اس کے گول خواہ برنگ جگر اور کلیجنی کے ہوں خواہ وہ جونک جو مشابہ چھوٹی ملخ کے ہو خواہ وہ قسم میں مشابہ دم خوش کے ہو اور پتلی جونک جس کا سرچھوٹا ہے اور شکم سرخ جس سے بزری ظاہر ہوتی ہے خصوصاً اگر آب جاری سے کپڑی جائے اختیار کرنی چاہیے جونک خون کو بہ نسبت پھپنے کے زیادہ جذب کرتی ہے اندر بدن سے اور ایک دن لگانے سے پہلے تالاب وغیرہ سے کپڑی چاہیے اور مnde کے بھل ائی لکا کرتے کرائیں تاکہ اندر وہ آلاش اس کی نکل جائے اگر یہ بات ممکن ہو اس کے بد تھوڑا سا خون بچ گو سفند کا سامنے کریں کہ اس سے غذا پائے قبل رہا کرنے کے اسکے بعد پکڑ کر اس کی نزوجت اور میل وغیرہ آفٹن سے پاک کریں اور جس مقام سے جونک بدن میں چھپے اس جگہ کو بورہ ارٹنی سے دھوئیں اور ماش سے سرخ کر کے جس وقت ارادہ لگانے کا ہو اس سے تھوڑی دری پیشتر آب شیریں میں ڈال کر نکال لیں اور پھر صاف کر کے لگائیں جونک کو چسپیدگی اچھی طرح سے اس طرح پر بڑھتی ہے مقام چسپیدگی کو سر کے ملنے کی مٹی یا خون سے ملیں جب خوب سا خون بدن کا لپی چکے اور چھڑانے کا ارادہ ہو تھوڑا نمک یا راکھ یا خاکستر پار چکتان یا آفٹن سوختہ یا پشم سوختہ چھڑ کیں اور بہتر یہ ہے کہ بعد دور کرنے جونک کے اس مقام کو پھپنے سے چو سیں تاکہ مقام چسپیدگی میں جو ضرر جونک کے کاٹنے کا ہے دفع ہو جائے اگر خون بند نہ ہو مازوئے سوختہ یا چونہ یا راکھ یا پسی ہوئی ایسٹ وغیرہ جو حابسات خون کے ہیں اس میں سے کوئی چیز چھڑ کیں مگر واجب ہے کہ بروقت جونک لگانے کے یہ چیزیں تیار ہیں استعمال جونک کا امراض جلد میں بہتر ہے جیسے سعفہ اور داد وغیرہ

فصل تیسرویں حصہ استفراغات کا بیان بند کرنا

استفراغ کا یا بغرض امالة مادہ بالاستفراغ دوسرے قسم کے ہوتا ہے یا واسطے استفراغ کے مع امالہ بند کیا جاتا ہے یا واسطے اعانت خاص استفراغ کے یا سر دواؤں سے جس کیا جاتا ہے یا قابض دواؤں سے یا مغزیات سے یا ادویہ کاویہ سے یعنی وہ دوائیں جو جلد کو کمیٹیں اور مسامات کو بند کریں یا جس استفراغ کا اطراف کے باندھنے سے کیا جاتا ہے پہلی طریقہ کا جس جس میں جذب مادہ بلا استفراغ ہواں کی مثال یہ ہے کہ پستان پر نجھہ لگائیں تاکہ جریان کو رحم سے روکے یہ جذب بہتر اسی وقت ہے کہ پہلے اس عضو کے درد میں تسلیم پیدا کر لی جائے جس کے مادہ کا جذب کرنا منظور ہے بعد اس کے تذیرہ جس کی کریں اور دوسری قسم کا جس جس میں جذب مع استفراغ ہوتا ہے اس کی مثال جیسے فصد بالسلیں واسطے رحم کے خون روکنے کے باقی کا بند کرنا بوجہ اسہال پیدا کرنے کے یا اسہال کا روکنا قے کرانے سے یا دونوں کا روکنا پیشنا کلنے سے تیسرا قسم کا جس جو واسطے اعانت استفراغ کے کیا جاتا ہے اس کی مثال جیسے معدے اور امعاء کا پاک کرنا اخلاط بالزوجت سے جن سے ذریب پیدا ہونے کا خوف ہوا وہ اخلاط مراق بھی ہوں بذریعہ ایارج یا کوشش کرنا تدقیقہ فم معدے میں بذریعہ قے کے واسطے قطع کرنے اس مادہ قے کے جو فم معدے میں بھرا ہوا ہے اور چوچی قسم کا جس جو سر دواؤں سے کیا جاتا ہے اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو مادہ مائل اور روان ہے بستہ ہو جائے اور منہ رگوں کے بند اور صاف ہو جائیں پانچویں قسم کا جس قابض دواؤں سے بغرض قبض مادہ اور ملانے مجازی کے کیا جاتا ہے چھٹی قسم کا جس ادویہ مغزیہ سے اس واسطے کیا جاتا ہے کہ سدے مجازی کے منہ میں پڑ جائیں اگر یہ دوائیں تیز اور مجفہ ہوں زیادہ منثور ہوں گی ساق تویں قسم کا جس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہے اس کا فائدہ یہ ہے کہ مجرے کے منہ پر خشک ریشہ پڑ جائے پس مادہ حرکت سے ٹھہر جائے اور بستہ ہو جائے بعض ادویہ کاویہ قابض بھی ہوتی ہیں جیسے پچکری اور بعض میں قبض نہیں ہوتا جیسے آب انار میں جن ادویہ کاویہ میں قبض ہوتا ہے ان کی مقدار اس وقت

زیادہ استعمال کی جاتی ہے کہ خشک ریشے کا ثابت رہنا دیر تک منظور ہوا اور ادویہ کا ویہ یہ
 قلاضہ اس وقت زیادہ کی جاتی ہیں جب خشک ریشہ کا جلد گر پڑنا منظور ہوا آٹھویں قسم کا
 جس جو بذریعہ بندش کے کیا جاتا ہے کبھی ایسی بندش ہوتی ہے کہ مجری مادہ کا بستہ ہو
 جائے اور بحرکت قصری ایسی وضع مناسب پر پہنچ کر قریب مل جانے کے ہو جیسے پہنچ
 کے اوپر کی بندش بر وقت خطا کرنے فصاد کے باسلیق کے نشر لگانے میں کثیر یا ان
 تک نشر پہنچ جائے اور بعض قسم کی بندش ایسی ہوتی ہے کہ زخم کے منہ میں وہ چیز بھر دیں
 جس سے راہ مادہ کے نکلنے کی بند ہو جائے جیسے پشم خرگوش مقام جراحت میں بھر کر پٹی
 بالند ہیں یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جوزف الدم بوجہ کھل جانے رگوں کے منہ کے ہوادویہ
 قلاضہ سے عیاں کیا جائے گاتا کہ منہ بند ہو جائے اور اگر بوجہ جمل جانے کے ہوادویہ
 قلاضہ مغزیہ سے علاج کرنا چاہیے جیسے گل مختوم اور اگر بوجہ سڑ جانے کے ہو ایسی دوا
 سے علاج کریں جو گوشت پیدا کرے اور زخم کو صاف کر دے

فصل چوبیسویں سدون کیے علاج کا بیان سدے یا

اخلاط غلیظ سے پڑتے ہیں یا ان اخلاط سے جن میں نزوجت ہو یا ان اخلاط سے جن
 میں کثرت ہوا خلاط کشیرہ کے سدے اگر ان میں کوئی سبب نہ ہو فقط فصد و اسہال سے
 ان کی مضرت واقع ہو جاتی ہے اور اگر مادہ غلیظ ہوایے محلات جن سے جا بیدا ہو ان
 کی بھی حاجت ہوتی ہے اگر اخلاط میں نزوجت ہو خصوصاً بر وقت رتیق ہونے کے
 مقطوعات کے استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے غلیظ اور لزج کا فرق اور پر بیان کر کچے
 ہیں مجمل فرق اس کا یہ ہے جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور پکھلایا ہوا سریش مادہ غلیظ محتاج
 تحلیل کا ہوتا ہے کہ اس میں رقت پیدا ہو پس اس کا دفع آسان ہو جائے اور مادہ نزوج
 محتاج تقطیع کا ہوتا ہے تاکہ درمیان اس مادہ کے اور جس میں وہ مادہ پیدا ہوا ہے دو انفوڈ
 کرے اور درآئے پس اس مادہ کو اس مقام سے جدا کر دے اور اس کے اجزا چھوٹے
 چھوٹے کر دے اس واسطے کے مادہ لزج بھیت لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو

کے متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے واجب ہے کہ غلیظ کی تخلیل میں دو چیزوں متنما سے خوف کیا جائے اول تخلیل ایسے عضو ضعیف کی جس سے تخلیل مادہ زیادہ ہو اور جنم اس کا بڑھ جائے بدوں اس کے کہ ابقدر حاجت تخلیل حاصل ہواں جہت سے سدوان میں زیادتی پیدا ہوتی ہے دوسرا تخلیل شدید قوی ایسے مادہ اطیف کی جو بطور بخارات کے متین ہوا رکھیف مجھر ہو جائے پس جس وقت حاجت تخلیل قوی کی ہو فوراً بطرف تلیین اطیف اس مادہ کے جس میں غلاخت نہ ہو باندک حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ میر سدے ڈالنے والی شے کی کلینیتی تخلیل کر دے بہت دشوار سدے وہی ہیں جو رگوں میں پڑیں اور رگوں میں سخت تر وہی ہیں جو شرامیں میں پڑیں اور شرامیں میں سخت وہی ہیں جو اعضائے رئیسہ میں پڑیں جس وقت ادویہ مفتحہ میں قبض اور تلطیف مجمع ہو بہت اچھی بات ہے اس لیے کہ قبض کے ذریعہ سے سختی دوائے ملططف کے عضو سے بر طرف ہو جاتی ہے

فصل پچیسویں معالجہ اورام کے بیان میں ورم

گرم بھی ہوتا ہے اور سرد بھی اور سر دورم ڈھیلا بھی ہوتا ہے اور سخت بھی اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچویں تعلیم پہلی فن دوسرے میں ہو چکا ہے اور ان کے اسباب کا بیان یعنی فصل اٹھارہویں تعلیم تیسرا فن دوسرے میں مذکور ہو چکا ہے اس مقام پر بھی اشارہ اتنا نہ کرو ہوتا ہے کہ اسباب اورام کے چند طرح کے ہوتے ہیں کچھ اسباب مادیہ ہیں یعنی جو چیزیں بدن پر خارج سے وارد ہو کر بلا واسطہ منور ہوں اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہیں جیسے امتلاء بدن کا اخلاط سے حادث ہو یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو جو ورم اسباب سابقہ سے یا اس مادہ سے جو بدن میں بھرا ہواں کی بھی دو صورتیں ہیں یا ایسے اعضا میں ہو جو قریب اعضائے رئیسہ کے ہیں اور اعضائے رئیسان کے واسطے بکنزہ مقام انحدار کے واقع ہیں یا ایسے اعضا میں نہ ہوں اگر ورم ایسے اعضا میں جو قریب اعضائے رئیسہ کے ہیں ان اعضا کے اورام میں

ابتداء محللات کا استعمال جائز نہیں ہے بلکہ واجب ہے کہ اصلاح عضو دافع کی کی
جائے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو یعنی یہ مادہ اس طرف ہٹ سکے ورنہ
تمام بدن کی اصلاح کی جائے اگر اس کے واسطے کوئی عضو مفرود نہ ہو اسی ابتداء میں کوئی
شے رادع کیا دوائے جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دوائے قابض کا استعمال
جاز نہیں ہے اکثر غلاف اس عضو کے مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہیں جس عضو کی
وضع جانب مختلف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت یا کسی وزنی چیز اٹھانے
کے ہوتا ہے پیشتر اگر کسی ہاتھ میں ورم ہو اور دوسرا ہاتھ سے بھاری چیز اٹھا کر تمہوری
دیرینک لیے رہیں اس تدبیر سے اس ہاتھ کا ورم دفع ہو جاتا ہے قابضات کا یہ حال ہے
کہ او رام گرم میں قابضات رادعہ جن کا مزاج خالص بارہ ہو استعمال کیے جاتے ہیں
اور او رام سر میں ایسے قابضات جن میں آمیزش اجزاء حارہ کی ہو استعمال کیے
جاتے ہیں جیسے اخڑا اور اطفا ر الطیب اور جس قدر ان دونوں قسموں کے او رام میں
زیادتی ہو قابضات کے وزن میں کمی او ر محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تا کہ
زمانہ انہا کا پہنچ اس وقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے اور زمانہ انحطاط
میں بروقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دو اپر اقصما ر کرنا چاہیے بغیری ورم جو
سر دا روڑ صیلا ہوتا ہے اس میں واجب ہے کہ دوائے محلل ایسی ہو جو ربوہ کو کھینچے اور
خشنگی زیادہ پیدا کرے پس بنت اس دوائے ناشف کے جو او رام گرم میں مستعمل ہوتی
ہے یہ معالجہ او رام مادی کا تھا اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن میں
امتلاۓ اخلاط نہ ہو اس کا معالجہ واجب ہے کہ ابتداء میں دوائے مرخی اور محلل سے کیا
جائے اور اگر امتلاۓ اخلاط بھی ہو پس مثل اس علاج کے جو ورم مادی میں بیان ہوا
کرنا چاہیے اگر عضو متورم کسی عضور کیس کا مقام انحدار مادہ ہو جیسے مواضع ندوی گردان
سے گرد و دونوں کانوں کے واسطے دماغ کے یا ٹکس واسطے قلب کے یا کش ران واسطے
جگہ کے کہ یہ مقامات فردو گاہ مواد اعضائے رئیس کے ہیں ان کے او رام کے معالجہ میں

رادعات کا استعمال جائز نہیں اور عدم جواز کچھ اس نظر سے نہیں ہے کہ ان اعضاء کے ورم کا علاج دوائے رادع سے ہو نہیں سکتا اس لیے کہ علاج ان کے ورم کا حقیقت میں یہی ہے لیکن ہم کو احتیاط اس بات کی ہے کہ اگر رادعات سے ان کا علاج کیا جائے اور زیادہ کوشش جذب مادہ میں بطرف ان اعضاء کے کی جائے اور شدت ضرر عضو متور م سے معانج بے پرواہ ہو جائے اس میں کسی قدر غلاف مصلحت عضوریں کے لازم آتا ہے اور ہم کو خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر ردع اس مادہ کا کریں یہ مادہ پٹ کر بطرف عضوریں کے چلانے جائے اور ایسی خرابی نہ پڑے جس کا مدارک ہماری طاقت سے باہر ہولہنا اس عضو خیس کے ضرر سے ہم گریز بہ نظر منفعت عضوریں کے کرتے ہیں اور تا امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہے کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خیس کے کر کے اس میں ورم زیادہ پیدا کریں گو بذریعہ جامست کے ہو یا جودا میں جاذب گرم ہیں ان کے ضماد کے ذریعہ سے ہو اگر ایسے اور ام سیکھا ہو جائیں مخصوصاً ان مقامات میں جو حشو زرم ہے خالی ہوں یا مواد جذب کرنے والے ہوں اپنی طرف تو کبھی خود بخود شگافتہ ہو جاتے ہیں اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذریعہ نسخ دینے کے اور کبھی احتیاج نسخ دینے اور چاک کرنے کی ساتھ ہی ہوتی ہے نسخ ایسی دواوں سے تمام ہوتا ہے جس میں قوت تخلیل اور سدے ڈالنے کی اور قوام کے چھپیدہ کرنے کی ہو کہ اس کی جہت سے حارغ ریزی قوام میں محصور اور بند ہو جائے جو شخص ایسے منصجات سے فصد انسان کرے اس پرواہ ہے کہ کیفیت حارغ ریزی کی بتا مل دیکھے اگر حرارت غریزی کو ضعیف پائے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکھے سدہ ڈالنے والی اور چھپندہ دواوں کو ترک کرے اور منصجات کا استعمال کر کے پچھنے لگائے اس کے بعد وہ دوا کمیں جس میں تخلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث میں بیان ہو گا اکثر ورم اندر کی طرف زیادہ ہوتا ہے اس کے مادہ کے جذب میں بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گونق تجوہ ناری سے کیوں نہ ہو اور ام سخت جب زمانہ ابتداء سے گزر

جاں میں قانون ان کے علاج میں یہ ہے کہ جن دواؤں کی تجویف اور تخفین کم ہو اور ورم میں نرمی پیدا کریں اُنہیں اختیار کریں تاکہ مادہ کثیف ان اورام کا بجهت شدت تحلیل کے مجرر نہ ہو جائے بلکہ تمام مادہ مستعد تحلیل کا رہے اس کے بعد اس کی تحلیل کرنے میں اہتمام شدید کرنا چاہیے پھر اگر تحلیل کی تدبیر میں اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہے اس کی تحلیل ہو جائے گی اور باقی ماندہ مجرر ہو جائے گا دوبارہ اس کی تلیین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہیں کہ سارا مادہ اسی تلیین اور تحلیل سے فنا ہو جائے جو اورام بطور رفع کے پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج ایسے مسخات سے کریں جس کا جو ہر طبق تحلیل رفع کی بھی کر دے اور مسامات میں توسعہ پیدا کرے اس واسطے کہ سبب اورام نشیخہ کا غایظ ہونا رفع اور انسداد مسامات کا ہوتا ہے یہ بھی واجب ہے کہ توجہ خاطر بطرف قطع کرنے اس مادہ کے جس سے تولد بخار ریجی کا ہوتا ہے کریں بعض اورام فروجی بھی ہوتے ہیں جیسے نملہ پس ان کی تبرید مثیل فلمونی کے واجب ہے لیکن ترطیب ان کی مناسب نہیں ہے اگر چوڑم متخصصی ترطیب کا ہے بلکہ ایسے اورام کی تجویف مناسب ہے اس وجہ سے کہ عرض یعنی قرحد کا خوف اس مقام پر سبب یعنی ورم کے خوف سے بڑھا ہوا ہے اور قرحد یا واقع ہو چکا ہے یا اس کے واقع ہونے کی امید ہے بہر حال اس کا علاج تجویف ہے اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحد کو مضر نہیں ہے اور ارم باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہے اور جسے یہ ورم عارض ہو جام اور شراب اور حرکات بدی اور نفسانی جو با فراط ہوں مثل غضب وغیرہ کے ان سے احتساب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتدا اس تھیں ایسی دوائے راویں کا کرے جس میں قوت زیادہ نہ ہو اور تخلیل شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصاً اگر یہ ورم معدہ اور جگہ میں ہو اور جب وقت تخلیل کا آپنچے پس واجب ہے کہ دوائے محلہ شرکت سے دوائے قابض خوبصورت کے خالی نہ ہو چنانچہ اور اس کی طرف اشارہ کر چکے ہیں جگہ اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج ہے نسبت ریہ کے اور جو ملینات طبیعت کے مستعمل

ہوں ان میں ایسی دوائیں درکار ہیں جو باوجود انسانج کے اور ام سے بھی مناسب ہوں جیسے عنب العلب اور املتاں خصوصاً عنب العلب کو ایک خاصیت زائد ہے جو نسبت اور ام حارہ باطنی کے ایسے مریض کو سوائے غذائے لطیف کے اور کچھ مناسب نہیں ہے اور وہ بھی غیر وقت نوبت میں دینی چاہیے اگر ان اور ام کے واسطے نوبت ہو اور غیر وقت ابتدائے نوبت کے مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو جو شخص باوجود ورم اندرونی کے بوجہ نہ پانے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جائے وہ موت کی راہ پر کھڑا ہے اس لیے کہ قوت غذا کے حاصل نہیں ہوتی اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونی کو مضمض نہیں ہے اگر اور ام باطنی کی تخلیل ہو جائے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اور اگر شگافتہ ہو جائیں واجب ہے کہ ایسی دوائیں پلاسیں جوان کو وہ ہوا لیں جو ماءِ اصل اور شکر اور بعد اس کے وہ چیز جو شخص آسانی دے اور تخفیف بھی پیدا کرے اس کے بعد فقط جنففات کا استعمال کرنا چاہیے اس کا بیان کتاب ثالث کے امراض جزوئی میں ایسا مفصل اور مبشرح کیا جائے گا جیسا چاہیے کہی اور ام باطنی اور ان اور ام میں جو نیچلن کے ہیں اس بات کی نظری ہوتی ہے کہ وہ بیشتر ورم نہیں ہوتے بلکہ وہ نفق ہوتا ہے یعنی تفرق اتصال جملی اور پردے کا اور بیشتر اس کے چاک کرنے میں اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی ورم باطنی ہوتا ہے اور پردے میں نہیں ہوتا بلکہ نفس امعاء میں ہوتا ہے اس کے جاک کرنے میں بھی خطرہ ہے

فصل چہبیسویں بٹ یعنی چاک کرنے کے بیان میں جو شخص چاک کرنے کا عمل کرے چاہیے کہ جس طرف شکن اس عضو میں پڑتی ہو ادھراسترے سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اس میں اگر چاک بطرف شکن کے ہو گا عضلم پیشانی کٹ جائے گا اور ابرو ساقط ہو جائے گی اور جن اعضاء میں چاک استرے کا مختلف لیف عضل کے ہو اس میں بھی یہیں قباحت واقع ہو گی بطاط یعنی چاک کنندہ کو علم تشریح میں بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب اور وہ

اور شرائیں کو بخوبی پہچانے اور رگ پھٹوں کو بخوبی لے جا کر چاک کرے اور واجب ہے کہ اس کے پاس جس کرنے والی خون کی دوا میں اور درد کے تسلیکین دینے والے مرہم موجود ہیں اور ایسے آلات اور اسباب جوان دونوں فائدوں میں کام دیں جیسے دوائے جالینوس جو بحث فصل میں بیان ہوئی یا خرگوش کے بال خواہ مکڑی کا الایا انڈے کی سفیدی اور جتنے آلات داغ دینے کے میں وہ سب خون کو روک دیتے ہیں اگر برہا خطا یا ضرورت خون نکلا گیا ہوا سی طرح اس کے پاس ادویہ مرثیہ بھی رنی چاہئیں اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہوا س کی آلاش سب نکل جائے بعد اس کے پانی خواہ روغن نہ لگانا چاہیے اور نہ ایسا مرہم جس میں چربی یا روغن زیست غالب ہو جیسے بالیقون بلکہ مرہم تلقظاً کا استعمال کرنا چاہیے اور اس کے اوپر شراب قابض میں آشخ بھگو کر رکھنا چاہیے

فصل ستائیسویں فساد عضو اور اس کے کاثنے

کا بیان عضو جس وقت فاسد ہو جائے کسی مزاج ردی کی وجہ سے مادی ہو یا غیر مادی اور فصل اور جماعت اور طلاق وغیرہ سے اس کی اصلاح جیسی کتب جزئیہ میں لکھی ہے پس ضرور ہے کہ گوشت فاسد اس کا کاٹ کر نکال ڈالا جائے کہتر یہ ہے کہ بدوان لو ہے کے استعمال کے نکال ڈالا جائے اس لیے کہ لوہا اکثر کنارے عضو پر اور جہنده رگوں کی کسی قدر خرابی پہنچاتا ہے اگر اس قدر کا ثنا کافی نہ ہو اور فساد عضو کا گوشت تک پہنچے خود اس عضو کو کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوئے تیل میں داغ دے کر تل دینا چاہیتا کہ اس کے قریب کا عضو اس کے ضرر سے محفوظ رہے اور خون کا نکالنا بند ہو جائے اور اس کے مقام قطع پر گوشت یا نئی جلد غیر مناسب پیدا ہو جو نہایت مشابہ تھتی میں گوشت کے ہو جس وقت ارادہ کاٹنے کا ہوانگی سے دبا کر ہڈی کے گرد دیکھیں جہاں اتصال شدید گوشت کو ہڈی سے ہے اور دبانے سے درد پیدا ہوتا ہے وہاں تک حد سلامت ہے اور جہاں کا گوشت ڈھیلا اور ہڈی سے بے ضعف متصل ہے وہ قابل

کاٹنے کے ہے کبھی اس ہڈی کے گرد کی شے میں سوراخ کر دیتے ہیں جہاں پر کاٹ ڈالنا منظور ہے تاکہ برمایا ہوا گوشت کٹ کر گرپٹے اور کبھی اس کے نکلوے کر ڈالتے ہیں جب اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آله میں اور درمیان گوشت کے کوئی چیز انتہم و انتہج میں حائل کر دیتے ہیں تاکہ درد پیدا نہ ہو اگر کوئی ہڈی جس کا کاشنا منظور ہے کنارہ کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہ ہو اور نہ اس کے درستی کی امید ہو اور اس کے فساد سے متصل کے عضو کے فاسد ہونے کا خوف ہوایی ہڈی سے ہم گوشت جدا کر لیتے ہیں کبھی چاک کر کے پھر ایسی بندش کرتے ہیں جو خلاف جہت فاسد میں لے جائے یا اور چند جیلے کیے جاتے ہیں جن کا لطف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے درمیان عضو شریف اور اس کے جس کا کاشنا منظور ہوتا ہے ایک شے حائل مقرر کرنا ضرور ہے مثل پارچہ وغیرہ کے بشرطیکہ اس جگہ یہ بات ممکن ہو اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے استخوان ران کے اور پھونوں سے بہت قریب ہوا و شرعاً مین اور وہ اس کے نزدیک بہت ہوں اور اس کا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو پس طبیب کو اس سے گریز مناسب ہے

فصل اٹھائیسویں معالجات تفرق اتصال کے

بیان میں اور نیز اقسام قرروح کے معالجات اور ہڈی بھلانے کا طریقہ اور سخت چوٹ گلنے بذریعہ گرپٹنے خواہ مارنے کے علاج تفرق اتصال بڑے بڑے علاج برابر درست کر کے باندھنے سے اور ملائم بندش کرنے سے جس کا ذکر مقام جبرا میں آتا ہے کیا جاتا ہے اور بعد اس تدبیر کے مریض کو سکون اور آرام دینا چاہیے اور استعمال ایسی غذا کا چاہیے جو مغربی ہو یعنی نزوجت پیدا کرنے والی جس سے امید یہ ہو کہ غضروفی مادہ پیدا ہو کر دونوں کنارے ٹوٹنے کے مقام کے جوڑ جائیں گے اور باہم چھپیدہ ہو جائیں گے جیسے کفسٹر یعنی وہ گوشت جس سے تابنے کے پتروغیرہ جوڑے جاتے ہیں اور مو میانی کا استعمال بالتزام کرنا چاہیے کہ جوڑ جانا استخوان شکستہ کا اور

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

یہ بھی صحت قرحد کا مانع ہے اور اس کی مضرت اور کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس ہڈی کی اصلاح کی جائے اور ہڈی کو چھیل ڈالیں اگر کام کا چھیلنا ممکنی فساد عضو پر ہو خواہ اس ہڈی کو نکال ڈالیں یا کاٹ ڈالیں اکثر احتیاج قرحد کے معالجہ میں ایسے مرابعہ کی ہوتی ہے جو ہڈی کی کرچیں اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے لکڑے جو قرحد میں ہوں ان کو جذب کریں اور نکال دیں ورنہ درستی قرحد اور صحت کو یہ چیزیں مانع ہوں گی غذا دینے کی ضروت بوجہ بقاء قوت کے ہے اور تقلیل غذا کی بنظر قطع مادہ مدد کے ہوتی ہے اور ان دونوں مقتضی میں خلا ہے اس لیے کہ زمانہ دراز تک مرض کا رہنمائی تقویت کا ہے اور یہ باستعمال غذا کے حاصل ہو گی اور مادہ بوجہ غذا کے قوی کے زیادہ پیدا ہو گا اس واسطے ترک غذا کا واجب ہے لہذا طحیب کو لازم ہے کہ اس تناقض اور اختلاف خواہش میں بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے اگر قرحد کا زمانہ ابتداء خواہ تزید کا ہوا س وقت مریض کو حمام میں داخل نہ ہونے دے اور آب گرم اس کے بدن تک نہ پہنچنے پائے ورنہ ایسی شے بطرف قرحد کے جذب ہو گی جس سے ورم میں زیادتی ہوتی ہے پھر جب قرحد میں سکون پیدا ہوا اور ریم پڑ جائے اس وقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہے جو قرحد بہت اچھا ہو ہو کر پھر پلتا ہوا میں خوف ناصور پڑنے کا ہے یہ بھی واجب ہے کہ ہر وقت مدد کارنگ اور زخم کے منہ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدد برآمد ہو اور غذا میں کثرت نہ ہوئی ہو وہی زمانہ نفع کا ہے اب ہم فتح کا علاج بیان کرتے ہیں اور چونکہ فتح و تفرق اتصال ہے جو طول میں عضله کے واقع ہوا اور اندر کو غائر ہوا اور اجزا زیادہ ہوں اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس کے علاج میں وہ ادویہ درکار ہیں جن کی قوت زیادہ ہو بے نسبت ان دواؤں کے جو کھلے ہوئے قروح جلدی وغیرہ میں درکار ہوتی ہیں اور پھر چونکہ خون کی تلاش ایسے قرحد میں زیادہ ہوتی ہے اس لیے دوائے محلل کی بھی حاجت ضرور ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ اس کی دوائے محلل میں زیادہ تجھیف بھی نہ ہو ورنہ جزء اطبیف کی تخلیل کر کے جزء کثیف کو متجر کر دیں گی پھر

جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو تو ای ملجم یعنی گوشت پیدا کرنے والی دوا جو ملطف ہوا استعمال کرنی چاہیتے تاکہ زمانہ اتصال اور زخم کے بھر نے تک چڑک وغیرہ اس میں رہ نہ جائے کہ چھوڑے سبب سے متfun ہو جائے خواہ چڑک کی وجہ سے جو کھرندیا پڑی ہوا کھڑنے جائے کہ پھر ازسر نو تفرق اتصال پیدا ہو جائے گا اگر فتح زیادہ اندر کی طرف گہرا ہو مقام ماؤف میں پچھنے لگائیں گے تاکہ دوا زیادہ نہ غواص ہو جائے اگر فتح اور رض یعنی تفرق اتصال و سط عضله کا جو پاشان ہو خفیف ہوا اور بہت گہرا نہ ہوا س کے علاج میں تنہا فصد کافی ہوتی ہے اور اگر ہمراہ فتح کے شدح بھی ہو یعنی پٹھ کا تفرق اتصال جو طول میں ہوا اور اجزا زیادہ ہوں پہلے شدح کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فتح کا معالجہ ممکن ہو پھر پٹھ کا تفرق اتصال یعنی شدح اگر زیادہ ہو جھفات سے اس کا علاج کریں گے اور اگر کم ہو جیسے کانتے کا چھتنا سے طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے مگر یہ کہ اس کا نشان باقی رہنے کا خوف اور متفاہ ہو یعنی خوف تلف ہو خواہ دروزیادہ پیدا ہو خواہ پٹھ تک پہنچ جانے کی وجہ سے ورم خواہ ضرباً نہ پیدا ہوے کا خوف ہواں وقت علاج خفیف کا مصالقہ نہیں تدبیر و تی یعنی اکھڑے اور بہت ہوئے عضو خواہ ہڈی کے بٹھانا نے کی تدبیر اس میں فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے دروپیدا نہ ہوا اور اس پر بٹھانا نے والی دوائیں رکھنی چاہیں سقطہ اور ضربہ کے علاج میں فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تازماں صحت خوش گوشت وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم میں تحریر کیے جائیں گے استعمال کیے جائیں پٹھوں اور ہڈیوں میں جو اور طرح کا تفرق اتصال ہوتا ہے اس کا بیان ہم آئندہ کریں گے اور خدا زیادہ تر عالم ہے

فصل انتیسویں کی کے بیان میں کی بمعنی واغ نہاون کے ہے اور واغ دینے سے بہت بڑا نفع یہ ہوتا ہے کہ فسا کا انتشار بر طرف ہو جاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارہ ہو گیا ہواں کی تقویت بھی اس سے حاصل ہوتی ہے اور جو

ما وہ فاسد عضو میں ٹھہر اہواں کی تحلیل ہو جاتی ہے اور خون کسی طرح کا جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہے داغ دینے کے واسطے سب وحاتوں سے بہتر اور افضل سوتا ہے اور جس مقام پر داغ لگایا جائے اگر ظاہر اور نمودار ہوا سے دیکھ کر اور موقع اور محل دریافت کر کے داغ لگانے کا استعمال کریں گے اور اگر وہ مقام ظاہرنہ ہو بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور منہ خواہ متعدد غیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اس پر ابرک اور گیرہ سر کے میں بھگو کر طلا کرے پھر ایک کپڑا اس پر لپیٹ کرائے گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے سرد کرتے ہیں اور یہ قالب اس مقام پر لے جا کر اس طرح چپا کرتے ہیں کہ موضع ماؤف جہاں کی کا استعمال منظور ہواں سانچے کے منہ میں سما جائے بعد اس کے داغ کرنے والی شے اس کے سوراخ کی طرف سے اس جگہ پہنچاتے ہیں ایسی احتیاط سے فائدہ یہ مرکوز ہوتا ہے کہ سوائے مقام ماؤف کے اور جگہ اذیت داغ دینے کی نہ پہنچ اور خصوصاً جس وقت آلہ داغ لگانے والا سانچے کے ڈوروں سے باریک تر ہواں وقت سانچے کے ڈوروں کو نہ گرانا چاہیے کاوی یعنی داغ لگانے والا اس کا خیال ضرور رکھئے کہ داغ کی اذیت پہنچنے تک نہ پہنچنے پائے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچھ گزندہ اس کا پہنچ اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ لگائے تاکہ خشک ریشمہ کے واسطے عق اور شخن پیدا ہو کہ بسرعت گرنہ پڑے کہ اگر یہ خشک ریشمہ گر پڑے گا آفت عظیم برپا ہوگی بنیت اس آفت کے جو پہاڑ نزف الدم کی وجہ سے تھی اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جائے اور صحیح جگہ دریافت کرنا منظور ہو تو اس کی شناخت یہی ہے جہاں چنگی کا اثر اور درد معلوم ہواں مقام کا گوشت فاسد نہیں ہے اور بیشتر ہمارا گوشت فاسد کے تھے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہیں یعنی جس پر وہ گوشت ٹھہر اہوا ہے تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے اگر یہ ہڈی مثل سر کی کے ہڈی کے ہو زیادہ گرمی آگ کی نہ پہنچانی چاہیے تاکہ دماغ میں جوش پیدا نہ ہو اور نہ حباب وغیرہ میں تشنخ واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندر یہ کی

بات نہیں ہے

فصل تیس ویں درد میں تسکین پیدا کرنے کا

بیان جن اسباب سے درد کی پیدائش ہے ان کا انحصار دو قسموں میں ہے یا مزاج میں دفعہ تغیر پیدا ہوا یا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ تفصیل ان اخیر اسباب کی بھی ہے کہ ایک کیمیوں گرم خواہ سر دخواہ یا مس بلا مادہ پیدا ہو خواہ مادہ بھی کوئی ہو یا کوئی رتع یا ورم پیدا ہو اور تسکین و جمع کی تدبیر مخالفت سے انہیں اسباب کی ہوتی ہے اور مخالفت اسباب کا بھی جو طریقہ ہے وہ بھی بخوبی اور پر بیان ہو چکا اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوہ مزاج یا ورم خواہ رتع کا معالجہ کیونکرنا چاہیے اور جو وضع شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور بھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سر دھو جاتا ہے اور ایک لرزہ اور جنبش سی پیدا ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے نہض صغير ہو جاتی ہے دلیل اس کی یہ ہے کہ برودت کا اس قدر غلبہ بدن پر ہوتا ہے کہ اس کے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کے برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے تمام اشیا جو کہ درد میں تسکین پیدا کرنے والے ہیں یا مزاج کو بدل دیتے ہیں یا مادہ کو تخلیل کریں خواہ مندر ہوں اور تندیر یعنی سن کر دینے سے درد زائل ہو جاتا ہے اس لیے کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مندر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے بوجہ افراط تبرید کے خواہ ایک قوت سی جو خلاف قوت عضو ماڈف کے دوائے مندر میں ہوتی ہے اس کی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے ادویہ مژزیہ اور ڈسیلا کرنے والی دوائیں بھی کچھ ایسی ہیں کہ تخلیل یا سانی پیدا کرتی ہیں جیسے تخم شہبت یعنی سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بایونہ تخم کرفس بادام تنانخ اور جو دوا اول درجہ میں گرم ہو خصوصاً اگر اس میں چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لا دان خطمی حماماً کرنے شاخم اور ان کا جوشاندہ اور چربی اور زوفانے رطب اور وہ روغن جو ادویہ مذکور سے طیار کیے جائیں اور ادویہ مسہلہ اور متفرند کیسی ہی کیوں نہ ہوا سی قسم میں

داخل ہیں لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہوتا کہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اس کا انصباب منقطع ہو جائے اپنا ادویہ مزحیہ میں وہ بھی چیزیں داخل ہیں جو اورام میں نفع پیدا کریں اور ورم کو توڑ دیں مخدرات میں قوی ترافقیوں ہے اور تفاخ اور اس کے تیج اور اس کی کلی اور اس کے جڑ کے چھکلے اور خشناش اجوانی خراسانی اور شوکران اور سیاہ مکو جو مندر ہے اور تم کا ہو اور برف اور آب سر دبھی اس میں داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع کی شناخت میں یہ پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خراہ برے طور پر تکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لینا خواہ بیٹھنا خواہ بیہوٹی اور مستقی کے وقت گر پڑنا کہ واقع میں سبب درد کا ان میں سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب برہ غلط یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی اندر وون جسم کے طلب کرتا ہے اور اس وجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسی واسطے واجب ہے کہ پہلے موقع سے ایسے اسے کی استفسار کر لیا جائے بعد ازاں سبب داخلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معلوم کرنا چاہیے اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اس قوت امتناء اخلاط ہے یا نہیں اور درد سے پہلے اسے امتناء معلوم کے پیدا ہوئے تھے یا نہیں اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے اور بعد ازاں بکریہ سبب داخلی کے جاگزین ہو جاتا ہے جس طرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اور اطراف معدہ اور جگر میں اور اکثر ازالہ درد جگر میں امر عظیم کے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے درد میں استہمام اور نوم کافی ہے بلکہ سورہنا نہایت وجہ مفید ہے اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھائے اور اس کی جہت سے درد سر پیدا ہوا اور درد شدید ہوا ایسی صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے کبھی جس سے امید زوال و جمع کی ہو دیر میں اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے جیسے استفراغ اس مادہ کا جس سے در قونخ پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیف امعاء میں تجویس ہو رہا ہے اور کبھی دو توسرائی التاثیر

ہوتی ہے مگر اس میں ضرر عظیم بھی موجود ہوتا ہے جیسے مندرات کا استعمال و جمع قوٰں خیں ایسے وقت بنظر بٹو، اور سرعت اثر کے معانج کو اختیار رودا میں تحریر پیدا ہوتا ہے کہ کوئی دوا کا استعمال کرے پس چاہیے حد سقوی کے ذریعہ سے دریافت کرے وہ مدت میں سے کوئی طولانی ہے ثبات قوت یا زمانہ بقاۓ درد یعنی تازمانہ بقاۓ و جمع قوت ساقط نہ ہوگی اور اس کا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاۓ درد میں ہے یا دوائے مندر سرخ الآخر سے جو مضرت پیدا ہوگی وہ زیادہ ہے اور پھر جو اصول ان دونوں میں ہے تقدیم کرنی چاہیے اس لیے کہ اکثر بقاۓ درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ فوہت بھارگ پنچ جاتی ہے اور دوائے مندر سے ہلاکت نہیں پیدا ہوتی گواہ طرح کی مضرت ضرور ہوتی ہے پھر مندر کی مضرت کی تلاش بھی ممکن ہے کہ دوبارہ ایسی تدبیر صائب علاجی کی جائے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قوٰں خیں بھی متحمل ہو جائے با شہمہ ترکیب مندر اور اس کی کیفیت تحریر کا لحاظ کرنا ضرور ہے تاکہ آہل مندرات کا استعمال کیا جائے اور جو تریاق اس مندر کی مضرت کا ہے اس کے ہمراہ مرکب کر کے مستعمل ہو لیکن اگر درد میں بہت ہی شدت ہو اس وقت بدون استعمال مندر سقوی کے چارہ نہیں ہوتا بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مندر کرنے سے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہیں ہوتا جیسے دانت کا اگران پر دوائے مندر رکھی جائے کچھ ایسا ضرر نہیں ہے اکثر شراب مندر کا استعمال بجائے اور قسم کے مندر کے واسطے درد چشم کے بہتر ہوتا ہے بہت اس کے کہ کوئی دوائے مندر ابتو سرمه کے آنکھ میں لگائیں کہ شراب مندر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہے ہاں مگر قوٰں خیں میں اس کا ضرر زیادہ ہوتا ہے اس لیے کہ مادہ و جمع کی برودت زیادہ ہوتی ہے اور جمود او بستگی اس مادہ میں بوجہ استعمال مندر کے زیادہ ہوتی ہے ادویہ مندرہ کبھی درد میں تسلیکن بوجہ پیدا کرنے نیند کے کردیتی ہیں اس لیے کہ نوم بھی ایک سبب ہے منجلہ اسباب کے جو درد کے مسکن ہیں خصوصاً اگر بھوک کی نیند و جمع مادے میں پیدا ہو جو مندرات مرکب ایسے ہوں کہ ان سے قوت میں کمی پیدا ہو

بذریعہ آمیزش ان اجزاء کے جو مشل تریاق کے واسطے مندرات کے ہیں ایسے مندرات کا استعمال اسلم ہے نسبت ایسے مندرات کے جن کے اجزا کا سر تریاقیہ سے نہ ہوں اور وہ اسلام مندرات جیسے فلوینیا اور قرص مثاث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ میں تخدیر کم ہوتی ہے ہاں تازہ تیار کی جائیں تخدیر قوی پیدا کریں گی اور کہنا اور مدت کی بندی ہوئی شاید کسی قدر تخدیر پیدا نہیں کرتے اور متوسط درمیان نئے اور پرانے کے ان کی تقویت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے بعض اقسام کے دروایسے ہوتے ہیں کہ باوجود شدت وجع کے علاج ان کا آسان ہوتا ہے جیسے ریحی درد کے بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد میں کافی ہوتا ہے اور فور اور دین میں تیکین پیدا کرتا ہے لیکن اس تدبیر میں خطرہ بھی ہے کہ اکثر سبب درد کا درد ہوتا ہے اور طبیب ریحی گمان کر کے آب گرم کا نبول کرتا ہے اس وقت خد عظیم پیدا ہوتا ہے پھر ریحی درد کو بھی کبھی نبول آب گرم مضر ہوتا ہے جب اتنی گرنی نہ ہو کہ رفع کی تخلیل کر سکے بلکہ اس کا جنم پھیلا دے کہ درد میں اور شدت ہو جاتی ہے تکمید یعنی سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکیں جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہیں جیسے آنکھ اسے کپڑے سے سینکنا چاہیے بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے رعن سے بھی ہوتی ہے تجنید قوی کمادات کے یہ ہے کہ آر کرسنہ یعنی مٹر کا آنادر کہ میں پکا کر خشک کریں اور اس سے پولی بنا کر سینکیں اور اس سے ضعیف یہ ہے کہ بھوسی سر کہ میں پکا کر بدستور سابق استعمال کریں نمک کی سینک سے بخار میں لذع پیدا ہوتی ہے اور باجرہ نمک سے بہتر ہے اور اثر میں ضعیف ہے کبھی پانی سے بھی اس طرح تکمید کرتے ہیں کہ مثانہ میں آب گرم بھر کے اس پھونکنے کے مقام درد پر رکھتے ہیں اور یہ طریقہ سلیم اور زم ہے مگر اس کا بھی ضروری ہے جو نبول آب گرم کا اور پر بیان ہوا جس وقت شناخت وجع ریحی اور روری کی نہ کی جائے تجھے ناری سے بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہے اور وجع ریحی کی تیکین میں اس کا اثر قوی ہے اور دو مرتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہے مگر اس کا

ضرر بھی وہی ہے جو نبول کا ضرر ہے بشرطیکہ درد ورمی ہو مخلدہ مسکنات و جع کے ماش نرم دیریک کرنی کہ اس سے ارخا پیدا ہوتا ہے اسی طرح مشہور چربی کے اقسام اور جو روغن کہ اوپر جا بجائے کور ہو چکے ہیں اور مغذی خوش آواز کا گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مضر حاتم سے مشغله کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہے

فصل اکتیسویں مثل ذاتِ مہ کے ہے اس فصل میں یہ

بات بیان ہوتی ہے کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے ہمارا طریقہ یہ ہے کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جس میں تین خاصیت میں سے کوئی خاصیت موجود ہو اس سے شروع علاج کا کرتے ہیں وہ مرض علاج میں مقدم کیا جاتا ہے جس کے زوال کے بعد کوئی دوسرا مرض اچھانہ ہو سکے جیسے اگر قرحدہ اور ورم مجتمع ہوں اس صورت میں ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہیں تا یہ کہ وہ سوہنراج جو ہمراہ ورم کے ہے بر طرف ہو جائے وجہ تقدیم علاج ورم کی بھی ہے کہ تا وقتیکہ ورم باقی ہے قرحدہ اچھا نہیں ہو سکتا دوسری یہ بات ہے کہ پہلے علاج اسی مرض کا ہم کرتے ہیں جو دوسرے کے واسطے بکمز لہ سبب کے ہو جیسے جی سدے سے پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کریں اور بعد تفیح سدہ کے علاج تپ کا کریں گے اور تفیح میں سدہ کی اگر حاجت دوائے گرم کی پڑے تپ کے خوف سے اسے ترک نہ کریں گے اسی طرح مرض سل میں گو کہ تپ لازم ہوتی ہے مگر ہم جففات کا استعمال کریں گے اور تپ کا لاحاظ نہیں کرتے اس لیے کہ یہ بات محال ہے کہ سبب تپ کا مثلاً جی سدی میں سدہ اور سل میں قرحدہ باقی رہے اور تپ زائل ہو جائے اور ان دونوں تپ کا سبب بذریعہ تجفیف کے علاج پذیر ہوتا ہے اور تجفیف سے ظاہر ہے کہ تپ کو ضرر ہے تمیز سے یہ بات ہے کہ تقدیم علاج میں اس مرض کو ہونی چاہیے کہ جس کی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سونا خس یعنی حموی اور فان لج مجتمع ہوں ہم پہلے علاج سونا خس کا بلدریعہ تطفیلیہ حرارت خون اور فصد کے کریں گے اور مبردات جن سے احتلاع حرارت خون کا ہوتا ہے بخوبی فان لج

بارو کے کریں گے اگر کوئی مرض اور عرض محبث ہو ابتدائے علاج مرض سے کریں گے
ہاں اگر عرض کی اذیت غالب ہوایے وقت پہلے عرض کی تدبیر کریں گے اور مرض کی
طرف کچھ اتنات نہ کریں گے جیسے در دفعہ میں مندرات کا استعمال واسطے تسلیم درد
کے جو عرض ہے کرتے ہیں اگرچہ تخدیر مرض قوچ کو مضر ہے جیسا فصل سابق میں بیان
ہو چکا اسی طرح کبھی ہم فصد واجب میں بخیال ضعف معدہ کے تاخیر کرتے ہیں خواہ
بنظر اسہال مقدم یا متلى کے جو فی الحال موجود ہے تاخیر فصد میں کردیتے ہیں اور بیشتر
مطلق تاخیر نہیں کرتے بلکہ فصد کو فوراً کر دیتے ہیں مگر اس قدر تحقیقیہ جس سے قطع سبب
ہو جائے نہیں کرتے جیسے مرض آشیخ میں تمام غلط کا اخراج نہیں کرتے بلکہ جھوڑا سابقہ
چھوڑ دیتے ہیں تاکہ حرکت تشنجی سے اس کی تحلیل ہو جائے اور نہ یہ حرکت اصلی
رطوبت کی تحلیل کر دے گی اب اس قدر بیان پر گوئے مختصر ہے فن کلیات علم طب میں ختم
کر کے اس مقدار کو کافی سمجھتے ہیں اور اس کے بعد ادویہ مفرده کا بیان دوسرا کتاب
میں شروع کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ

تم الكتاب بعون الله تعالى والصلوة على رسوله

محمد و آلہ اجمعین والحمد لله رب العالمین

خاتمه الطبع ننانج فکرار جمند مولوی سید محمد علی صاحب خلف
الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم سید غلام حسین صاحب کلیات حمد اسی حکیم
مطلق اور خداۓ برحق کی درگاہ کے قابل ہیں جس نے تمام عالم و عالمیان کا قانون
وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے درست فرمایا اور ادنیٰ اشارے میں ہر ایک کے لیے
علامات ہست و بو دا پنے اسباب قدرت سے آشکار فرمائے بھلا عاجز بندے اور بے
زبان خلوق سے اس کی قدرت نمائی اور عالم آرائی کی تشریح بجز آنیہ و انی ہدایہ فہارک
الله احسن الخلقین تلاوت کریں گے اور کیا ہو سکتے بعد حمد کے طیب اور پاکیزہ سلام اور
درود کے کلمے اور اعلیٰ سے اعلیٰ ثناء نعمت کے فقرے ان بارگاہوں عرش جاہوں میں نذر

کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہیں جن نقوص قدیمہ نے اپنی صائف مدیروں اور سچے
معالجوں سے ہم سب کو ضمانت اور ہلاکت کے محروم چھوٹ اور حادثگاروں سے بچایا
صلوات اللہ وسلامہ علیہ بنا محمد المصطفیٰ وآلہ الحجتی۔ ہر ایک صاحب فہم و کیاست کے
مزدیک یہ بات مسلم ہے کہ جب کسی مددوح کا مرتبہ بہت بلند ہو یعنی جس کی تعریف
لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی شے موجودات عالم سے تو مددوح کو کوئی چارہ نظر نہیں
آتا اور اس کے اوصاف مذاخ میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا بجز اس کے کہ میرے مددوح کا
رتبتہ عالی ہر کس و ناکس جانتا اور اس کا مقام رفع ایک عالم پہچانتا ہے مثلاً شیخ الرکیم ابو
علی بن عبد اللہ بن سینا جیسا فلسفی عظیم اور اس جان ارسطو در ان جالیں اوس کا ساختیم
ویگانہ عالم یا اس کی کتاب قانون الطب جو فن الواقع فن طبابت کے لیے ایسا مستحکم اور
مضبوط قانون ہے کہ آج تک اس کی ایک بھی دفعہ اور ادنی سے ادنی قاعدہ کوئی کو نسل
اطباً اور پارلیمنٹ حکماء منسون نہ کر سکے پس ایسی کتاب اور ایسے مصنف کی جس قدر
تعریف کی جائے گی کم ہو گی لہذا اس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراض زبان
پر لانا خوب ہے یہ تو سب کچھ ہے لیکن اس کتاب کے عربی ہونے سے اور عربی بھی
کیسی دلیل جس کا لکھنے والا جناب شیخ سماحت فرزانہ و مدقق یگانہ آفاق ہے اس وجہ
سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک انہیں لوگوں میں محدود رہا جو کمالائے دہرو
یکتائے عصر ہوتے چلے آئے ادنی اور متوسط درجہ کے طبیب بہرہ پانے سے محروم ہی
رہے اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی اور فارسی زبان
میں کثرت سے تالیف و تصنیف کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی
الخصوص ہم لوگ اردو زبان داؤں کے لیے تو حساب سے بھی قسموں کا نزد چڑھا ہوا
ہے اس مقام پر ایک ذرا سایہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہرا ہمیشہ
ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری

زبان عام فہم میں ہوتا وہ خاص لوگ علم مذکور کے جانے والے اپنے مایہ کمال کے عام اور آسان ہو جانے سے ضرور آشفتہ خاطر ہوتے رہے ہیں مثلاً جب یونانی سے علوم عربی میں عقدیہ نقل ہوئے تو یونانی والوں نے نسل مچایا دوسرا مرتبہ حکیم محمد اکبر پر عربی دانوں نے حملہ کیا علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل مترجمہ پر طفرو چشمک زندگی ہوتا کچھ عجب نہیں ہمارے گمان میں شاید بعض لوگوں کا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا کچھ اپنے محاورہ اور روزمرہ زبان میں سمجھا جاتا ہے غیر زبان میں اس درجہ کا فائدہ جبھی حاصل ہو گا کہ شخص طالب اس کا اہل زبان ہو جائے اور اتنی استعداد بھی پہنچائے کہ اس میں اور زبان دانوں میں بہت ہی کم فرق ہو سکے لیکن ہر ایک کو اتنی مقدار کا کمال پیدا ہونا بھی جانتے ہیں کہ نہایت دشوار ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے بالآخر اگر صحیح پوچھیے تو آج کم استعداد و ووائے طبیبوں کو جو جویا تحقیق ہیں پران کو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہیں دیتا و نیز قانون پڑھنے والے طالب علموں کو جنہیں بر وقت مطالیہ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے ایک مردہ جان بخش اور نوید مسرت افراد سنائی جاتی ہے کہ قانون الطب سے میجا انسس نے قریب نوے برس کے بعد عربی پوشاک اتنا رکے اردو کا گراں بہا خلعت زیب تن فرمایا تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہے کہ جناب منتظر صاحب عالی جاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہم جناب منتظر نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مرحوم و مغفور نے شخص اپنی دریا دلی و عالی ہمتی وا ولو اعزی و خواستگاری اشاعت علوم کے خیال سے عالی جناب معلیٰ القاب جامع علوم عقدیہ و تقلیدیہ حادی فتوں علمیہ و شرعیہ اکمل الکمال اعمدة العلما ملا ذالفضل حضرت والدی العلامہ جناب مولوی حکیم سید غلام حسین صاحب اوام اللہ ابامہ کو قانون شیخ الرئیس کے ترجمہ بہ زبان اردو عام فہم ہو جانے پر مقرر فرمایا چنانچہ جناب مولانا دام خلما العالی نے پانچوں جلدوں کا ترجمہ فرمایا ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنی کیا ضرور عیان را چہ بیان ناظرین خود ہی معرف

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.